جملہ حقوق بحق مطبع ہذا محفوظ ہیں

# وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا

دریں زمان برکت اقتران و سعادت توامان کتاب مستطاب جامع دعوات و مسائل صحیحہ وفروعیہ مشتمل بر ادعیہ جلیلہ و اذکار جمیلہ و متضمن طائف سریعۃ الاجابۃ و اوراد ظاہرۃ الآثار حسب فرمایش محمد کاظم حسن آزاد منیجر صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ جلد اول

# تحفۂ احمدیہ

موافق فتاوی و احتیاطات جناب سرکار شریعتمدار صدر المحققین آیۃ اللہ فی العالمین حجۃ علی الجاحدین نجم الملۃ والدین سلطان الفقہا و المتکلمین یعسوب العلماء المتعلمین ابو الفضل شمس العلماء مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ جنتمآب طاب ثراہ باہتمام محمد صادق پروپرائٹر

مطبع دفتر صادق الاخبار لکھنؤ میں طبع ہوئی

جملہ علوم و فنون کی کتابیں۔ بنرخ تاجرانہ بکفایت بذریعہ وی پی روانہ کیجاتی ہیں ملنے کا پتہ

# مختصر فہرست کتب صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| **تحفۃ العوام جدید سندی مجلد** برحاشیہ استخارہ سجادیہ مصدقہ مولانا السید آقا حسن صاحب قبلہ مرحوم و جناب عمدۃ العلماء مولانا السید کلب حسین صاحب قبلہ مدظلہ | ۸ عہ |
| **وظائف الابرار کامل** مترجم معہ ہفت سورہ و اعمال عاشورہ و دیگر اوراد | ۱۴ ر |
| **پنجسورہ** مترجم سائز جیبی مجلد خانہ شدہ | ۴ ر |
| **ایضاً دہ سورہ** | ۸ ر |
| **دینیات کی پہلی کتاب** مرتبہ مولوی فرمان علی مرحوم باضافہ جدید مصدقہ قدوۃ العلماء مولانا السید آقا حسن صاحب قبلہ | ۲ ر |
| **دینیات کی دوسری کتاب** مولفہ مولوی فرمان علی مرحوم | ۶ ر |
| **دینیات کی تیسری کتاب** مولفہ مولوی فرمان علی مرحوم | ۸ ر |
| **حدیث کسا مترجم** مصدقہ باقر العلوم | ۱ ر |
| **دعائے نور کتابی مصدقہ** محقق ہندی معہ دیگر اوراد | ۲ ر |
| **دعائے نور خورد** جو ہاتھ میں مردہ کے وقت دفن رکھی جاتی ہے | ۱ ر |

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| **دعائے مشلول مترجم** مصدقہ شمس العلماء مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ | ۲ ر |
| **استخارہ سجادیہ** منقول از امام چہارم | ۵ ر |
| **فروع ایمان سیرۃ** ابوذر جسمین آپکے تمام و کمال واقعات زندگی درج ہیں | ۴ ر |
| **سلمان محمدی** سوانح حضرت سلمان فارسی کا جدید پیرایہ میں مصنف نے تصنیف کیا ہے جو قابل دید ہے حضرت سلمان کا ملکی انتظام کتوں سے لینا اور مردے سے باتیں کرنا و حالات زندگی قبل پیدائش حضرت محمد مصطفےٰ قیمت صرف | ۴ ر |
| **رجال بخاری** حصہ اول | ۱ ر |
| **ایضاً** حصہ دوم | ۱ ر |
| **فرزند عائشہ** | ۱ ر |
| **محمل بصرہ** | ۱ ر |
| **شریعت سہلہ** | ۱ ر |
| **فلسفہ مجلس** | ۴ ر |
| **فلسفہ تبرا** | ۰ ر |
| **میلاد مشکلکشا** | ۲ ر |

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| **براہین غم** مجموعہ مراثی سید صاحب تعشق مع سلام و رباعیات و سوانح مصنف | ۱۲ ر |
| **مراثی میر انیس جلد پنجم** طبع جدید اسمیں چند جدید مراثی کا بھی اضافہ کیا گیا ہے کاغذ سفید عمدہ قیمت | عہ ر |
| **مراثی میر نفیس جلد اول** اسمیں ۱۵ عمدہ مراثی درج ہیں کاغذ سفید قیمت | عہ ر |
| **سوانح امیر مختار** مصدقہ شمس العلماء مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ مدظلہ | ۴ ر |
| **جواہر المصائب مصدقہ** جملہ علماء لکھنؤ مولفہ مولوی قاسم علی صاحب مرحوم | ۴ ر |
| **منتخب المصائب المعروف مجالس حسینیہ** مصدقہ شمس العلماء مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ اسمیں تیس مجلسیں ہیں مرتبہ جناب حکیم سید حسین گریاں مرحوم قیمت | ۱۲ ر |
| **بعد حمد ہندی** | ۲ ر |
| **بنیاد اعتقاد** | ۳ ر |
| **تحفۂ منظوریہ** | ۲ ر |

... فرمائش بنام محمد کاظم آزاد منیجر صادق بک ایجنسی لکھنؤ

# تحفۂ احمدیہ

## جلد اوّل

مصدقہ شمس العلما سرکار آقا السید ناصر حسین صاحب قبلہ مد ظلہ العالی

جوھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین محمد خاتم النبیین و علی افضل الوصیین علی ابن ابی طالب امیر المؤمنین و عترتھما الاطیبین الائمہ الطاہرین الذین بذلوا جھدھم فی اشاعۃ الدین و اذاعۃ الشرع المتین ۞ **امّا بعد** واضح ہو کہ یہ کتاب مشتمل ہے تین جلدون پر جلد اول عبادات مین ہے جلد دوم آداب و دعوات مین اور جلد سوم اعمال سال مین ہے اور ابواب اس کتاب کے باین تفصیل لکھے گئے ہین **مقدمہ** فضیلت علم مین **باب پہلا** اصول دین مین یعنی توحید و عدل و نبوت و امامت و معاد کے بیان مین با دلیلہاے عقلی **باب دوسرا** طہارت کے بیان مین اور شرح مطہرات و نجاسات و وضو و غسل و تیمم اور احکام اموات کی **باب تیسرا** نماز کے بیان مین بہ تفصیل اور تعقیبات نماز اور مسائل نماز مین **باب چوتھا** بیان صوم اور مفطرات صوم مین **باب پانچوان** بیان مین زکوٰۃ و اقسام زکوٰۃ و اجناس زکوٰۃ کے **باب چھٹا** بیان خمس مین **باب ساتوان** حج کے بیان مین **باب آٹھوان** نکاح و متعہ کے بیان مین **باب نوان** طلاق و خلع و مبارات اور آداب زفاف و مباشرت و ولادت مولود و عقیقہ و ظہار و لعان وغیرہ مین **باب دسوان**

خدمت امام زمان علیہ السلام مین جلد سوم باب اول بیان اعمال ماہ محرم مین
باب دوم بیان اعمال ماہ صفر مین باب سوم بیان اعمال ماہ ربیع الاول مین باب
چہارم بیان اعمال ماہ ربیع الثانی مین باب پنجم بیان اعمال وادعیہ ماہ جمادی الاولی
مین باب ششم بیان اعمال وادعیہ ماہ جمادی الاخریٰ مین باب ہفتم بیان ادعیہ و اعمال
ماہ رجب مین باب ہشتم بیان اعمال وادعیہ ماہ شعبان مین باب نہم بیان ادعیہ و اعمال
ماہ رمضان المبارک مین باب دہم بیان اعمال وادعیہ ماہ شوال مین باب یازدہم
بیان ادعیہ واعمال ماہ ذیقعدہ مین باب دوازدہم بیان اعمال وادعیہ ماہ ذیحجہ
مین خاتمہ بیان کیفیت نوروز اور اعمال روز نوروز مین مقدمہ فضیلت علم اور طلب
علم مین پہلے فضیلت علم وکیفیت اجتہاد و تقلید بطور اجمال لکھی جاتی ہے پس جان تو کہ علم اشرف
سعادات واکمل کمالات ہے اور آیات و اخبار فضیلت علم مین بیشمار وارد ہوئے ہین چنانچہ علامہ
مجلسی علیہ الرحمہ کتاب عین الحیوۃ مین تحریر فرماتے ہین کہ باسانید معتبرہ حضرت رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے منقول ہے کہ طلب علم ہر مسلمان پر واجب ہے بہ تحقیق کہ حق تعالے
طالبان علم کو دوست رکھتا ہے اور جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام
نے ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس جانو تم کہ دین کا کامل ہونا بہ سبب طلب علم اور بہ سبب عمل کرنیکے
اُس علم پر ہے بہ تحقیق کہ طلب علم تم لوگون پر طلب مال سے زیادہ تر لازم ہے اسواسطے کہ روزی تم
لوگون پر مقسوم ہو چکی ہے اور خدا ضامن رزق ہے البتہ وہ اپنی ضمانت پر وفا کریگا اور علم
اہل علم کو سپرد کیا گیا ہے تم لوگ مامور ہو کہ اہل علم سے طلب علم کرو اور حضرت امام محمد باقرؑ نے
فرمایا کہ وہ عالم کہ لوگ اُسکے علم سے منتفع ہون ستر ہزار عابدون سے بہتر ہے پس جاننا چاہیے کہ
کہ تحصیل علم دین اسقدر کہ اعتقاد حقہ کو بہ یقین حاصل کرے اور طہارت و نماز و روزہ و دیگر
اعمال و مسائل ضروری دریافت کرے ہر شخص پر فرض ہے اور حاصل کرنا مرتبہ اجتہاد کا واجب
کفائی ہے یعنی ہر شخص پر واجب ہے مگر بعض اشخاص کے حاصل کرنے سے اور اشخاص سے ساقط ہو جاتا
ہے پس لازم ہے کہ سب مومنین مسائل ضروریہ کو حاصل کرین اور چند شخص فقہ و اجتہاد مین ملکہ بہم
پہونچائین اور باقی مومنین طالبان علم کی اعانت و مدد کرین تا عقوبت آخرت سے سب کو

نجات ملے اور جو اس زمانہ مین رائج ہی کہ تحصیل علم کی طرف لوگ توجہ نہین کرتے اور ہزار
آدمیون مین پانچ آدمی بھی تحصیل اجتہاد مین فکر نہین کرتے اور اپنی اولاد کو کاروبار دنیا
سکھاتے ہین تا تحصیل معاش کے قابل ہون اور اُنکو دینیات نہین پڑھاتے ہین بلکہ مانع
ہوتے ہین تو یہ امر خلاف حکم خدا و رسول ہی اور موجب ہلاکت و خسران آخرت اور باعث
اضمحلال دین ہی پس ضرور ہی کہ ہر قبیلہ و قوم سے اور ہر شہر و قریہ سی تین چار آدمی تحصیل
علم دین کے لئے مخصوص لئے جائین جیسا کہ خداوند عالم قرآن شریف مین ارشاد فرماتا ہے
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا
رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ یعنی کیون نہین باہر جاتے ہر فرقہ مین سی ایک گروہ تاکہ
فقہ و معرفت حاصل کرین دین مین اور تا ڈرائین اپنی قوم کو جبکہ پھر کے جائین طرف اُس قوم
کے تاکہ وہ لوگ حذر کرین اور جناب امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سی روایت
کی ہی کہ فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے کہ طلب علم واجب ہی ہر مسلمان پر پس طلب علم کرو اُسکے
مقام سے اور حاصل کرو اُس علم کو اہل علم سے تحقیق کہ تعلیم کرنا رضامندی خدا کے لئی حسنہ ہی
اور طلب علم کرنا عبادت ہی اور بحث کرنا علم مین تسبیح کا ثواب رکھتا ہی اور تعلیم کرنا ایسے شخص کو
جو اُس علم کو نہ جانے صدقہ ہی اور سکھانا طالب علم کو سبب قرب الٰہی ہی اسواسطے کہ علم سی حلال و
حرام الٰہی پہچانا جاتا ہی اور سبب روشنی راہ بہشت ہی اور مونس وحشت ہی اور مصاحب غربت
ہی اور ہمزبان ہوتا ہی تنہائی مین اور رہنما ہوتا ہی شادی و غم مین اور حربہ ہی دشمن کیلئے اور
دوستان خدا کے نزدیک زینت ہی اور مذمت جہل مین احادیث کثیرہ وارد ہین اُن مین سی
چند حدیثین لکھی جاتی ہین اس زمانہ مین رعیت کی دو قسمین ہین مجتہد یا مقلد مجتہد کے لئی شرط ہے
کہ عالم باعمل اور عادل و متقی ہو اور استنباط احکام دین و مسائل شرعیہ قرآن و احادیث
سے کرے اور موافق اُسکے احکام جاری کرے اور ضعفا و جہال کو بموعظت و نصیحت
ہدایت کرتا رہے ہی اور مقلد کو اخذ کرنا مسائل اور احکام دینیہ کا مجتہد جامع الشرائط سے
فروع دین مین کافی ہی اور اصول دین مین تفکر و تدبر لازم ہی اور اُسے بقدر اپنی فہم کے بدلائل
عقلی سمجھنا چاہیئے اور یہ بحث متعلق علم کلام سے ہی اور وہ علم نہایت وسیع ہی یہان بطور اختصار

لکھا جاتا ہے **باب پہلا اصول دین کے بیان مین** اس باب مین پانچ فصلین ہین -
**فصل پہلی توحید خدا کے بیان** اس فصل مین تین مطلب ہین **مطلب پہلا بیان اثبات**
**وجود خداوند عالم** مین جان تو کہ پہلے جو چیز کہ مکلف پر ابتداے تکلیف مین واجب ہے تحصیل کرنا ایمان کا
ہے اور ایمان جاننا اصول دین کا ہے اور اصول دین مین اول معرفت اپنے خدا کی ہے اور وجود صانع عالم کو
اشیا سے زیادہ ظاہر و آشکار ہے اسواسطے کہ جو کوئی فکر کرتا ہے پیدائش مین آسمانون اور زمینون اور
سورج اور چاند اور ستارون اور ہوا اور ابر اور مینہ اور پہاڑ اور دریا اور حیوانات اور اپنے
بدن اور روح کی خلقت مین اور عجیب وغریب صنعتین کہ جو حق سبحانہ وتعالیٰ نے ان چیزون مین
پیدا کی ہین تو وہ شخص جانتا ہے کہ یہ سب چیزین خود بخود نہین پیدا ہوئین اور کوئی اُنکا بنانے والا
اور پیدا کرنے والا ضرور ہے اور خالق اُنکا مثل ان چیزون کے نہین ہے اور کامل بالذات ہے
اور کوئی نقص اُسکی صفت مین نہین ہے نہج البلاغہ مین مذکور ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام
فرماتے ہین اَوَّلُ الدِّیْنِ مَعْرِفَتُہٗ یعنی ابتداے دین معرفت خدا ہے پس پوشیدہ نہ رہے کہ پہلے خداوند عالم
کا پہچاننا ہر بالغ اور عاقل پر واجب ہے اور مراد پہچاننے سے اُسکی کنہ ذات کا دریافت کرنا نہین ہے کہ
اُسمین عقل بشر عاجز اور قاصر ہے لیکن صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کا پہچاننا لازم ہے کہ اُنھین صفات سے
خداوند عالم پہچانا جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بیان اُسکا بالتفصیل کیا جائیگا اب جاننا چاہیے
کہ اصول دین مین تقلید کرنا اور غیر کے قول کو قبول کرنا بدون تحقیق و باطل اور بدون ملاحظہ
دلائل جائز نہین ہے بلکہ چاہیے کہ بجائے خود مذاہب مختلفہ سے ایک مذہب کی حقیقت بدلائل
وبراہین ثابت کرلے مبادا غیر کے کہنے سے حق سمجھ کر مذہب باطل کو اختیار کیا ہو اور روز جزا
پیش خدا کوئی دلیل قوی اُسکے پاس نہ ہو اور عذاب شدید مین مبتلا کیا جائے مگر شرط یہ ہے
کہ انصاف سے غور وتامل کرے اور پاسداری مذاہب آبا واجداد کو دخل نہ دے تو امر حق ظاہر
ہو جائیگا **مطلب دوسرا صفات ثبوتیہ کے بیان مین** صفات ثبوتیہ اُسے کہتے ہین کہ جو
باتین خداوند عالم کے لیے ثابت کرنا لازم ہین اور وہ آٹھ صفتین ہین چنانچہ کتاب تحفۃ العارفین
سے یہ بحث خلاصہ کرکے لکھی جاتی ہے **پہلی صفت** یہ ہے کہ حق تعالیٰ قدیم اور ازلی ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ
رہیگا اس لیے کہ اگر حادث ہوتا تو چاہیے تھا کہ قدیم نہ ہو اور جب ثابت ہو چکا کہ وہ واجب الوجود ہے

تو اُسپر عدم اور فنا روا نہین ہو سکتا **دوسری** یہ کہ خدا قادر و مختار ہی اُسکی قدرت
کاملہ سے کوئی شی باہر نہین ہی یعنی ہر چیز پر قادر و توانا ہی پس فعل کرنے اور نہ کرنے دونون مین
مختار ہی لیکن فلاسفہ اپنی کج فہمی سے کہتے ہین کہ خدا کو ایجاد اشیا مین اختیار نہین ہی جیسے آگ
بلا اختیار و قدرت ہر شی کو جلا دیتی ہی حالانکہ یہ اُنکا خیال خام ہی اس لیے کہ اُسمین خدا کا عجز
لازم آتا ہی اور یہ نقص ہی اور جناب باری جمیع عیوب اور نقصانات سے مبرّا اور منزہ ہی اور
قدرت اور توانائی اُسکی من کل الوجود کامل ہی **تیسری** یہ کہ خداوند عالم عالم ہی
یعنی ہر جزو کل سے آگاہ اور مطلع ہی خواہ موجود ہو خواہ معدوم پس علم اُسکا قبل وجود اشیا
اور بعد وجود اشیا یکسان ہی کچھ تفاوت نہین رکھتا اس لئے کہ اگر ازل سے نہ جانتا تھا تو
جاہل ہوگا اور اُسپر جہل روا نہین ہی **چوتھی** یہ کہ جناب اقدس الٰہی حی قدیم ہی یعنی زندہ ہی ہمیشہ سے
اُسکو موت اور فنا نہین ہی اس لیے کہ اگر زندہ نہ ہو تو اُسپر علم اور قدرت دونون محال ہو
**پانچوین** یہ کہ خداوند عالم مدرک اور سمیع اور بصیر ہی اور معنی مدرک کے یہ ہین کہ جو چیزین
ہم بواسطہ حواس یعنی آلات جسمانی دریافت کرتے ہین اور جناب باری اُنھین چیزونکو
بدون آلات حواس کے دریافت کرتا ہی اُسکو آلات حواس کی حاجت نہین ہی اسلئے
کہ اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے حواس کو بھی پیدا کیا ہی اور اسی طرح بدون حاجت
گوش ہر ایک کی آواز سنتا ہی اور بدون حاجت چشم ہر ایک کو دیکھتا ہی لیکن جو وقت
جسکے لئے جو کہ مصلحت جانتا ہی کرتا ہی کبھی بیمار کرتا ہی کبھی صحت عنایت فرماتا ہی کبھی مار
ڈالتا ہی اس لیے کہ اپنے بندون کے حال اور مصالح سے خوب آگاہ اور مطلع ہی اُس پر
کوئی چیز پوشیدہ نہین جیسا کہ اکثر آیات اور روایات مین وارد ہی کہ جناب باری نے
دو لوحین پیدا کی ہین اور اُنمین سب چیزین لکھی ہین ایک کا نام لوح محفوظ ہی کہ اُسمین
جو کچھ لکھا جاتا ہی ہرگز فرق نہین ہوتا اس لیے کہ وہ حتمی و مطابق علم رب العزۃ ہوتا ہی دوسری
لوح محو و اثبات ہی کہ اُسمین جو کچھ مرقوم ہوتا ہی وہ مشروط ہوتا ہی بعض شرائط کے ساتھ اور
وہ محو ہو سکتا ہی اور حسب مصالح و حکمت اُسمین تغیر و تبدل کیا جاتا ہی مثلاً ایک شخص کی عمر

اُسکی زیادتی اور کمی عمر کا نہ ہو عمر اُسکی پچاس برس کی پوری ہوگی اور جسوقت کہ اُس سے عمل خیر
مثل صلۂ رحم وغیرہ ظہور مین آئیگا تو پچاس کے ساٹھ برس لکھ دئے جائینگے اور جسوقت کہ قطع
رحم کریگا تو پچاس برس کے چالیس رہ جائینگے بخلاف لوح محفوظ کہ جو کچھ اُس مین مرقوم ہو چکا
ہو زیادتی و کمی اُسمین نہین ہوتی مثل اسکے کہ لوح محفوظ مین تحریر ہو گیا ہو کہ زید البتہ صلۂ رحم
کریگا اور اس سبب سے عمر اُسکی ساٹھ برس کی معین ہوگی یا ایک شخص البتہ قطع رحم کریگا اور بسبب
قطع رحم کے عمر اُسکی چالیس برس کی رہجائیگی اور غرض تعیین لوح محو اثبات سے یہ ہے کہ تا
لوگون پر ظاہر ہو کہ اعمال خیر کو اس درجہ تاثیر ہو کہ اُنکے بجالانے کی وجہ سے عمر زیادہ
ہو جاتی ہے اور کس قدر اعمال بد کی نحوست ہوتی ہو کہ اُنکے مرتکب ہونے سے عمر کم ہو جاتی
ہو چھٹے یہ کہ خداوند عالم مرید اور کارہ ہو اور مرید کے معنی کئی ہین ایک یہ کہ جناب باری
اپنے افعال کو بارادہ و اختیار واقع کرتا ہو پس جو فعل کرتا ہو اپنے ارادے اور اختیار سے
کرتا ہو نہ مجبوری و اضطرار سے دوسرے یہ کہ مراد ارادے سے علم بہ مصلحت فعل ہو اور کراہت سے
مراد بنا بران معنون کے علم مفسدہ ہو پس حق تعالیٰ کا ارادہ وقت مصلحت فعل کے ہو اور وقت مفسدہ
ترک سے متعلق ہوتا ہو اور اس تعلق کو بھی کبھی ارادہ اور کراہت کہتے ہین تیسرے معنی ارادے
کے یہ ہین کہ موجود کرنے کو ارادہ اور معدوم کرنے کو کراہت کہتے ہین جیسا کہ بعض حدیثون مین
وارد ہوا ہو چوتھے معنی ارادے کے یہ ہین کہ جناب اقدس الٰہی اپنے بندون سے ارادہ طاعت کا
کرتا ہو اور اُن سے ارادۂ ارتکاب معصیت نہین کرتا بلکہ ارتکاب معصیت سے کراہت رکھتا
ہو اور بیان ارادے سے مراد یہ ہو کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے بندون کو حکم بطاعت کیا ہو اور
مراد کراہت سے یہ ہو کہ معصیت سے منع فرمایا ہو پانچوین معنی ارادے کے یہ ہین کہ فعل نیک
کی توفیق دیتا ہو اور کراہت یہ ہو کہ سلب توفیق کرتا ہو ساتوین یہ کہ حق تعالیٰ متکلم ہو یعنے
خداوند عالم خالق اور موجد کلام ہو جس چیز مین چاہے کلام کو پیدا کرے جیسا کہ حضرت
موسیٰ علی نبینا و آلہ و علیہ السلام کے لیے شجرۂ طور مین ایجاد کلام فرمایا آٹھوین یہ کہ خداوند عالم
صادق ہو یعنی کلام اُسکا سچ ہو اس لیے کہ کذب قبیح ہو اور فعل قبیح سے ذات مقدس الٰہی
مبراہے مطلب تیسرا صفات سلبیہ کے بیان مین صفات سلبیہ اُن صفات کو

کہتے ہین کہ جن مین اُن امور کی نفی کی جاتی ہی جن امور سے خداوند عالم منزہ ہی اور وہ
چھ ہین تحفۃ العارفین مین منقول ہی کہ جسکا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ صفات سلبیہ مین سے
پہلے عمدہ امر یہ ہی کہ خدا شریک نہین رکھتا اور سواے خداے واحد یکتا کوئی دوسرا
یا تیسرا خدا نہین ہی پس واضح ہو کہ خداوند عالم واحد واحد ہی یعنی سوا اُسکے کوئی
اور واجب الوجود نہین ہی اور جو چیز کہ غیر ذات خدا موجود ہی ممکنات سے ہی اور ایک
مصنوع اُسکے مصنوعات سے ہے اور حق سبحانہ وتعالیٰ خداوندی مین کسی کو شریک نہین
رکھتا اس لیے کہ اگر اُسکا شریک ہو یعنی دو خدا ہون اور اُنمین سے ایک کسی چیز کا
ارادہ کرے اور دوسرا اُسکا مانع ہو اگر دوسرے کی مراد واقع ہو تو اول کا عجز
لازم آتا ہی اور اگر پہلے کا مقصود واقع ہو تو دوسرے کا عجز لازم آتا ہی اور خدا پر عجز روا
نہین ہی اور اگر دونون کے موافق مرضی واقع ہو تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہی اور یہ
محال ہی اور اگر دونون کی مراد واقع نہ ہو تو ارتفاع نقیضین لازم آتا ہی اور وہ بھی
محال ہی دوسری صفات سلبیہ سے یہ ہی کہ جناب باری کے لیے صورت اور جسم نہین ہی
بلکہ وہ ان دونون سے مبرا ہے اس لیے کہ اگر اُسکے لیے کوئی صورت اور جسم ہوتا تو
چاہیے تھا کہ کوئی اُسکے مشابہ اور مثل بھی ہوتا حالانکہ کوئی اُسکے مثل نہین ہی لیکن مخالفین مین
ایسے اشخاص گذرے ہین کہ جو کہتے تھے کہ خدا کے صورت اور جسم ہی اور عرش پر بیٹھا ہی اور جسم
اُسکا عرش سے بقدر چھ بالشت زیادہ ہے اور بالشت بھی اُسی کے ہین اور ہر شب جمعہ کو ایک
گدھے پر سوار ہو کے زمین پر آتا ہی اور صبح تک ندا کرتا ہی کہ آیا میرے بندون مین سے کوئی
ایسا ہی کہ اپنے گناہون سے توبہ کرے اور مین توبہ اُسکی قبول کرون اور بعض کہتے ہین کہ
ز[illegible] حضرت نوح مین جسوقت کہ طوفان آیا تو حق تعالیٰ اسقدر رویا کہ اُسکی آنکھین آشوب
کر گئین اور ملائکہ عیادت کے لیے حاضر ہوئے اور بعض کہتے ہین کہ خدا بصورت انسان
کبیر السن ہی کہ اُسکے سر اور ڈاڑھی مین سیاہ اور سفید بال مخلوط ہین تیسری صفت سلبیہ سے
[illegible] جناب باری کے لیے مکان نہین ہی اور نہ کسی سمت مین رہتا ہی اس لیے کہ یہ لوازم جسم ہی
[illegible] کتاب توحید مین صدوق علیہ الرحمہ نے

سلیمان بن مہران سے روایت کی ہے کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
عرض کیا کہ آیا یہ قول جائز ہو سکتا ہے کہ جناب باری کسی مکان مین ہو فرمایا حضرت
نے کہ خدا پاک و برتر ہے اس سے کہ وہ کسی مکان مین رہے اس لیے کہ اگر کسی مکان
مین ہو تو چاہیے ہے کہ حادث ہو اس لیے کہ متمکن مکان کا محتاج ہے اور یہ حادث کی صفت
ہے قدیم اس سے مبرا ہے اور ارشاد مین شیخ مفید علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہے کہ ایک عالم
یہود ابو بکر کے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ اس امت کے پیغمبر کا خلیفہ تو ہے ابو بکر نے کہا
ہان مین ہون یہودی نے کہا کہ مین نے توریت مین دیکھا ہے کہ انبیا کے خلفا تمام امت
سے اعلم ہوتے ہین پس مجھ سے بیان کر کہ خدا کہان ہے ابو بکر نے سادہ لوحی سے کہا کہ
خدا آسمان پر ہے اور عرش پر بیٹھا ہے یہودی نے کہا پس خدا سے زمین خالی ہے اور اس
قول سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا ایک مکان مین ہوتا ہے اور دوسرے مین نہین ہوتا
ابو بکر نے کہا کہ یہ کلام زنادقہ کا ہے میرے پاس سے دور ہو والا مین تجھے قتل کرونگا
وہ یہودی تعجب کرتا ہوا پھلا اور اسلام پر ہنستا ہوا چلا اثنائے راہ مین اُسکو حضرت
امیر المومنین علیہ السلام ملے حضرت نے فرمایا اے یہودی تیرا سوال مجھے معلوم ہوا اور
جو کچھ کہ تو نے جواب پایا وہ بھی دریافت ہوا اب مین بیان کرتا ہون کہ خداوند عالم
خالق مکان ہے اُسکے لیے کوئی مکان نہین بلکہ وہ ہر مکان مین ہے بغیر اسکے کہ اُس سے
مس ہو اور قریب اُسکے آئے اُسکے آثار علم و قدرت ہر جگہ اور ہر چیز مین موجود
ہین اور مین تیری کتابون مین سے ایک کتاب مین جو کچھ آیا ہے اور میرے بیان کی اُس
سے تصدیق ہوتی ہے تجھ سے بیان کرتا ہون اگر تجھے اُسکی معرفت ہو تو ایمان لائیگا
یہودی نے عرض کیا البتہ مین ایمان لاؤنگا حضرت نے فرمایا آیا تو نے اپنی بعض
کتابون مین نہین دیکھا کہ ایک روز حضرت موسیٰ بن عمران علی نبینا و آلہ و علیہ السلام
بیٹھے تھے ناگاہ جانب مشرق سے ایک فرشتہ آیا حضرت موسیٰؑ نے اُس سے پوچھا کہ
تو کہان سے آتا ہے اُسنے عرض کیا کہ خدائے عزوجل کے پاس سے بعد اُسکے ایک اور
فرشتہ مغرب سے آیا موسیٰؑ نے اُس سے بھی پوچھا کہ تو کہان سے آتا ہے اُسنے عرض کیا کہ

خداے جل شانہ کے پاس سے آتا ہون بعد اسکے ایک اور فرشتہ آیا اُسنے کہا کہ مین
طبقۂ ہفتم زمین سے خداے جل شانہ کے پاس سے آتا ہون بعد اسکے ایک اور فرشتہ
آیا اُسنے کہا کہ مین آسمان ہفتم سے خدا کے پاس سے آتا ہون اُسوقت حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے فرمایا کہ پاک ہے وہ خدا کہ اُس سے کوئی جگہ خالی نہین ہے اور کسی ایک مکان
سے وہ بہ نسبت دوسرے مکان کے قریب نہین ہے یہودی نے یہ سن کے کہا کہ مین گواہی
دیتا ہون کہ یہی حق ہے اور آپ ہی اپنے پیغمبر کی خلافت کے سزاوار ہین چوتھی صفت سلبیہ
یہ ہے کہ حق تعالیٰ پر حلول و اتحاد جائز نہین ہے پوشیدہ نہ رہے کہ حلول ایک چیز کے دوسری
چیز مین در آنے کو کہتے ہین جس طرح رنگ جسم مین در آتا ہے اور اتحاد دو چیزون کے مل کر
ایک ہو جانے کو کہتے ہین پس خداے جل شانہ پر حلول اور اتحاد روا نہین اس لیے کہ یہ
جسم اور عوارض جسم سے تعلق رکھتے ہین اور جناب باری ان چیزون سے مبرا اور
منزہ ہے پس کیونکر کسی کے جسم مین در آئیگا لیکن کتاب نہج الحق مین علامہ حلی علیہ الرحمہ
بعض صوفیہ سے نقل فرماتے ہین کہ خدا عارفون سے متحدہ ہوتا ہے اور بعضے ان سے
بھی زیادہ ترقی اور مبالغہ کرتے ہین کہ خدا نفس وجود ہے یعنی جو چیز ہے خدا ہے اور یہ عین کفر
ہے پس چاہیئے کہ صاحب ایمان ان اشرارہ سے احتراز کرین اور اُنکے وسوسون سے
اپنے ایمان کو محفوظ رکھین پانچوین صفت سلبیہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کو دنیا و آخرت مین
کوئی دیکھ نہین سکتا اس لیے کہ دیکھنا بھی جسم سے تعلق رکھتا ہے اور حق تعالیٰ اس سے مبرا
ہے اور اہلسنت کہتے ہین کہ آخرت مین مومنین اُسکے دیدار سے مشرف ہونگے اور کافرین
اور منافقین اس نعمت سے محروم رہینگے اور اس دعوے پر نہ دلیل عقلی ہے نہ نقلی
لیکن ایک نقلی دلیل اُنکے ہاتھ لگی ہے کہ اُسپر کمال اعتقاد رکھتے ہین اور اہل بصیرت
کے نزدیک وہ بھی اُنکے دعوے کے موافق نہین ہے وہ یہ کہتے ہین کہ اگر خدا کا دیکھنا
جائز نہ ہوتا تو حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و آلہ و علیہ السلام کہ پیغمبر مرسل تھے کیونکہ جناب باری سے
دیکھنے کا سوال کرتے جیسا کہ قرآن مین ہے اور یہ امر دو حال سے خالی نہین یا یہ کہ حضرت

تو کلیم اللہ پر جہل لازم آتا ہی لیکن اہل سنت کی عقل پر تعجب ہی کہ فقط حضرت موسیٰ
علی نبینا وآلہ وعلیہ سلام کے سوال کو قرآن مین دیکھا اور قبل و بعد کے الفاظ کو نہ دیکھا اور
خداوند عالم کے جواب پر نظر نہ کی کہ فرماتا ہی لَنْ تَرَانِیْ یعنی تو ہرگز نہ دیکھیگا مجھے اور لفظ
لن واسطے دوام کے ہوتا ہی یعنی کبھی نہ دیکھیگا جب حضرت موسیٰ کو دیدار محال ہی تو
اورون کی نسبت بدرجۂ اولیٰ محال ہوگا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سوال بسبب
اصرار قوم اپنی قوم کی زبان سے تھا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فَقَدْ سَأَلُوْا مُوْسٰی اَکْبَرَ
مِنْ ذٰلِکَ فَقَالُوْا اَرِنَا اللّٰہَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ترجمہ
ظاہر الفاظ کا یہ ہی پس بہ تحقیق کہ سوال کیا اُس جماعت نے موسیٰ علیہ السلام سے بزرگتر
اس سے پس کہا کہ دکھاؤ ہم کو خدا کو علانیہ پس گرفتار کیا اُس جماعت کو صاعقۂ
عذاب الٰہی نے بہ سبب ظلم کرنے اُس جماعت کے اس کلام الٰہی سے واضح ہوا کہ یہ
سوال ظلم و معصیت تھا اور بہ سبب اسکے صاعقہ اُن پر نازل ہوا اور احادیث
اہل بیت مین وارد ہی کہ جب اُس قوم نے یہ سوال عظیم کیا تو حضرت موسیٰ نے فرمایا
کہ خدا قابل دید نہین ہی اُس قوم نے اصرار کیا کہ آپ حق تعالیٰ سے سوال تو کیجئے
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی خداوندا تو مطلع ہی کہ یہ قوم کیا کہتی ہی وحی ہوئی
تم سوال قوم بیان کرو تم سے مواخذہ جہالت قوم کا نہ ہوگا اُسوقت حضرت موسیٰ نے
عرض کی رَبِّ اَرِنِیْ جواب ہوا لَنْ تَرَانِیْ علاوہ اسکے اور آیات سے ثابت ہی
کہ خدا قابل رویت نہین ہی چنانچہ فرماتا ہی لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ یعنی ادراک نہین
کر سکتین اُسکو آنکھین چھٹی صفت سلبیہ یہ ہی کہ خداوند عالم کی ذات مقدس کو تغیر
اور تبدل نہین ہی اس لیے کہ یہ صفت مخلوق کی ہی اور ہشام بن حکم سے مروی ہی کہ
ایک زندیق نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا خدا خوش
اور غضبناک ہوتا ہی حضرت نے فرمایا البتہ لیکن مثل مخلوقات کے خوشی اور غضب
اُسکا نہین ہوتا اس لیے کہ جسوقت بندون کی طبیعت مین سرور اور غصہ عارض
ہوتا ہی تو اُنکی حالت کو تغیر ہو جاتا ہی اور جناب باری ہمیشہ سے ایک حال پر ہی

اور ہمیشہ رہیگا **فصل دوسری عدل کے بیان مین** اس فصل مین کئی مطلب ہین
**مطلب پہلا** جان تو کہ خداوند عالم عادل ہی ظلم نہین کرتا اور جو فعل بد ہین خدا سے واقع
نہین ہوتے اور حق سبحانہ و تعالی افعال قبیح پر ہرگز راضی نہین ہوتا چنانچہ اس دعوی پر
نص قرآن شاہد ہی کہ پروردگار عالم ایک مقام پر فرماتا ہی قَائِمًا بِالْقِسْطِ اور دوسری
جا فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِیْدِ اور جابجا حکم کرتا ہی کہ عدل کرو اور ظلم نہ کرو
کیونکر ہو سکتا ہی کہ بندون کو تو حکم کرے کہ عدل کرو اور خود عدل نہ کرے اور دلیل
عقلی ثبوت عدل خدا پر یہ ہی کہ اگر خلاف عدل خدا سے وقوع مین آئے یعنی کوئی فعل
بد معاذ اللہ خدا سے صادر ہو تو یہ کئی صورتون سے خالی نہین ہی ایک یہ کہ قبیح اور بدی
سے عالم اور دانا نہ ہو مثل اُس جاہل کے کہ حالت غفلت و جہل مین معاصی کا مرتکب ہوتا ہو
اور جناب اقدس الٰہی پر جہل روا نہین دوسرے یہ کہ قبیح اور بدی سے عالم ہو اور اُسکے
ترک کی قدرت نہ رکھتا ہو مثل اُس شخص کے کہ از راہ مجبوری فعل قبیح کو باکراہ کرے اور
خدائے عز و جل پر عجز روا نہین تیسرے یہ کہ قباحت و بدی سے عالم ہو اور اُسکے ترک کا
بھی اختیار رکھتا ہو لیکن اُسکا محتاج ہی کہ بدون فعل قبیح اپنی احتیاج رفع نہین کر سکتا
مثلاً رفع گرسنگی کے لیے سرقہ کرے اور اسکا باطل ہونا بر ظاہر ہی اسواسطے کہ خدائے
جل شانہ کسی چیز کی احتیاج نہین رکھتا چوتھے یہ کہ احتیاج نہ رکھتا ہو اور عبث سرزد کرتا
اور یہ محض نادانی ہی جناب اقدس الٰہی پر یہ سب چیزین محال ہین کیونکر اُس سے فعل
قبیح ہوگا پس البتہ خدا عادل ہی لیکن اشاعرۂ اہل سنت اپنی کج فہمی سے تجویز کرتے ہین
کہ خدا سے فعل قبیح ہو سکتا ہی **مطلب دوسرا جبر و اختیار کے مسائل مین** واضح
ہو کہ بندے اپنے افعال مین مختار ہین بنا بر مذہب حق امامیہ لیکن اہل سنت کہتے ہین کہ
بندون کے افعال کا فاعل خدا ہے خواہ نیک ہون خواہ بد چنانچہ اُنکا عقیدہ یہ ہی
کہ جو امر بندون سے صادر ہوتا ہے خواہ خیر ہو خواہ شر خواہ کفر خواہ ایمان خواہ
طاعت خواہ معصیت ان سب کا خالق خدا ہے بندون کو انکے پیدا کرنے کی طاقت
نہین ہی اور یہ قول کئی وجہ سے باطل ہی وجہ اول یہ کہ اگر وہ اعمال جو بندہ کرتا ہی

خدا سے بعض نسخ

یہ فعل خدا ہوں جیسا کہ اہل سنت کہتے ہیں تو گناہ پر عقاب کرنا ظلم ہوگا حالانکہ خدا
ظالم نہیں ہے بلکہ ظالم پر لعنت کرتا ہے اور اس سے بدتر کون ظلم ہوگا کہ خود ایک فعل بندے
سے کرا دے اور پھر اُس بندے کو سزا دے اور مواخذہ کرے کہ کیوں تو نے ایسا
فعل کیا وجہ دوسری یہ کہ اگر یہ مذہب اہل سنت کا درست ہو تو بھیجنا پیغمبر کا اور مقرر کرنا
شرع کا سب بیکار اور لغو ہوتا ہے جب خود ہر فعل کو خدا کرتا ہے تو اُن امور پر مامور کرنا کہ
پیغمبر کی اطاعت کرو اور نماز روزہ کو بجا لاؤ اور زنا و سرقہ نہ کرو یہ سب فضول ہے نعوذ باللہ
وجہ تیسری یہ کہ بالیقین ہم اپنے افعال اختیاری و غیر اختیاری میں فرق پاتے ہیں ایک
فعل ہمارا اختیاری ہے کہ ہم اپنے ارادہ و اختیار سے کرتے ہیں مثل اسکے کہ اپنے اختیار کی
کوٹھے سے نیچے اُتریں دوسرے بے اختیاری کہ اُسمیں اختیار نہیں رہتا ہے مثل اسکے کہ
پانوں پھسل جائے اور بے اختیار کوٹھے سے گر پڑیں پس اگر کوئی فعل بندوں کے اختیار میں
نہ ہوتا تو چاہیئے تھا کہ اُسمیں اور اسمیں کچھ فرق نہ ہوتا حالانکہ ہر عاقل ان دونوں میں
فرق کرسکتا ہے اور کچھ اس میں دلیل کی حاجت نہیں ہے پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ سب
افعال ہمارے یکساں ہوں اور سب بدون اختیار سمجھے جائیں کتاب مجالس المومنین
میں قاضی سید نور اللہ شوستری لکھتے ہیں کہ ایک روز بہلول علیہ الرحمۃ ابو حنیفہ کے دروازہ
پر وارد ہوئے اور سنا کہ وہ اپنے شاگردوں سے کہہ رہا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام نے تین چیزیں فرمائی ہیں کہ وہ میرے پسند نہیں ہیں ایک یہ کہ شیطان جہنم میں
آگ سے جلایا جائیگا حالانکہ شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے کیونکر ہوسکتا ہے کہ اُس کو
آگ جلائے دوسرے یہ کہ خدا کا دیکھنا غیر ممکن ہے پس یہ بھی کیونکر ہوسکتا ہے کہ
جو چیز موجود ہو اُسکو نہ دیکھیے تیسرے یہ کہ بندے اپنے فعل کے مختار ہیں حالانکہ
برخلاف اسکے نصوص وارد ہیں جسوقت کلام ابو حنیفہ کا تمام ہوا تو بہلول نے زمین
سے ایک ڈھیلا اُٹھا کر ابو حنیفہ کے مارا اور چلے اتفاقاً وہ ڈھیلا ابو حنیفہ کی پیشانی پر
لگا پس ابو حنیفہ اور اُسکے شاگرد غصہ میں بہلول کے پیچھے دوڑے اور اُنکو پکڑ لیا چونکہ
وہ خلیفہ کے خویش تھے اس جہت سے کچھ نہ کرسکے ناچار اُنکو خلیفہ کے پاس لائے اور

شکایت کی بہلول نے اُسکے جواب مین کہا کہ اے ابو حنیفہ مین نے تجھکو کیا
ایذا دی ہے ابو حنیفہ نے کہا کہ تم نے میری پیشانی پر ڈھیلا مارا اُسکے صدمے
سے میرے سر مین درد ہوتا ہے بہلول نے کہا کہ تو مجھکو درد کو دکھادے
ابو حنیفہ نے کہا کوئی درد کو نہین دیکھ سکتا بہلول نے کہا پس تو نے کس لیے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر اعتراض کیا تھا کہ یہ امر ممکن نہین ہے کہ
خدا موجود ہو اور اُسکو کوئی نہ دیکھے اور پھر تو اپنے دوسرے دعوے مین بھی جھوٹا ہوا
اس لیے کہ وہ تو ڈھیلا مٹی کا تھا اور تو بھی مٹی سے بنا ہے چاہیے تھا کہ مٹی سے مٹی کو
ایذا نہ ہوتی جیسا کہ تیرا قیاس فاسد ہے کہ شیطان آگ سے بنا ہے آگ اُسکو کیونکر
جلائیگی اور تیسرا دعوی بھی تیرا باطل ہوا جو تو نے کہا تھا کہ حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام نے فرمایا کہ بندے فاعل مختار ہین حالانکہ بندے مجبور ہین پس اگر بندے
مجبور ہین تو میری کیا خطا ہے تو کس لیے مجھکو خلیفہ کے پاس لایا ابو حنیفہ یہ سن کے ساکت
ہو گیا اور کچھ جواب نہ دے سکا آخر شرمندہ ہو کے چلا گیا **مطلب تیسرا اس بیان**
**مین کہ خداوند عالم حکیم ہے** واضح ہو کہ خداوند عالم حکیم ہے پس جو کام اُسکا ہے
ساتھ حکمت اور مصلحت کے ہے کوئی فعل عبث اور بیفائدہ نہین کرتا لیکن فخر رازی کا یہ
گمان ہے کہ کفار کو تکلیف ایمان کی دینا اور اُنکو ہمیشہ جہنم مین جلانا اسمین کیا فائدہ و
مصلحت ہے باوجود اسکے کہ حق تعالی جانتا تھا کہ اگر انکو تکلیف ایمان کی دونگا تو یہ
نہ لائینگے اور اسی طرح عبد العزیز دہلوی کا یہ مذہب ہے کہ شیطان کو پیدا کرنا اور
اُسکو بندون کے دل پر مسلط کر دینا کہ انکو اغوا کرے اس مین کیا مصلحت ہے اور
انکے ان کلمات سخیفہ کے جواب مین جناب سید العلما حدیقہ سلطانیہ مین تحریر فرماتے
ہین کہ جناب اقدس آلہی قرآن مجید مین فرماتا ہے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا آیا
پس گمان باطل کرتے ہو تم کہ پیدا کیا ہم نے تم کو عبث حق یہ ہے کہ کوئی فعل اُسکا
حکمت اور مصلحت سے خالی نہین ہے اور یہ کچھ ضرور نہین کہ اُسکے سب فعلونکی حکمت
عقل [illegible] سکے لیکن بہت سے افعال کی مصلحت ظاہر ہے اسکو بہ تفصیل

عقل دریافت کرسکتی ہی اگر اہل خلاف اپنے اوہام پر اعتماد کرکے مدبر حکیم و صانع علیم کی
صنعت و حکمت کا انکار کرتے ہین اور اسی طرح بعض عوام بھی بہ سبب اپنے قصور عقل
کے گمان کرتے ہین کہ یہ سب امور عالم عبث ہین اس مین کچھ حکمت اور مصلحت نہین ہی
تو یہ گمان باطل ہی اس لیے کہ خداوند عالم حکیم اور دانا ہی کیونکر فعل لغو کرتا لیکن
مثال ان اشخاص کی مثل اندھون کے ہی کہ ایک مکان عالیشان مین داخل ہون
اور وہان ہر ایک چیز قرینہ سے رکھی ہو اور بہ سبب اپنی نابینائی کے نہ دیکھین اور
بے محل جا بیجا پانوُن رکھین اور اُن اشیا مین اُلجھن اور اُن چیزون کے رکھنے کی مصلحت
نہ سمجھین اور پریشان و حیران ہو کے صاحب مکان کی مذمت کرنے لگین پس یہی حال بعینہ
اُن لوگون کا تصور کیا جائے کہ جو لوگ حکیم علی الاطلاق کی صنعت و حکمت کا انکار
رکھتے ہین اس لیے کہ اُنکی عقل اُسکی صنعت و حکمت کو نہین پہونچتی اور خدا پر اعتراض
بیجا کرنے لگتے ہین بالجملہ جو لوگ کہ ایجاد خلائق کو عبث اور بیفائدہ جانتے ہین اور حقتعالی
کی اس مین کوئی غرض صحیح نہین قرار دیتے ہین پس انکی تکذیب مین قول خدا کافی ہے
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ یعنی نہین پیدا کیا ہم نے جن اور انس کو مگر
واسطے عبادت کے اور پھر فرماتا ہی وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
لَاعِبِيْنَ یعنی نہین پیدا کیا ہم نے آسمانون اور زمینو نکو اور جو کچھ اُنکے درمیان مین ہی
عبث **فصل تیسری نبوت کے بیان مین** اس فصل مین پانچ مطلب ہین **مطلب**
**پہلا بعثت انبیا کے بیان مین** جناب غفرانمآب علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ عقل حکم
کرتی ہی کہ خداوند عالم موجود ہی اور حکیم دانا ہی فعل قبیح سے راضی نہین ہو سکتا پس
اُسکی خوشنودی و رضامندی ترک قبائح مین لابد ہو گی لیکن غیر ممکن ہی کہ بلا وساطت
انبیا رضاے خدا پر ہر امر جزئی و کلی مین اطلاع ہو سکے پس خداوند عالم پر پیغمبرون کا
بھیجنا راہ نمائی خلق کے لئے واجب ہو گا والا غرض حق سبحانہ و تعالی حاصل نہ ہو گی
یا یہ کہ جناب باری اپنے بندون کے فعل قبیح اور کردار بد پر راضی ہو جاوے اور یہ
بات نظر بحکمت حکیم مطلق ممتنع ہی پس جس شخص کے پاس ملائکہ [illegible] اور وحی لاتے

ہون وہ خود بنی ہو گا اور اورون پر اُسکی اطاعت لازم ہو گی اور ہشام بن حکم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت سے ایک زندیق نے سوال کیا تھا کہ آپ نے نبوت انبیا کہان سے ثابت کی حضرت نے فرمایا جسوقت کہ ہم نے ثابت کیا کہ ہمارا ایک خالق ہے صاحب صنعت و حکمت اور وہ ایسا صاحب حکمت اور صانع ہے کہ روا نہین کہ اُسکی خلق اُسکو مشاہدہ کرے اور اُس سے معاشرت و کلام کر سکے تو لا محالہ کوئی واسطہ ہونا چاہیے کہ اُسکے قول کو بیان کرے اور اُسکے پیام کو اُسکے بندون تک پہونچادے اور اُنکی رہنمائی کرے جس مین کہ اُنکے لیے منفعت اور مصلحت ہو والا موجب اُنکی ہلاکت کا ہو گا پس عقلاً ثابت ہوا کہ حکیم دانا کی طرف سے رسول کا آنا ضرور ہے کہ بندون کو امر و نہی خدا سے آگاہ اور مطلع کرے اور جناب سید العلما طاب ثراہ حدیقہ سلطانیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ شیعون کے اعتقادات مین سے ایک یہ بھی ہے کہ ابتداے خلقت آدم سے روے زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہین ہوئی خواہ وہ حجت خدا ظاہر و مشہور ہو خواہ پوشیدہ و مستور ہو یعنی ہر وقت ایک شخص جو حجّت خدا خلق مین ہو موجود ہوتا ہے لیکن بعضے مدعیان عقل اس مین شبہہ کرتے ہین کہ حجت خدا بعضی سرزمین مین تمام نہین ہوئی یعنی پیغمبر نہین پہونچے خصوص اُس جزیرہ مین کہ نام اُسکا نئی دنیا رکھا ہے کہ وہ زیر حکومت نصاری ہے کہ وہان حجّت خدا کہان ہے پس اس کلام سے معلوم ہوا کہ اُنکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہے اس لیے کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہ ہو گی لیکن ہر زمین پر حجّت خدا کا ہونا ضرور نہین ہے بلکہ اگر ایک مقام مین بھی ہو تو بھی مصداق حدیث حاصل ہو جائیگا پس ہر مکلف پر لازم ہے کہ خود اُسکی جستجو کرکے اُسکی خدمت مین حاضر ہو اور اگر فرض کیا جائے کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے قبل وہ زمین آباد تھی تو ہو سکتا ہے کہ اُنھون نے کسی پیغمبر کی تلاش کی ہو گی اس لیے کہ زمین کبھی حجت خدا

تقصیر لازم آئیگی لیکن جو شخص کہ عاقل قاصر العقل ہی وہ معذور ہوگا **مطلب دوسرا صفات انبیا کے بیان مین** اور تھوڑے سے نام اون نبیون کے کہ اقرار جن کی نبوت اور حقیت کا واجب ہی اور جو شخص ایک کا بھی اُنمین سی انکار کری تو وہ کافر ہی اس بحث کو حق الیقین کے چوتھے باب سے نقل کیا جاتا ہی

**بحث اول** امامیہ کا اعتقاد یہ ہی کہ بعثت یعنی بھیجنا پیغمبرون کا خدا پر واجب ہی عقلاً اسواسطے کہ لطف خدا پر واجب ہی اور موافق اجماع فرقۂ شیعہ اور بنا بر آیات و احادیث متواترہ سب انبیا اول عمر سے آخر عمر تک گناہان صغیرہ و کبیرہ سی عمداً اور سہواً ابراد معصوم ہین اور اس باب مین دلیلین عقلی اور نقلی قائم ہین اور انبیا پر تبلیغ رسالت مین اور وحی مین بلکہ جملہ امور عادیہ اور عبادات مین سہو و نسیان جائز نہین ہی اور اگر سہو و نسیان انبیا کی نسبت تجویز کیا جائی تو اُنکے اقوال قابل اعتماد نہین ہو سکتے اور جاننا چاہئے کہ جن آیتون اور حدیثون سی انبیا کی معصیت کا توہم ہوتا ہی وہ محمول ہین اس بات پر کہ اُنسے مکروہ اور ترک اولی ہوا اور اُنکے مرتبۂ عظیم کے موافق ترک اولی بھی امر عظیم ہی اس سبب سے اُسکی تعبیر لفظ معصیت سی کی جاتی ہی اور جو کچھ تفسیرون اور تاریخون مین قصص انبیا ند کور ہین کہ وہ مشتمل مین اُنکی خطاؤن پر اکثر یہ سب قصص کتب اہلسنت سی منقول ہین کہ انھون نے یہودیون کی کتابون سی اخذ کیے ہین اسواسطے کہ خطائین اپنی خلفای جور کی پوشیدہ کرین اور اگر کسی شیعہ راوی نے اُنکو کبھی بیان کیا ہی تو مجبوری سی یا دھوکے سی اور صحیح حدیثین اُنکی رد مین طریق اہل بیت سے بہت ہین پس اُن قصون پر اعتقاد اور اعتماد نہ کرنا چاہئے

**بحث دوسری** حقیت پیغمبرون کی معجزے سی معلوم ہوتی ہی اسواسطے کہ جو دعوی کسی مرتبۂ بلند کا کری فقط اُسکے دعوی سے باور نہ کرنا چاہئے مگر جب مطابق دعوی نبوت کے معجزہ ظاہر کیا تو معلوم ہوا نبی برحق ہی اور اطاعت اُسکی لازم ہوئی اسواسطے کہ اگر برحق نہ ہوتا تو خدا پر لازم تھا کہ اُسکا ابطال کرے اور معجزہ ظاہر نہ ہونے دے **بحث تیسری** چاہئے کہ پیغمبر اپنی تمام اُمت سی افضل ہو اور سب سے علم مین زیادہ ہو اسواسطے کہ تفضیل مفضول عقلاً ناجائز ہی اور چاہئے کہ پیغمبر عالم ہو سب علمون کا کہ اُسکی اُمت اُن علمون کی محتاج ہو اور چاہئے کہ صفات کمال سی موصوف ہو مانند کمال عقل و زیرکی و قوت رای اور عفت و شجاعت و کرم و نرمی و مدارا اور ترک دنیا اور رعایت صلحا و علما اور اہل دین ملحوظ رکھے اور پاک ہو کینہ اور بخل و حرص و حسد اور محبت دنیا اور حب مال و جاہ اور کج خلقی اور نامردی سی اور اُن مرضون سی مبرا ہو کہ جو موجب نفرین خلق ہون مانند برص اور جذام وغیرہ کے اور چاہیے کہ اُسکے نسب مین بھی عیب

نہ ہو مثلاً ولد الزنا نہ ہو اور آباؤ اجداد اُسکے دنی نہ ہون بلکہ صفت دنی اُس سے صادر نہ ہو مانند اسکے
کہ کوئی چیز کھانا بازار مین اور راہ چلنے مین اور مثل انکے اور ان امور کو بھی علما ذکر کرتے ہین اور واضح ہو
تمام اباؤ اجداد حضرت رسولؐ کے مسلمان تھے اور یہی حکم انبیا کا بھی ہے اس لئے کہ انبیا اصلاب کفار سے پیدا
نہین ہوتے **بحث چوتھی** علماء امامیہ نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ انبیا اور ائمہؑ سب فرشتون سے افضل ہین
اور اس مضمون کی حدیثین بہت ہین اور دلیلین عقلی بھی اس باب مین بہت ہین اور سنیون مین اس مسئلہ مین
اختلاف ہے اور شمار انبیا کا کسی قطعی دلیل سے ثابت نہین ہے مشہور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہین چاہئے مجملاً
اعتقاد کرنا کہ سب نبی اور وصی اُنکے حق ہین اور جن نبیون کے نام قرآن مجید مین وارد ہوئے ہین نبوت اُنکی
ضروری دین اسلام ہے مانند حضرت آدمؑ اور شیثؑ اور ادریسؑ اور نوحؑ اور ہودؑ اور صالحؑ اور شعیبؑ
اور ابراہیمؑ اور لوطؑ اور موسیٰؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور یوسفؑ اور داؤدؑ اور سلیمانؑ اور
ایوبؑ اور یونسؑ اور الیاسؑ اور عیسیٰؑ کے اقرار انکی نبوت اور حقیت کا واجب ہے اور جو کہ ایک کا بھی
انمین سے انکار کرے وہ کافر ہے اور تفاوت انکے فضائل اور مرتبون مین بہت ہے اور افضل سب سے پانچ
پیغمبر ہین نوحؑ و ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انکو اولوالعزم کہتے ہین
اور شریعت انکی منسوخ کرنے والی پہلی شریعت کی ہے اور افضل سب سے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ہین اور بعد اُنکے حضرت ابراہیمؑ سب نبیون سے افضل ہین **مطلب** تیسرا جناب محمد مصطفیٰ
**صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسب شریف و نبوت و معجزات وغیرہ کے بیان مین**
مجلسی علیہ الرحمہ کتاب جلاء العیون مین لکھتے ہین کہ نسب شریف و سلسلۂ آبائے آنحضرت حضرت آدم
تک اس تفصیل سے ہے کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن
مرہ بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن النضر بن
نزار بن معد بن عدنان بن اُدد بن اد بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن النبت بن قیدار بن اسمٰعیل
بن ابراہیم بن تارخ بن ناحور بن یشروع بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن
نوح بن الملک بن متوشلخ بن اخنوخ بن الیارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم
اور اسم شریف مادر گرامی رسولؐ خدا آمنہ بنت وہب ہے اور جناب امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت
کے نام مین پانچ نام قرآن مین ہین اور پانچ غیر قرآن مین جو پانچ نام قرآن مین ہین وہ یہ ہین محمدؐ احمدؐ عبد

یٰسٓ - نونٓ - اور جو نام قرآن مین نہین ہین وہ یہ ہین فاتح - خاتم - کافی مقفی حاشر کتاب
حق الیقین مین لکھا ہی کہ دلیل حضرت کے پیغمبر ہونے کی یہ ہی کہ حضرت نے دعوی نبوت کیا اور
بہت سی معجزات ظاہرہ مطابق و موافق انکے دعوے کے ظاہر فرمائے اور یہ دونون امر متواتر
ہین لیکن دعوی پیغمبری کا پس کل مذاہب قائل ہین کہ حضرت نے دعوی پیغمبری کیا اور معجزہ حضرت کے
حد شمار سی زیادہ ہین بلکہ سب اقوال اور افعال و اخلاق حضرت کے معجزہ تھے اور متواتر ترین معجزات
مین سی قرآن مجید ہی کہ تا روز قیامت باقی رہیگا اور جس زمانہ مین جو پیغمبر مبعوث ہوتا تھا غالب معجزہ اُسکا
جنس سی اُس فن کے ہوتا تھا کہ اُس زمانہ مین شائع تر ہو اور لوگ اُس زمانہ کے اُس فن کے ماہر ہون
اس لئے کہ حجت اُن لوگون پر تمام ہو جائے جیسا کہ زمانہ حضرت موسیٰ مین مدار سحر پر تھا خدا نے انکو عصا
اور ید بیضا کرامت فرمایا باوجود اسکے کہ وہ لوگ ساحر تھے باایں ہمہ معترف بہ عجز ہوے اور جس زمانے
مین حضرت عیسیٰ مبعوث ہوئے تو امراض مزمنہ کی کثرت تھی اور اطباے حاذق مانند جالینوس وغیرہ
کے موجود تھے پس حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو معجزہ زندہ کرنے کا اور جذامی اور کوڑھی کو شفا دینے
کا اور اندھے کو بینائی دینے کا عطا فرمایا کہ جو شبیہ اُن طبیبون کے کام کے تھا لیکن نوع فعل بشری
نہ تھا اور جس زمانے مین حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو عرب مین فن فصاحت
و بلاغت پر مدار فضل و کمال تھا شعرا اشعار و قصائد فصیح و بلیغہ لاتے تھے اور خانہ کعبہ مین لٹکاتے
تھے اور اُسپر فخر کرتے تھے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید پیش کیا اور فرمایا کہ اگر میری
پیغمبری مین شک رکھتے ہو تو مثل اس قرآن کے لاؤ اُنسے نہ ہو سکا پھر فرمایا کہ ایک سورہ مثل اس
قرآن کے لاؤ فصحائے عرب متوجہ ہوے اور اتفاق کیا لیکن ایک چھوٹے سورہ کے مانند بھی نہ
لا سکے باوجود اسکے کہ حضرت کو جھوٹا جانتے تھے اور قتل و اسیر کرنے کا قصد رکھتے تھے مگر جب
معارضہ قرآن چاہتے تھے نہ ہو سکتا تھا اگر قادر ہوتے تو البتہ لاتے گو فصحا و شعراے عرب
بکثرت تھے اور علما اور دانایان اہل کتاب موجود تھے اور بعد اُسکے آج تک دشمن حضرت
کے دوستون سی زیادہ تر ہین مگر جواب قرآن نہ لا سکے اور کبھی نہ لا سکینگے پس معلوم ہوا
کہ قرآن از قسم کلام بشر نہین ہی اور یہ کلام خالق عالم کا ہی اگر حضرت پیغمبر نہ ہوتے تو خدا
[illegible] کلام [illegible] صفات قرآنی کے بحث مین بہ لحاظ اختصار

نہین لکھے اور معجزے بھی اُن حضرات کے بہت ہین چنانچہ حق الیقین مین ملا باقر مجلسی نے
لکھا ہی کہ خدانے جس پیغمبر کو جو معجزہ عطا کیا مثل اُسکے اور زیادہ اُس سی حضرت کو معجزات مرحمت
فرمائے اور حضرت کے معجزون کا شمار نہین ہو سکتا ہزار معجزہ سے زیادہ اور کتابون مین
لکھے ہین اور معجزے حضرت کے چند قسم پر ہین پہلی حضرت کے بدن شریف کے معجزات ہین ایک
یہ کہ ہمیشہ حضرت کی جبین نورانی سے نور چمکتا تھا اور مانند چاند کے شعاع جبین در و دیوار پر
پڑتی تھی اور جسوقت دست مبارک کو بلند کرتے تھے انگشتان مبارک مانند شمع کے روشنی
دیتی تھین دوسرے بوے خوش حضرت مین تھی جس راہ سی گذر فرماتے تھے لوگ پہچان لیتے تھے
کہ حضرت تشریف لائے ہین اور پسینہ حضرت کا بہترین عطر تھا اور منقول ہی کہ بعض اشخاص ایک
ڈول پانی کا حضرت کیخدمت مین لائے حضرت نے ایک چلو پانی منھ مین لیکے کلی کی اور ڈول مین
ڈالی وہ پانی مشک سی خوشبوتر ہوگیا تیسرے جب دھوپ مین کھڑے ہوتے تھے یا چلتے تھے تو حضرت
کا سایہ معلوم نہ ہوتا تھا چوتھے جسکے ساتھ حضرت راہ چلتے تھے ہر چند وہ بلند ہوتا تھا حضرت
موافق ایک سرو گردن کے اُس سے اونچے نمایان ہوتے تھے پانچوین ہمیشہ دھوپ مین ابر حضرت
پر سایہ کئے رہتا تھا اور ساتھ چلتا تھا چھٹے کوئی جانور حضرت کے سر پر سے اُڑکے نہ جاتا تھا اور
کوئی جانور مثل مکھی اور مچھر وغیرہ کے حضرت پر نہ بیٹھتا تھا ساتوین جس طرح حضرت سامنے سی دیکھتے تھے
اسیطرح جانب پشت سی ملاحظہ فرماتے تھے آٹھوین خواب اور بیداری حضرت کی یکسان تھی اور
نیند حضرت کے قوی کو ادراک سی بیکار نہ کرتی تھی اور حالت نوم مین باتین ملائکہ کی سنتے تھے اور ملائکہ
کو دیکھتے تھے اور جو کچھ دلون مین گذرتا تھا اُسے جانتے تھے نوین یہ کہ بدبو حضرت کے مشام مبارک
مین نہ پہونچتی تھی دسوین یہ کہ آب دہن جس کنوین مین ڈالتے تھے اُسمین برکت ہوتی تھی اور وہ شیرین
ہوجاتا تھا اور جس صاحب درد پر مل دیتے تھے شفا پاتا تھا اور دست مبارک جس طعام مین
پہونچتا تھا اُس مین برکت ہوتی تھی اور طعام قلیل بہت سی لوگون کو سیر کر دیتا تھا چنانچہ ایک
بزغالہ اور ایک صاع جو مین آنحضرت کی برکت سی جابر نے سات سو آدمیون کو سیر کیا گیارھوین
یہ کہ سب باتین سمجھتے تھے اور سب بالون مین باتین کرتے تھے بارھوین حضرت کی ریش مبارک

اور نور اُسکا نور آفتاب سے زیادہ تھا چودھوین یہ کہ انگشتان مبارک سے اسقدر پانی جاری ہوا کہ ایک
جماعت کثیر سیراب ہوگئی پندرھوین یہ کہ اُنگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کیے سولھوین سنگریزے
حضرت کے ہاتھ مین تسبیح خدا کرتے تھے اور لوگ سنتے تھے سترھوین یہ کہ جس چوپایہ پر حضرت سوار ہوتے
تھے راہوار ہو جاتا تھا اور پیر نہ ہوتا تھا اٹھارھوین یہ کہ ختنہ کیے ہوے اور ناف بریدہ اور آلایش
خون وغیرہ سے پاک پیدا ہوے تھے اور وقت ولادت پانؤن کی جانب سے پیدا ہوے تھے اور جب زمین پر تشریف
لائے تو ایک بو مشک سے بہتر پیدا ہوئی اور اُسنے تمام جہان کو معطر کیا پھر حضرت نے مُنھ کعبہ کیطرف کرکے
سجدہ کیا اور جب سر سجدہ سے اُٹھایا تو ہاتھ آسمان کیطرف بلند کیے اور وحدانیت خدا اور اپنی رسالت کا
اقرار فرمایا پھر حضرت سے ایک نور ساطع ہوا کہ اُسنے مشرق ومغرب عالم کو روشن کردیا انیسوین یہ کہ حضرت تمام عمر
مین کبھی محتلم نہین ہوے بیسوین یہ کہ جو فضلہ حضرت سے جدا ہوتا تھا اُس سے بوے مشک آتی تھی اور کوئی
اُسکو نہ دیکھتا تھا بلکہ زمین مامور تھی کہ اُسکو نگل جائے اکیسوین یہ کہ قوت مین کوئی فرد بشر حضرت کی
برابری نہ کرسکتا تھا بائیسوین یہ کہ جمیع مخلوقات حضرت کی حرمت کی رعایت کرتی تھی اور جس پتھر
اور درخت کیطرف سے گذرتے تھے وہ حضرت کی تعظیم کے لئے جھکتا تھا اور سلام کرتا تھا تیئیسوین
یہ کہ اگر زمین نرم پر چلتے تھے تو نشان قدم محسوس نہ ہوتا تھا اور جب زمین سخت پر راہ چلتے تھے
تو اثر حضرت کے پانؤن کا بن جاتا تھا چوبیسوین یہ کہ خدانے حضرت کی طرف سے ایک ہیبت لوگون کے دلون مین
ڈالدی تھی کہ باوجود ایسی تواضع اور شکستگی اور شفقت ومرحمت کے کوئی فرد بشر روے مبارک پر اچھی
طرح نظر نہ کرسکتا تھا اور جو کافر اور منافق حضرت کو دیکھتا تھا دہشت سے خودبخود کانپنے لگتا تھا اور
مہینہ بھر کی راہ سے کافرون کے دلون مین حضرت کا رعب اثر کرتا تھا قسم دوسری معجزات
وقت ولادت باسعادت شیعہ اور سُنی طریق متعدد سے روایت کرتے ہین کہ حضرت کی شب ولادت
کثیر السعادت شیاطین آسمان پر جانے سے ممنوع ہوے اور شہاب آسمان سے ظاہر ہوے یہانتک کہ
لوگ ڈرے کہ قیامت برپا ہوگئی اور علم کاہنون کا جاتا رہا اور سحر ساحرون کا باطل ہوگیا اور جو بت
عالم مین تھا مُنھ کے بل گر پڑا اور طاق کسریٰ کہ بادشاہ عجم نے نہایت استحکام سے بنایا تھا کہ اُسوقت تک
باقی ہے لرزہ مین آیا اور چودہ کنگرے اُسکے گر پڑے اور درمیان سے شگافتہ ہوگیا اور زمین تک
دو حصہ ہوگیا اور اب تک شکستگی اُسکی اُسی قدر موجود ہے اور ایک قصر کہ دجلہ پر بنایا تھا

گر پڑا اور پانی اُسمین جاری ہوا اور دریاچۂ ساوہ کہ اُسکی پرستش کرتے تھے خشک ہو گیا
اور آتشکدۂ کاشان مین اُسی مقام پر ایک نمک سار موجود ہی اور آتش کدۂ فارس کہ ہزار برس
سے اُسکی پرستش کرتے تھے خاموش ہو گیا اور رودخانۂ ساوہ کہ برسون سے خشک تھا پانی اُسمین
جاری ہوا اور ایک نور اُس شب حجاز کیطرف سے چمکا اور تمام عالم مین پھیلا اور تخت ہر بادشاہ کا
اُلٹ گیا اور سب بادشاہ اُس روز گونگے ہو گئے تھے اور بات نہ کر سکتے تھے اور ملائکہ مقربین
اور ارواح پیغمبران وقت ولادت وافر السعادت حاضر ہوے اور رضوان خازن بہشت
ہمراہ حورون کے نازل ہوا اور آفتابے اور طشت سونے اور چاندی اور زمرد کے بہشت سے حاضر کئے گئے
اور حضرت آمنہ کے لئے شربت بہشت آیا کہ اُنھون نے نوش فرمایا اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو بعد ولادت ملائکہ نے آبہائے بہشت سے غسل دیا اور عطرہائے فردوس سے معطر کیا اور حضرت کی
پشت پر مہر نبوت کو نقش کیا اور جو حریر سفید کو بہشت سے لائے تھے اُسمین حضرت کو لپیٹا اور حضرت کو
سب روحانیون کو دکھایا اور سب ملائکہ آسمان خدمتمین حضرت کی حاضر ہوے اور حضرت پر
سلام کیا اور وقت ولادت باسعادت چار رکن کعبۂ معظمہ کے زمین سے جدا ہوئے اور حجرۂ
مقدسہ کیطرف سجدہ کے لئے جھکے اور اکثر عجیب و غریب امور اور معجزے وقت ولادت سے
تا نشو و نما ظاہر ہوے جنکی تفصیل حیوۃ القلوب وغیرہ مین موجود ہی قسم تیسری وہ معجزے
اُن حضرت کے کہ جو آسمان سے متعلق ہین اور وہ بکثرت ہین پہلے شق القمر دوسرے رجعت آفتاب
نماز علی بن ابی طالبؑ کے لئے تیسرے ستارون کا ٹوٹنا اور کثرت شہاب ثاقب وقت ولادت
جیسا کہ مذکور ہوا چوتھے نازل ہونا مائدہ کا آسمان سے اہل بیتؑ کیلئے پانچوین بجلی کا گرنا اور
حضرت کے بعض دشمنون پر اور اقسام کے عذاب کا نازل ہونا قسم چوتھی وہ معجزات
حضرت سے زمین و سنگ و درخت کی نسبت ظاہر ہوئے مانند اسکے کہ نالہ کرنا چوب خرما کا حنانہ
کی مفارقت سے کہ حضرت نے اُسکو اپنی پشت مبارک کا تکیہ بنایا تھا اور طلب کرنا حضرت اور
کو اور قبول کرنا اور آنا اُسکا حضرت کی طرف اور حضرت کے اشارے سے بتون کا منھ کے بل
گر پڑنا اور ایک ساعت مین ہرا ہو جانا اور پھلونکا لگ جانا درخت خشک مین اور حضرت
...

اُنکا بلند ہونا اور میوہ دینا اور زمین مین اسپ سراقہ کے پانون کا گڑ جانا اور اس قسم کے
معجزے زیادہ حدوشمار سے ہین **قسم پانچوین** وہ معجزے کہ جو حضرت سے بہ نسبت حیوانات ظاہر ہوے
مانند باتین کرنے آہو اور شتر اور گرگ اور سوسمار اور بز غالۂ بریان کے اور حضرت کے ناقہ کا شب
عقبہ مین بولنا اور سفینہ غلام حضرت کو شیر کا راہ بتلانا اور گواہی دینا حیوانون کا حضرت کی رسالت
پر اور اسطرح کے بھی معجزات بہ کثرت ہین **قسم چھٹی** مستجاب ہونا دعاے حضرت کا اور زندہ ہونا مردون کا
اور بینا ہونا اندھون کا اور شفا پانا بیمارون کا اور اس طرح کے بھی معجزے بہت ہین کہ شمار نہین رکھتے
**قسم ساتوین** غالب ہونا حضرت کا دشمنون پر اور اُنکے شر سے محفوظ رہنا اور نازل ہونا ملائکہ آسمان
کا حضرت کی نصرت کیلئے جیسا کہ جنگ بدر اور اُحد وغیرہ مین ہوا اور آثار اُسکے لوگون پر ظاہر ہوے
**قسم آٹھوین** غالب ہونا حضرت کا شیاطین اور جنون پر اور ایمان لانا جنون کا حضرت کی
رسالت پر جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے **قسم نوین** خبر دینا امور پوشیدہ اور امور
آیندہ کی مانند خبر دینے حکومت بنی امیہ کے اور یہ کہ بنی امیہ ہزار مہینے بادشاہی کرینگے اور مثل خبر دینے
حکومت بنی عباس کے اور مظلوم ہونے اہل بیت رسالت کے اور اُن امور سے جنکو آنحضرتؐ نے
قبل وقوع بیان کیا شہید ہونا ہے امیر المومنین اور حسنینؑ کا اور کیفیت ہر ایک کی شہادت کی اور ختم ہونا
ملک بادشاہ عجم کا اور باقی رہنا حکومت نصاریٰ کا اور خبر دینا شہادت امام رضاؑ کی اور دفن ہونا
اُن حضرات کا خراسان مین اور خبر دینا شہادت حضرت امیر المومنینؑ اور عمار کی اور اورون کی اور
کیفیت اُنکی اور لڑنا حضرت ام المومنین کا عائشہ اور طلحہ اور زبیر اور معاویہ اور خوارج سے اور خبر دینا
ابوذر کے مظلوم ہونے کی اور نکالنا اُنکو مدینہ سے بلکہ جو کچھ اہل بیتؑ اور صحابہ پر واقع ہوا حضرت
نے اُس سے اخبار فرمایا اور خبر دینا وفات نجاشی بادشاہ حبش کا اُسکے انتقال کے وقت اور خبر دینا
شہادت جعفر طیار اور زید اور عبد اللہ بن رواحہ کی غزوۂ موتہ مین جس وقت یہ حضرات شہید ہوئے اور
خبر دینا شہادت خبیب بن عدی کی مکہ مین اور خبر دینا اُس مال کی کہ عباس نے مکہ مین پوشیدہ کیا
تھا اور خبر دینا حضرت کا اُن حالات سے جو کچھ کہ منافق اپنے گھرون مین کہتے تھے اور جو کچھ کہ صحابہ اپنے
گھرون مین کرتے تھے اور اکثر اشخاص جو حضرت کے پاس آتے تھے حضرت اُنسے بیان حاجت اُنکی
بیان فرما دیتے تھے اور ایسا فعل حضرت سے کم ظہور مین آتا تھا کہ معجزہ سے خالی ہو اور جو کہ تفصیل

ان معجزون کی جاہے کتاب حیات القلوب کی جلد دوم کی طرف رجوع کرے **فصل چوتھی امامت کے بیان مین** اس فصل مین آٹھ مطلب ہین **مطلب پہلا** بیان مین اس کے کہ امام خدا کی طرف سے معین ہوتا ہے خلق کے اختیار مین نہین ہے کتاب حق الیقین کے مطالب کا خلاصۂ مضمون یہ ہے کہ امت نے اختلاف کیا ہے اس بات پر کہ امام کا تعین واجب ہے یا نہین اور اگر واجب ہے تو آیا خدا پر اُسکا معین کرنا واجب ہے یا امت پر جس امر پر فرقۂ ناجیۂ امامیہ نے اتفاق کیا ہے وہ یہ ہے کہ پروردگار عالم پر عقلاً و سمعاً امام کا معین کرنا واجب ہے بالجملہ اس مطلب کی چند عقلی دلیلین نقل کیجاتی ہین **پہلی** یہ کہ جو دلیل پیغمبرونکے بھیجنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہے وہی دلیل وجوب نصب امام پر دلالت کرتی ہے **دوسری** یہ کہ معین کرنا امام کا لطف ہے اور لطف خدا پر عقلاً واجب ہے اور امر اصلح کا بھی عمل مین لانا خدا پر واجب ہے اور اس بات مین کسی طرح شک نہین ہو سکتا کہ بندون کے لیے جملہ احوال و رسب زمانون مین رئیس یا ایسے کسی حاکم کا ہونا کہ انکے امور دین و دنیا کا مختار ہو لطف ہے اور عقلاً اصلح ہے اور ایسا رئیس ہمارا یا پیغمبر ہے یا امام اور جس زمانہ مین کہ پیغمبر نہ ہو چاہیے کہ امام ہو **تیسری** یہ کہ جب بعثت حضرت رسول کی مخصوص حضرت کے زمانے کیلئے نہ تھی بلکہ حضرت جب خلائق پر تا قیام قیامت مبعوث ہوئے تھے اور ان بندگان الٰہی کیلئے ایک کتاب لائے تھے اور ایک شریعت جانب خدا سے مقرر ہوئی تھی اور آداب اور سنتین ہر ایک امر مین مقرر ہوئی تھین چنانچہ مدت قلیل مین ایک جماعت ایمان ظاہری لائی کہ اکثر اُنمین سے باطن مین منافق تھے پس کوئی عاقل یہ امر تجویز نہین کر سکتا کہ خدا اور رسول ایسے امر عظیم کو ناتمام چھوڑین اور کوئی حفاظت کرنے والا اس شریعت کا کہ جو مفسر اور واضح کنندۂ معانی قرآن مجید اور سنت رسول کا ہو اور کذب و سہو اور تغیر و تبدل احکام سے بری و معصوم ہو مقرر نہ کرین اور قرآن مجید مجمل اور غامض ان لوگون مین چھوڑ دیا جائے حالانکہ وہ مرتب بھی نہ ہو پس کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ اُس اجمال کو ہر شخص نہج مستقیم پر سمجھے اور کوئی مفسر اُسکے لیے معین نہ ہو علاوہ اسکے ہزارہا احکام ضرور یہ ایسے ہین جو اُسکے ظاہر سے پیدا نہین ہوتے اور سنت و احادیث مین نہایت اختلاف واقع ہے ایسی حالت مین کیونکر جائز ہوگا کہ چند نو مسلم کہ طرح طرح کی غرضہائے فاسدہ رکھتے ہون صاحب

اختیار کیے جائین کہ جس اہل باطل کو چاہین انکے واسطے معین کرلین اور وہ مرد جاہل جب
کوئی امر مشکل درپیش ہو تو صحابہ کو جمع کرے اور آپ مانند خر در گل مجبور ہو جائے اور ہر ایک سے
پوچھے اور اُنمین سے ایک شخص کی عقل کو اپنی عقل باطل کے نزدیک ترجیح دیدے جو کوئی تھوڑی
سی بھی عقل رکھتا ہوگا ایسے امر قبیح کو خدا اور رسولؐ پر روا نہ رکھیگا خصوصاً اُس صورت مین کہ
معلوم ہو کہ خدا اپنے بندون کی نسبت اس لطف و رحمت سے پیش آتا ہے پیغمبر عطوف و رحیم باا ینہمہ
شفقت و مہربانی اپنی امت کے حق مین کیونکر گوارا فرمائیگا کہ اُسکی امت ایسی حیرت و ضلالت
مین گرفتار رہے اور ایسا پیغمبر کہ اپنے بدن شریف اور نفس لطیف پر ہدایت امت کے لیے ہر طرح کی
اذیت گوارا کرے کیونکر ہو سکتا ہے کہ یکایک انسے ہاتھ اُٹھائے ایک رئیس یا ایک دہقانی اگر
کسی دیہ مین بیمار ہوتا ہے تو از راہ شفقت اپنی رعیت اور اپنے کھیتون پر کسی شخص لائق کو معین
کرتا ہے اور رعایا کے حق مین وصیت کرتا ہے اور ایک ضابطہ انکے متروکات کے لیے قرار دیتا ہے کیونکر
ہو سکتا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان دنیا سے جائے اور اپنے دین و ملت اور کتاب و سنت اور رعیت
و امت کے لیے کوئی وصی و جانشین معین نہ کرے اگر اس باب مین عقل حکم نہ کریگی تو کسی امر بدیہی
مین بھی حکم بہ حق نہ کریگی **چوتھی** یہ کہ سنی بھی اقرار کرتے ہین کہ عادت مقررۂ خدا کی سب پیغمبرون کی
نسبت آدمؑ سے تا خاتم الانبیاؐ یہ تھی کہ جب تک خلیفہ پیغمبر معین نہ کرلیتا تھا اُس وقت تک وہ
پیغمبر دنیا سے رحلت نہ فرماتا تھا اور حضرت رسول کا بھی لڑائیون مین اور سفرون مین یہی دستور تھا کہ جب
حضرت مدینۂ مشرفہ سے باہر تشریف لیجاتے تھے تو کوئی حاکم معین کر جاتے تھے اور سب شہرون مین اور قریہ ہای اسلام مین
ایک حاکم معین کر گئے تھے اور اس امر کو امت پر چھوڑ نہ تھے پس کیونکر مفارقت کبری در سفر اخروی مین امت کو معطل
چھوڑتے **پانچوین** یہ کہ رتبہ امام کا جس طرح سے کہ معلوم و مذکور ہوا مثل منصب نبوت ہے
اگر امام کو لوگ امام بنالین تو ہو سکتا ہے کہ نبی کو بھی نبی بنالین اور یہ امر باتفاق باطل ہے
اور بندون کے واسطے اکثر امور مہمہ مین عامہ امت کی ناقص عقلین حکم اصلح کب کر سکتی ہین
پس ریاست دین و دنیا سے تمام خلق کیلئے جو تمام مہمات سے بڑھکر ہے کیونکر عقل مین آ سکتی ہے کہ
وفا کرینگے کہ کسی کو حاکم بنالین حالانکہ امامت مین عصمت شرط ہے اور کوئی سواے خداے
عصمت پر مطلع نہین ہو سکتا اور ادلۂ عقلیہ اس امر خاص مین بہت ہین بلحاظ اختصار نہین

تحریر لیے گئے اور آیات قرآن سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام خدا کی طرف سے معین ہوتا ہے چنانچہ اس
باب مین اکثر آیات حیات القلوب کی تیسری جلد مین موجود ہین **مطلب دوسرا** شرائط امامت
کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہے کہ موافق اقوال متکلمین امامت مین تین شرطین ہین **پہلی** یہ کہ
چاہیے امام جملہ امور مین خصوصًا علم مین کل امت سے افضل ہو اور یہ امر آیات قرآن سے ثابت ہے
وہ آیتین بہ لحاظ اختصار نہین لکھین **دوسری** شرائط امامت سے عصمت ہے اور اجماع علمائے
امامیہ اس بات پر منعقد ہوا ہے کہ امام بھی مثل پیغمبر کے اول عمر سے آخر عمر تک جمیع گناہان کبیرہ و
صغیرہ سے معصوم ہوتا ہے چنانچہ احادیث متواترہ اس مضمون پر وارد ہوئی ہین **مؤلف** کہتا ہے کہ
اہل سنت بہ سبب محبت ابوبکر و عمر و عثمان امامت مین عصمت شرط نہین جانتے اس لیے کہ اگر امامت
مین عصمت شرط جانین تو خلافت خلفائے ثلاثہ باطل ہو جائیگی **تیسری** امامت مین فرقۂ امامیہ
کے نزدیک امام کا ہاشمی ہونا شرط ہے اور یہ امر نصوص کثیرہ سے ثابت ہے اور لازم ہے کہ علاوہ خصائص
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو صفتین پیغمبر مین مذکور ہوئی ہین امام مین بھی ثابت ہون اسی
وجہ سے ضرور ہے کہ اُسکے نسب مین بھی شبہہ نہ ہو اور پدر امام کا دنی اور مان غیر عفیفہ نہ ہو اور جو عیوب
کہ موجب تنفر خلق ہین اُن سے امام مبرا ہو اور سلطان المحققین نصیر الملۃ والدین اپنے بعض رسائل
مین لکھتے ہین کہ امام مین آٹھ شرطین معتبر ہین **پہلی** معصوم ہونا گناہان کبیرہ صغیرہ سے **دوسری**
عالم ہونا **تیسری** شجاع ہونا **چوتھی** یہ کہ صفات کمال رکھتا ہو مانند سخاوت و مروت وغیرہ
کے **پانچوین** یہ کہ پاک ہو اُن عیوب سے کہ باعث نفرت خلق ہون **چھٹی** یہ کہ قرب و منزلت اُسکی
خدا کے نزدیک سب سے بیشتر ہو اور زہد و عبادت و اطاعت اُسکی سب سے زیادہ تر ہو **ساتوین**
یہ کہ معجزات اُس سے ظاہر ہون کہ اور لوگ مثل مین اُس معجزہ کے عاجز ہون اس لیے کہ وقت ضرورت
معجزہ اُسکی حقیقت کیلئے ایک دلیل ہو **آٹھوین** یہ کہ امامت اُسکی عام ہو اور امامت اُسی ہی مین
منحصر ہو **مؤلف** کہتا ہے کہ علاوہ اسکے اور صفتین اور خصائص امام کیلئے کتب معتبرہ مین بکثرت ہین
بلحاظ اختصار نہین لکھے گئے **مطلب تیسرا** اُن آیات کے بیان مین کہ جو امامت و فضیلت
حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ پر دلالت واضحہ رکھتی ہین چنانچہ یہ سب آیتین سنیون کی تفسیرون
اور کتب معتبرہ سے لکھی جاتی ہین تا کسی کو مجال انکار باقی نہ رہے حق الیقین مین مذکور ہے کہ آیۂ دافی ہذا

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ یعنی نہین ہو صاحب اختیار اور اولی تمھارے امور مین مگر خدا اور رسول اور وہ کہ ایمان لائے ہین اور وہ بر پا رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوٰۃ کو حالت نماز مین کہ رکوع مین ہوتے ہین تفاسیر فریقین سے ثابت ہو کہ یہ آیہ شان جناب علی بن ابیطالب مین نازل ہوا ہو چنانچہ علماے اہل سنت سے ثعلبی و زمخشری و فخر رازی و نیشاپوری و بیضاوی و سیوطی اور دیگر علما نے اپنی اپنی کتابون مین بروایت سدی و مجاہد و حسن بصری و اعمش و عتبہ بن ابی الحکم و غالب بن عبداللہ و قیس بن ربیع و عبایہ بن ربعی و ابن عباس و ابوذر و جابر وغیرہ سے روایت کی ہو اور وجہ اس آیہ کی دلیل ہونے کی امامت امیر المومنین پر یہ ہو کہ چند ولی لغت مین چند معنی پر مستعمل ہو یاور اور دوست اور صاحب اختیار اور اولی بتصرف اور دو معنی اخیر کے معانی مین ایک دوسرے سے قریب ہین اور دو معنی اول کے پر ظاہر ہو کہ اس آیہ مین مراد نہین ہین اسواسطے کہ یاور اور دوست مومنون کے مخصوص خدا اور رسول اور بعض مومن کہ موصوف ساتھ اس صفت کے ہون نہین ہین بلکہ سب مومن یاور اور دوست ایک دوسرے کے ہین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہو وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور ملائکہ بھی محب اور یاور مومنون کے ہین چنانچہ خداوند تعالی فرماتا ہو نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ بلکہ بعض کفار محب دیا ور بعض مومنون کے ہوتے ہین اور اگر سنی کہین کہ آیہ مین لفظ جمع وارد ہوئی ہو پس یہ آیا جناب امیر علیہ السلام کے لیے کیونکر مخصوص ہوگا جواب اسکا یہ ہو کہ عرب اور عجم مین لفظ جمع من باب تعظیم یا کسی غرض و فائدہ خاص کے واسطے شخص واحد کیلیو بھی بولتے ہین اور قرآن مین نظیر اسکی اکثر مقام پر موجود ہو دوسرا جواب یہ ہو کہ ہم جناب امیر کی خصوصیت کا دعوی نہین کرتے اسواسطے کہ شیعون کے احادیث مین وارد ہوا ہو کہ سب ائمہ اس آیت مین داخل ہین چنانچہ ہر امام اس فضیلت پر فائز ہوتا ہو اور صاحب کشاف کہتا ہو کہ مراد اس آیہ سے اگرچہ علی بن ابیطالب ہین لیکن خدا نے لفظ جمع سے فرمایا ہو تاکہ اور لوگ بھی حضرت کی متابعت کرین حاصل یہ کہ یہ آیہ شان مین جناب امیر کی وارد ہوا ہو اور مراد ولایت سے اس آیہ مین امامت ہو **دوسری** آیہ کریمہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ

كُونُوا مَعَ الصَّادِقِيْنَ یعنی اے وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو ڈرو خدا سے اور رہو ساتھ صادقون
اور راست گویون کے سب چیزون مین خصوصًا دعوی ایمان مین بگفتار و کردار اور یہ ظاہر ہی کہ
انکے ساتھ رہنے سے انکی متابعت کردار وگفتار مین مقصود ہی نہ یہ کہ صادقین کیساتھ رہو صرف ظاہری
طور سے اسواسطے کہ یہ امر محال اور بیفائدہ ہی اور یہ حکم تا قیامت سب مومنین کے واسطے نافذ ہی اور امام
اُسی کو کہتے ہین کہ جس شخص کی متابعت واجب ہو اور خلق اُسکی متابعت کرے خلاصہ یہ کہ اس آیہ مین حکم
متابعت ہی نہ حکم مصاحبت اور صادق سے مراد یہ ہی کہ ہر قول و فعل مین صادق ہو اور جو ایسا ہو گا
وہ معصوم ہی پس واجب ہوا کہ معصوم ہر زمانہ مین ہو تا کہ خلائق اُس معصوم صادق کے ساتھ رہے
اور یہی مذہب شیعون کا ہی تب جاننا چاہئے کہ باتفاق شیعہ و سُنی سوائے خاتم النبیینؐ اور امیر المومنینؑ
و ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین عہد سید المرسلینؐ سے آجتک کوئی فرد بشر معصوم نہین ہی پس منحصر ہوا
کہ مراد اس آیہ مین یہی حضرات ہین اور احادیث اہل بیتؑ مین بھی یہی مضمون وارد ہوا ہی اور بعض تفاسیر
اہل سنت مین بھی یہی مذکور ہی اور فخر رازی کہ سنیون کا امام ہی اُسکی تفسیر مین لکھا ہی کہ اس آیہ مین خدا
مومنون کو حکم کرتا ہی کہ صادقون کے ساتھ رہین پس چاہئے کہ صادق موجود ہون اسواسطے کہ رہنا ساتھ
کسی چیز کے مشروط ہی اُس چیز کے موجود ہونے پر پس لازم ہی کہ ہر زمانے مین صادق ہون پس چاہئے کہ تمام
اُمت باطل پر اجماع نہ کرے **مولف** کہتا ہی کہ فخر رازی کی اس تفسیر سے ثابت ہوا کہ ہر زمانے مین
کسی حجت خدا کا ہونا لازم ہی اور یہی مذہب شیعون کا ہی چنانچہ کلمۂ حق زبان پر علمائے مخالفین کے
بھی جاری ہوا **تیسرے** حق تعالی فرماتا ہی اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ
یعنی آیا پس وہ شخص کہ حجت اور برہان پر ہی اپنے پروردگار کی طرف سے اور بعد اُسکے ہی ایک شاہد
اور گواہ اُسکا مثل اُس شخص کے مراد اس آیہ مین اُس شخص سے کہ جو بینہ پر ہی جناب سولخدا ہین اور شاہد
کی تفسیر مین اختلاف ہی اور احادیث معتبر مین وارد ہوا ہی کہ مراد شاہد سے جناب امیر المومنینؑ ہین کہ
حضرت کی حقیت پر گواہ ہین چنانچہ ابن ابی الحدید اور ابن مغازلی اور سیوطی اور اکثر سنی بطریق
متعدد روایت کرتے ہین کہ ایک روز حضرت امیر المومنینؑ نے منبر پر فرمایا کہ کوئی شخص قریش مین
سے نہین ہی مگر یہ کہ ایک آیہ یا دو آیہ اُسکی مدح یا اُسکی مذمت مین نازل ہوئی ہین پس ایک شخص نے
پوچھا کہ آپکی شان مین کونسا آیا نازل ہوا ہی حضرت نے فرمایا کہ تونے سورۂ ہود مین اس آیہ کو

نہین پڑھا اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ بالجملہ یہ آیت علاوہ اور وجوہ
کے بسبب لفظ یتلوہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جناب امیرؑ رسولخداؐ کے خلیفۂ بلافصل ہین چوتھی
اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ یعنی نہین ہے تو اے محمدؐ مگر ڈرانے والا اس گروہ کا عذاب الٰہی سے
اور واسطے ہر ایک قوم کے ایک ہدایت کنندہ ہے اور سُنی بطرق متعدد روایت کرتے ہین کہ اس مقام
پر لفظ ہادی سے مقصود جناب امیر المومنینؑ ہین چنانچہ شواہد التنزیل حسکانی مین ابی برزہ اسلمی سے روایت
ہے کہ ایک روز جناب رسولؐ نے وضو کیلئے پانی طلب کیا اور جب فارغ ہوئے تو ہاتھ علیؑ کا لیکے اپنے سینے
سے لگایا اور کہا اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ پھر ہاتھ سینے پر علیؑ کے رکھا اور کہا وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور بعد
اسکے ارشاد فرمایا کہ تو ہے نور بخشنے والا خلائق کا اور نشان ہدایت اور امین قرآن کا ہے مین گواہی
دیتا ہون کہ تو ایسا ہی ہے اور حافظ ابو نعیم اصفہانی کہ سنیون کے مشاہیر محدثین مین سے ہے کتاب
ما نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ فی علی مین ابن عباس سے روایت کرتا ہے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا تو حضرت رسالتمآبؐ
نے دست مبارک اپنا دوش حضرت امیرؑ پر رکھا اور فرمایا کہ یا علیؑ تمھین ہادی ہو اور بعد میرے ہدایت
پانے والے تمھین سے ہدایت پائینگے اور تفسیر ثعلبی مین بھی یہ حدیث موجود ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ
نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ یعنی بعض آدمیون مین کر وہ شخص ہے کہ بیچتا ہے
اپنی جان کو واسطے طلب خوشنودی خدا کے اور خدا مہربان ہے اپنے بندون پر احادیث مستفیضہ
بلکہ متواترہ مین طرق شیعہ و سُنی سے وارد ہوا ہے کہ جس شب کفار قریش نے قتل رسولخداؐ کا ارادہ
کیا اور حضرت کو حق سبحانہ و تعالیٰ کی جانب سے حکم ہوا کہ تم اپنے مقام پر علیؑ ابن ابی طالبؑ کو سلا دو
اور کفار قریش سے پوشیدہ ہو کر غار مین چلے جاؤ جسوقت جناب رسالتمآبؐ نے علی بن ابی طالبؑ
کو یہ بشارت دی تو جناب امیر شادمان ہوے اور شکریہ مین اس نعمت کے کہ اپنی جان فدائے جان
حضرت رسولؐ کرتے ہین سجدۂ شکر بجا لائے اور حضرت رسولخداؐ کے فرش خواب پر سو رہے اور مشرکین
کی برہنہ شمشیرون کی پروا نہ کی تو اُسوقت یہ آیۂ کریمہ جناب امیرؑ کی شان مین نازل ہوا چنانچہ اس آیہ کا
جناب امیرؑ کی شان مین نازل ہونا اکثر سنی کتب تفسیر و حدیث مین بطرق متعدد روایت کرتے
ہین فخر رازی نے تفسیر کبیر مین اور نیشاپوری اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور حافظ ابو نعیم نے
کتاب ما نزل من القرآن فی علیؑ اور سمعانی نے فضائل مین اور غزالی نے احیاء العلوم مین

اور دیگر مورخین و محدثین اور شعراے اہل سنت نے اپنی تصانیف مین اس واقعہ کو
ذکر کیا ہی اور چونکہ اس واقعہ او دیگر آیہ سے افضلیت جناب امیرالمومنین ع کی بوجوہ
عدیدہ ثابت ہوتی ہی لہذا دلیل امامت پر ہوگی چھٹے آیۂ تطہیر اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ
عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا یعنی ارادہ نہین کیا ہی خدانے مگر یہ کہ
دور رکھے تم سے شرک اور گناہ اور شک اور ہر بدی کو ای اہل بیت پیغمبر اور پاک کرے
تم کو جیسا کہ پاک رکھنا چاہیے احادیث متواترہ مین بطریق شیعہ و سنی وارد ہوا ہی کہ یہ آیہ
حضرت امیرالمومنین اور فاطمہ اور حسن و حسین کی شان مین نازل ہوا ہی اور باقی ائمہ طاہرین
بھی اہل بیت مین واس مین ہین علاوہ انکے کوئی اہل بیت مین داخل نہین ہو چنانچہ اکثر سنیون
کے صحاح اور تفاسیر و کتب معتبرہ مثل صحیح مسلم و صحیح ترمذی و جامع الاصول و مشکوۃ
و تفسیر ثعلبی و تفسیر بغوی وغیرہ مین جو احادیث ہین اس امر کے مصدق ہین چنانچہ صحیح
مسلم اور جامع الاصول مین روایت ہی کہ حصین بن سبرہ نے زید بن ارقم سے پوچھا کہ ایا
حضرت رسولخدا کے ازواج انکے اہل بیت مین داخل ہین زید نے کہا نہ واللہ زوجہ
ایک مدت خاص تک شوہر کے ساتھ رہتی ہی اور جب اسکو طلاق دیتے ہین تو وہ اپنے باپ
کے گھر چلی جاتی ہی اور اپنی قوم مین ملجاتی ہی بلکہ اہل بیت حضرت کے عزیزان مخصوص ہین
کہ صدقہ انپر حرام ہی اور مکرر احادیث مخالفین مین وارد ہوا ہی کہ جب حضرت رسول ص
نے جناب امیر و جناب سیدہ و حسنین ع کو عبا مین داخل کیا اور فرمایا کہ خداوندا یہی میرے
اہل بیت ہین تو ام سلمہ نے قصد کیا کہ مین بھی داخل ہو جاؤن حضرت نے فرمایا کہ عاقبت
تیری بخیر ہے لیکن تو ان پنجتن مین شامل نہین ہو سکتی ساتوین آیۂ مباہلہ ہے فَمَنْ
حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ
وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ
یعنی جو تجھ سے مجادلہ کرے امر عیسی مین بعد اسکے کہ آیا ہی تیری طرف علم اور برہان اور
ظاہر کیا تو نے انپر اور انھون نے قبول نہ کیا پس کہہ ای محمد کہ بلائین ہم پسر اپنے
اور تم پسر اپنے اور ہم عورتین اپنی اور تم عورتین اپنی اور ہم جانین اپنی یعنی

اُن لوگون کو جو بمنزلہ ہماری جان کے ہین اور تم اون لوگون کو جو بمنزلہ تمھاری جان کے
ہین بعد اسکے تضرع اور دعا کرین ہم اور لعنت کرین ہم اور دوری رحمت خدا سے چاہین
اوپر اُنکے کہ جھوٹ کہتے ہین ہم مین اور تم مین سے پس حضرت رسولؐ نے عبا اوڑھی اور
حضرت امیر المومنینؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو داخل عبا کیا اور کہا کہ خداوندا ہر ایک
پیغمبر کے اہل بیت ہوتے ہین بارالٰہا یہ میرے اہل بیت ہین پس ان سے دور رکھ شک اور گناہ کو اور
پاک رکھ انکو جیسا کہ پاک رکھنا چاہئے پس جبرئیلؑ نازل ہوے اور یہ آیہ شان مین انکی لائے
اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیُذۡهِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَهِّرَکُمۡ تَطۡهِیۡرًا پس حضرت رسول
علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو اپنے ساتھ مدینہ سے مباہلہ کیلئے باہر گئے چونکہ نصاری حقیقت حضرت کی
جانتے تھے بعد اُن حضرت کے کھڑے ہونے کے مع ان حضرات عصمت و طہارت کے مقام مباہلہ مین
آثار نزول عذاب زمین و آسمان مین ظاہر ہوے عالم بزرگ نصاریٰ نے کہا قسم بخدا مین چند صورتین
دیکھتا ہون کہ اگر دعا کرین کہ پہاڑ اپنی جگہ سے اُکھڑ جائین تو اُکھڑ جائین گے اس حالت مین نصارائے
نجران نے مباہلہ پر جرأت نہ کی بلکہ استدعائے مصالحہ کیا اور ہر سال جزیہ دینا قبول کر لیا حضرت نے
اُنکو نفرین نہ کی اور بحکم خدا جزیہ قرار دیا اس مباہلہ سے چند امر ظاہر ہوئے پہلے حقیت حضرت
رسالت پناہؐ دوسرے ظاہر ہوا کہ آل عبا علیہم السلام بزرگترین خلق تھے کہ انکو حضرت نے اپنے ساتھ
مباہلہ مین شریک کیا تیسرے یہ کہ حضرت کے نزدیک عزیز ترین خلق تھے کہ حضرت اظہار حقیقت
کیلئے انکو مقام دعا پر اپنے ہمراہ لائے چوتھے یہ کہ حسنؑ و حسینؑ فرزند حقیقی حضرت کے قرار پائے اور
رتبہ اُنکا سب صحابہ سے خدا اور رسولؐ کے نزدیک باوجود صغر سنی زیادہ تر ہوا پانچوین یہ کہ
حضرت فاطمہؑ بہترین زنان عالم تھین اور بیبیون اور سب عزیزون سے حضرت کے نزدیک
مخصوص تر اور قریب تر تھین اور خدا کے نزدیک عالی رتبہ تھین چھٹے یہ کہ حضرت امیر المومنینؑ
باتفاق سنی و شیعہ داخل مباہلہ تھے اور ابناء و نساء کا مصداق نہ تھے بلکہ داخل انفسنا تھے یعنی بمنزلہ
نفس و جان پیغمبر پس جو کمال کہ حضرت رسولؐ مین مجتمع تھے چاہیے کہ جناب امیر علیہ السلام مین بھی
باستثنائے پیغمبری وہی کمال ہون آٹھوین وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ یعنی جمع کرتا ہے اور حفاظت
کرتا ہے آیات قرآنی اور حقائق ربانی کو وہ کان کہ حفظ کنندہ اور نگاہدارندہ ہے اور شیعہ

وسُنی طرق کثیرہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیہ شان حضرت امیرالمومنینؑ مین نازل ہوا ہی چنانچہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور حافظ ابونعیم نے حلیہ مین اور واحدی نے اسباب نزول مین اور نطزی نے خصائص مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین اور ابن مردویہ نے اپنی کتاب مناقب مین اور اکثر محدثین اور مفسرین شیعہ وسنی نے اس امر کی تصریح کی ہے اور بعضی روایتین اس لفظ سے ہین کہ حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ رسول خداؐ نے مجھ کو گلے لگایا اور ارشاد کیا کہ مجھے میرے پروردگار نے مامور فرمایا ہی کہ مین تم کو قریب گردانون اور دور نہ کرون اور اپنے علوم تمھین بتاؤن لہذا مجھ پر لازم ہی کہ اپنے پروردگار کی گفتار حق مین فرمانبرداری بجالاؤن اور تم کو سزاوار ہی کہ تم اُن علوم کا حفظ کرو اور اونھین فراموش نہ کرو پس یہ آیہ نازل ہوا لونین اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور عملہاے شائستہ کرتے ہین عنقریب قرار دیگا واسطے اُنکے خداوند مہربان دوستی ثعلبی لکھتا ہی کہ یعنی خدا انکو دوست رکھتا ہی اور دوستی انکی مومنین اہل آسمان و زمین کے دل مین جاگزین فرماتا ہی پھر براء ابن عازب سے بسند خود روایت کرتا ہی کہ رسولخداؐ نے جناب امیرؑ سے ارشاد فرمایا کہ اے علیؑ خدا سے کہو کہ بار خدایا میرے لیے کوئی عہد قرار دے اور میری محبت و مودت مومنون کے دلون مین جاگزین فرما پس خدا نے اس آیہ وافی ہدایہ کو بھیجا اور حافظ ابونعیم بھی کتاب ما نزل من القرآن فی علیؑ بسند ہاے خود براء ابن عازب سے قریب اسی مضمون کے روایت کرتا ہی اور اکثر مفسرین و محدثین اہل سنت نے روایت کی ہی کہ یہ آیہ شان حضرت امیرؑ مین نازل ہوا ہی اور اس آیت سے ثابت ہوتا ہی کہ مومن کو محبت علی بن ابی طالب ضرور ہی اور مخفی نہ رہی کہ یہ محبت جو اس آیہ مین مذکور ہی اور حضرت نے اُسکے لیے دعا کی ہی یہ محبت خاص ہی جو کہ جزو ایمان ہی اور اگر یہ محبت خاص نہ ہو تو علامت نفاق کی ہی اور اس مقام پر محبت عام جو کہ ہر مومن کے ساتھ ہونا چاہیے مقصود نہین ہی چنانچہ یہ مضمون احادیث اہل سنت کے بھی ثابت ہوتا ہی مشکوہ مین صحیح ترمذی و مسند احمد بن حنبل سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ علیؑ کو منافق دوست نہ رکھیگا اور مومن دشمن نہ رکھیگا اور کتب اہل سنت مین مذکور ہی کہ حضرت رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت امیرؑ سے ارشاد فرمایا کہ تم کو دوست نہین رکھتا

مگر مومن اور دشمن نہین رکھتا مگر منافق اور حضرت امیر المومنینؑ نے خود ارشاد کیا
کہ قسم بخدا مجھ سے پیغمبر خدا نے عہد فرمایا کہ دوست نہین رکھتا ہی مجھ کو مگر مومن اور
دشمن نہین رکھتا ہی مجھ کو مگر منافق اور حضرت رسولؐ فرما چکے ہین جو علیؑ کو دوست
رکھتا ہی بتحقیق کہ وہ مجھ کو دوست رکھتا ہی اور جو علیؑ کو دشمن رکھتا ہی بتحقیق وہ مجھ کو
دشمن رکھتا ہے اور جو علیؑ کو آزار پہونچاتا ہی بتحقیق کہ مجھ کو آزار پہونچاتا ہی اور
جو کہ مجھ کو آزار پہونچاتا ہے بتحقیق کہ خدا کو آزار پہونچاتا ہے اور جابرؓ سے روایت
کی ہے کہ ہم زمانہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین منافقین کو نہ پہچانتے تھے
مگر بسبب بغض علی بن ابی طالب علیہ السلام اس مقام تک ابن عبدالبرکی حدیثین
تھین اور صحیح ترمذی وغیرہ مین بھی اسی کے قریب احادیث موجود ہین مؤلف
کہتا ہی کہ یہ احادیث امامت امیر المومنین اور ائمہ اثنا عشر سلام اللہ علیہم
اجمعین پر دلالت واضحہ رکھتی ہین اسواسطے کہ ایک شخص کا منجملہ امت پیغمبر باین
صفت مخصوص ہونا کہ مودت اُسکی علامت ایمان اور دشمنی اُسکی علامت کفر ہو
عقل و انصاف کے نزدیک یہ تخصیص ممکن نہین ہوسکتی مگر امام کی نسبت جو معصوم
ہو اور کیونکر ہوسکتا ہے کہ رعایا مین سے ایک شخص کی دشمنی کے سبب سے مسلم پر
اطلاق کفر ہو جائے اور وہ شخص کہ جسکی مودت فرض کی جائے جس صورت مین
معصوم نہ ہوگا تو گناہگار ہوگا اور گناہگار سے بغض رکھنا بسبب اُسکے گناہ کے
بعض اوقات واجب و لازم ہو جاتا ہے پس ان حدیثون اور اس آیت سے
ثابت ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام امام بھی ہین اور معصوم بھی ہین اور دوست
حضرت کے مومن ہین اور دشمن اُنکے منافق ہین جس جماعت نے کہ علیؑ بن ابی طالب
سے دشمنی کی اور حضرت کو آزار پہونچایا اور بجبر بیعت کیلئے بلایا اور جنگ صفین و جمل
وغیرہ مین اذیت دی سب منافق تھے اور خدا فرماتا ہی اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ
الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ دسوین لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ

اس بات مین کہ داخل ہو گھرون مین پشت کی طرف سے اور لیکن نیکوکار وہ شخص ہے کہ پرہیزگاری کرے اور داخل ہو گھرون مین اُنکے دروازون سے اور اور ڈرو خدا سے اور اُسکے عذاب سے تاکہ رستگار ہو مفسرین اس آیہ کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ امور دین اُسکی راہ سے اور علم و حکمت کو اُسکی معدن سے حاصل کرنا چاہیے اور راہ علم اور در باب علم اہل بیت علیہم السلام ہین چنانچہ جامع الاصول مین صحیح ترمذی سے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُہَا اور مشکوۃ مین ترمذی سے روایت کی ہے کہ اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَ عَلِیٌّ بَابُہَا اور استیعاب مین روایت کی ہے اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَ عَلِیٌّ بَابُہَا مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ مِنْ بَابِہَا اور مناقب خوارزمی مین مثل انھین روایات کے روایت کی ہے اور مضمون سب کا یہ ہے کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا کہ مین شہر علم و حکمت ہون اور علیؑ دروازہ اُسکا ہے پس جسکو علم مطلوب ہو چاہیئے کہ دروازے کی طرف سے آئے **مولف** کہتا ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے کوئی اسکا انکار نہین کرسکتا اور بمفاد آیہ شریفہ چاہیے کہ طلب علم کیلئے جناب امیر علیہ السلام کی طرف رجوع کرین اور عمدہ احتیاج امام کی طرف تحصیل علم دین کی ہے پس اُن حضرات کی موجودگی مین دوسرے کو امام اور مرجع علم دین قرار دینا باطل ہوگا گیارھوین وَاِنْ تَظَاہَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللہَ ہُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اگر عائشہ اور حفصہ متفق ہو کر مدد ایک دوسرے کی کرین ایذا اور آزار دینے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس خدا یاور اُسکا ہے اور جبرئیلؑ اور صالح المومنین تفسیر مین اس آیہ کی شیعہ اور سنی بطریق متعددہ روایت کرتے ہین کہ صالح المومنین حضرت امیر المومنینؑ ہین حافظ ابونعیم نے کتاب ما نزل من القرآن فی علیؑ مین اور ثعلبی نے تفسیر مین اور ابن مردویہ نے مناقب مین اسما بنت عمیس وغیرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صالح مومنان علی بن ابی طالب علیہما السلام ہین اور ظاہر ہے کہ مراد اس مدح سے مطلق صلاح کا اظہار نہین ہے بلکہ کمال صلاح کا اظہار مقصود ہے اور یہ

ثبت افضلیت ہے اور افضلیت مستلزم امامت ہے بارہ حوین اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ
الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ آیہ دیگر وَالَّذِينَ
آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ
دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ یعنی ایا گردانتے ہو تم پانی دینا
حاجیون کو چاہ زمزم سے اور عمارت کرنا مسجد الحرام کا مثل اعمال اُس شخص کے کہ
ایمان لایا ہے خدا اور روز قیامت کا اور جہاد راہ خدا مین کیے ہین برابر نہین ہے
یہ فضیلت اور ثواب مین اور خدا ہدایت نہین کرتا ہے راہ بہشت کی گروہ
ستمگاران کو اور ترجمہ دوسری آیت کا یہ ہے کہ وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین
اور ہجرت کی ہے دار الاسلام مین اور جہاد کیا ہے راہ خدا مین اپنے مالون
اور اپنی جانون سے بزرگتر ہے درجہ اُنکا نزدیک خدا کے اور یہ ہین رستگار
اور پہونچے ہین اپنے مقصود کو شیعہ اور سنی کے مفسرین اور محدثین نے باتفاق
ذکر کیا ہے کہ یہ آیہ شان حضرت امیر المومنین علیہ السلام مین نازل ہوا ہے
چنانچہ صاحب کشاف اور فخر رازی اور بیضاوی کہ نہایت تعصب کہتے ہین
اسکا انکار نہین کرتے اور ثعلبی نے حسن بصری اور شعبی اور محمد بن کعب قرظی
روایت کی ہے کہ یہ آیت مقدمہ علی بن ابی طالب علیہ السلام اور عباس اور
طلحہ بن شیبہ مین نازل ہوئی ہے اُسوقت کہ یہ لوگ فخر کرتے تھے طلحہ نے کہا
مین صاحب خانہ کعبہ ہون اور کنجیان کعبہ کی میرے ہاتھ مین ہین اگر چاہون
رات کو کعبہ مین سو سکتا ہون عباس نے کہا زمزم اور پانی دینا حاجیون کا مجھ کو
متعلق ہے اگر چاہون رات کو مسجد الحرام مین سو سکتا ہون حضرت امیر المومنین علیہ
السلام نے فرمایا مین نہین جانتا تم کیا کہتے ہو مین نے چھ برس بیشتر سب سے
رو بہ قبلہ نماز پڑھی اور راہ خدا مین جہاد کیا یہ گفتگو تھی کہ یہ آیہ نازل ہوا اور
اس سے افضلیت کا[illegible] آنکہ ظاہر ہے اور افضل کا امام ہونا لازم ہے

تیرھوین اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اُولٰٓئِکَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ یعنے
وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اعمال شائستہ کیے ہین بہترین خلائق ہین پھر بعد اسکے
فرمایا جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ
فِیْهَآ اَبَدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ یعنی جزا انکی نزدیک
اُنکے پروردگار کے بہشت عدن ہے جاری ہوتی ہین نیچے اُسکے نہرین کہ ہمیشہ
اور ابدالآباد اُن مین رہین گے خدا راضی ہے اُن سے اور وہ راضی ہین خدا
سے یہ واسطے اُس شخص کے ہے کہ ڈرے اپنے خدا سے احادیث معتبرہ مین طرق
شیعہ وسنی سے وارد ہوا ہے کہ یہ آیتین شان مین حضرت امیرالمومنینؑ اور شان مین
اُنکے شیعون کی نازل ہوئی ہین چنانچہ حافظ ابونعیم نے بسند خود ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا تو حضرت رسولؐ نے امیرالمومنینؑ سے
فرمایا کہ مصداق اس آیہ کا تم اور تمھارے شیعہ ہین اور روز قیامت تم اور شیعہ
تمھارے پسندیدۂ خدا ہونگے اور حق تعالی سے راضی آئینگے اور خدا تم سے راضی
ہوگا اور دشمن تمھارے غضبناک اس حال سے وارد ہونگے کہ زنجیرین گردنون مین
ہونگی اور ابوالقاسم حسکانی نے شواہد التنزیل مین ابن عباس سے روایت کی ہے
کہ یہ آیہ شان مین علیؑ اور اُنکے اہل بیتؑ کی نازل ہوا اور ابن مردویہ اور دیگر
محدث سنیون کے بطرق متعدد اس مضمون کو روایت کرتے ہین اور تائید کرنے والی
اس قول کی وہ حدیث ہے کہ علی ہمدانی وغیرہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے
کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ مَنْ اَبٰی فَقَدْ کَفَرَ
یعنی علی بہترین بشر ہین جو کہ انکار کرے کافر ہے چودھوین قُلْ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا
بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ یعنی کہدیجئے اے محمدؐ بس ہے خدا گواہ
درمیان میرے اور درمیان تمھارے اور وہ شخص کہ نزدیک اُسکے ہے علم کتاب
یعنی قرآن یا لوح محفوظ احادیث مین وارد ہوا ہے کہ مراد اُس شخص سے کہ اُسکے
علم کتاب ہے حضرت امیرالمومنینؑ اور ائمۂ طاہرینؑ ہین چنانچہ ابونعیم اور ثعلبی بسند

خود محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہین کہ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ علی ابن ابی طالب علیہ
السلام تھے اور ثعلبی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے
کہ مراد مِنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابُ سے علی بن ابیطالب ہین پندھوین آیۂ نجویٰ ہی تفصیل
اسکی یہ ہے کہ مفسرین نے روایت کی ہے کہ اصحاب حضرت رسولؐ سے بہت سوال کیا کرتے
تھے حق تعالیٰ نے اسی سبب سے اور امتحان صحابہ کے لیے تاظاہر ہو جائے کہ اصحاب
مین کون مقام اخلاص مین ثابت قدم ہے اس آیہ کو نازل فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً یعنی اے
گروہ مومنین کہ ایمان لائے ہو جسوقت تم رسول خداؐ سے راز کہو بس پہلے اُس راز
کہنے سے کچھ تصدق کرو بیضاوی اور سب مفسر لکھتے ہین کہ اس آیہ کو سنکر دس دن
تک کسی صحابی نے سواے حضرت امیر المومنین علیہ السلام رسول خداؐ سے کوئی راز
اور کوئی مطلب بیان نہین کیا یہان تک کہ یہ آیہ منسوخ ہو گیا اور اس مضمون پر
شیعہ و سنی سب نے اتفاق کیا ہے اور مجاہد سے حافظ ابونعیم اور واحدی اور دیگر
مفسرون نے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ ایک آیہ قران مین
ایسا ہی کہ اُسپر کسی نے مجھ سے پہلے عمل نہین کیا اور میرے بعد بھی اُسپر کوئی عمل نہ کریگا
اور وہ آیۂ نجوے ہے کہ میرے پاس ایک دینار تھا مین نے اُسے دس درہم کو
بیچا اور جسوقت مین نے چاہا ایک درہم تصدق دیا اور رسولخداؐ سے راز بیان کیا
یہان تک کہ یہ آیہ منسوخ ہو گیا اور دوسری روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ میری برکت سے خدا نے اُس امت کو اس حکم مین تخفیف دی **مؤلف کہتا**
ہے کہ ان روایات اور اس آیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مدحتین سنیون نے بنائی ہین
خلفاے جور اپنے مال کو راہ خدا مین صرف کرتے تھے کذب محض ہے اسلیے کہ اگر
انکو امر دین مین اعتنا ہوتی وہ تین دن تک راز کہنے سے کیون باز رہتے سولھوین
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا یعنی چنگل مارو ریسمان خدا پر سب لوگ اور پراگندہ
و پریشان نہو جاننا چاہیے کہ ریسمان خدا کنایہ ہے اوس چیز سے کہ جسکو خدا نے اُس

امت کی نجات کا سبب گردانا ہے اور احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہے کہ مراد
حبل اللہ سے اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین چنانچہ ثعلبی نے اپنی
تفسیر مین اور ابن حجر نے صواعق محرقہ مین روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ہین حبل اللہ جسے خدا نے اس آیہ مین ارشاد فرمایا
اور مؤید اس آیہ کی حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ ہے سترھوین وَقِفُوهُمْ
إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ یعنی ٹھہراؤ کافرون کو کہ یہ سوال کیے جائینگے حافظ ابونعیم
حلیہ مین اور ابو القاسم حسکانی شواہد التنزیل مین اور شیرویہ دیلمی فردوس الاخبار
مین اور ابن مردویہ مناقب مین اور سوا انکے اور اہل سنت ابن عباس اور
ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہین کہ آیہ شان امیر المومنین علیہ السلام مین
نازل ہوا اور مراد یہ ہے کہ لوگ روز قیامت ولایت علی بن ابی طالب علیہما السلام
سے سوال کیے جائینگے اٹھارھوین قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ
فِي الْقُرْبَىٰ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا موافق احادیث معتبرہ
شیعہ وسنی اس آیہ کے حاصل معنی یہ ہین کہ کہہ اے محمدؐ ان لوگون سے کہ مین
تم سے بعوض تبلیغ رسالت کسی قسم کی اجرت کا سائل و طلبگار نہین ہون
مگر یہ کہ اپنے عزیزون اور اقربا کی مودت چاہتا ہون اور جو شخص میرے اہلبیت
کی مودت مین اکتساب حسنہ کرے مین اُسکے لیے نیکی و ثواب اپنا زیادہ
کرتا ہون اور صحیح بخاری و صحیح مسلم مین سعید بن جبیر سے منقول ہے کہ اس
آیہ مین لفظ قربیٰ سے قربائے آل محمدؐ مراد ہین اور ابو القاسم حسکانی نے
شواہد التنزیل مین سعید بن جبیر سے اور اُنھنے ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا تو صحابہ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ کون
ہین وہ لوگ جنکی محبت پر ہم مامور ہوے ہین حضرت نے ارشاد فرمایا
کہ علیؑ اور فاطمہؑ اور اولاد انکی اور بروایت ابونعیم دو پسر علیؑ و فاطمہؑ
کے اور ثعلبی نے بھی اپنی تفسیر مین ابن عباس سے اسی مضمون کی روایت

گیا ہے اور شواہد التنزیل مین ابو امامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے پیغمبرون کو درختہاے متفرق سے پیدا کیا اور مین اور علیؑ ایک درخت سے پیدا ہوے ہین مین اُس درخت کی جڑ ہون اور علیؑ اُسکی شاخ ہین اور فاطمہؑ شگوفہ ہین اُسکے لیے اور حسنؑ اور حسینؑ اُسکے میوے ہین اور شیعہ ہمارے اُس درخت کے پتے ہین پس جو شخص اُسکی کسی شاخ سے متعلق ہوگا وہ نجات پائیگا اور جو کہ اُسکو چھوڑکے اور طرف میل کریگا وہ جہنم مین جائیگا اور اگر کوئی بندہ درمیان صفا اور مروہ کے تین ہزار برس عبادت خدا کرے یہانتک کہ مانند مشک بوسیدہ ہو جائے اور محبت ہماری نہ رکھتا ہو خدا اُسکو منھ کے بھل جہنم مین ڈالیگا پھر حضرت نے یہ آیۂ مذکور پڑھا اور ثعلبی اور زمخشری اور فخر رازی نے جریر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ جو محبت آل محمدؐ پر مرے وہ شہید مرتا ہے اور آمرزیدہ گار ہے اور توبہ کیے ہوے مرتا ہے اور باایمان کامل مرتا ہے اور اُسکو ملک الموت اور منکر و نکیر بہشت کی بشارت دیتے ہین اور اُس شخص کو بہشت کی طرف اس طرح لیجائینگے جس طرح دُلھن کو دولھا کے گھر مین لیجاتے ہین اور بہشت کی طرف اُسکی قبر مین دو دروازے کھول دینگے اور حق تعالیٰ ملائکۂ رحمت کو اُسکی قبر کی زیارت کیلئے بھیجتا ہے اور جو شخص محبت آل محمدؐ پر انتقال کریگا وہ میری سنت پر مریگا اور جو شخص دشمنی آل محمدؐ پر مریگا تو جب اُسکو قیامت مین حاضر کرینگے تو اُسکی دونون آنکھون مین لکھا ہوگا کہ یہ رحمت خدا سے ناامید ہے اور جو شخص دشمنی آل محمدؐ پر مرتا ہے کافر مرتا ہے اور جو بغض آل محمدؐ پر مرتا ہے بوے بہشت نہین سونگھتا ہے **مؤلف** کہتا ہے کہ سنیون کی روایات و احادیث اور آیات قرآنی سے محمدؐ و آل محمدؐ کا افضل خلایق ہونا اور شیعان علی بن ابی طالبؑ کا مومن اور اہل بہشت سے ہونا اور دشمنان اہلبیت

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَہُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے
ہین اور اعمال شائستہ کرتے ہین طوبی واسطے اُنکے ہے اور نیک ہے
بازگشت اُنکی آخرت مین ثعلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ طوبیٰ
ایک درخت ہو کہ جڑ اُسکی بہشت مین علی بن ابی طالبؑ کی دولت سرا مین
ہے اور ہر مومن کے گھر مین اُسکی ایک شاخ ہو اور جسقدر آیات کہ شان
حضرت امیرالمومنین و اہل بیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین مین نازل
ہوئے ہین بکثرت ہین بخیال اختصار اسی مقدار پر اکتفا کی گئی اور جو آیتین کہ مذکو
ہوئین انکی تفصیل بحارالانوار و حق الیقین و حیات القلوب مین موجود ہو مطلب جو تھا
اُن احادیث متواترہ کے بیان مین جو امامت و خلافت حضرت امیرالمومنین
علی بن ابیطالبؑ پر دلالت کرتی ہین اور یہ سب حدیثین سنیون کی کتابون کی
لکھی گئی ہین تاکہ کسی کو مجال انکار باقی نہ رہے اس مقام پر مین حق الیقین سے
بعض مطالب خلاصہ کرکے لکھے جاتے ہین پہلی حدیث غدیر ہے کہ جو امامت
امیرالمومنینؑ پر نص صریح اور متواتر و مسلم سنی و شیعہ ہے اور اس حدیث کو شیعہ
و سنی نے اپنے کتب معتمدہ مین اس کثرت سے لکھا ہے کہ کسی کو شک اور شبہہ اور
مجال انکار نہین رہا اگر اس حدیث کا کوئی انکار کرے تو ایسا ہے کہ جیسے وجود
مکۂ معظمہ کا منکر ہو بالجملہ اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بعد حج آخری کہ دو مہینہ قبل از وفات حضرت مکۂ معظمہ سے جانب
مدینۂ منورہ روانہ ہوئے ذیحجہ کی اٹھارھوین تاریخ اثنائے راہ مین یہ آیہ
نازل ہوا یَاَیُّہَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا
بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ معنی اس آیہ کے یہ ہین کہ ای پیغمبر
پہونچا خلائق کو جو کچھ کہ بھیجا گیا تیری طرف جانب خدا سے اور اگر نہ کریگا تو اُس امر
کہ جس پر مامور ہوا ہے اور نہ پہونچائیگا اُسکو خلق کی طرف تو گویا نہ پہونچایا تو نے

تجھ کو شر سے آدمیون کے اُس وقت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غدیرخم مین فوری اُترے حالانکہ وہ مقام قافلہ کے اُترنے کا نہ تھا اور دوپہر
تھی اور عین شدت گرمی کی تھی پھر پالانہاے شتر سے ایک بلندی مثل منبر کے
بنائی پھر حضرت اُس منبر پر تشریف لے گئے تاکہ سب آدمی حضرت کو دیکھین
اُسوقت ایک خطبہ بیان فرمایا اور خلائق کو اپنی وفات کی خبردی اور آدمیون
کو تمسک قرآن مجید اور اہل بیت پر مامور کیا پھرمایا اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ
یعنی آیا مین نہین ہون اولی تم مین تم سب سے اور بعض روایتون مین یون
بھی وارد ہوا ہے کہ اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ یعنی آیا مین نہین
ہون اولی مومنین مین سب مومنین سے حاصل معنی دونون کے ایک ہین اور
غرض اس سے حضرت کی یہ تھی کہ لوگ اقرار کرین کہ امور مین ہر ایک مومن کے
خود اُس سے آنحضرت زیادہ اختیار رکھتے ہین اور حکم اُنکا اُسکے امور مین
اُسکے حکم سے زیادہ تر جاری ہے حضرت کے ارشاد فرمانے کے بعد سب آدمیون
نے کہا اسی طرح ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر حضرت نے علی مرتضیٰ
علیہ السلام کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور سب کو دکھایا اور فرمایا فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ
فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ
مَنْ خَذَلَہُ معنی اسکے یہ ہین کہ جس کسی کا مین مولا ہون علیؑ بھی اسکا مولا ہے خدایا
دوست رکھ اُس شخص کو کہ جو دوست رکھے علیؑ کو اور دشمن رکھ اُس شخص کو جو دشمن
رکھے علیؑ کو اور مدد کر اُس شخص کی کہ جو مدد کرے علیؑ کی اور یاری نہ کر اُس
شخص کی کہ جو علیؑ سے کنارہ کشی کرے بعد اسکے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے
عمر نے آکر کہا مبارک اور گوارا ہو تم کو اے علیؑ کہ تم ہر مرد و زن با ایمان کے
مولا ہوے بعد اسکے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیہ نازل ہوا
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ
دِیْنًا معنی اسکے یہ ہین کہ آج کے دن کامل کیا مین نے واسطے تمھارے

دین تمھارا اور تمام کیا مین نے تم پر اپنی نعمت کو اور پسند کیا مین نے واسطے تمھارے
کہ اسلام ہو دین تمھارا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَلٰى اِكْمَالِ الدِّيْنِ وَ اِتْمَامِ النِّعْمَةِ وَ رَضِيَ الرَّبِّ بِرِسَالَتِيْ وَ وِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ
اَبِيْ طَالِبٍ مِنْ بَعْدِيْ اور منقول ہے کہ جسوقت یہ واقعہ غدیر خم مین واقع ہوا تو
اُسوقت دشمنان علی بن ابی طالبؑ ظاہر مین خوش تھے اور باطن مین زندہ درگور
اور اپنی جان سے بیزار چنانچہ ثعلبی کہ علماے مشہورین اور مفسرین معروفین اہل سنت
مین سے ہے تفسیر سورۂ سَاَلَ سَائِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ مین لکھتا ہے کہ جب یہ واقعہ
غدیر خم حارث بن نعمان فہری نے سنا تو شتر پر سوار ہو کے مدینہ مین آیا اور اپنے ناقہ کو
اُتر کے خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اے
محمدؐ تم نے ہم کو کلمہ پڑھنے کا حکم دیا ہم نے قبول کیا نماز پنجگانہ کا حکم فرمایا ہم نے قبول کیا
ایک مہینہ کے روزون کا حکم دیا ہم نے قبول کیا تم ان باتون پر راضی نہ ہوے یہانتک
کہ ہاتھ اپنے ابن عم علی بن ابی طالبؑ کے بلند کیے اور اُنکو ہم پر تفضیل دی اور اُنکے حق
مین ارشاد کیا کہ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ آیا یہ کام تم نے اپنی طرف سے کیا یا
خدا کی طرف سے کیا حضرت نے فرمایا کہ قسم بخدا کہ یہ امر مین نے خدا کی طرف سے کیا یہ
سُن کے حارث نے پیٹھ پھیری اور اپنے ناقہ کی طرف بڑھا اور کہتا تھا خداوندا جو
کچھ کہ محمدؐ نے کہا اگر حق ہے تو مجھ پر آسمان سے پتھر برسا یا ابھی کوئی عذاب دردناک
مجھ پر نازل کر وہ ابھی اپنے ناقہ تک نہ پہونچا تھا کہ ایک پتھر آسمان سے اُسکے سر پر
گرا اور اُسکے اسفل سے باہر نکل گیا اس وقت یہ آیہ نازل ہوا سَاَلَ سَائِلٌۢ بِعَذَابٍ
وَّاقِعٍ **دوسری دلیل** حدیث منزلت ہے کہ وہ بطریق سنی وشیعہ متواتر ہے کہ جناب رسول خداؐ نے حضرت
امیر المومنینؑ سے اکثر مقامات پر فرمایا اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ یعنی
تم مجھ سے وہ نسبت رکھتے ہو کہ جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے نسبت تھی مگر میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا یعنی اگر پیغمبر ہوتا تو
اس منصب کے سزاوار تمھین تھے صحیح بخاری اور صحیح مسلم و دیگر صحاح و مسانید وغیرہ مین کہ جو معتبر کتابین سنیون کی
ہین اس حدیث کو لکھا ہے **تیسری دلیل** حضرت امیر المومنینؑ کا سب سے زیادہ محبوب خدا و رسول ہونا ہے اور

یہ امر کئی مقام پر ظاہر ہوا ہی پہلے قصہ طیر ہی چنانچہ جامع الاصول مین صحیح ترمذی سے روایت کی کہ انس
بن مالک نے کہا کہ ایک بار حضرت رسولؐ کی جناب مین مرغ بریان کو لائے حضرت نے فرمایا اَللّٰھُمَّ
ائتِنِی بِاَحَبِّ خَلقِکَ اِلَیکَ یَاکُلُ مَعِیَ ھٰذَا الطَّیرِ یعنی خدایا میرے پاس اُس شخص کو بھیجدے کہ جو
تیرے نزدیک محبوب ترین خلق ہی تاکہ وہ میری ہمراہ اس طائر کو کھائے اور یہ حدیث احمد بن حنبل نے مناقب مین اور
ابن معازلی شافعی نے مناقب مین تیس طریقون سے آور ابن مردویہ نے مناقب مین اور اخطب خوارزم مناقب مین
اور سمعانی نے فضائل الصحابہ مین اور حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین و خرگوشی نے شرف المصطفیٰ مین اور طبری نے
کتاب لولایہ مین اور ابن البیع نے صحیح مستدرک مین اور نطنزی نے خصائص مین اس حدیث کو بطریق متعدد
لکھا ہے اور یہ حدیث بھی متواتر ہی اور کسی کو مجال انکار نہین رہی **مؤلف** کہتا ہو کہ جب سند اس حدیث کی تمام
ہوئی تو یہ حدیث امامت علی بن ابی طالب علیہ السلام پر دلیل واضح ہے اسواسطے اکثر محبت خداو
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عبث نہین بغیر اسکے کہ امیر المومنین علیہ السلام
کے لیے استحقاق ثواب اور کثرت عبادت و اطاعت الٰہی اور جمیع فضائل و
مناقب سب سے زیادہ تھے پس جب جناب امیر علیہ السلام ان وجوہ سے
خدا کے نزدیک محبوب ترین خلق ہین تو البتہ صفات حسنہ مین کل خلق سے بہتر و
افضل ہونا ثابت اور جب افضلیت مسلم ہو چکی تو لازم ہوا کہ بعد حضرت رسولؐ
یہی خلیفہ بھی ہون اس واسطے کہ خلاف عقل ہے کہ اعلیٰ و افضل اور بہترین خلق
کے ہوتے ایک ادنیٰ کو حاکم قرار دیا جاوے اور علیؑ اسکی رعیت گردانا جائے
دوسرے یہ کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و دیگر کتب مین بطریق عدیدہ روایت کی
ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے روز خیبر ارشاد فرمایا تحقیق
کہ مین یہ علم اُس شخص کو عطا کرونگا کہ جو دوست رکھتا ہے خدا اور رسولؐ کو اور
خدا اور رسول اُسے دوست رکھتے ہین اور خدا اُسکے ہاتھ سے فتح کو ظاہر کریگا
عمر نے کہا مین امارت کو دوست نہ رکھتا تھا مگر اُس روز مین اپنے تئین حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے اس امید سے لے گیا کہ حضرت مجھ کو اس
علم کو [illegible] حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علیؑ کو

بلایا اور علم انھین دیا اور اُن سے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور منھ پشت کی طرف نہ کرنا کہ
حق تعالیٰ تمھارے ہاتھ پر فتح ظاہر کرے حضرت امیرؑ تھوڑی راہ طے فرما کے ٹھہر گئے
اور حضرت کھڑے ہوے مگر پشت کی طرف نظر نہ کی اور باآواز بلند حضرت رسولؐ سے
پوچھا کہ مین کب تک ان لوگون سے قتال کرون حضرت نے فرمایا کہ ان سے قتال
کرو یہان تک کہ یہ وحدانیت خدا اور میری رسالت کی شہادت دین اگر یہ ایسا
کرینگے تو گویا اپنی جان اور اپنے مال کی تمھارے ہاتھ سے حفاظت کرینگے مگر
حساب انکا خدا پر موقوف ہے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین روایت کی ہے جسکا خلاصہ
یہ ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل خیبر کا محاصرہ کیا یہانتک کہ
صحابہ پر گرسنگی شدید غالب ہوئی پس حضرت نے علم لشکر عمر کو دیا اور مع ایک جماعت
صحابہ اُسکو جنگ خیبر کے لیے بھیجا جب دشمنون کا مقابلہ ہوا تو عمر اور اصحاب
اُسکے بھاگے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پھر آئے
اور عمر اپنے رفقا کو جبن و بزدلی کی نسبت دیتا تھا اور اُسکے رفقا عمر کو جُبن و بزدلی
کی نسبت دیتے تھے حضرت کو اُس روز درد شقیقہ عارض ہوا حضرت باہر تشریف نہ
لائے ابوبکر نے علم کو لیا اور وہ گیا وہ بھی مع اصحاب بھاگا پھر عمر نے علم اُٹھایا
اور گیا اور شکست پائی جب یہ خبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی فرمایا
قسم بخدا کل مین اُس شخص کو علم دونگا کہ وہ دوست رکھتا ہے خدا اور رسول کو اور خدا و
رسول اُسکو دوست رکھتے ہین اور وہ قہر و غلبہ سے قلعہ کو لے لیگا اور علی علیہ السلام
اُس وقت لشکر مین نہ تھے جب دوسرا روز ہوا تو اس امر کے ابوبکر اور عمر اور
اکثر قریشی منتظر ہوے اور ہر ایک امیدوار تھا کہ شاید علم مجھے دیا جائے پس
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمہ ابن اکوع کو بھیجا اور علی علیہ السلام
کو بلایا حضرت بکمال تعجیل تشریف لائے اور حضرت اپنی چشمہاے مبارک شدت درد
کیوجہ سے ایک سُرخ پارچہ یمنی سے باندھے ہوئے تھے سلمہ کہتا ہے کہ مین علیؑ کا ہاتھ
تھامے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لایا حضرت نے فرمایا اے

علیؑ کیا حال ہی تمہارا جناب امیر علیہ السلام نے عرض کی میری آنکھوں میں درد ہے
حضرت نے فرمایا میرے قریب آؤ جب امیر المومنین علیہ السلام نزدیک حضرت آئے
تو حضرت نے آب دہن مبارک انکی آنکھوں مین لگایا اُسی وقت شفا حاصل
ہوئی اور بعد اسکے جب تک زندہ رہے درد چشم مین مبتلا نہین ہوئے بعد اسکے
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو علم دیکر
روانہ کیا **مؤلف** کہتا ہے کہ سنیون کی ان روایات سے کئی امر ثابت ہوئے ایک
یہ کہ عمر و ابو بکر محبت خدا و رسول نہ رکھتے تھے اسواسطے کہ مصنف کے نزدیک
کلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عمر و ابو بکر
چونکہ خدا اور رسولؐ کو دوست نہین رکھتے ہین اسلیے انھین علم نہ دونگا بلکہ جو خدا و
رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور جسے خدا اور رسول دوست رکھتے ہین اُسے علم
دونگا اور جب ابو بکر و عمر دوست خدا و رسول نہ ہوے تو ثابت ہوا کہ یہ دونون
ایمان نہ رکھتے تھے اس لیے کہ خدا قرآن شریف مین ارشاد فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے ہین محبت اُنکی نسبت بخدا بیشتر ہی مشرکونکی
محبت سے کہ جو محبت مشرکون کو بتون کی نسبت حاصل ہی اور دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا
ہے اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی اے محمدؐ کہو ان لوگون سے کہ اگر
دوست رکھتے ہو خدا کو تو متابعت کرو میری تا خدا دوست رکھے تم کو معلوم ہوا کہ ایمان
و متابعت پیغمبرؐ و محبت خدا یہ لوگ نہ رکھتے تھے دوسرے بھاگنا اور کم جرأتی عمر و ابو بکر کی
ثابت ہوئی اور یہ عیوب منافی امت و خلافت ہین تیسرے ان روایات سے ثابت
ہوا کہ خدا اور رسولؐ حضرت امیر علیہ السلام کو بہت دوست رکھتے اور یہ خدا اور رسولؐ کو
بہت دوست رکھتے تھے کیونکہ مجر و محبت بیان مقصود نہین ہی پس ایسا شخص البتہ
مستحق خلافت ہے **چوتھی دلیل** خصوصیت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی
حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اخوت اور برادری اور صاحب اسرار
ہونے مین ہے مخفی نہ رہے کہ دفعہ برادر قرار دینے کا متواترات اور مسلمات

فریقین مین سے ہے چنانچہ جامع الاصول مین براویت صحیح ترمذی انس سے
روایت کی ہے کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہم دیگر اصحاب
مین برادر قرار دیے تو حضرت امیرالمومنین علیہ السلام روتے ہوئے حضرت
کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی یارسول اللہؐ آپ نے اپنے اصحاب مین
ایک دوسرے سے اخوت قرار دی اور میری اخوت کسی سے معین نہ فرمائی
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دنیا و آخرت مین میرے بھائی ہو
اور احمد حنبل نے کتاب المناقب مین اور ابن مغازلی نے کتاب المناقب مین
اور ابن صباغ مالکی نے فصول مہمہ مین روایت کی ہے اور حاصل مضمون
سب کا یہ ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک مہاجر
و انصار کو ایسے شخص کے ساتھ کہ جو سعادت یا شقاوت مین مثل اُسکے
تھا برادر قرار دیا چنانچہ ابو بکر کو عمر کے ساتھ اور عثمان کو عبدالرحمن
بن عوف کے ساتھ اور طلحہ کو زبیر کے ساتھ اور سلمانؓ کو ابو ذر کے ساتھ
اور اسی طرح سب صحابہ کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا اور حضرت
امیر علیہ السلام کو کسی کا بھائی مقرر نہ فرمایا حضرت امیر علیہ السلام رونے
لگے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے تم کو اپنے لیے
رکھا تھا پس حضرت امیر علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور بلند کیا اور ارشاد فرمایا
کہ علی مجھ سے ہے اور مین علیؑ سے ہون اور علیؑ کو مجھ سے وہ نسبت ہے کہ جو
نسبت ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی حق الیقین مین مذکور ہے کہ سنیون کے ان
اخبار سے ظاہر ہوا کہ حضرت امیرالمومنینؑ کل صحابہ سے ممتاز تھے سوائے
حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی اپنا شبیہ و نظیر نہین رکھتے تھے
کہ وہ حضرت کے قابل برادری ہو تا پس چاہیے کہ افضلیت و ریاست مین
بھی جناب امیر علیہ السلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شبیہ ہون
اور مناقب احمد حنبل مین جابر انصاری روایت ہے کہ حضرت رسولؐ نے ارشاد

فرمایا کہ در بہشت پر لکھا ہے کہ محمدؐ رسول خدا ہے اور علیؑ برادر رسولؐ خدا ہی اور
یہ کتابت خلق سموات سے دو ہزار برس قبل واقع ہوئی ہے اور صحیح ترمذی اور
مناقب ابن مردویہ اور فضائل سمعانی اور اکثر کتب اہلسنت مین جابرؓ سے
روایت کی ہے کہ روز فتح طائف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے
اپنے راز بیان کیے عمر نے ابو بکر سے کہا کہ رسولؐ خدا نے اپنے راز کو اپنے پسر عم سے بہت
طول دیا اور موافق روایت ترمذی وغیرہ بعض لوگون نے کہا کہ راز حضرت رسول
صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ بن ابی طالبؑ سے طولانی ہوا جب یہ سخن حضرت
رسولؐ تک پہونچا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مین علیؑ سے راز نہین کہتا تھا خدا علیؑ سے
راز کہتا تھا **مؤلف** کہتا ہے انصاف سے دیکھنا چاہیے کہ جو راز دار خدا و رسول ہو
وہ تو محکوم قرار دیا جاوے اور خلیفہ رسول نہ کہلائے اور جو صفات رذیلہ رکھتے ہون
وہ خلیفہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن جائین یہ کب مقتضائے عقل ہے اور
ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ مین اور احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مردویہ
نے مناقب مین اور اکثر شیعہ و سنی نے اپنے کتابون مین روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ
نے حال احتضار مین فرمایا کہ میرے پاس میرے حبیب کو بلا لاؤ اور دوسری روایت
مین ہے کہ میرے خلیل کو بلاؤ لوگ ابو بکر کو لائے حضرت کی نظر ابو بکر پر پڑی تو حضرت نے
اپنا منھ پھیر لیا اور پھر کہا میرے دوست کو بلاؤ لوگون نے عمر کو حاضر کیا حضرت نے منھ پھیر لیا
اور پھر کہا میرے دوست کو بلاؤ لوگو نے عمر کو حاضر کیا حضرت نے منھ پھیر لیا اور پھر کہا
میرے صدیق کو بلاؤ بعض ازواج نے کہا حضرت علیؑ کو طلب کرتے ہین جب حضرت علیؑ
آئے تو انکو جو چادر حضرت اوڑھے تھے اُس مین داخل کیا اور گلے سے لگایا اور اُن سے
اپنا راز بیان فرمایا یہان تک کہ عالم اعلی کی طرف انتقال فرمایا اور شیعہ و سنی بطرق متعدد
روایت کرتے ہین کہ جب مہاجرین مدینہ مین آئے تو سب نے مسجد کے گرد گھر بنائے اور
دروازے اُن گھرون کے مسجد کی طرف رکھے اور بعض لوگ مسجد مین سوتے تھے رسولخدا
نے معاذ بن جبل کو بھیجا تا ندا کرے کہ تم رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرماتے ہین کہ

تم سب اپنے دروازون کو بند کرلو مگر دروازہ علیؑ کا کھلا رہے اس بات مین لوگون
نے بجائے خود کلام کیے جب وہ سخن حضرت تک پہونچے تو حضرت نے خطبہ پڑھا اور
فرمایا کہ مجھے قسم ہے خدا کی کہ مین نے ان دروازون کو بند نہین کیا اور دروازہ
علیؑ کا مین نے کھلا نہین رکھا بلکہ مجھے خدا نے حکم کیا اور مین موافق حکم بجا لایا اس
مضمون کو احمد بن حنبل نے مسند مین اور نطنزی نے خصائص علویہ مین اور سمعانی
نے فضائل مین اور ابونعیم نے حلیہ مین اور اکثر محدثون نے روایت کیا ہے اور
ابن ابی الحدید کہتا ہے کہ احمد بن حنبل نے مسند مین اس مضمون کو بہت سی سندون کر
روایت کیا ہے اور ابن حجر بھی احمد حنبل سے اور صاحب جامع الاصول صحیح
ترمذی سے اور صاحب مشکوۃ بھی اس مضمون کو روایت کرتے ہین پس یہ
منقبت عظیمہ کتب اہل سنت سے ثابت ہے اور صاحب جامع الاصول نے
صحیح ترمذی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
امیر المومنین علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ اس مسجد مین سوا ے میرے کسی دوسرے
کو جنب ہونا حلال نہین ہے اور حق الیقین مین مذکور ہے کہ یہ فضیلت اور خصوصیت
وہ منقبت ہے کہ اس سے زیادہ غیر متصور ہے اور سنی اور شیعہ بطریق عدیدہ روایت
کرتے ہین کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ بتہائے قریش کو بام
کعبہ سے گرائین اور توڑین تو حضرت امیر علیہ السلام کو اپنے کاندھے پر بلند کیا
کہ اُن بتون کو گرادین چنانچہ احمد نے مسند مین اور ابویعلی موصلی نے مسند مین اور
خطیب نے تاریخ بغداد مین اور خطیب خوارزمی نے اربعین مین اور نطنزی نے
خصائص مین اور ایک جماعت کثیرہ نے اسی مضمون کو روایت کیا ہے اور
سنیون کے کتب مین لکھا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت
اُٹھنے کا ارادہ کرتے تھے علی علیہ السلام کا ہاتھ تھام لیتے تھے اور جس وقت بیٹھتے
تھے حضرت امیر علیہ السلام پر تکیہ کرتے تھے اور خصائص نطنزی مین روایت کی ہے کہ
جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطسہ فرماتے تھے تو حضرت امیر

کہتے ہین رَفَعَ اللّٰہُ ذِکْرَکَ یعنی خدا ذکر آپکا بلند کرے بعد اُسکے حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جواب
مین کہتے تھے اَعْلَی اللّٰہُ کَعْبَکَ یعنی خدا تمھارے کعب (قدم) کو بلند کرے اور جب حضرت رسولؐ غضبناک
ہوتے تھے تو سوا ے علیؑ کے کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی کہ حضرت سے بات کرے اور عایشہ سے روایت ہی کہ
مین نے حضرت رسولؐ کو دیکھا کہ حضرت نے علیؑ کو گلے سے لگایا اور اُنکے بوسے لیے اور دو مرتبہ فرمایا
کہ میرا باپ فدا ہو تجھ پر اے شہید یگانہ اور جب علیؑ موجود نہ ہوتے تھے تو حضرت رسولؐ فرماتے تھے
کہان ہی حبیب خدا اور محبوب رسولؐ خدا اور سنیون کے اکثر کتب مین روایت ہی کہ حضرت رسولؐ
نے ارشاد فرمایا کہ علیؑ مجھ سے ہی اور مین علیؑ سے ہون میری جانب سے میرے اور خدا کے احکام ادا
نہین کر سکتا مگر علیؑ اور ابن عبد البر نے استیعاب مین روایت کی ہی کہ رسول خداؐ نے ہجرت کی دوسرے
سال مین اپنی بیٹی فاطمہ علیہا السلام کو کہ سیدۂ زنان اہل جنت و نظیر مریم ہیں علیؑ سے تزویج کیا
اور حضرت فاطمہؑ سے کہا کہ تم کو مین نے ایسے شخص سے تزویج کیا کہ جو دنیا و آخرت مین سید و بزرگ
خلق ہے بہ تحقیق کہ اسلام اُسکا سب صحابہ سے مقدم ہے اور علم اُسکا سب سے بیشتر ہی اور
حلم اُسکا سب سے عظیم تر ہی اسما بنت عمیس کہتی ہین مین نے دیکھا کہ جسوقت رسولخداؐ نے
جناب سیدہ صلوات اللہ علیہما کا جناب امیر علیہ السلام سے عقد کر دیا تو ان دونون برگزیدگان
خدا کیلئے دعا مین نہایت مبالغہ کیا اور انکی دعا مین کسی اور کو شریک نہ کیا اور علی علیہ السلام
کیلیے اس طرح دعا کرتے تھے جس طرح کہ جناب فاطمہؑ کے لیے دعا کرتے تھے **مولف** کہتا ہی
کہ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ امیر المومنینؑ سزاوار خلافت و امامت ہین اور
ایسے شخص کے ہوتے کوئی دوسرا شخص حاکم اور امام نہین ہو سکتا اور اس حدیث آخیر
سے معلوم ہوا کہ جناب امیرؑ دنیا و آخرت مین سید و بزرگ خلق تھے اور اسلام و علم و
حلم مین سب سے مقدم و افضل تھے پس چاہیے کہ وہی خلیفۂ رسولؐ ہون نہ یہ کہ جس کو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ دنیا و آخرت مین سردار خلق کرین وہ دنیا مین ایک ادنی
شخص کا محکوم ہو اور یہ بھی اس روایت سے ثابت ہوا کہ ابو بکر کا سابق الاسلام ہونا
جیسا کہ بعض اشخاص شبہہ کرتے ہین غلط ہی **پانچوین دلیل** بیان مین اس بات کے ہی کہ
روایات مستفیضہ و اخبار صحیحہ و مقبولۂ اہل سنت سے یہ امر ثابت ہی کہ ہمیشہ حق جناب امیرؑ

کیساتھ تھا اور حضرت حق کیساتھ تھے اور جناب امیر علیہ السلام کبھی حق سے جدا نہ ہوتے تھے چنانچہ مناقب خوارزمی مین ابولیلی سے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے ارشاد فرمایا کہ بعد میرے ایک فتنہ ہوگا جب وہ فتنہ ظاہر ہو تو سب کو چاہیے کہ ملازمت علی بن ابی طالب کی اختیار کرین کہ علی حق و باطل کا جدا کرنے والا ہے مؤلف کہتا ہے کہ اس روایت سے ثابت ہوا کہ امیر المومنین بعد پیغمبر لائق اطاعت اور جدا کنندہ حق و باطل ہین اور جو خلافت بخلاف رائے حضرت واقع ہوئی وہ باطل تھی اور ابن عمر سے کتاب مذکور مین روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے ارشاد فرمایا کہ جو علی سے دوری کرتا ہے گویا مجھ سے دوری کرتا ہے اور جو کہ مجھ سے دوری کرتا ہے خدا سے دوری کرتا ہے اور ابو ایوب انصاری سے کتاب مذکور مین روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے عمار سے ارشاد فرمایا کہ اگر تم دیکھو کہ علی علیہ السلام ایک وادی مین جاتے ہین اور لوگ دوسری وادی مین جاتے ہین تو تم علی کے ساتھ جانا اور لوگون کو چھوڑ دینا کہ علی کسی کو راہ ضلالت کیطرف نہ لے چلین گے اور اپنا قدم راہ ہدایت سے باہر نہ لیجا وینگے اور کتاب مذکور مین ابوذر سے روایت کی ہے اور ابوذر نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے ارشاد فرمایا کہ علی حق کے ساتھ ہین اور حق علی کے ساتھ ہے آپس مین یہ دونون جدا نہ ہونگے جب تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آوین اور ابن حجر نے کتاب صواعق مین طبرانی سے روایت کی ہے کہ ام سلمہ نے کہا کہ مین نے رسولخدا سے سنا کہ حضرت کہتے تھے کہ علی قرآن کے ساتھ ہین اور قرآن علی کے ساتھ ہے آپس مین یہ دونون جدا نہ ہونگے یہان تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہون **چھٹی دلیل** ثبوت افضلیت جناب امیر المومنین کل صحابہ پر چنانچہ ابن ابی الحدید کہ سنیون کا عالم معتبر ہے بیان کرتا ہے کہ قول تفضیل امیر المومنین یہ ایک قول ہے قدیم الایام سے کہ صحابہ اور تابعین اس بات کے قائل تھے کہ امیر المومنین سب سے افضل ہین اور جملہ صحابہ مین عمار اور مقداد اور ابوذر اور سلمان اور جابر بن عبد اللہ اور بریدہ اور ابو ایوب اور سہل بن خنیف اور ابو الہیثم بن التیہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابو الطفیل اور عباس بن عبد المطلب سب اس امر کے قائل تھے اور ثعلبی کہ سنیون کا بہت بڑا مفسر ہے نقل کرتا ہے کہ یہ آیہ مصحف ابن مسعود مین کہ وہ صحابہ کبار مین سے تھے اس طرح تھا اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰاھِیْمَ وَ اٰلَ مُحَمَّدٍ عَلَی الْعَالَمِیْنَ

اور ابن حجر نے کتاب صواعق محرقہ مین فخر رازی سے نقل کیا ہی کہ اہل بیت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پانچ چیزون مین حضرت رسولؐ سے برابر ہین پہلے سلام مین کہ حق تعالی نے فرمایا ہی
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ اور خدا قرآن مین فرماتا ہی سَلَامٌ عَلیٰ اٰلِ یٰسِیْنَ دوسری تشہد
کی صلوات مین یعنی جس طرح تشہد مین آنحضرت پر درود بھیجتے ہین حضرت کی آل پر بھی درود بھیجا
جاتا ہی تیسرے طہارت مین کہ حق تعالی فرماتا ہی طٰہٰ یعنی اے طاہر اور اہل بیت کے لیے فرماتا ہے
وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا چوتھے صدقہ کے حرام ہونے مین یعنی جس طرح آنحضرتؐ پر صدقہ حرام تھا
اُنکے اہل بیتؑ پر بھی حرام تھا پانچوین محبت مین کہ حق تعالی فرماتا ہے فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ
اور اہل بیتؑ کے لیے فرماتا ہے قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبیٰ مولف
کہتا ہے کہ ابن حجر اور فخر رازی کی اس تقریر سے ثابت ہوا کہ اہل بیتؑ شریک پیغمبرؐ ہین صلوات
مین مگر اہل سنت نے اپنے تعصب سے آل کا لفظ صلوات سے نکال ڈالا ہی چنانچہ سوائے بعض
کے سب سنیونکی کتابون مین بعد اسم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جگہ صلی اللہ علیہ
وسلم لکھتے ہین اور آلہ نہین لکھتے دوسرے یہ امر ثابت ہوا کہ مثل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُنکے اہل بیتؑ گناہ اور خطا اور نسیان سے پاک ہین تیسرے یہ معلوم ہوا کہ علیؑ اور آل علی علیہم
السلام تمام عالم سے اشرف ہین پس یہ لوگ محکوم اور تابع نہین ہوسکتے اور حق الیقین اور باقی
کتب امامیہ مین اکثر حدیثین سنیون کی کتب معتبرہ سے لکھی ہین کہ وہ امامت علی بن ابیطالبؑ پر دلیل
واضح ہین مؤلف نے بخیال اختصار نہین لکھین **مطلب پانچوان** باقی گیارہ امامون کی
اثبات حقیت مین حق الیقین مین ملا محمد باقر مجلسیؒ نے لکھا ہی کہ اطلاق شیعہ کا اس شخص پر کرتے
ہین کہ بعد حضرت رسولؐ حضرت امیر المومنینؑ کو خلیفہ جانے اور امامیہ اثنا عشریہ اُس شخص کو
کہتے ہین کہ بارہ امامون کو تا حضرت مہدی صاحب الامر علیہ السلام امام اور خلیفہ خدا و رسول خدا
جانتے باین صورت کہ بعد حضرت رسولؐ علی بن ابی طالبؑ امام واجب الاطاعت ہین اور بعد اُنکے
امام حسنؑ بعد اُنکے امام حسینؑ بعد اُنکے علی بن الحسین زین العابدینؑ بعد اُنکے امام محمد باقرؑ بعد
اُنکے امام جعفر صادقؑ بعد اُنکے امام موسی بن جعفر الکاظمؑ بعد اُنکے علی بن موسی الرضاؑ بعد اُنکے
محمد بن علی التقیؑ بعد اُنکے علی بن محمد النقی بعد اُنکے حسن بن علی العسکریؑ بعد اُنکے حجۃ بن الحسن المہدیؑ

صلوات اللہ علیہم اجمعین اور ان سب اماموں کو معصوم سمجھے اور یہ اعتقاد کرے کہ
حضرت مہدی صاحب الزمان زندہ اور اکثر خلق کی نظرسے غائب ہیں اور حضرت ضرور ظاہر
ہونگے اور سب بدعتوں کو دور کرینگے اور عالم کو پر از عدالت کرینگے **مخفی** نہ رہے کہ سوا اس مذہب
امامیہ اثنا عشریہ کے اور سب مذہب باطل ہیں دلیل اس مذہب کے حق ہونیکی اور بارہ امام
کی امامت ثابت کرنے کا طریقہ مخالفین پر پانچ طریقوں سے ممکن ہے کہ حق الیقین میں بہ کمال تفصیل
مذکور ہے خلاصہ اُسکا تحریر کیا جاتا ہے **پہلا طریقہ** بنا بر نص حضرت رسول اور یہ دو قسم پر ہے ایک نص
اجمالی کہ حضرت رسول نے بارہ اماموں کی خبر دی ہے دوسری نص تفصیلی کہ حضرت رسول نے
جناب امیر کو خلیفہ کیا اور آنحضرت نے امام حسن کو اور امام حسن نے امام حسین کو اسیطرح صاحب زمان
تک ایک امام نے دوسرے امام کو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا اس مقام میں نص اجمالی کتب مخالفین
سے کئی طرح مختصراً لکھی جاتی ہے **پہلے** یہ کہ صاحب جامع الاصول نے صحیح بخاری اور مسلم سے جابر بن سمرہ
کی یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول خدا سے سنا کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بعد میرے بارہ امیر ہونگے
پس ایک کلمہ ارشاد فرمایا کہ میں نے اُسے نہ سُنا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ حضرت نے کیا فرمایا میرے
باپ نے کہا کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ وہ سب قریش سے ہیں اور کتاب المودۃ فی القربیٰ میں
سید علی ہمدانی نے یہ روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ وہ سب بنی ہاشم سے ہونگے اور دوسری
روایت جامع الاصول میں مذکور ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ امر خلق ماضی اور جاری رہیگا
جبتک کہ بارہ آدمی انکے حاکم و والی رہیں گے اور مسلم نے لبند دیگر جابر سے روایت کی ہے
جابر نے بیان کیا کہ میں نے اپنے باپ کے ہمراہ خدمت رسول خدا میں گیا میں نے سنا کہ حضرت
کہتے تھے کہ ہمیشہ یہ دین عزیز اور غالب اور بلند مرتبہ ہے بارہ خلیفہ تک آور مثل اسی مضمون کے
ابو جحیفہ اور عبدہ بن عمر اور عائشہ سے بھی روایت وارد ہے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں
عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ یہ امامت ہمیشہ قریش ہی میں رہیگی جبتک
کہ مخلوق خدا میں ایک متنفس بھی باقی رہے اور مثل اسی کے اکثر حدیثیں اہل سنت کی کتب میں
منقول ہیں چنانچہ حق الیقین میں چند حدیثیں نقل کی ہیں اور ہر عاقل یہ امر یقین جانتا ہے
کہ کسی فرقہ میں بجز مذہب شیعہ اثنا عشریہ بارہ امام قرشی و ہاشمی نسب نہیں ہوے -

دوسری دلیل یہ ہے کہ احادیث ثقلین اور مثل انکے جو بکثرت وارد ہین اور فریقین مین
متواتر اور مشہور ہین وہ امامت ائمہ اثنا عشر پر دلالت صریحہ رکھتی ہین چنانچہ منقول ہے کہ حضرت
رسولخدا نے فرمایا اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَینِ کِتَابَ اللہِ وَعِترَتِی یعنی مین تم مین دو بزرگ
چیزین چھوڑے جاتا ہون کہ ایک اُنمین سے قرآن ہے اور دوسرے میرے اہلبیت یہ سب حدیثین
اسی امر پر دلالت کرتی ہین کہ حضرت رسولخدا نے متابعت قرآن اور اہل بیت کا حکم فرمایا
اور ارشاد کیا کہ یہ دونون تا روز قیامت ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے تیسری دلیل
یہ ہے کہ ابن ابی الحدید نے صاحب حلیۃ الاولیا سے روایت کی ہے اور حموئی کی فرائد السمطین مین بھی
مذکور ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا جو شخص چاہے کہ زندگانی اُسکی مثل میری زندگانی کے ہو اور مرنا
اُسکا مثل میرے مرنے کے ہو اور جنت عدن کہ خدا نے اُسکو اپنے دست قدرت سے بویا ہے اور وہ میرا
مکان ہے اُسمین ساکن ہو تو چاہیے کہ بعد میرے ولایت علی بن ابیطالب اختیار کرے اور امامون
اور وصیون کے کہ جو اُسکے فرزند ہین پیروی کرے تحقیق کہ یہ سب میری عترت ہین اور
میری طینت سے پیدا ہوے ہین اور میرا علم و فہم خدا نے اُنھین کرامت فرمایا ہے پس میری امت
مین واے ہو اُس جماعت پر کہ جو اُنکی تکذیب کرے اور میرے حق کو اُسمین قطع کرے خدا
میری شفاعت اُن تک نہ پہونچاے چوتھی دلیل یہ ہے کہ حموئی نے فرائد السمطین مین اخطب
خوارزم سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ فاطمہ سر و سینہ و دل ہے میری اور دو
پسر اُسکے میرے میوۂ دل ہین اور شوہر اُسکا میرا نور بصر ہے اور اُسکی اولاد مین سے جو امام
ہین وہ امین پروردگار ہین یہ سب امام ایک ریسمان کشیدہ ہین درمیان خدا کے اور
درمیان خلق خدا کے جو شخص انکی متابعت کریگا وہ نجات پائیگا اور جو کہ انسے جدا ہوگا
وہ جہنم مین جائیگا اور علاوہ انکے اس قسم کی اور احادیث بھی کتب اہل سنت مین
بکثرت موجود ہین مخفی نہ رہے کہ سنیون کی ان احادیث معتبرہ سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ بعد نبی امام معصوم اور برحق یہی بارہ بزرگوار ہین اس مقام پر مضطر ہو کر اہل سنت
کہتے ہین کہ ہم بھی ان امامون کو مانتے ہین اور یہ اُنکا کہنا کذب محض ہے اس لیے کہ اگر ان ائمہ ذکر

کے زمانہ مین تھے اور ائمہ کے مخالف تھے سنیون نے انھین اپنا امام اور مجتہد اور پیشوا
کیون قرار دیا اور ائمہ ... ولد ... کیون کی چنانچہ ابوحنیفہ کے مناظرے حضرت امام
... دق ... کیساتھ مشہور ہین اور ایک ادنیٰ دلیل ان معصومینؑ کے چھوڑ دینے کی یہ ہے
کہ اگر سنیون کی کتابین انصاف سے دیکھی جائین تو ہر مقام پر ابن ادریس شافعی اور احمد بن حنبل
اور مالک اور ابوحنیفہ کا اجتہاد اور اُنکی روایتین موجود ہین اور ائمہ طاہرینؑ کی احادیث
کا کیا ذکر کسی مقام پر نام بھی نہین ہے اور بعض مخالفین کہ جو زیادہ عداوت رکھتے ہین اُنھون نے
بارہ امام کے معنی بدل دیے اور چند بادشاہان بنی امیہ کے اسما کہ جنکا فسق و فجور اور ظلم و
خونریزی مشہور آفاق ہے اُنھین بارہ مین امام شمار کیا چنانچہ جناب مستطاب افضل العلما سید محمد عباس
صاحب اعلی اللہ مقامہ جواہر عبقریہ مین لکھتے ہین کہ خلفاے حضرت خیر الانبیاؐ موافق احادیث
متفق علیہا کہ متواتر بالمعنی ہین بارہ آدمی ہوتے ہین اس مقام پر کلام اہل سنت کا اضطراب
رکھتا ہے معتمدین اہل سنت نے مثل قاضی عیاض و شیخ الاسلام ابن حجر کے لکھا ہے کہ بارہ امام سے
مراد یہ لوگ ہین خلفاء اربعہ اور معاویہ اور یزید اور عبد الملک اور اُسکے چارون بیٹے
یعنی ولید اور سلیمان اور ہشام اور یزید اور اُسکا بیٹا ولید لیکن ہر عاقل منصف یہ
یقین جانتا ہے کہ مراد پیغمبر خداؐ کی بارہ خلیفہ سے ائمہ طاہرینؑ ہین اور خلفاے بنی امیہ اور
بنی عباس تو بکثرت ہین بارہ شخص نہین ہین اپنی طرف سے بارہ اشخاص تجویز کرنا دعواے
بے دلیل و بے اصل ہے علاوہ اسکے سواے ہمارے ائمہ کے یہ اشخاص کہ جو خلیفہ قرار
دیے گئے ہین افعال شنیع اونکے اور نسب رذیل انکا کتب اہل سنت مین مذکور ہے
چنانچہ تفصیل اسکی جواہر عبقریہ مین مسطور ہے **طریق دوسرا** اثبات امامت کا افضلیت
ہے اسواسطے کہ یہ حضرات افضل و بہترین اہل زمین تھے چنانچہ کتب اہل سنت مین بھی فضائل
انکے موجود ہین اور بالخصوص ان بارہ امام کے فضائل مین اہل سنت نے اکثر کتابین تالیف
کی ہین ازانجملہ فصول مہمہ ابن صباغ مالکی و مطالب السئول ابن طلحہ شافعی و کفایۃ الطالب
محمد بن یوسف گنجی شافعی و تذکرۃ الخواص سبط ابن الجوزی حنفی ہے اور علاوہ اسکے بہت سے
کتب ہین اور ابن حجر سے متعصب کی صواعق مین بھی فضائل ان ائمہ علیہم السلام کے

بکثرت مذکور ہین اور ان احادیث کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان بارہ امام کا عالم مین نظیر نہ تھا پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو بہترین اہل روی زمین ہو وہ رعیت ہو جائے اور جو رتبہ مین کم ہو وہ امام ہو جائے کہ یہ امر عقلاً بھی جائز نہین ہو سکتا **طریق تیسرا** عصمت ہے مخفی نہ ہے کہ علمانے بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہے کہ امام کا ہر گنہ سے معصوم و پاک ہونا واجب ہے اور کوئی فرقہ تمام عالم مین عصمت امام کا قائل نہین ہے بجز فرقہ شیعہ اور کوئی شخص عالم مین ایسا نہین ہے کہ اسکو لوگ معصوم جانین بجز ان بارہ امامؑ کے پس سوا انکے اور کوئی امام نہین ہو سکتا اور اہلسنت تو انبیا کو بھی پوری طرحسے معصوم نہین جانتے تا بہ ابو بکر و عمر چہ رسید پس معلوم ہوا کہ سب مذہب باطل ہین اور مذہب شیعہ حق ہے **طریق چوتھا** معجزہ ہے چنانچہ ہر امام سے ان بارہ امامون سے معجزات بے انتہا ظاہر ہوئے اور واقعیت معجزات شیعون مین درجہ تواتر کو پہونچی ہے بلکہ سنی بعض بھی متواتر ہین چنانچہ ابن طلحہ شافعی نے مطالب السئول مین اور ابن صباغ نے فصول مہمہ مین اور جامی نے شواہد النبوۃ مین اور باقی علمانے ان ائمہ کے بہت سے معجزات نقل کئے ہین مگر لفظ معجزہ کا اطلاق نہین کیا ہے بلکہ کرامت کہتے ہین اگر اہلسنت یہ کہین کہ ہمارے مذہب مین شیعون کے معجزات متواتر نہین ہین اسوجہ سے ہم انکو صحیح نہین جانتے اور انکا اعتقاد نہین لاتے تو جواب اسکا یہ ہے کہ جسطرح منکرین و کفار جناب رسالتمآبؐ کے معجزون کو متواتر و صحیح نہین جانتے اور اعتقاد نہین لاتے اسی طرح اہلسنت بھی ائمہ کے معجزات کو صحیح و متواتر نہین جانتے پس جو جواب کہ اہلسنت کفار و منکرین معجزات جناب رسالتمآبؐ کو دینگے وہی جواب شیعہ بھی سنیون کو اثبات معجزات ائمہ معصومینؑ مین دینگے اور طریق اثبات امامت بہت ہین بلحاظ اختصار نہین لکھے۔

**مطلب چھٹا** بارھوین امام جناب صاحب زمانؑ کے حال مین اور حضرت کی کیفیت غیبت و ظہور مین کتب سنی و شیعہ سے جناب آخوند مجلسیؒ نے بحار کی تیرھوین جلد مین حضرت کا حال بہ تفصیل رقم کیا ہے اس مقام پر آگاہی مومنین کے لیے مختصر نقل کیا جاتا ہے حق الیقین مین مذکور ہے کہ شیخ صدوق محمد بن بابویہ بسند صحیح احمد بن اسحقؒ سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے بیان کیا کہ مین خدمت حضرت امام حسن عسکریؑ مین حاضر ہوا مین چاہتا تھا کہ ان حضرت سے سوال کرون کہ بعد آپکے کون امام ہوگا حضرت نے مجھسے سوال کے پیشتر فرمایا کہ اے احمد خدانے جس روز سے کہ آدمؑ کو

پیدا کیا ہی اب تک زمین کو حجت سے خالی نہین رکھا اور تا روز قیامت خالی نہ رکھیگا کوئی نہ
کوئی حجت خدا خلق پر ضرور رہوگا کہ اُسکی برکت سے حق تعالی اہل زمین کی بلاؤن کو دفع کرے
اور بسبب اُسکے آسمان سے مینہ برسائے اور برکتہاے زمین کو روئیدہ کرے مین نے
عرض کی یا ابن رسول اللہ بعد آپکے کون خلیفہ اور امام ہوگا حضرت اُٹھے اور دولت
سرا مین تشریف لے گئے اور پھر باہر رونق افزا ہوئے ایک صاحبزادہ تین برس کا مثل ماہ
شب چہاردہ حضرت کے دوش مبارک پر تھا حضرت نے فرمایا کہ اے احمد یہی بعد میرے
امام ہی اور اگر خدا اور حجتہاے خدا کے نزدیک گرامی نہ ہوتا تو مین تجھے اس فرزند کو نہ
دکھاتا اس فرزند کا نام اور کنیت موافق نام اور کنیت حضرت رسول ع کی ہی اور یہ فرزند
زمین کو پر از عدل کریگا بعد اسکے کہ زمین ظلم و جور سے مملو ہو جائے اے احمد اس فرزند کی اس
امت مین مثل خضر اور ذوالقرنین کی ہی اور خدا کی قسم کہ یہ فرزند میرا غیبت کبری اختیار کریگا
اور اسکی غیبت مین ہلاک ہونے اور گمراہ ہونے سے نجات نہ ملیگی مگر اُس شخص کو کہ جسے خدا
ثابت قدم رکھے اور اسکی امامت کا قائل ہو اور حق تعالی اُسے توفیق دے کہ جو اسکے زمانہ
فرج اور تعجیل ظہور کی دعا کرے مین نے عرض کی کہ کوئی علامت یا کوئی معجزہ ظاہر ہو سکتا ہے
تاکہ مجھے اطمینان قلب ہو جائے پس وہ صاحبزادہ زبان عربی مین بہ کمال فصاحت گویا ہو
اور ارشاد فرمایا کہ مین ہون بقیۂ خدا زمین مین اور دشمنان خدا سے انتقام لینے والا حضرت
نے فرمایا کہ اس معجزہ کو مشاہدہ کرنے کے بعد اب اسکی حالت دریافت نہ کر احمد کہتے ہین کہ
مین خدمت امام سے مسرور و رادشاد کام پھرا اور دوسرے دن پھر حضرت کیخدمت مین حاضر ہوا
اور مین نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ سرور میرا اُس چیز سے کہ جو آپ نے مجھ پر انعام فرمائے زیادہ
ہی لیکن اب ارشاد فرمائے کہ اس حجت خدا مین سنت خضرؑ و سنت ذوالقرنینؑ کیا ہی حضرت نے
فرمایا کہ اے احمد وہ سنت طول غیبت ہی مین نے عرض کی یا ابن رسول اللہ اسکی غیبت طولانی ہوگی
حضرت نے فرمایا ہان قسم بحق پروردگار عالم اسقدر طول ہوگا کہ اکثر لوگ جو اسکی امامت کے
قائل ہونگے وہ دین برحق سے پھر جائینگے اور باقی نہ رہینگے دین حق پر مگر وہ شخص کہ خدا نے
عہد ولایت ہمارا روز میثاق اُس سے لیا ہو اور اُسکے دل مین قلم قدرت سے ایمان کو لکھا ہے

اور اُسکو روح ایمان کیساتھ مؤید کیا ہو اے احمد یہ امر امور غریبہ خدا مین سے ہے اور
ایک راز ہے رازہاے پنہان خدا سے اور ایک غیب ہے غیبہاے خدا مین سے پس جو کچھ مین نے
تجھے عطا کیا ہے اُسے لے اور پوشیدہ رکھ اور شکر خدا بجا لا تا روز قیامت مقام علیین مین
ہمارا رفیق ہو اور یعقوب بن منقوص سے روایت کی ہے اُنھون نے بیان کیا کہ مین ایک روز
خدمت حضرت امام حسن عسکریؑ مین شرفیاب ہوا حضرت تخت پر بیٹھے تھے اور اُس تخت کی
داہنی طرف ایک حجرہ تھا اور اُس حجرہ کے دروازے پر پردہ پڑا تھا مین نے عرض کی اے
آقا میرے بعد آپکے اس امر امامت کا صاحب کون ہے حضرت نے فرمایا پردے کو اُٹھا
جب مین نے پردہ اُٹھایا تو ایک صاحبزادہ باہر تشریف لایا کہ قد مبارک اُسکا تقریباً
پانچ بالشت کا تھا اور سن شریف اُسکا آٹھ برس یا دس برس کا ہوگا جبین مبارک اُس
صاحبزادے کی کشادہ تھی اور روے اقدس سفید اور دیدہاے انور درخشان اور
دستہاے مطہر قوی اور زانوہاے مبارک پیچیدہ اور داہنے رخسار پر ایک تل تھا اور
سر پر ایک کاکل تھی وہ صاحبزادہ آکر اپنے پدر بزرگوار کے زانو پر جلوہ افروز ہوا حضرت
نے فرمایا کہ تمھارا امام یہی ہے پس وہ صاحبزادہ اُٹھا حضرت نے فرمایا اے فرزند
گرامی وقت معلوم تک کہ تیرے ظہور کے لیے مقرر ہوا ہے چلا جا مین دیکھتا تھا کہ وہ
صاحبزادہ داخل حجرہ ہوا بعد اسکے حضرت نے فرمایا اے یعقوب حجرے کو دیکھ
مین داخل حجرہ ہوا لیکن مین نے کسیکو اُس حجرے مین نہ دیکھا اور سنیون کی اکثر
کتابون مین اسطرح کے احادیث موجود ہین کہ جو حضرت صاحب الزمانؑ کی
خبر دیتے ہین چنانچہ ابوداوٗد نے سنن مین جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر زمانہ سے صرف ایک ہی روز باقی
رہجائیگا تو بھی ہر آئینہ خدا اہلبیتؑ سے ایک شخص کو مبعوث کریگا اور وہ
زمین کو عدالت سے مملو کریگا جس طرح کہ وہ جور سے مملو ہوگی اور نیز سنن ابوداوٗد
مین حضرت ام سلمہؓ سے منقول ہے کہ مین نے سنا کہ جناب رسالتمآبؐ فرماتے تھے کہ
مہدی میری عترت سے اولاد فاطمہؑ سے ہونگے اور نیز سنن ابوداوٗد مین ابوسعید

خدری سے منقول ہو کہ فرمایا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مہدی
مجھ سے ہونگے پیشانی اُنکی روشن ہوگی بینی اُنکی بلند ہوگی زمین کو وہ انصاف و عدل سے بھر دینگے
جسطرح کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اور حافظ ابو نعیم نے کہ مشہورین محدثین میں سے ہے کتاب اربعین
میں چالیس حدیثیں روایت کی ہیں کہ وہ سب مشتمل ہیں صفات اور احوال اور اسم و نسب جناب
صاحب الزمان پر اور اُن حدیثوں میں سے ایک یہ حدیث ہے کہ خلاصہ مضمون اُسکا یہ ہے کہ علی بن
ہلال اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ میں خدمت حضرت رسولؐ میں اُسوقت حاضر ہوا کہ حضرت دنیا سے
مفارقت فرمایا چاہتے تھے اور جناب فاطمہؑ حضرت کے سر کے پاس بیٹھی تھیں اور روتی جاتی تھیں
جب سیدہ کے رونے کی آواز بلند ہوئی تو حضرت رسولؐ نے اُنکی طرف سر اقدس بلند کیا اور
فرمایا کہ اے حبیبہ میری تمھارے رونے کا کیا سبب ہے فاطمہؑ نے عرض کی میں ڈرتی ہوں
کہ بعد آپکے میں ضائع ہو جاؤنگی (یعنی بعد آپکے آپکی اُمت مجھکو ضائع کریگی اور میری رعایت
نہ کریگی) حضرت نے فرمایا اے حبیبہ میری تو نہیں جانتی کہ خدا نے جب زمین پر نظر کی تو اپنے بندوں
سے تیرے باپ کو برگزیدہ کیا اور اُسکو مبعوث برسالت فرمایا پھر دوبارہ نظر کی تو اُسوقت تیرے
شوہر کو برگزیدہ کیا اور مجھ پر وحی نازل فرمائی کہ میں اُس سے تیرا نکاح کر دوں اے فاطمہ
خدا نے ہم اہلبیتؑ کو سات خصلتیں عطا کی ہیں کہ ہم سے پہلے نہ کسی کو عطا فرمائی تھیں
نہ عطا فرمائیگا میں خاتم پیغمبران ہوں اور خدا کے نزدیک گرامی ترین انبیا ہوں اور محبوب
ترین خلق ہوں اور میں تیرا پدر ہوں اور میرا وصی خدا کے نزدیک بہترین اوصیا اور
محبوب ترین اوصیا ہے اور وہ تیرا شوہر ہے اور ہمارا شہید خدا کے نزدیک بہترین
اور محبوب ترین شہدا ہے اور وہ حمزہ بن عبد المطلبؓ ہے جو تیرے باپ اور تیرے شوہر کا
عم بزرگوار ہے اور وہ شخص بھی ہم سے ہے کہ جسے خدا نے دو پر عنایت کیے ہیں کہ وہ بہشت
میں ملائکہ کے ساتھ پرواز کرتا ہے جہاں چاہتا ہے اور وہ تیرے باپ کا چچازاد بھائی
اور تیرے شوہر کا برادر ہے اور ہم سے ہیں سبطین اس امت کے اور وہ تیرے دونوں
بیٹے حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور وہ بہترین جوانان اہل بہشت ہیں اور قسم ہے اُس خدا کی کہ جسنے
مبعوث کیا کہ باپ ان دونوں کا ان دونوں سے بہتر ہے اور اے فاطمہؑ میں قسم کھاتا ہوں

اُس خدا کی جس خدا نے مجھ کو بحق و راستی پیغمبری کے لئے بھیجا ہے کہ حسنین ؑ کی اولاد مین مہدی
امت پیدا ہو گا اور وہ اُسوقت مین ظاہر ہو گا کہ دنیا ہرج و مرج سے مملو ہوگی اور فتنہ
وفساد ظاہر ہونگے اور راہین بند ہو جائینگی اور ایک دوسرے کو باہمدیگر غارت کرینگے
اور نہ کوئی پیر بچہ پر رحم کریگا اور نہ بچہ کسی بزرگ کی تعظیم کریگا اُسوقت حق تعالی حسنین ؑ کے
فرزندون مین سے اُس شخص کو ظاہر فرمائیگا کہ جو قلعہاے ضلالت کو فتح کریگا اور وہ قلوب
کہ جو حق سے غافل ہین اُنھین مفتوح کریگا اور جس طرح کہ مین نے اول زمانہ مین دین خدا پر
قیام کیا اُسی طرح وہ بھی آخر زمانہ مین دین خدا پر قیام کریگا اور جسطرح زمین جور سے مملو ہوگی
اُسی طرح وہ اُس زمین کو پر از عدل کریگا اے فاطمہ ؑ اندوہناک نہ ہو اور نہ رو خدا تجھ پر میری نسبت
رحیم تر اور مہربان تر ہے بسبب اُس منزلت کے کہ جو تجھے میرے نزدیک حاصل ہے اور
بہ سبب اُس محبت کے کہ جو تیری طرف سے میرے دل مین جاگزین ہے
اور خدا نے تجھے اُس شخص کے ساتھ تزویج فرمایا ہے کہ حسب اُسکا کل
مخلوق سے بزرگتر اور منصب اُسکا سب سے گرامی تر ہے اور وہ رعیت کی نسبت رحیم ترین مردم
اور برابر تقسیم کرنے مین عادل ترین مردم ہے اور احکام الٰہی کی نسبت بیناترین مردم ہے اور
مین نے خدا سے سوال کیا ہے کہ تو میرے اہل مین سب سے پہلے مجھ سے ملحق ہو مؤلف کہتا ہے کہ جناب
رسولخدا ؐ نے حضرت مہدی ؑ کی نسبت حسنین ؑ کی طرف اس جہت سے فرمائی کہ حضرت ان دونون بزرگوارون
کی نسل سے ہین چنانچہ حضرت امام محمد باقر ؑ کی والدۂ ماجدہ حضرت امام حسن ؑ کی بیٹی تھین الغرض حضرت
مہدی ؑ کی خبر سنیون کی روایات سے صاف ظاہر اور حضرت کی خبر ولادت بھی کتب اہل سنت
مین مثل جمہ وغیرہ موجود لکن مقام تعجب ہے کہ اہلسنت ان احادیث پر نظر نہین کرتے اور
حضرت کا انکار کرتے ہین کبھی اسکا تعجب ہے کہ اسقدر عمر کیونکر ہو سکتی ہے اور حضرت کیون غائب
ہین حالانکہ دلائل و براہین اور جواب شبہات مخالفین شیعون کے کتب مین موجود ہین چنانچہ
بحار کی تیرھوین جلد اور حق الیقین اور جواہر عبقریہ اور استقصاء الافحام مین یہ بحث بہ تفصیل مذکور
ہے سوا اسکے اہلسنت انبیا مین حضرت خضر ؑ الیاس ؑ حضرت ادریس ؑ حضرت عیسیٰ ؑ اور اشقیا مین شیطان
اور دجال وغیرہ کو آجتک زندہ جانتے ہین مگر بسبب تعصب جناب صاحب الزمان ؑ کی زندہ رہنے کا

انکار کرتے ہین حالانکہ جسطرح یہ انبیا زندہ ہین اُسی طرح صاحب الامرؑ کا زندہ رہنا بھی
مقام تعجب نہین ہوسکتا اور اہلسنت کا یہ کہنا کہ اگر جناب صاحب الزمانؑ پیدا ہو چکے ہین اور
زندہ ہین تو کیون غائب ہین جواب اسکا یہ ہی کہ ہر فعل نبیؑ اور امام کی مصلحت ہم کو معلوم
ہونا ضرور نہین ہی جسطرح بہ مصلحت شعب ابی طالبؑ مین یا غار مین جناب رسالتمآبؐ غائب
ہوئے تھے یا اور انبیا بھی مثل حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ و ادریسؑ و یونسؑ بہ مصلحت بنا بر حکم خدا غائب
ہوئے تھے اُسی طرح امام زمانؑ بھی بہ مصلحت بنا بر حکم خدا غائب ہین پس جو جواب ان انبیا کی
غیبت کا اہلسنت دینگے وہی جواب امام زمانؑ کی بھی غیبت کا ہوگا اور مثال امام زمانؑ کی
بعینہ مثل آفتاب کی ہی کہ کسی شہر مین آفتاب نکلتا ہی اور کسی شہر مین بہ سبب ابر کے نظر نہین آتا
مگر باوجود ابر نور آفتاب سے لوگ منتفع ہوتے ہین اگر کوئی احمق کہے کہ آفتاب ابر مین کیون
غائب ہو گیا اور ایسے آفتاب سے جو ابر مین غائب ہو کیا نفع ہی یا ابر کی حالت مین آفتاب
کے وجود سے انکار کرے تو یہ کلام اُسکا لغو ہوگا لوگ اُسے مجنون کہینگے اسی طرح دشمنان
اہلبیت کا بھی یہ مقولہ کہ اگر جناب صاحب العصرؑ پیدا ہو چکے ہین تو کیون غائب ہین اور
حضرت کی امامت کا اس حال مین کیا فائدہ ہی یا یہ کہ چونکہ حضرت ظاہر نہین ہین لہذا
وہ موجود ہی نہین ہین قابل اعتنا نہین ہوسکتا حضرت کے قدم کی برکت سے انواع و
اقسام کی بلائین دفع ہوتی ہین گنہگارون پر عذاب نازل نہین ہوتا مومنین بہ سبب
انتظار ظہور مثاب ہوتے ہین منکرین کے قلوب و ایمان کا امتحان ہوتا ہی وہ مستحق
جہنم ہوتے ہین زمین پر مینہ برستا ہی زمین سے دانہ پیدا ہوتا ہی زمین پر برکتین نازل ہوتی ہین
اسی طرح وجود حضرت کی برکت سے بیشمار فائدے پہونچے ہین جیسا کہ زمانہای سابق مین
وجود انبیا سے تمام عالم مین فیض پہونچتا تھا اگرچہ وہ غائب یا مظلوم رہتے تھے چنانچہ قول
خداوند عالم وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ اس مطلب پر شاہد ہین

**مطلب ساتوان بیان رجعت مین** کتاب حق الیقین مین مذکور ہی ضروریات مذہب امامیہ
سے اقرار رجعت ہی یعنی قیامت کے پہلے زمانۂ حضرت قائمؑ مین ایک جماعت نیکون کی
اور ایک جماعت بدون کی محشور ہوگی نیکون کو اس لیے زندہ کرینگے کہ وہ زمانۂ

دولت ائمہ دیکھ کر خوش ہون اور کسی قدر دنیا مین حسنات کا صلہ پاوین اور بد اس لیے زندہ کیے جائینگے تاکہ عذاب دنیا مین قبل از عذاب آخرت مبتلا ہون اور وہ سلطنت کہ جسکی نسبت راضی نہ تھے کہ اہل بیتؑ کو پہونچے وہ اہل بیت کے اختیار مین دیکھین اور شیعیان اہل بیتؑ دشمنان دین سے انتقام لین اور باقی مخلوقات قبرون مین رہینگے یہانتک کہ قیامت مین محشور ہون چنانچہ احادیث مین وارد ہے کہ رجعت مین رجوع نہین کرتا مگر وہ شخص کہ جو محض ایمان رکھتا ہو یا محض کفر رکھتا ہو لیکن اور مخلوق اپنے حال پر چھوڑی جائیگی اور شیخ ابن بابویہ کتاب من لایحضر مین حضرت صادقؑ سے روایت کرتے ہین کہ وہ شخص ہم سے نہین ہے کہ جو رجعت کا ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال جانتا ہو اور مجلسیؒ لکھتے ہین کہ مین نے کتاب بحار مین دو سو حدیثون سے زائد چالیس مصنفین علمائے امامیہ سے کہ وہ پچاس اصل معتبر مین ایراد کرتی ہین لکھی ہین جس شخص کو شک ہو اُس کتاب کی طرف رجوع کرے اور جو آیتین کہ تفسیراً اُنکی برجعت ہوئی ہے وہ متعدد ہین بخیال اختصار چند آیتین لکھی جاتی ہین (۱) یَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا یعنی جس روز کہ مبعوث کرینگے ہم ہر امت مین سے ایک فوج اُس جماعت سے کہ جو تکذیب کرتی ہے ہماری آیات کی احادیث کثیرہ مین حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیہ رجعت کے باب مین نازل ہوا ہے کہ خدا ہر امت سے ایک ایک گروہ زندہ کریگا اور آیۂ قیامت یہ ہے کہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہے کہ وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا یعنی محشور کرینگے ہم اُنکو پس نہ چھوڑینگے ہم ایک کو بھی اُنہین سے کہ زندہ نہ کرین حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مراد آیات سے قول خدا مِمَّنْ یُّکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا مین امیر المومنین اور ائمہؑ ہین یعنی لوگون نے ان حضرات کے فضائل کا انکار کیا اور اُنکی تکذیب کی (۲) حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّۃً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ یعنے جسوقت کہ واجب ہو عذاب خدا اُن پر یا یہ کہ جسوقت کہ نازل ہو عذاب اُن پر نزدیک قیامت کے باہر لائینگے واسطے اُنکے ایک دابہ زمین سے کہ باتین کرے اُن سے بہ تحقیق کہ لوگ تھے کہ ہمارے آیات کا یقین نہ رکھتے تھے احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہے کہ اس مقام پر

دابہ سے مراد حضرت امیرالمومنینؑ ہین کہ حضرت قریب قیامت ظاہر ہونگے اور عصائے
موسیٰؑ اور انگشتری سلیمانؑ اُنکے پاس ہوگی اور عصا کو مومن کی آنکھون کے درمیان
مین لگا دینگے کہ اُس سے نقش ہوجائیگا کہ یہ شخص مومن ہے حقا اور انگوٹھی کو کافر کی
دونون آنکھون کے درمیان مین لگا دینگے کہ اُس سے نقش ہوجائیگا کہ یہ شخص کافر ہے
حقا اور سُنی بھی مثل ان اخبار کے اپنے کتب مین عمارؓ اور ابن عباسؓ وغیرہ سے روایت
کرتے ہین اور صاحب کشاف نے بھی روایت کی ہے کہ دابہ مقام صفا سے باہر نکلیگا اور
اُسکے پاس عصائے موسیٰؑ اور انگشتری سلیمانؑ ہوگی پس عصا کو محل سجود مومن پر یا دو
آنکھون کے درمیان مین لگائیگا اُسوقت ایک نقطہ سفید پیدا ہوگا کہ تمام مُنہ اُس
مومن کا اُس نقطہ سے مانند ستارہ درخشان روشن ہوجائیگا کہ اُسکی دونون آنکھون کے
درمیان مین لکھا جائیگا مومن اور انگوٹھی کو بینی کافر پر لگائیگا پس وہ مقام سیاہ ہوجائیگا
اور بسبب اُسکے تمام منہ سیاہ معلوم ہوگا یا اُسکی دونون آنکھون کے درمیان لکھا جائیگا
کافر اور صاحب کشاف لکھتا ہے کہ بعض قرأ تُكَلِّمُهُمْ بے تشدید پڑھتے ہین یعنی مجروح
کریگا اُنکو اور احادیث سنی و شیعہ مین یہ امر وارد ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ مکرر خطبون مین
فرماتے تھے کہ مین صاحب عصا و میسم ہون یعنی جس چیز سے داغ کرتے ہین اور سنی ابو ہریرہ
اور ابن عباسؓ اور اصبغؓ بن نباتہ وغیرہ سے روایت کرتے ہین کہ دابۃ الارض حضرت
امیرالمومنین ہین اور ابن ماہیار نے کتاب ما نزل من القرآن فی الائمۃ مین اصبغ
بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ اصبغ کہتے ہین کہ معاویہ میری طرف مخاطب ہوا اور اسنے
کہا کہ تم گروہ شیعہ گمان کرتے ہو کہ دابۃ الارض علی بن ابیطالبؑ ہین مین نے کہا کہ ہم
تنہا نہین کہتے یہودی بھی یہی کہتے ہین معاویہ نے ایک عالم یہود کو بلایا اور پوچھا کہ
تم اپنی کتابون مین ذکر دابۃ الارض پاتے ہو اُسنے کہا ہان معاویہ نے کہا دابۃ الارض
کیا چیز ہے اُنھون نے جواب دیا کہ وہ ایک شخص ہے معاویہ نے کہا کہ جانتے ہو اُسکا کیا
نام ہے اُنھون نے بیان کیا کہ الیا معاویہ نے کہا ایلیا علیؑ سے نزدیک ہے (۳) قول
حق تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ یعنی تحقیق کہ

جسنے تجھ پر واجب کیا قرآن ہر آئنہ تجھ کو پھیریگا طرف محل عود کے اور احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ اس آیہ کر رجعت حضرت رسول ص جانب دنیا عالم رجعت مین مراد ہی حق الیقین مین منقول ہی کہ سعید بن عبد اللہ رح نے بصائر مین امام جعفر صادق ع سے روایت کی ہے کہ شیطان نے خدا سے سوال کیا کہ مجھے اُس روز تک مہلت دے کہ جس روز قیامت مین آدمی زندہ کیے جائین حق تعالی نے فرمایا کہ تجھ کو مہلت دی مین نے روز وقت معلوم تک جب وہ روز معلوم ہوگا تو شیطان مع اتباع ظاہر ہوگا اور اتباع شیطان جسکے ہمراہ وہ لوگ ہین کہ جن لوگون نے روز خلقت آدم سے تا روز رجعت آخری جناب امیر کی تابعیت شیطان کی ہی راوی نے پوچھا کہ جناب امیر ع کیلیے کیا بہت سی رجعتین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ ہان بہت سی رجعتین ہونگی اور جو امام جس زمانہ مین تھا اُس زمانے کے اشخاص نیک و بد اُس امام کے ساتھ رجعت کرینگے تاکہ حق تعالی مومنون کو کافرون پر غالب فرماے اور مومنین اُن سے انتقام لین پس جب وہ روز ہوگا کہ حضرت امیر ع مع اصحاب رجعت فرماینگے اور شیطان بھی مع اتباع قریب کوفہ کنار آب فرات آئیگا اور باہم ملاقات ہوگی تو ایسی لڑائی ہوگی کہ کبھی نہ ہوئی ہو گویا مین دیکھتا ہون کہ کچھ اصحاب حضرت کے سو قدم پیچھے ہٹ گئے ہین اور بعضون نے اپنے پانوْن فرات مین ڈال دیے ہین اس اثناء مین ایک ابر آسمان سے اُتریگا کہ وہ ملائکہ سے مملو ہوگا اور رسولخدا ص کے ہاتھ مین ایک حربہ نور ہوگا اور حضرت اُس ابر کے سامنے ہونگے جب نظر شیطان رسولخدا ص پر پڑیگی تو پچھلے پانوْن بھاگیگا اُسوقت اُسکے اتباع کہین گے کہ اب تو فتح ہوچکی تو اب کہان بھاگا جاتا ہی شیطان جواب دیگا کہ مین وہ دیکھتا ہو کہ تم اُسکو نہین دیکھتے مجھے خداوند عالم سے خوف معلوم ہوتا ہی پس جناب رسولخدا ص شیطان کے قریب تشریف لیجائینگے اور ایک حربہ اُسکے دونون شانون کے درمیان مین مارینگے کہ شیطان اور اُسکے سب اصحاب ہلاک ہوجائینگے بعد اسکے سب بندگان خدا خدا کی بوحدانیت پرستش کرینگے اور کسی کو خدا کا شریک نہ جانینگے اور جناب امیر ع چوالیس ہزار برس بادشاہی کرینگے یہانتک کہ حضرت کے ایک ایک شیعہ کے ایک ایک

ہزار لڑکے پیدا ہونگے پس اُسوقت دو باغ سبز جنکو حق تعالیٰ نے سورۂ رحمٰن مین
مُدۡهَامَّتَانِ فرمایا ہی مسجد کوفہ کے دو جانب پیدا ہونگے اور جناب امام جعفر صادقؑ
سے منقول ہی کہ حساب خلائق ایام رجعت مین قبل از قیامت جناب امام حسینؑ کیساتھ
ہوگا علی بن ابراہیم نے اپنی تفسیر مین شہر بن حوشب سے روایت کی ہی کہ حوشب نے بیان
کیا کہ مجھ سے حجاج نے کہا کہ قرآن مین ایک آیت ہی کہ اُسکی تفسیر نے مجھ کو عاجز کیا ہی
اور اُسکے معنی میری سمجھ مین نہین آتے وہ آیت یہ ہی وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا
لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ یعنی کوئی نہین ہی اہل کتاب سے مگر یہ کہ ایمان لاتا ہی ساتھ حضرت عیسیٰؑ
کے قبل اپنے مرنے کے حالانکہ قسم بخدا کہ مین حکم کرتا ہون قتل یہودی و نصرانی کے لیے اور
مین اُسکے لبون کو دیکھتا رہتا ہون مگر اُسکے لب جنبش نہین کرتے یہانتک کہ یہودی یا
یا نصرانی مرجاتا ہی مین نے کہا کہ اے امیر اس آیت کے یہ معنی نہین ہین جو تم سمجھے ہو اُسنے کہا
پھر کیا معنی ہین مین نے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰؑ پیش از قیامت آسمان سے نازل ہونگے پس
کوئی یہودی و نصرانی باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ اُنکے مرنے سے قبل ایمان لائیگا
اور حضرت عیسیٰؑ امام زمانؑ کے پیچھے نماز پڑھینگے حجاج نے کہا واے ہو تجھ پر تو نے یہ معنی
کس سے سنے مین نے کہا کہ یہ معنی مین نے امام محمد باقرؑ سے سنے ہین حجاج نے کہا قسم بخدا یہ معنی
جو تجھے حاصل ہوے ہین چشمۂ صاف سے حاصل ہوے ہین اور کلینی اور صفار نے حضرت امام
محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ جناب امیرؑ نے ارشاد فرمایا کہ خدا نے مجھ کو چھ چیزین عطا کی ہین علم موت
و بلایا اور حکم کرنا خلائق مین بحق اور اور مین ہون صاحب جنتون کا اور صاحب دولتون کا
اور مین ہون صاحب عصا اور میسم اور مین ہون وہ دابۃ الارض کہ خلق سے کلام کرونگا
حضرت امام رضاؑ سے روایت ہی کہ جو شخص وحدانیت خدا اور رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا
اقرار کرے اور معراج اور سوال نکیرین اور حوض کوثر اور شفاعت اور خلق بہشت و دوزخ
اور صراط اور میزان اور بعث و نشور اور جزا اور حساب کا ایمان لائے پس وہ شخص بحق
و راستی ایمان لایا اور ہم اہل بیت کے شیعون مین سے ہی اور اس باب مین احادیث
بکثرت وارد ہین چنانچہ اکثر احادیث مجلسیؒ نے بحار مین نقل کئے ہین اور اس باب مین

شک نہین ہی کہ اصل رجعت فی الجملہ متواتر بالمعنی ہی جو شخص اسمین شک کرے ظاہر یہ ہی کہ وہ
منکر حشر قیامت بھی ہی اور جو امور نصوص متواترہ سے ثابت ہون فقط استبعادات وہم سے انکا انکار
محض بیدینی ہی اور خلاصہ اس بحث کا یہ ہی کہ رجعت بعض مومنون کی اور بعض کافرون اور منافقون کی
متواتر ہی اور انکار اسکا باعث خروج دین تشیع سے ہی اور بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ ہر
امام کیلئے رجعت بہ ترتیب حالت امامت ہوگی واللہ یعلم **فصل پانچوین معاد کے**
**بیان مین** اس فصل مین سترہ مطلب ہین پہلا مطلب معنی معاد کے بیان مین کتاب حق الیقین
مین مذکور ہی کہ معاد کے معنی لغت مین تین طرحسے آئے ہین پہلے عود کرنا اور رجوع کرنا ایک حال
سے دوسرے حال کیطرف یا عود اور رجوع کرنا ایسے حال کیطرف کہ اُس سے منتقل ہوا ہو دوسرے
مکان عود تیسرے زمانۂ عود اور اس مقام پر مراد یہ ہی کہ روح کا حیات کی طرف عود کرنا تاکہ
اُن اعمال نیک و بد کی جزا کہ جو حیات دنیا مین کیے ہین حاصل کرے اور یہ تین معنی جو بیان
ہوے سب کی رجوع ایک ہی مطلب کی طرف ہی اور معاد کی دو قسمین ہین ایک معاد روحانی
دوسرے جسمانی معاد روحانی یہ ہے کہ روح کا بعد مفارقت بدن باقی رہنا پس اگر انسان
نیکوکارون مین سے ہے تو روح مسرور و خوش رہیگی اور اگر بدکارون مین سے ہے تو معذب
و مغموم رہیگی چنانچہ فلاسفہ اسی معاد کے قائل ہین اور بہشت و دوزخ اور پاداش و عقاب
کو انھین دو حالتون سے تاویل کرتے ہین اور معاد جسمانی یہ ہی کہ یہی بدن قیامت مین
عود کرین اور دوبارہ ان مین روحین داخل ہون اور اگر اہل ایمان و سعادت ہین
تو اسی جسم سے داخل بہشت ہون اور اگر اہل کفر و شقاوت ہین تو داخل جہنم ہون
اور آتش جہنم مین معذب رہین اور یہ امر ضروریات دین اسلام مین سے ہی بلکہ
اس مقولہ پر اتفاق جمیع اہل ملل کا ہی اور یہود و نصاریٰ بھی اسکے قائل ہین اور کتب
الٰہی اسپر ناطق ہین خصوصاً قرآن مجید کہ اکثر آیتین اُسکی اس معنی پر دلالت صریحہ رکھتی
ہین اور قابل تاویل نہین ہین **دوسرا مطلب** موت کے حق ہونے مین اور ذکر ان چیزون
کا جو موت سے متعلق ہین کتاب حق الیقین مین احادیث متعددہ منقول ہین اُن احادیث
کا خلاصہ لکھا جاتا ہی پس واجب ہی جاننا اور اقرار کرنا ہر زندہ کیلئے سوائے خدا کے

موت ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کل نفس ذائقة الموت اور کسی ممکن کو حیات ابدی نہین ہے اور
ملک الموت کا بھی اقرار کرنا باین معنی ضرور ہے کہ خدا نے حضرت عزرائیل کو قبض ارواح کیلیے معین
فرمایا ہے اور اُنکا اور فرشتون کو فرمانبردار کیا ہے کہ وہ سب حضرت عزرائیل ہی کے حکم سے قبض ارواح
کرتے ہین اور اُنھین روحین سپرد کردیتے ہین اور اس باب مین جو آیتین وارد ہین اگرچہ اُنکے
مفاد مین بعض لوگون کو بظاہر اختلاف معلوم ہوتا ہے کہ بعض آیات مین خدا نے قبض ارواح
کی اپنی طرف نسبت دی ہے اور بعض آیات مین ملک الموت کیطرف نسبت دی ہے اور بعض آیات
مین ملائکہ کیطرف نسبت دی ہے لیکن درحقیقت انمین اختلاف نہین ہے کیونکہ علما ان آیات کا
مطلب اسطرح جمع فرماتے ہین کہ بحکم خدا بعض اشخاص کی قبض روح ملک الموت کرتے ہین اور بعض
کی قبض روح ملائکہ کرتے ہین اور ملک الموت کو دیدیتے ہین اور ملک الموت سب روحین قبض
کرکے خدا کی جناب مین لیجاتے ہین اور احادیث معراج مین طریقہ ہاے متعددہ سے وارد ہوا ہے
کہ حضرت رسولخدا نے ملک الموت کو آسمان اول پر دیکھا اور آپنے پوچھا کہ تم آن واحد مین
کسطرح متعدد روحین قبض کرتے ہو حالانکہ بعض اشخاص مشرق مین اور بعض مغرب مین ہین
اُنھون نے عرض کی کہ مین روحون کو بلاتا ہون وہ بلانے سے چلی آتی ہین اور بنا بر دوسری
روایت کے بیان کیا کہ تمام دنیا میرے نزدیک مثل ایک کاسہ کے ہے کہ جسطرح بندگان
خدا کے سامنے کاسہ رکھا ہو جسطرف سے وہ چاہین ہاتھ بڑھاکے لقمہ اُٹھالین اور دنیا میری
نزدیک مثل ایک درہم کے ہے کہ جسطرح بندگان الہی کے ہاتھ مین درہم ہو جسطرف چاہین اُسے
پھیر دین مگر چونکہ ایمان اجمالی کافی ہے پس تفحص ان تفصیلون کا ضرور نہین ہے اور انکار
ملک الموت اور تاویل کرنا اُسے قواے بدنی یا نفوس فلکی یا عقل فعال کے ساتھ جیسا
حکما کہتے ہین کفر ہے اور اس باب مین اختلاف ہے کہ آیا حیوانات کی روح ملک الموت
قبض کرتے ہین یا اور فرشتے قبض کرتے ہین جناب آخوند مجلسی ملا محمد باقر فرماتے ہین کہ کوئی
نص صریح اس باب مین نظر سے نہین گذری اور فکر اسمین ضرور نہین ہے اجمالاً جاننا چاہیے کہ حیات
اور موت سب حیوانات کی قدرت خدا سے ہے اور وہی سب کا زندہ کرنے والا اور مردہ کرنے
والا ہے اور ہوسکتا ہے کہ ملک الموت بھی قبض روح کرتے ہون اور ملائکہ بھی قبض روح کرتے ہون

اسلیے کہ خدا کے کارکن بہت ہین اور حق الیقین مین فرماتے ہین کہ واجب ہی اقرار کرنا اُن چیزون کا
کہ جو اخبار صحیحہ معتبرہ مین وارد ہوئی ہین مثل سکرات موت اور شدت جان کندن اور
کیفیات موت اور جناب رسول خداؐ اور ائمہ ہدیٰؑ کا وقت قبض روح مؤمنین بشارت
دینا اور آسانی مرگ کیلیے تشریف لانا اور کافرون اور منافقون اور مخالفون کی قبض روح
کیوقت زیادتی شدت اور صعوبت مرگ اور عذاب ابدی کی خبر دینے کو آنا اور اس باب مین
فکر کرنا نہ چاہیے کہ تشریف لانا ان حضرات کا ہر میت کے پاس کسطرح سے ہی اور میت انھین
کسطرح دیکھتی ہی اور یہ حضرات جسد اصلی سے تشریف لاتے ہین یا جسد مثالی سے رونق افزا
ہوتے ہین اسلیے کہ ان امور مین فکر کرنا بسا اوقات موجب وسواس کا ہوتا ہی اور احادیث
معتبرہ مین حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جب وقت وفات مؤمن آتا ہی تو خدا دو ہوائین اُسکے
لیے بھیجتا ہی ایک ہوا کا نام منسیہ ہے اور ایک کا نام مسخیہ ہی پس منسیہ خیال اہل و مال بھلا دیتی
ہی اور مسخیہ اُسے جان دینے پر سخی اور راضی کرتی ہی اور جب ملک الموت قبض روح کیلیے تشریف
لاتے ہین تو اُس سے کہتے ہین کہ اے دوست خدا جزع نہ کر قسم ہی اُس خدا کی کہ جسنے محمدؐ کو
حق کے ساتھ بھیجا ہی کہ مین تجھ پر تیرے پدر و مادر سے مہربان تر اور شفیق تر ہون اپنی
آنکھین کھول اور دیکھ پس اُس شخص کو جناب رسول خداؐ اور امیر المومنینؑ اور فاطمہؑ
اور حسنؑ اور حسینؑ اور باقی آئمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین نظر آتے ہین اُسوقت
عزرائیل کہتے ہین کہ یہ رسول خداؐ اور تیرے ائمہ ہین کہ تو انکا رفیق ہوگا پس وہ شخص آنکھین
کھولتا ہی اور اُنکو دیکھتا ہی اور منادی اُسکو خدا کی طرف سے آواز دیتا ہی یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ
الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ
اس آیہ کے معنون مین حضرت فرماتے ہین کہ اے وہ نفس کہ مطمئن ہوا تو محمدؐ اور اہلبیت
محمدؐ کیطرف اپنے پروردگار کیجانب رجوع کر اُس حالت مین کہ راضی ہوا تو اپنے ائمہؑ کی
ولایت کا اور یہ سبب ثواب و اجر پسندیدہ ہوا تو پس داخل ہو میرے بندون مین یعنی
محمدؐ اور اہلبیت محمدؐ کے ساتھ میری بہشت مین داخل ہو اُسوقت کوئی چیز اُس
میت کو اس امر سے بہتر نہین معلوم ہوتی کہ روح اُسکی مفارقت کرے اور منادی

سے ملحق ہو جائے احادیث دیگر مین وارد ہو کہ مومن کے وقت مرگ جناب رسول خدا اور جناب
اور ائمہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور حضرت جبرئیل آتے ہین اور ملک الموت کو سعی کرتے
ہین کہ نرمی و مدارا قبض روح کرو اور اُس مومن کو بشارت بہشت دیتے ہین اور جب کافر کا وقت
موت آتا ہو تو اُسوقت بھی یہ حضرات تشریف لاتے ہین اور ملک الموت سے فرماتے ہین کہ بہ سختی و
دشواری اسکی قبض روح کرو کہ یہ ہمارا دشمن ہو اور عذاب خدا اور عذاب دوزخ سے اُسے ڈراتے ہین
مطلب تیسرا احوال عالم برزخ مین کتاب حق الیقین مین مذکور ہو کہ عالم برزخ اور اُسکے
ثواب و عقاب کی تصدیق کرنا ضرور ہو اور بعد مفارقت بدن روح کا باقی رہنا اور منکر و نکیر کا قبر مین
سوال کرنا بھی ضرور ہو اور برزخ موت سے قیامت تک کی مدت کو کہتے ہین اور جب میت کو دفن کرتے
ہین تو سوال کیلیے دو فرشتے آتے ہین اور خدا سرے تا کمر بدن میت مین روح کو داخل فرماتا
ہو وہ فرشتے میت کو بٹھاتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین اور جس سے سوال کرتے ہین بعض
اُنمین بعد سوال راحت و نعمت مین ہو جاتے ہین اور بعض عذاب و شدت مین مبتلا ہو جاتے ہین اور
سوال اور ضغط اور فشار قبر اسی بدن پر ہوتا ہو اور باقی امور برزخ روح کے ساتھ متعلق ہین
اور تفصیل ان مطلبون کی مطالب آیندہ مین ہو گی مطلب چوتھا بقاے روح کے بیان مین
حق الیقین مین مذکور ہو کہ بعد مفارقت بدن روح کے باقی رہنے مین شک نہین ہو اور احادیث
کثیرہ مین طریق شیعہ و سنی سے مذکور ہو کہ بعد مفارقت بدن روح ایک بدن لطیف سے متعلق ہوتی
ہو کہ وہ بدن لطیف مثل بدن دنیا کے ہوتا ہو اور لطافت مین مثل بدن ملائکہ اور جنات کے
ہوتا ہو اور اُسی بدن سے روح حرکت کرتی ہے اور بعد وفات انبیا اور اوصیا کے ظاہر ہونے
مین احادیث کثیرہ وارد ہوے ہین مثل اسکے کہ حضرت امیر المومنین نے حضرت رسولخدا کو
مسجد قبا مین ابو بکر کے تئین دکھا دیا اور حضرت امام حسن نے حضرت امیر المومنین کو مع اصحاب
دیکھا اور حضرت صادق کا حضرت امام محمد باقر کو دیکھنا اور حضرت امیر کا حضرت یوشع کو دیکھنا
اور اُنسے باتین کرنا اور ملاقات کرنا اور مثل ان روایات کے بصائر الدرجات وغیرہ مین بطریق
متعددہ روایات دیگر بھی منقول ہین اور بعض علما کا مختار یہ ہے کہ ان حضرات کا ظہور
اجسام مثالیہ سے ہوتا ہو اور بعض کا مختار یہ ہو کہ یہ حضرات اپنے جسد اصلی مین ظاہر ہوا

کرتے ہین چنانچہ شیخ مفید اور ایک جماعت متکلمین اور محدثین امامیہ قائل ہین کہ بعد تین
روز کے یا زیادہ ارواح مقدسۂ انبیا اور اوصیا کو جسد ہاے اصلی کیطرف پھیر دیتے ہین
اور اُنکو آسمان پر لیجاتے ہین اور حضرت رسولخدا کا انبیا کو شب معراج مین دیکھنا اسی پر
حمل کرتے ہین اور یہ جو حدیثون مین وارد ہی کہ بنی امیہ بعد مرنے کے مسخ ہو جاتے ہین بصورت
وزغ یعنی چھپکلی تو ان مین قول راجح یہی ہے کہ اُنکا جسم اصلی مسخ ہو جاتا ہی اور صحائف
الابرار مین فضل بن شاذان سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین صحرائے نجف مین
سنگریزون پر لیٹے تھے قنبر نے عرض کی کہ مین فرش بچھادون حضرت نے فرمایا نہین اس مقام پر
یا کسی مؤمن کی تربت ہے یا مجلس مؤمن مین مشارکت کرنا اور اُسکے ساتھ ہمنشینی کرنا ہے
اصبغ بن نباتہ نے عرض کیا کہ مجھے یہ تو معلوم ہوا کہ اس مقام پر کسی مومن کی قبر ہے لیکن ہمنشینی اُنکی
کیا معنی رکھتی ہے حضرت نے فرمایا کہ اے پسر نباتہ اس صحرا مین ہر مؤمن اور مومنہ کی روحین نور
کے قالبون مین اور نور کے منبرون پر موجود ہین اور حسن بن سلیمان نے بھی کتاب مختصر مین
اس حدیث کو فضل بن شاذان سے روایت کیا ہی اور آخر مین اُس روایت کے یہ عبارت
زیادہ کی ہے کہ اے پسر نباتہ اگر پردہ اُٹھا دیا جائے تو تو اُسوقت دیکھے کہ مومنون کی
روحین حلقہ بحلقہ بیٹھی ہین اور ایک دوسرے کے دیکھنے کیلیے جاتی ہین اور ایک دوسری
سے رفاقت کرتی ہین اور ہر مومن کی روح اس وادی مین موجود ہی اور کافر کی روح
وادی برہوت یمن مین رہتی ہے اور کتاب محاسن مین بسند صحیح حضرت صادق سے روایت
کی ہی کہ امام نے ابو بصیر سے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم مین سے ہماری ولایت کے اعتقاد پر مرتا ہی وہ شہید
مرتا ہی اگرچہ اپنے فرش خواب پر مرے اور خدا کے نزدیک اپنی روزی سے متنعم ہوتا ہی اور حدیث کثیرہ مین وارد ہی کہ جب لوگ زیارت
قبور خویشان و برادران مؤمن کیلئے جاتے ہین تو وہ مطلع ہوتے ہین اور اُنسے اُنس کرتے ہین اور جب پھرتے
ہین تو انھین وحشت ہوتی ہے اور اسحٰق بن عمار سے منقول ہی کہ مین نے حضرت موسیٰ کاظم سے
عرض کی کہ آیا میت اپنے اہل کی زیارت کیلیے آتی ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے عرض
کی کتنی مدت کے بعد حضرت نے فرمایا ایک ہفتہ یا ایک مہینے یا ایک برس مین بقدر اپنی منزلت
کے ایک مرتبہ پس اگر اُنھین خیر و خوبی مین پاتی ہی تو شاد و مسرور ہوتی ہی اور اگر حالت شر اور

پریشانی مین دیکھتا ہی تو محزون و غمگین ہوتی ہی اور دوسری روایت مین ارشاد فرمایا کہ میت
موافق انکے فضائل کے ہر روز یا تیسرے دن یا کم سے کم ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ اپنے عزیز و
اقارب کے دیکھنے کو آتی ہے اور اُسکے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہی اور اُس میت کو وہ
امور کہ جو اُسکے باعث سرور ہوتے ہین اُنھین دکھاتا ہے اور وہ امور کے جو باعث
اندوہ ہوتے ہین اُنھین اُس میت کی آنکھون سے پوشیدہ کر دیتا ہی بس وہ میت شاد
و خوش حال پھرتی ہی اور یہ بھی حدیث معتبر مین منقول ہی کہ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق
سے حالات ارواح مومنین کا سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ ارواح مومنین حجرہ ہائے
بہشت مین ہین اور طعام بہشت کھاتے ہین اور شراب بہشت پیتے ہین اور کہتے ہین
پروردگارا قیامت کو ہمارے لیے بر پا کر اور ہم سے تو نے جو وعدہ کیا ہی اُسے عطا کر اور
ہمارے آخر کو اول سے ملحق فرما اور روحین مشرکون کی آگ مین معذب ہین وہ کہتی ہین
پروردگارا ہمارے لیے قیامت کو برپا نہ کر اور جو کچھ تو نے وعدہ کیا ہی اُسے عمل مین نہ لا
اور ہمارے آخر کو ہمارے اول سے ملحق نہ فرما الغرض ان احادیث متواترہ سے معلوم ہوا
کہ روح بعد فنائے بدن باقی رہتی ہے اور مثاب و معذب ہوتی ہی مطلب پانچوان
سوال قبر اور فشار قبر اور ثواب و عذاب قبر کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہی
کہ قبر مین سوال ہوتا ہی اور روح کو سوال کیلیے بدن مین داخل کر دیتے ہین بلکہ
اعتقاد اسکا ضروریات دین اسلام سے ہی اور منکر اسکا کافر ہے ابن بابویہ نے
حضرت امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ جو شخص تین چیزون کا انکار کرے وہ ہمارا
شیعہ نہین ہے معراج سوال قبر شفاعت اور اسی طرح دو فرشتون کا سوال کیلیے
قبر مین آنا بھی متواتر اور ضروری مذہب ہی اور اکثر اخبار مین وارد ہوا ہی کہ اُن فرشتون
مین ایک منکر ہے دوسرا نکیر ہے اور بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ مومنون کیلیے
مبشر اور بشیر آتے ہین اور مخالفون کیلیے منکر اور نکیر آتے ہین اسواسطے کہ مومنون کیلیے
خوبصورت ہوکے آتے ہین اور اُنکو نعمتہاے بے انتہا کی بشارت دیتے ہین اور کافرون
[illegible] عذاب الٰہی سے ڈراتے ہین

اور متکلمین امامیہ مین مشہور یہ کہ سوال قبر ہر فرد بشر کیلیے نہین ہو بلکہ مخصوص مومن کامل اور کافر
شدید الکفر کیلیے ہو اور مستضعفون اور لڑکون اور مجنونون کیلیے سوال قبر نہین ہو اور اسی طرح
اُس شخص کیلیے بھی سوال قبر نہین ہے کہ جسے قبر مین رکھنے کے بعد تلقین عقائدِ حقہ کی جائے تو اُسوقت
دونون فرشتے آپس مین کہتے ہین کہ ہمین چلے جانا چاہیے کہ یہ تلقین اس میت کیلیے حجت ہو چکی
اور اس باب مین اختلاف ہو کہ آیا انبیا اور اوصیا سے بھی سوال قبر ہوتا ہے یا نہین اور سوال
کا ہونا اظہر ہو اور کلینیؒ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہو کہ میت مومن کو جب اُسکے
گھر سے نکالتے ہین تو ملائکہ قبر تک اُسکی مشایعت کرتے ہین اور اُسپر ازدحام کرتے ہین یہانتک
کہ اُس میت کو قبر تک پہونچاتے ہین اور جب وہ اپنی قبر مین پہونچتا ہے تو زمین اُسے کہتی ہو مرحبا
خوش آمدی تو اپنے اہل کیطرف آیا قسم خدا کی مین دوست رکھتی تھی کہ مثل تیرے کوئی شخص مجھپر راہ
چلے تو دیکھیگا کہ مین تجھ سے کیا کرونگی بعد اسکے قبر اُسکی وسیع وکشادہ کردیتے ہین جہانتک کہ
نگاہ کام کرے اور اُسکی قبر مین دو فرشتے منکر ونکیر داخل ہوتے ہین اور اُس سے
سوال کرتے ہین کہ پروردگار تیرا کون ہے میت کہتی ہے پروردگار
میرا خدا ہے پھر سوال کرتے ہین کہ دین تیرا کیا ہے
میت کہتی ہے دین میرا اسلام ہو پھر سوال کرتے ہین کہ پیغمبر تیرا کون ہے میت جواب دیتی ہو
کہ میرے پیغمبر محمدؐ ہین پھر سوال کرتے ہین کہ امام تیرا کون ہے میت جواب دیتی ہے کہ امام میرے
علی بن ابیطالبؑ ہین پس آسمان سے منادی ندا کرتا ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا اے فرشتون
فرشہاے بہشت اسکی قبر مین بچھاؤ اور ایک دروازہ بہشت اسکی قبر مین کھولدو اور جامہاے
بہشت سے اسکو پہناؤ یہانتک کہ ہمارے پاس آئے اور جو کچھ ہمارے نزدیک ہو اسکے
حق مین بہتر ہو پس اُس سے فرشتے کہتے ہین کہ مانند خواب نوباوہ استراحت کر اور اوس نیندست
سو کہ جس مین کوئی خواب پریشان نہ ہو اور اگر کافر ہوتا ہو تو ملائکہ غضب اُسکے جنازہ کی
اُسکی قبر تک مشایعت کرتے ہین اور زمین اُس سے کہتی ہو لا مرحبا بری جگہ تو آیا واللہ مین
دشمن رکھتی تھی کہ مجھپر مثل تیرے کوئی شخص راہ چلے البتہ تو دیکھیگا کہ مین تجھ سے کیا کرونگی
پس قبر مین اُسکو فشار دیتی ہے یہانتک کہ ہڈیان اُسکے پہلو کی ایک دوسرے کی ملجائی مین

پس منکر و نکیر اُسکے سامنے آتے ہین بخلاف اُس صورت کے کہ جس صورت ہو مؤمن
کے پاس آتے ہین اور اُسکو بٹھاتے ہین اور روح کو تا کمر اُسکے بدن مین داخل
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ پروردگار تیرا کون ہے وہ مضطرب ہو جاتا ہی اور کہتا ہی
کہ مین نہین جانتا فرشتے کہتے ہین ہرگز نہ جانیگا تو اور اسی طرح پیغمبر اور امام کا سوال
کرتے ہین اور یہی جواب دیتا ہی پس آسمان سے آواز آتی ہی کہ یہ بندہ میرا جھوٹ کہتا ہی
قبر مین اسکی آگ بچھاؤ اور اسے آگ کے کپڑے پنھاؤ اور اسکے لیے ایک دروازہ آگ
کیطرف کھولدو یہانتک کہ یہ میری طرف آئے اور جو کچھ اسکے لیے میرے نزدیک ہی وہ
اس حالت سے بدتر ہی پس تین مرتبہ گرز آتش اُسپر مارتے ہین کہ ہر مرتبہ آگ اُڑتی ہی
کہ اگر وہ ضربتین تمام کے پہاڑون پر لگائی جائین تو سب ریزہ ریزہ ہو جائین اور خدا
اُسکی قبر مین سانپون کو مسلط کرتا ہی کہ وہ سانپ اُسے کاٹتے ہین اور پھاڑتے ہین اور
شیطان اُسکو غمناک اور اندوہگین کرتا ہی اور اُسکے عذاب کی صدا سب مخلوقات
خدا سنتی ہی اور قبر مین ولایت علی بن ابیطالبؑ کا سوال کیا جانا ضروری ہی اور یہ امر کتب
اہلسنت سی بھی ثابت ہوتا ہی کہ قبر مین محبت امیر المومنینؑ کا سوال کیا جائیگا چنانچہ جناب
مجتہد العصر سید محمد عباس صاحب نے رواح القرآن مین لکھا ہی کہ سدّی نے جناب رسولخدا
سے روایت کی ہی کہ بہ تحقیق ولایت علیؑ کا تم سے قبرون مین سوال کیا جائیگا پس کوئی مردہ
مشرق و مغرب اور صحرا و دریا مین باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ منکر و نکیر اُس سے ولاء امیر المومنینؑ
کا بعد موت سوال کرینگے اور ہر میت سے کہین گے کہ نبی تیرا کون ہی اور امام تیرا کون ہے
اور حق الیقین مین بسند صحیح حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کی ہی کہ جب مؤمن مرتا ہی تو اُسکے
ساتھ اُسکی قبر مین چھ صورتین داخل ہوتی ہین کہ ایک اُنمین سے خوشرو تر اور خوش ہیئت تر
اور خوشبو تر اور پاکیزہ تر کل صورتون سے ہوتی ہے پس ایک اُن صورتون مین سے دہنی طرف
کھڑی ہوتی ہی اور ایک بائین طرف اور ایک سامنے اور ایک پس پشت اور ایک بالاے سر
ظاہر مین اور ایک جانب پائین اور جو صورت کہ سب صورتون مین زیادہ تر خوبصورت
ہی وہ سرہانے کھڑی ہوتی ہی پس سوال یا عذاب خدا جس طرف سے آتا ہی جو صورت جس طرف

لکڑی ہی مانع ہوتی ہی اور جو صورت کہ سب سے زیادہ خوبصورت ہی سب صورتون سی کہتی ہی کہ تم
کون ہو خدا تم کو میری طرف سی جزاے خیر دے داہنی طرف کی صورت کہتی ہی مین نماز ہون بائین
طرف کی صورت کہتی ہے مین زکوۃ ہون سامنے کی صورت کہتی ہے مین روزہ ہون پس پشت کی
صورت کہتی ہی مین حج و عمرہ ہون بائین پا کی صورت کہتی ہی مین نیکی اور احسان ہون کہ اسنے
اپنے برادران مومنین سے کیا ہی پھر وہ سب صورتین اُس صورت سے کہتی مین کہ تو کون ہی
کہ ہم سب سے بہتر اور خوشرو تر اور خوشبو تر ہے وہ صورت جواب دیتی ہی کہ مین ولایت آل
محمدؐ ہون اور حق الیقین مین مذکور ہی کہ ضغطۂ قبر اور ثواب اور عقاب قبر فی الجملہ اجماعی کل
مسلمین ہی اور احادیث معتبرہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ ضغطۂ قبر بدن اصلی پر ہوتا ہی اور سب کیلئے
ضغطۂ قبر نہین ہوتا ہی جس سے سوال قبر ہوگا اُسپر ضغطہ بھی ہوگا اور جس سے سوال قبر نہوگا
اُسپر فشار بھی نہ ہوگا اور علی بن ابراہیمؒ تفسیر آیہ ومن وراءهم برزخ الی یوم یبعثون
مین فرماتے ہین کہ برزخ ایک امر درمیان دو امرون کے ہی کہ وہ ثواب و عقاب دنیا و آخرت
کے درمیان مین ہی اور یہ آیہ اُن لوگون کا قول رد کرتا ہی کہ جو عذاب قبر اور ثواب و عقاب کا
پیش از قیامت انکار کرتے ہین اور حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ قسم بخدا مین تمھارے لیے
خائف نہین ہوتا مگر عالم برزخ سے جسوقت کہ قیامت مین تمھارا کام ہم سی متعلق ہوگا
تو ہم تمھاری شفاعت کیلئے اولی ہین اور بسند صحیح روایت کی ہی کہ یونس نے حضرت امام
رضاؑ سے اُس شخص کا حال پوچھا کہ جسے دار پر کھینچتے ہین آیا عذاب قبر اُسے پہونچتا ہی حضرت
نے فرمایا ہان خدا ہوا کو حکم کرتا ہے کہ اُسے فشار دے اور حضرت صادقؑ سے روایت کی
ہے کہ رسولخداؐ نے فرمایا کہ ضغطۂ قبر مومن کیلئے ایک کفارہ ہی اُن چیزون کا کہ جو اوس مومن
سے بسبب ضائع کرنے نعمتہاے خدا کے صادر ہوے ہین اور پھر اُنھین حضرت سے روایت
کی ہی کہ جو شخص مومنین مین سی وقت زوال آفتاب روز پنجشنبہ سی تا وقت زوال روز جمعہ
انتقال کرے تو خدا اُسکو فشار قبر سے محفوظ رکھتا ہی اور دوسری روایت مین وارد ہی کہ
اگر شب جمعہ مرے تو فشار قبر اور عذاب قبر اُس سے برطرف ہو جاتا ہی اور راوندی نے
حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ جو شخص اپنے رکوع کو تمام عمل مین لائے تو وحشت قبر

اکسیر وارد نہ ہوگی اور ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عذاب قبر کے تین حصہ ہین ثلث حصہ بسبب
غیبت کے ہے اور ثلث حصہ بسبب نمیمہ اور سخن چینی کے ہے اور ثلث حصہ بول سے اجتناب نہ کرنیکی
وجہ سے ہے اور بسند صحیح حضرت صادق ع سے روایت کی ہے کہ عمر بن یزید نے حضرت کیخدمت مین عرض کی
ہے کہ مین نے آپسے سنا ہے کہ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ سب شیعہ بہشت مین جائین گے ہر چند گناہگار
ہون حضرت نے فرمایا واللہ مین نے سچ کہا کہ سب شیعہ بہشت مین جائینگے مین نے عرض کی فدا ہون
مین آپ پر بہت لوگ گناہ کبیرہ کرتے ہین حضرت نے فرمایا پیغمبر مطاع اور اُسکے واجب الاتباع
کی شفاعت سے تم سب داخل بہشت ہوگے لیکن واللہ مین تمھارے لیے عالم برزخ سے ڈرتا ہون
مین نے عرض کی برزخ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا قبر اور روز انتقال سے روز قیامت تک کا زمانہ
عالم برزخ ہے حدیث حسن کالصحیح مین زرارہ سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت امام محمد باقر
سے پوچھا کہ میت کے ساتھ جریدے کس واسطے رکھتے ہین حضرت نے فرمایا اس لیے کہ جب تک وہ
جریدے تر رہتے ہین میت سے عذاب وحساب دور رہتا ہے جسوقت مین کہ میت کو قبر مین داخل
کرتے ہین اور لوگ دفن کرکے پھرتے ہین وہی ساعت اور وہی روز عذاب کا ہے پس وہ جریدے
بسبب اسکے قرار دیے ہین کہ اُس ساعت مین عذاب نہ کیا جائے اور جب اُسوقت عذاب
نہ ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ جریدتین خشک ہونے کے بعد بھی نہ ہوگا **مطلب چھٹا** بعض شروط
اور علامات قیامت کے بیان مین کہ جو امور نفخ صور سے پہلے واقع ہونگے اور بیان کیفیت
نفخ صور صاحب حق الیقین فرماتے ہین کہ عمدہ علامات قیامت سے چند چیزین ہین پہلی یاجوج
وماجوج کا نکلنا کہ ذکر اُسکا قرآن مین موجود ہے اور کتب اخبار مین بہ تفصیل مذکور ہے دوسری
ظہور دابۃ الارض کہ قبل اسکے بیان رجعت مین ذکر ہوا تیسری آفتاب کا جانب مغرب سے
نکلنا چوتھی ایک دھوین کا پیدا ہونا اور حدیث کثیرہ مین طریق سنی وشیعہ سے وارد ہوا ہے حق تعالیٰ
نے اسرافیل کو پیدا کیا ہے اور اُنکے ساتھ ایک صور خلق فرمایا ہے کہ ایک سرا اُسکا مشرق مین ہے
اور دوسرا سرا مغرب مین ہے اور جس روز سے کہ اسرافیل پیدا ہوے ہین منھ مین صور لیے ہوے
منتظر امر الٰہی ہین کہ جسوقت فرمان حق تعالیٰ پہونچے صور پھونکین اور مفسرین روایت کرتے
ہین کہ قیامت اُسوقت برپا ہوگی کہ وہ شخص کپڑے کھولے ہونگے تا کہ خرید وفروخت کرین

ہنوز کپڑون کو لپیٹنے کی نوبت نہ آئیگی کہ قیامت برپا ہو جائیگی اور کسی شخص نے لقمہ اُٹھایا ہوگا اور
ہنوز اُسکے منہ مین نہ پہونچا ہوگا کہ مرجائیگا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ استطاعت نہین رکھتے ہین
کہ کچھ وصیت کرین اور اپنے اہل کی طرف پھرین اور علی بن ابراہیم نے بسند معتبر ثویر بن ابی فاختہ
سے روایت کی ہو کہ حضرت امام زین العابدینؑ سے کسی نے سوال کیا کہ پہلے نفخہ سے دوسری نفخہ
تک کسقدر فاصلہ ہوگا حضرت نے فرمایا جسقدر خدا چاہے بعد اسکے استفسار کیا یا ابن رسول
اللہ اسرافیل کیونکر صور پھونکین گے حضرت نے فرمایا پہلے نفخہ مین خدا اسرافیل کو حکم فرمائیگا کہ
دنیا مین اُترو پس اسرافیل مع صور اُترینگے اور صور ایک سر او دو جانب رکھتا ہو اور
درمیان دونون جانبون کے بقدر مابین زمین و آسمان فاصلہ ہو جب ملائکہ اسرافیل کو
دیکھین گے کہ صور لیکے زمین کیطرف آتے ہین تو کہینگے کہ خدا نے اہل زمین و آسمان کے مردہ
کرنیکی اجازت دی ہے پھر اسرافیل خطیرۂ بیت المقدس پر اُترینگے اور مُنہ کعبہ کیطرف کرینگے جب
اہل زمین اسرافیل کو دیکھینگے تو کہینگے کہ خدا نے اہل زمین کے مار ڈالنے کی اجازت دی ہو پھر
اسرافیل اُس صور مین پھونکینگے اور آواز اُس طرف سے نکلیگی کہ جو زمین کیطرف ہو اُسوقت
زمین پر کوئی صاحب روح زندہ نہ رہیگا اور سب مرجائینگے پھر آواز اُس جانب سے نکلیگی
کہ جو آسمان کیطرف ہو اُسوقت کوئی ذیروح آسمان پر باقی نہ رہیگا اور سب مرجائینگے
مگر اسرافیل زندہ رہینگے پھر خدا اسرافیل سے فرمائیگا کہ اے اسرافیل مرجا وہ بھی مرجائینگے
اور یہ حالت اُسوقت تک رہیگی کہ جب تک خدا چاہیگا پھر خدا آسمانون کو حکم دیگا کہ حرکت مین
آئین اور پہاڑون کو حکم ہوگا کہ روان ہون اور حرکت مین آئین اور ہموار ہو جائین اور بچھ
جائین اور یہ زمین اُس زمین سے بدل جائیگی کہ جس پر گناہ نہ کیا گیا ہو اور کشادہ ہو جائیگی اور
کوئی بنا اور کوئی پہاڑ اور کوئی درخت اور کوئی گھانس روے زمین پر نہ رہیگی مثل اسکے کہ
جس طرح پہلے زمین کو بچھایا تھا وہی حالت زمین کی ہو جائیگی اور حق تعالیٰ عرش اپنا پانی
پر رکھیگا جسطرح کہ اول مرتبہ رکھا تھا اور استقلال عرش بسبب عظمت و قدرت خدا ظاہر
ہوگا اُسوقت خداوند جبار بآواز بلند کہ جو کل آسمانون اور زمینون تک پہونچے ارشاد
فرمائیگا کہ آج کے دن بادشاہی کسکے لیے مخصوص ہو جب کوئی نہ ہوگا تو خود جواب مین

فرمائیگا کہ خداے یگانہ قہار کیلئے ہی اور مین نے تمام خلائق پر غلبہ کیا اور تمام خلق کو مار ڈالا
مین ہون خداوند یکتا کہ سوا میرے کوئی خدا نہین ہی اور مین کوئی شریک اور کوئی وزیر نہین
رکھتا اور مین نے اپنے دست قدرت سے کل مخلوق کو پیدا کیا اور مین نے انھین اپنی مشیت سے
مار ڈالا اور مین انکو اپنے دست قدرت سے زندہ کرونگا پھر خداوند جبار اپنی قدرت سے
صور مین پھونکیگا اُسوقت صور کے اُس جانب سے کہ جو آسمانون کی طرف ہی صدا نکلیگی پھر آسمانون
مین کوئی باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ زندہ ہو جائیگا اور جسطرح سے تھا اُٹھ بیٹھے گا اور حاملان عرش
پیدا ہونگے اور بہشت اور دوزخ حاضر ہونگے اور خلائق حساب کے لیے محشور ہوگی یہ کہہ کے
حضرت اُسوقت بہت روے **ساتوان مطلب** اُن احوال کے بیان مین کہ جو قیامت سے
پہلے واقع ہونگے کتاب حق الیقین مین مذکور ہی کہ ایمان لانا اُن سب مقدمات حشر کا جنکی
خدانے آیات کریمہ مین خبر دی ہی ضرور ہے اور پیروی بعض حکما اور متابعت کفار کے سبب سے
تاویل آیات قرآن سزاوار نہین ہے چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ جس روز لپیٹونگا مین آسمان کو
مانند لپیٹنے نامون کے اور پھر فرماتا ہی کہ جسوقت شق ہو آسمان اور سرخ ہو جائے اور پھر فرماتا ہی
کہ شق ہوا آسمان پس اُس روز سست ہو جائے اور پھر فرماتا ہی کہ جسوقت آسمان پراگندہ ہو جائے
اور پھر فرماتا ہی کہ آسمان شگافتہ ہوا اور ستارون کے باب مین کئی جگہ فرمایا ہی کہ نور اُنکا جاتا رہیگا
اور آسمان سے گر پڑین اور آفتاب اور ماہتاب سے نور جاتا رہا اور آفتاب اور ماہتاب
آلیس مین مل جائین اور پہاڑ مانند دُھنکے ہوے صوف کے ہو جائین اور حرکت مین آئین
اور ریزہ ریزہ ہو کر مانند ذرون کے ہوا پر جائین اور زلزلۂ عظیم زمین مین ہم پہونچے کہ
جمیع مکان اور بلندیان زمین سے دور ہون اور ہموار ہون اور کوئی بلندی اُسمین نہ رہے
اور زمین مسطح ہو جائے اور فرماتا ہی کہ کریگا زمین کو ایک بیابان ہموار کہ نہ دیکھے تو اُس مین
پستی اور نہ بلندی اور علی بن ابراہیم اپنی تفسیر مین بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے
ہین کہ جب خدا چاہیگا کہ لوگون کو محشور اور جمع کرے تو حکم فرمائیگا کہ منادی ندا کرے پس
تمام جن و انس کو ایک چشم زدن مین ایک مکان مین جمع کریگا پھر آسمان اول کو اُتاریگا
اور عقب مین لوگون کے رکھیگا پھر آسمان دوم کو اُتاریگا اور اُسی ترتیب سے تمام آسمانون کو

اُتاریگا اور لوگون پر محیط فرمائیگا پھر ایک ابر کو ایک گروہ ملائکہ کے ساتھ اُتاریگا اُسوقت منادی
اس آیہ سے ندا کریگا کہ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ یعنی اے گروہ جن و انس اگر ہوسکے تم سے کہ
نفوذ کرو اور بھاگو تم اقطار آسمان و زمین سے تو نفوذ کرو اور نفوذ نہ کرسکوگے مگر باعانت و
قدرت خدا پس حضرت نے گریہ فرمایا راوی نے پوچھا کہ جناب رسولخدا اور حضرت امیرالمومنین اور شیعہ
اُنکے اُسوقت کہان ہونگے حضرت نے فرمایا کہ مقام اُنکا چند مقام ہاے بلند پر ہوگا کہ وہ مقام
مشک سے خوشبوتر ہین اور بالائے منبرہاے نور ہوگا حالانکہ لوگ محزون ہونگے اور ڈرتے ہونگے
اور یہ حضرات خائف نہ ہونگے پس حضرت نے ایک آیہ پڑھا کہ مضمون اُسکا یہ ہے کہ جو کوئی لائے
کوئی حسنہ پس واسطے اُسکے بہتر اُس سے ہے اور یہ لوگ اُس روز کی فزع سے امین ہین پھر حضرت نے
ارشاد فرمایا قسم خدا کی ہے کہ حسنہ اس آیہ مین ولایت امیرالمومنین سے مراد ہے **مطلب آٹھوان حشر وحوش**
کے بیانمین خدا فرماتا ہے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ یعنی جسوقت وحشی محشور ہون اور مجمع البیان
مین اس آیہ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ حق تعالی وحوش کو محشور فرمائیگا تاکہ اُنھین وہ چیزین کرامت
فرمائے کہ جسکے وہ مستحق ہین یعنی جو جو الم اُنھین دنیا مین پہونچے ہین اُنکا عوض دے اور بعض وحوش کا
بعض وحوش سے انتقام لے پس جسوقت ان حیوانات کو اُس چیز کا کہ جسکے مستحق تھے عوض ملیگا
تو بعد اسکے علما مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ جنکو عوض ملیگا وہ ہمیشہ صاحب نعمت رہینگے
اور بعض کہتے ہین کہ بعد ایک مدت کے وہ فنا ہو جائینگے اور احادیث معتبرہ مین طرق سنی
شیعہ سے منقول ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ قیامت مین چار شخص سوار ہونگے مین براق پر سوار ہونگا
اور اخی صالح ناقہ خدا پر سوار ہونگے کہ اُنکی قوم نے اُسے پے کیا تھا اور بیٹی میری فاطمہ
ناقہ غضبا پر سوار ہوگی اور علی بن ابیطالب ایک ناقہ پر ناقہاے بہشت مین سے سوار ہونگے اور
حضرت رسولخدا سے منقول ہے کہ اپنے لیے اچھے جانورونکی قربانیان کرو کہ صراط پر یہی تمھارے مرکب
ہونگے اور مروی ہے کہ غازیون نے دنیا مین جن گھوڑون پر سوار ہوکے جہاد کیا ہے وہی گھوڑے بہشت
مین اُنکے مرکب ہونگے اور حضرت صادق سے منقول ہے کہ بہشت مین بہائم نہ ہونگے مگر بلعم بن باعور کا الاغ
اور حضرت صالح کا ناقہ اور حضرت یوسف کا بھیڑیا اور اصحاب کہف کا کُتا اور اس بات مین

بکثرت وارد ہین پس ظاہر آیات واخبار سے پایا جاتا ہی کہ جو ظلم وحوش پر واقع ہوی ہین اُنکے تدارک کیلیے وحوش بھی محشور ہونگے اور بعض حیوان بعض مصلحتون کیلیے زندہ کیے جائینگے اور بعضی حیوان مانند ناقۂ صالح وغیرہ کے کہ جنکا ذکر ہو چکا ہی داخل بہشت ہونگے اور انکا داخل بہشت ہونا بین مکلفین کے ثواب وتعظیم مین داخل ہی اور محشور ہونا جمیع حیوانات کا اور عاقبت انکے کہ محشور ہونگے اخبار معتبرہ سے ظاہر نہین ہی اسی لیے اکثر متکلمین شیعہ مجمل لکھتے ہین اور متعرض تفصیل نہین ہوتے اور باقی مکلفین کے باب مین مثل ملائکہ اور جن وشیاطین اختلاف نہین ہی یہ سب محشور ہونگے اور کل ملائکہ داخل بہشت ہونگے اور شیاطین داخل جہنم ہونگے اور عاصیان جن داخل جہنم ہونگے اور مومنان جن بہ سبب اعمال صالحہ مثاب ہونگے لیکن اس باب مین اختلاف ہی کہ داخل بہشت ہونگے یا اعراف مین رہینگے اکثر کا اعتقاد یہ ہی کہ داخل بہشت ہونگے اور درجات انکے درجات بنی آدم سے پست تر ہونگے اور بعض علما فرماتے ہین کہ ثواب اُنکا اعراف مین حاصل ہوگا مطلب نوان حشر اطفال و مجانین وغیرہ کے بیان مین حق الیقین مین لکھا ہی جاننا چاہیے کہ اصحاب مین اس باب مین اختلاف نہین ہی کہ اطفال مومنین اپنے پدرون کے ساتھ بہشت مین جائینگے اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق ؑ سے روایت کی ہی کہ ہمارے شیعون کے اطفال کو حضرت فاطمہ ؑ تربیت فرماتی ہین اور وہ اُنکے پدرون کو قیامت مین بطور ہدیہ عنایت ہونگے اور ابن بابویہ نے بسند صحیح حضرت صادق ؑ سے روایت کی ہی کہ جب کوئی طفل اطفال مومنین سے مرتا ہی تو ملکوت سموات پر منادی ندا کرتا ہی کہ فلان پسر فلان مرگیا اگر باپ یا مان یا عزیز مومن اُس لڑکے کا مرگیا ہی تو اُس لڑکے کو اُسے دیتے ہین تاکہ بچے کو غذا دے ورنہ حضرت فاطمہ ؑ کو دیتے ہین کہ حضرت اُسے غذا پہونچاتی ہین یہانتک کہ باپ یا مان یا عزیز مومن اُسکا مرے اُسوقت حضرت فاطمہ ؑ اُس بچے کو اُسے دیدیتے ہین اور بسند صحیح حضرت امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہی کہ حق تعالے اطفال مومنین کو حضرت ابراہیم ؑ وسارہ کو دیتا ہی اور اُس بچے کو یہ دونون بزرگوار اُس درخت سے کہ جو بہشت مین ہی غذا پہونچاتے ہین اور وہ درخت ایسے تھن رکھتا ہے جیسے گاے کے تھن ہوتے ہین اور تربیت اُنکی قصر مروارید مین ہوتی ہی اور بروز قیامت ان بچون کو لباس عمدہ پہنا ئینگے اور خوشبو کرکے بطور ہدیہ اُنکے پدرون کو دینگے پس یہ بچے اپنے پدرونکے ساتھ بہشت مین

بادشاہ ہونگے اور یہی معنی ہین قول خدا کے والذین امنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بھم ذریتہم آخوند ملا محمد باقرؒ فرماتے ہین ممکن ہی کہ بعض اطفال کو حضرت فاطمہؑ تربیت کرین اور غذا دین اور بعض اطفال کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت سارہ کو عنایت کرین اور پہلے حضرت فاطمہؑ غذا دین اور بعد اُسکے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت سارہ کو عنایت کرین اور اطفال کفار کے باب مین مسلمین مین اختلاف ہی مگر علمائے شیعہ مین اختلاف نہین ہی علمائے امامیہ فرماتے ہین کہ اطفال کفار داخل جہنم نہ ہونگے اور اکثر کہتے ہین کہ داخل اعراف ہونگے اور کلینی اور ابن بابویہ اور اکثر محدثین شیعہ کا اعتقاد یہ ہی کہ حق تعالیٰ قیامت مین اطفال کفار کو مکلف کریگا اور موافق اُس تکلیف کے جو مطیع ہوگا ثواب پائیگا اور جو عاصی ہوگا عقاب اُسپر کیا جائیگا اور موافق اس مضمون کے بکثرت حدیثین وارد ہوئی ہین چنانچہ ابن بابویہ خصال مین بسند صحیح زرارہ سے روایت کرتے ہین اور وہ حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہین کہ جب قیامت ہوگی تو خداوند عالم پانچ شخصون پر اپنی حجت تمام کریگا ایک طفل دوسرے وہ شخص کہ جو ایام فترت مین ہو اور ایام فترت اُس زمانہ کو کہتے ہین کہ جو ایک پیغمبر کی بعثت سے دوسرے پیغمبر کی بعثت تک ہوتا ہی جسمین بسبب غلبۂ اہل ضلالت کے ضعیف العقل لوگون سے حق مخفی ہوجاتا ہے پس ایسے زمانہ مین وہ اشخاص جن پر حجت تمام نہ ہوئی ہو معذور ہونگے تیسرے ابلہ کہ جو حق و باطل مین تمیز نہ کرسکے اور مستضعف ہو چوتھے دیوانہ کہ کچھ نہ سمجھتا ہو اور مکلف نہ ہو پانچوین مادرزاد گونگا اور بہرا پس ان مین سے ہر ایک پر خدا حجت تمام کریگا اور ایک پیغمبر کو مبعوث فرمائیگا اور ایک آگ اُنکے لیے روشن ہوگی اور ان لوگون سے وہ پیغمبر کہیگا کہ پروردگار تمھارا حکم فرماتا ہی کہ اس آگ مین داخل ہو جو کوئی اُس آگ مین داخل ہوگا اُسپر وہ آگ سرد ہو جائیگی اور جو حکم خدا نہ مانیگا وہ جہنم مین جائیگا **مطلب دسوان** میزان اور حساب اور سوال اور رد مظالم کے بیان مین تفصیل ان مطالب کی حق الیقین مین مذکور ہی خلاصہ اُن مضامین اور احادیث کا یہ ہی کہ جاننا چاہیے درمیان مسلمانون کے حقیقت میزان مین اختلاف نہین ہی اور قرآن مجید مین تصریح اُسکی اکثر مقامات پر وارد ہی چنانچہ سورۂ اعراف مین خداوند عالم فرماتا ہی وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ یعنی وزن اور تولنا اعمال کا روز قیامت مین

حق ہی پس جس کسی کی سنگین ہو ترازو وہ رستگار ہی اور جس کسی کی سبک ہو ترازو پس یہ
ہین وہ لوگ کہ نقصان کیا ہی اپنی جانون کا بسبب اسکے کہ تھے ہمارے آیات پر ستم کرنیوالے
اور سورۂ مومنین مین بھی اسی مضمون کے قریب ارشاد فرماتا ہی اور سورۂ قارعہ مین بھی خفت
اور ثقل موازین کو ارشاد کیا ہی پس اصل میزان مین کوئی شک نہین ہی اور انکار اُسکا بالکلیہ کفر
ہی لیکن اُسکے معنی مین اختلاف ہی اکثر مفسر اور متکلین شیعہ و سنی ان آیات کے ظاہر پر عمل کرتے ہین اور کہتے
ہین کہ خداوند عالم قیامت مین ایک ترازو نصب کریگا کہ وہ زبانہ رکھتی ہوگی اور دو پلے بزرگ رکھتی ہوگی
اور بندون کے اعمال اُسمین تولیگا حسنات کو ایک پلہ مین رکھیگا اور سئیات کو دوسرے پلہ مین رکھیگا اور
علماے شیعہ و سنی نے کیفیت وزن مین اختلاف بھی کیا ہی اسواسطے کہ اعمال عرض ہین وزن نہین
رکھتے پس بعضے کہتے ہین کہ صحیفۂ اعمال تولینگے اور بعضے کہتے ہین کہ اعمال مجسم ہوجاینگے اعمال حسنہ بصورت
خوب نورانی مجسم ہوجاینگے اور اعمال بد صورت تاریک و سیاہ مجسم ہوجائینگے اور یہ قول نہایت
بعید ہی اور مذہب حق سے موافق نہین ہی البتہ قریب بہ عقل یہ امر ہی کہ مناسب اعمال و اقوال نیک و
بد خداوند عالم صور تہاے نیک و بد خلق فرماتا ہی کہ جس سے حُسن و قبح اُن اعمال و اقوال کا دریافت
ہوتا ہی اور اس باب مین بھی اختلاف ہی کہ آیا ترازو سب اعمال کی ایک ہی یا ہر شخص کیلیے ترازو علیحدہ
ہی بہ فرض جدا ہونے کے ہر شخص کیلیے ایک ہی ترازو ہی یا باعتبار عقائد اور اعمال اور اخلاق اور انواع
افعال ترازوین متعدد ہین بہرکیف چونکہ خصوصیت ان شقون کی معلوم نہین ہی ایمان اجمالی اس
باب مین کافی ہی اور ایک جماعت متکلین شیعہ و سنی اسکی قائل ہی کہ میزان عدالت سے کنایہ ہی اور مقدار
ثواب اور عقاب اعمال کا بروجہ عدالت ہونا مراد ہی اور بعض متکلین کہتے ہین کہ اگر یہ شخص عدالت خدا
کا اقرار رکھتا ہی تو احتیاج تولنے اور ترازو کی کیا ہی اور اگر اعتقاد عدالت کا نہین رکھتا ہی تو
اس تولنے کو کب باور کریگا پس فائدہ اس تولنے مین نہین معلوم ہوتا لیکن جواب اسکا یہ ہوسکتا ہی کہ
کہ تولنا اعمال کا صرف اس لیے نہین ہی کہ صاحب عمل پر اصل عدل خدا کو ثابت کیا جاے بلکہ
غرض اس سے اظہار رجحان بعض اعمال کا بعض پر ہی اور رجحان حسنات کا سئیات پر یا بالعکس
اور اس امر کے اظہار مین بروز محشر بہت سے فوائد عقلیہ ہین اور کلینی اور ابن بابویہ بسند معتبر ہشام

کے معنی دریافت کیے گیے حضرت نے فرمایا کہ موازین انبیا ہین آخوند مجلسیؒ فرماتے ہین کہ بسبب وجوہ
عقلیہ ظاہر معنی آیات سے دست بردار ہونا چاہیے لیکن چونکہ اس باب مین روایتین مختلف ہین تو اصل میزان کا
اعتقاد کرنا چاہیے اور اُسکے معنی علم ائمہؑ پر محمول کرنا چاہیے

**بیان حساب اور سوال اور حکم مظالم عباد**

آیتین اور حدیثین اس باب مین بکثرت ہین اور ایمان اُنکا مجملاً واجب ہے اور
آیات متعددہ مین وارد ہوا ہے کہ خدا سریع الحساب ہے اور اسرع الحاسبین ہے اور حق تعالیٰ ارشاد
فرماتا ہے کہ میری طرف ہے بازگشت کل مخلوقات کی اور مجھ پر ہے حساب انکا اور ایک روایت مین
وارد ہے کہ حقتعالیٰ حساب خلایق ایک چشم زدن مین فرمائیگا اور دوسری روایت مین وارد ہے
کہ جتنی دیر مین ایک گوسفند کا دودھ دوہا جاتا ہے اُتنی دیر مین حقتعالیٰ حساب خلائق سے فارغ ہوگا
اور حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ خدا کو ایک شخص کا حساب دوسرے کے حساب کیوجہ سے
مشغول نہین کرتا جسطرح کہ اُسکو روزی دینا ایک کا دوسرے کی روزی دینے سے مشغول نہین کرتا اور
ابن بابویہ نے رسالۂ عقائد مین لکھا ہے کہ اعتقاد میرا حساب اور میزان مین یہ ہے کہ یہ سب حق ہین اور بعض
کیطرف خدا خود متوجہ ہوتا ہے اور بعض کو اپنی حجتون یعنی انبیا اور اوصیا پر چھوڑ دیتا ہے پس حساب
انبیا اور ائمہ کا خود خدا کرتا ہے اور ہر ایک پیغمبر اپنے اوصیا کا حساب کرتا ہے اور اوصیا امتون کے حساب کے
متولی ہوتے ہین اور خدا انبیا کا گواہ ہے اور سب رسول اوصیا کے گواہ ہین اور ائمہ مخلوقات کے گواہ ہین
اور کلینی نے حضرت علی بن الحسینؑ سے روایت کی ہے کہ اہل شرک کیلیے ترازوین نصب نہین ہوتین اور
دیوان اعمال نہین کھولے جاتے اُنکو فوج فوج جہنم مین لیجاتے ہین اور نصب ہونا میزان کا اور
نشر اور دیوان اعمال اہل اسلام کیلیے ہوتے ہین اور علی بن ابراہیم اور ابن بابویہ اور شیخ طوسی
بسندہاے معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہین کہ بندہ اپنی جگہ سے خدا کے سامنے سے
حرکت نہ کریگا تا اینکہ اُس سے چار خصلتون کا سوال کیا جائیگا ایک تو اُسکی عمر کا کہ کس چیز مین فانی کی
دوسرے اُسکے جسد کا اور جوانی کا کہ کس چیز مین کہنہ کی تیسرے اُسکے مال کا کہ کہان سے پیدا کیا اور
کس چیز مین خرچ کیا ہے چوتھے اہل بیت کی محبت کا اور ابن بابویہ بسند معتبر روایت کرتے ہین کہ اُس روایت
کا خلاصۂ مضمون یہ ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو دو بندۂ مومن کو حساب کیلیے ٹھہرائینگے کہ وہ
دونون اہل بہشت سے ہونگے ایک فقیر ہوگا دوسرا غنی فقیر کہیگا پروردگارا تونے مجھکو کس لیے ٹھہرایا قسم

مجھ کو تیری عزت کی کہ تو جانتا ہے کہ تو نے مجھے کوئی حکومت و ولایت نہین دی تھی کہ مین اُس ولایت مین
عدالت کرتا اور مجھ کو تو نے مال بھی زیادہ نہ دیا تھا کہ حق تیرا اُسمین واجب ہوتا کہ مین نے وہ حق دیا
یا نہ دیا اور تو نے مجھے میری روزی بھی بقدر میری کفایت کے عنایت کی تھی پس خداوند جلیل فرمائیگا کہ
بندہ میرا سچ کہتا ہے اسے چھوڑ دو کہ داخل بہشت ہو اور وہ غنی عرصۂ محشر مین اسقدر کھڑا رہیگا
کہ اُس سے اس مقدار مین پسینہ جاری ہوگا کہ اگر چالیس اونٹ پئین تو وہ پسینہ اُنکے لئے کافی ہو بعد
اسکے وہ داخل بہشت ہوگا اور وہ فقیر کہیگا کہ تجھے کس چیز نے روک رکھا غنی جواب دیگا طول حساب نے
کہ ایک چیز بعد دوسری چیز کے تقصیرات سے ظاہر ہوتی تھی اور خدا اُس تقصیر کو عفو فرماتا تھا یہانتک
کہ حقتعالی نے مجھ کو اپنی رحمت سے گھیر لیا اور توابین مین ملحق کیا پس وہ غنی کہیگا کہ تو کون ہے فقیر جواب دیگا
مین وہی فقیر ہون جو محشر مین تیرے ساتھ حاضر تھا غنی کہے گا کہ نعیم بہشت نے تجھ کو ایسا تغیر دیا ہے کہ مین نے
تجھے نہ پہچانا اور کئی سندون سے منقول ہے کہ جسکا بندے سے پہلے سوال کیا جائیگا محبت اہل بیت ہے اور شیخ طوسی
حضرت صادق ع سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے ارشاد فرمایا جب روز قیامت ہوگا تو خدا ہمکو ہمارے شیعون کے
حساب پر معین فرمائیگا پس اُنھون نے جو گناہ خدا کیلئے ہونگے ہم خدا سے سوال کرینگے کہ ہماری خاطر سے بخش دے
اور جو کچھ حق ہمارا اُنپر ہوگا ہم بخشدینگے بعد اسکے حضرت نے یہ آیہ پڑھا ان الینا ایابھم ثم ان علینا
حسابھم اور عیاشی نے حضرت صادق ع سے روایت کی ہے کہ حضرت نے اس آیہ کی تفسیر مین ان
السمع والبصر والفؤاد کل اولئك کان عنه مسئولا ارشاد فرمایا یعنی کان سے سوال کرینگے
اُن چیزون کا کہ جو اُن کانون نے سنی ہین اور آنکھ سے اُن چیزون کا کہ جو اُس آنکھ نے دیکھی ہین
اور دل سے اُن چیزون کا کہ دل نے جن چیزون کا اعتقاد کیا ہے اور کلینی اور برقی بسندہای صحیح
حضرت صادق ع سے روایت کرتے ہین کہ تین چیزین ہین کہ بندۂ مومن سے اُسکا حساب نہ کیا جائیگا
وہ کھانا کہ جو کھاوے اور وہ پوشاک کہ جو پہنے اور وہ زوجۂ صالحہ کہ جو اُس شخص کی اعانت کرے
اور بسبب اُس زوجہ کے اپنے نفس کی حفاظت فعل حرام سے کرے کلینی نے حضرت علی بن الحسین سے
روایت کی ہے کہ جس روایت کا خلاصۂ مضمون یہ ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو خدا لوگون کو قبرون سے
عریان اور پا برہنہ مثل روز تولد ایک صحرا مین محشور فرمائیگا اور ملائکہ اُنکو لیجائینگے یہان تک کہ
عقبۂ محشر مین کھڑے ہون اور لوگ ازدحام کرینگے اور ایک دوسرے پر سوار ہونگے اور ملائکہ

اُنھین اُس عقبہ سے آگے بڑھنے نہ دینگے پھر سانس اُن سب کی چڑھنے لگیگی اور پسینہ اُنکا بکثرت
جاری ہوگا اور نالہ وگریہ اُنکا بلند ہوگا یہ پہلا ہول ہی اہوال روز قیامت سی پس ایک فرشتہ خدا آواز
دیگا کہ سب سنین گے بعد اسکے آوازین اُنکی پست اور آنکھین اُنکی خاشع ہونگی اور بدن اُنکی لرزنے
لگینگے اور دل اُنکے خوفناک ہونگے اور یہ لوگ اپنے سرون کو اُس آواز کیطرف بلند کرینگے پھر خداوند
حاکم عادل اُنکو آواز دیگا کہ مین ہون وہ خدا کہ سوا میرے کوئی خدا نہین ہی اور مین حاکم اور عادل
ہون اور ظلم نہین کرتا اور آج مین تم مین بعد عدالت حکم کرتا ہون اور حق ضعیف قوی سی لیتا ہون اور
اور لوگون کے مظلمے حسنات اور سیئات سی بدلتا ہون اور مظلمون کے عفو کرنے پر ثواب عطا کرتا ہون
اور آج اس عقبہ سے کوئی ظالم کہ اُسکے ذمے کسی قسم کا مظلمہ ہو نجات نہ پائیگا مگر یہ کہ مظلوم اُس مظلمہ کو
بخشدی اور مین اُس مظلوم کو اس مظلمہ بخشنے کے عوض مین ثواب عطا کرونگا پس تم مین ایک دوسرے کا
دامن گیر ہو اور جسنے دنیا مین جس شخص پر ظلم کیا ہو وہ مظلوم ظالم سی اپنا مظلمہ طلب کرے مین تمھارا
گواہ ہون اور میری گواہی کافی ہی اُسوقت مظلوم دوڑینگے اور ظالمون کو پیدا کرینگے اور مدت دراز
تک یہ سب اُسی کیفیت مین رہینگے پھر حال اُنکا شدید تر اور پسینہ اُنکا بیشتر ہوگا اور دوسری
روایت مین وارد ہی کہ پسینہ اُنکے منھ تک آئیگا اور فریاد و فغان برپا ہوگی اور اکثر مظلوم یہ آرزو
کرینگے کہ اپنے مظالم سے درگذرین اور اس عقبہ سی نجات پائین پس ایک منادی ندا کریگا کہ خاموش
رہو اور اپنے پروردگار کی ندا سنو جب یہ خاموش ہونگے تو آواز آئیگی کہ خدا فرماتا ہی اگر تم چاہتی
ہو کہ اس عقبہ سی نجات ملے تو ایک دوسرے کے مظلمے کو بخش دو اور اگر نہین بخشتے تو مین تم سی
تمھاری مظلمون کا مطالبہ کرتا ہون پس اکثر مظلوم شاد ہونگے اور بامین امید کہ اس شدت
سی نجات پائین اپنے مظلمے بخشدینگے اور بعض مظلوم کہینگے کہ پروردگارا ہماری مظلمے اس سے
عظیم تر و بزرگتر ہین کہ ہم اُنھین بخشدین اُسوقت رضوان خازن بہشت کو آواز آئیگی کہ ایک
قصر نقرہ قصرہاے جنۃ الفردوس سی بانواع نعمات و ظرفہاے طلا و نقرہ و حوار العین و غلمان سے
آراستہ کر کے صاحبان حقوق کو دکھا پس ایک منادی خدا کیطرف سی ندا کریگا کہ ای گروہ خلائق
سر بلند کرو اور اس قصر کو دیکھو جب لوگ نظر کرینگے تو ہر ایک آرزو کریگا کہ ای کاش یہ قصر مجھے
عطا کرے اسوقت منادی ندا کریگا کہ یہ قصر اُس شخص کا ہی جو کسی مومن کا مظلمہ بخشدی پس

بعض اشخاص اپنے مظلمے عفو کردینگے اور اُس عقبہ سے نجات پائینگے مگر کچھ لوگ باقی رہ جائینگے کہ وہ
عفو نہ کرینگے پھر حقتعالی فرمائیگا کہ میری بہشت مین وہ شخص داخل نہین ہوتا کہ جسکے ذمے کسی مسلمان کا
مظلمہ ہو یہانتک کہ وہ مظلمہ وقت حساب اُس سے لیا جاوے کہ اے گروہ خلائق مستعد ہو حساب کیلیے
پھران سبکو راہ دی جائیگی تاکہ عرصۂ حساب مین نزدیک عرش الٰہی حاضر ہون اُسوقت دیوان
کھولے جائینگے اور ترازوین نصب ہونگی اور پیغمبر اور ائمہ کہ گواہ خلق ہین اور ہر ایک امام اپنے
اہل زمانہ کی گواہی دیگا کہ انھین امر الٰہی پر سبب توقف کیا ہے اور انھین خدا سے کسی شے کی طلب
ہے بعد اس کے ایک مرد قریش نے عرض کی یا ابن رسول اللہ اگر کسی مومن کو کسی کافر سے مظلمے کا مطالبہ
ہو تو وہ مومن اُس کافر سے کس چیز کا خواہان ہوگا حالانکہ وہ کافر اہل جہنم سے ہے حضرت نے ارشاد
فرمایا کہ اُس مسلم کے گناہ موافق اُس مظلمہ کے اندازہ کیے جائینگے اور اُس کافر کو بسبب اُس مظلمے کے
بہ سبب اُس گناہ مسلم کے زیادہ تر عذاب کیا جائیگا سائل نے عرض کی کہ اگر کسی مسلم کا مظلمہ کسی
دوسرے مسلم پر ہو تو اُس مسلم سے وہ مظلمہ کیونکر لیا جائیگا حضرت نے فرمایا کہ حسنات ظالم سے
بقدر حق مظلوم حسنات لیے جائینگے اور وہ حسنات مظلوم پر اضافہ کیے جائینگے سائل نے پوچھا
کہ اگر ظالم حسنات نہ رکھتا ہو تو کیا کرینگے حضرت نے فرمایا کہ گناہان مظلوم موافق اُس مظلمہ کے نیکر
گناہان ظالم پر بڑھائے جائینگے مؤلف کہتا ہے کہ آیات و اخبار سے حقیقت اصل حساب و
سوال بروز قیامت متیقن اور معلوم ہے مگر خصوصیت انکی کہ آیا کس شخص سے سوال کرینگے اور کس کو
بیحساب بہشت یا جہنم مین لیجائینگے متیقن نہین ہے پس اعتقاد اجمالی کافی ہے اور جاننا چاہیے کہ عریان
محشور ہونے اور لباس پہنے ہوے مبعوث ہونے کے باب مین احادیث مختلف وارد ہین بعض
روایات مین وارد ہوا ہے کہ عریان محشور ہونگے چنانچہ حدیث فاطمہ بنت اسد اسی مضمون پر
دلالت کرتی ہے اور بعض احادیث مین وارد ہے کہ کفن پہنے ہوے محشور ہونگے مطلب گیارھوان
سوال انبیا اور شہادت شہدا اور نامون کو داہنے اور بائین ہاتھ مین دینے اور بعض دیگر احوال
قیامت کے بیانمین حق الیقین مین تفسیر علی ابن ابراہیم سے بسند کالصحیح حضرت امام محمد باقرؑ
سے اس آیہ کی تفسیر مین روایت کی ہے هذا یوم ینفع الصادقین صدقهم یعنی یہ وہ روز ہے
کہ نفع دیتی ہے سچ کہنے والون کو راست گوئی اُنکی حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب روز قیامت

ہوگا تو لوگ حساب کے لیے حاضر ہونگے اور ہولہای قیامت مین وارد ہونگے اور عرصۂ حساب مین
بعد مشقت بسیار پہونچینگے پس ان سب کو قریب عرش خدا کے ٹھہرائینگے اور خدا اُن سے خطاب فرمائیگا جو
شخص کہ پہلے طلب ہوگا اُسے اسطرح کی آواز سے طلب کرینگے کہ وہ آواز تمام خلائق سُنے اور جنھین کہ پہلے طلب
کیا جائیگا وہ محمدؐ ابن عبداللہ پیغمبرؐ قرشی عربی ہونگے اور وہ عرش خدا کے داہنی طرف کھڑے ہونگے پھر
علی بن ابیطالبؑ کو بلائینگے اور وہ حضرت رسولؐ کے بائین طرف کھڑے ہونگے بعد اسکے سب ائمہؑ مع کل
امت آئینگے اور حضرت امیرالمومنینؑ کے بائین طرف کھڑے ہونگے پس ہر پیغمبر مع اپنی امت کے اول
انبیا سے آخر انبیا تک آئینگے اور عرش کی بائین طرف کھڑے ہونگے پس پہلے سوال کیلیے قلم طلب ہوگا وہ
آئیگا اور بصورت انسان عرش خدا کے برابر کھڑا ہوگا پھر خدا اُس سے سوال کریگا کہ جو کچھ مین نے تجھے وحی
سے الہام کیا تھا اُسے تو نے تحریر کیا قلم کہیگا ہان اے پروردگار میرے تو جانتا ہے کہ مین نے لکھا جو
کچھ تو نے حکم فرمایا خدا ارشاد کریگا کہ تیری اس بات کی کون گواہی دیگا قلم کہیگا پروردگارا کوئی مخلوق
تیرے راز پر سوا تیرے مطلع نہین ہوسکتا تھا خدا فرمائیگا کہ تو نے اپنی حجت تمام کی پھر لوح کو طلب کریگا
اور اسی طرح سوال فرمائیگا لوح عرض کریگی کہ ہان پروردگارا جو کچھ قلم نے مجھ پر تحریر کیا تھا اسکو مین نے
اسرافیلؑ کو پہونچا دیا پھر اسرافیلؑ بلائے جائینگے وہ بصورت آدمی آئینگے اور قلم و لوح کے پاس
کھڑے ہونگے بعد اسکے پھر خدا فرمائیگا کہ لوح نے جو کچھ کہ قلم نے اُس پر وحی سے تحریر کیا تھا وہ اُسنے
تجھے پہونچا دیا اسرافیلؑ جواب دینگے ہان پروردگارا مین نے اُسے جبرئیلؑ کو پہونچایا اُسوقت جبرئیلؑ
بلائے جائین گے وہ آئین گے اور پہلوے اسرافیلؑ مین کھڑے ہونگے پھر خدا فرمائیگا کہ آیا اسرافیلؑ
نے جو کچھ اُسے پہونچایا تھا وہ تجھے پہونچایا وہ عرض کرینگے ہان پروردگارا مین نے اُسے سب تیرے
پیغمبرون کو جو کچھ تیرا حکم مجھے پہونچا تھا پہونچا دیا اور ادائے رسالت تیری ہر پیغمبر اور ہر رسول سے
کردی اور جمیع وحیین اور حکمتین اور کتابین تیری اُنکو پہونچا دین اور آخر مین جسپر رسالت
وحی اور حکمت و علم و کتاب و کلام تیرا پہونچایا محمد بن عبداللہ قرشی عربی تھے کہ وہ تیرے حبیب
ہین بعد اسکے حضرت امام محمدؑ نے فرمایا کہ جسکا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ پہلے جسے فرزندان آدم کے رسولون
کیلئے طلب کرینگے وہ محمد بن عبداللہؐ ہین خدا اُنھین اپنے عرش کے قریب جگہ دیگا اور اُس روز کسیکی

جو کچھ وحی کی تھی اور جو کچھ تمھارے پاس کتاب و حکمت و علم سے بھیجا تھا پہونچایا رسولخدا
کہینگے ہان اے پروردگار میرے جبرئیل نے یہ سب چیزین مجھے پہونچائین بعد اسکے حقتعالی
محمد مصطفےٰ سے ارشاد کریگا آیا وہ امور کہ جو تمھین جبرئیل نے پہونچائے تھے تم نے اپنی امت
کو پہونچادی حضرت کہینگے ہان پروردگار مین نے اپنی امت کو پہونچادے اور مین نے تیری راہ
مین جہاد کیا پھر حقتعالیٰ فرمائیگا کہ تیری ان امور کی کون گواہی دیگا حضرت کہینگے پروردگار
تو میری تبلیغ رسالت کا شاہد ہے اور ملائکہ تیرے اور میری امت کے بندگان نیک گواہ ہین
لیکن میرے لیے تیری گواہی کافی ہے پھر ملائکہ بلائے جائینگے اور حضرت کی تبلیغ رسالت کی
گواہی دینگے پھر اُمت محمدؐ طلب لیجائیگی اور ان سب سے سوال کیا جائیگا کہ آیا محمدؐ نے تمکو رسالت
میری پہونچائی اور کتاب اور حکمت و علم میرا تمھین تعلیم کیا وہ سب حضرت کی تبلیغ رسالت اور
کتاب اور تعلیم حکمت و علم کی گواہی دینگے پھر خدا فرمائیگا اے محمدؐ آیا تم نے بعد اپنے اپنی امت
مین کسی کو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا تھا کہ میرے حکمت و علم سے قیام باحکام کرے اور میری کتاب
کا مفسر ہو اور جن امور مین بعد تمھارے تمھاری امت مین اختلاف ہو اسے بیان کردے
اور زمین پر میری حجت اور میرا خلیفہ ہو محمدؐ کہینگے اے پروردگار مین نے اپنی امت مین علی
بن ابیطالبؑ کو کہ بھائی اور وزیر میرا اور وصی میرا اور بہتر میری امت کا تھا خلیفہ کیا اور
مین نے اُسے اپنی حیات مین اپنی امت کے لیے نصب کیا تا کہ نشانہ راہ ہدایت ہو اور مین
نے اطاعت علیؑ کیلئے اپنی امت کو مامور کیا اور علیؑ کو اپنی امت پر اپنا خلیفہ اور انکا
امام قرار دیا تا کہ میری امت تا روز قیامت علیؑ کی متابعت کرے بعد اسکے علی بن ابیطالبؑ
کو بلائینگے اور اُنسے پوچھینگے کہ آیا محمدؐ نے تمھین وصیت کی تھی اور اپنی امت پر تمھین اپنا
خلیفہ گردانا تھا اور اپنی حیات مین تمھین نصب کیا تھا کہ تم نشانہ راہ ہدایت ہو اور بعد
اُسکی وفات کے اُنکے قائم مقام ہو اُسوقت جناب امیرؑ کہینگے ہان اے پروردگار محمد مصطفےٰ
نے مجھے وصیت کی تھی اور مجھ کو اپنی اُمت مین خلیفہ مقرر کیا تھا اور جب تو نے محمد صلعم کو اپنے
پاس بلایا تو انکی اُمت نے میری خلفت کا انکار کیا اور مجھ سے مکر کیا اور مجھ کو ضعیف کیا اور
نزدیک تھا کہ مجھے قتل کرین اور مجھے ترک کرکے اُس شخص کو اختیار کیا کہ جسے کسی قسم کا

استحقاق خلافت نہ تھا اور میری بات نہ سنی اور اطاعت میرے حکم کی نہ کی بعد اسکے مین نے
تیری نافرمانی سے امت بدسر قتال اختیار کیا یہانتک کہ اشقیاے امت نے مجھ کو قتل کیا بعد اسکے
علیؑ سے خدا فرمائیگا آیا بعد اپنے امت محمدؐ مین تم نے کوئی حجت اور کوئی خلیفہ زمین پر چھوڑا تاکہ وہ
لوگون کو میرے دین کی طرف ہدایت کرے اور میری راہ رضا کی طرف طلب کرے علیؑ عرض کرینگے
ہان اے پروردگار میرے مین نے حسنؑ اپنے پسر کو کہ وہ تیرے پیغمبر کا نواسا تھا اُسے اپنا وصی کیا
تھا اُسوقت امام حسنؑ کو بلائین گے اور وہی سوال کرینگے کہ جو علی بن ابیطالبؑ سے کیا تھا اسی طرح ایک
امام بعد ایک امام کے طلب کیا جائیگا اور حجت اُسکے اہل زمانہ پر تمام کی جائیگی پھر حقتعالی کلام
انکا قبول فرمائیگا اور حجت اُنکی جائز رکھیگا اُسوقت خدا فرمائیگا کہ یہ وہ دن ہے کہ سچون کو سچ کہنا
نفع بخشتا ہے اور عیاشی نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو ہر شخص کو
اُسکا نامہ دینگے اور کہینگے اس نامہ کو پڑھ بعد اُسکے حقتعالی اُسکے دل مین جمیع افعال کہ جو
اُسنے زندگی مین کیے ہین مثل نگاہ کرنے اور بات کہنے اور قدم اُٹھانیکے اسطرح القا فرمائیگا
کہ اُس شخص کو وہ افعال اس نہج پر معلوم ہونگے کہ مین نے ابھی کیے ہین اُسوقت یہ شخص کہیگا وای
ہو مجھ پر اس نامہ نے میرے کسی گناہ وصغیرہ وکبیرہ کو نہین چھوڑا مگر یہ کہ سب گناہون کو شمار کر لیا

**مطلب بارھوان** وسیلہ اور لواے حمد اور حوض کوثر اور شفاعت اور کل منازل حضرت
رسولؐ اور اہلبیتؑ کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہے کہ احادیث شیعہ وسنی کے ان سب چیزون کی
باب مین متواتر ہین بلکہ یہ سب امور ضروریات دین سے ہین اور ایمان لانا ان سب پر واجب ہے
خصوصاً حوض کوثر اور شفاعت اکبر پر ایمان لانا ضرور ولازم ہے کلینی اور ابن بابویہ
اور علی بن ابراہیم اور کل محدثین نے بسند ہاے صحیح ومعتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے
کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا جسوقت خدا سے میرے لیے سوال کرو تو وسیلہ کا سوال کرو اصحاب نے
پوچھا وسیلہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا بہشت مین میرے لیے ایک درجہ ہے کہ وہ ہزار پایہ رکھتا ہے
اور ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک اتنی مسافت ہے کہ اُس مسافت کو اسپ نجیب عربی ایک
مہینہ مین تیز روی سے طے کرے اور بعض پایہ اُسکے زبرجد کے ہین اور بعض موتی کے ہین اور

اور بعض مشک کے اور بعض عنبر کے اور بعض نور کے ہونگے پس اُسکو بروز قیامت لائینگے اور
سب پیغمبرون کے درجون کے پاس نصب کینگے اور وہ اُن درجون مین ممتاز ہوگا جسطرح
کہ چاند ستارون مین ممتاز ہی اُس روز کوئی پیغمبر اور کوئی شہید اور کوئی صدیق باقی نہ رہیگا
مگر یہ کہ کہیگا خوشا حال اُس شخص کا کہ جسکے لیے یہ درجہ ہی پس ایک منادی سب پیغمبرون اور
صدیقون اور شہیدون اور مومنون کو ندا کریگا کہ آگاہ ہو یہ درجہ محمدؐ کا ہی بعد اسکے حضرت
رسولؐ نے فرمایا کہ مین اُس روز پوشاک نور پہنے ہونگا اور تاج بادشاہی اور کلیل کرامت
میرے سر پر ہوگا اور علی بن ابیطالبؑ میرے آگے آگے چلینگے اور علم میرا اُنکے ہاتھ مین ہوگا
اور وہ لواے حمد ہی اور اُس لوا پر لکھا ہوگا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَلْمُفْلِحُوْنَ
هُمُ الْفَآئِزُوْنَ بِاللّٰہِ جسوقت ہم پیغمبرون کی طرف سے گذرینگے تو پیغمبر کہینگے کہ گویا یہ دو ملک ہین
کہ ہم انھین نہین پہچانتے اور جب ملائکہ کیطرف سے گذرینگے تو وہ کہینگے کہ گویا یہ دو پیغمبر
مرسل ہین یہانتک کہ مین منبر پر جاؤنگا اور بعد میرے علیؑ منبر پر آئینگے جب مین منبر کے درجہ
اعلیٰ پر پہونچونگا تو علیؑ ایک پایہ مجھ سے نیچے کھڑے ہونگے اور علم میرا اُنکے ہاتھ مین ہوگا
پھر جمیع پیغمبران اور مومنین ہماری طرف سر بلند کرینگے اور کہین گے خوشا حال ان دونون
بندون کا کہ یہ دونون خدا کے نزدیک کسقدر گرامی اور مکرم ہین پس ایک منادی خدا کی
طرف سے ندا کریگا کہ سب پیغمبر اور جمیع خلائق سنے کہ یہ حبیب میرا ہی محمدؐ اور یہ ولی میرا ہی
علی بن ابیطالبؑ خوشا حال اُس شخص کا جو اسے دوست رکھے اور واے اُس شخص پر کہ
اسے دشمن رکھے اور اُسپر جھوٹ باندھے پھر حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ اُس روز قیامت
مین کوئی شخص باقی نہ رہیگا کہ تجھ کو دوست رکھتا ہو مگر یہ کہ راحت پائیگا اور اس ندا سے
منھ اُسکا سفید اور دل اُسکا شاد ہوگا اور کوئی شخص اُن لوگون مین سے باقی نہ رہیگا کہ
اُسنے تجھ سے دشمنی کی ہو یا تجھ سے لڑا ہو یا تیری امامت کا انکار کیا ہو مگر یہ کہ منھ اُن سب
کے سیاہ ہونگے اور پاؤن اُنکے کانپین گے اس حالت مین دو ملک جانب رب علا سے
میری طرف آئینگے ایک رضوان خازن بہشت اور دوسرا مالک خازن جہنم پھر رضوان
[illegible]

سلام کا جواب دونگا اور کہونگا ای ملک خوشبو اور خوشرو اور گرامی اپنے پروردگار کے نزدیک
تو کَون ہی وہ عرض کریگا کہ مین رضوان خازن بہشت ہون مجھ کو میرے پروردگار نے حکم فرمایا ہی
کہ مین آپکی خدمتمین بہشت کی کنجیان حاضر کرون ای محمد مصطفےٰ اسے لے لیجئے مین کہونگا مین نی
اپنے پروردگار کی طرفسے قبول کیا اور حمد کرتا ہون مین اُسکی اس نعمت پر کہ جو اُسنے مجھی عنایت
فرمائی اِن کنجیون کو میرے بھائی علی بن ابیطالبؑ کو دیدو رضوان وہ کنجیان علیؑ کو دیگا اور
پھر جائیگا بعد اسکے میرے پاس مالک خازن جہنم آئیگا اور کہیگا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللهِ
مین کہونگا عَلَیْكَ السَّلَامُ اے ملک کسقدر خوفناک ہی دیکھنا تیرا اور مہیب ہی منہ تیرا تو کَون
ہی وہ عرض کریگا مین مالک خازن جہنم ہون مجھ کو میرے پروردگار نے حکم فرمایا ہی کہ مین کلید ہای
جہنم آپکی خدمتمین حاضر کرون مین کہونگا کہ مین نے اپنے پروردگار سے یہ عطیہ قبول کیا اور
اُسکے لیے حمد وستائش مخصوص ہی بسبب اُسکے کہ اُسنے میری نسبت انعام فرمایا اور مجھے
اُس نعمت کی وجہ سے اورون پر فضیلت کرامت فرمائی اِن کنجیون کو بھائی میری علی بن ابیطالب
کو دیدو مالک وہ کنجیان علیؑ کو دیگا اور پھر جائیگا بعد اسکے علیؑ مع کلید ہای بہشت و جہنم
آئینگے یہانتک کہ منتہای جہنم پر بیٹھین گے اور مہار اُسکی ہاتھ مین لینگے اُسوقت کہ نالہ اُسکا
بلند ہوگا اور حرارت اُسکی انتہائی ہوگی اور شرارے اُسکے بلند ہونگے جہنم آواز دیگا کہ یا علی
مجھ پر سے مرور کر جائیے کہ آپکا نور میرے زبانہ کو بجھائے دیتا ہی امیرالمومنین کہینگے قرار
لے کہ آج کے دن تجھ کو میری اطاعت کرنا لازم ہی بعد اُسکے فوج فوج لوگ آئینگے اور
اور علی بن ابیطالبؑ کہینگے کہ اے چھوڑ دے کہ یہ میرا دوست ہی اور اسے لے کہ یہ میرا دشمن
ہی پس اُس روز جہنم غلام سے زیادہ اطاعت علیؑ کی کریگا اگر علیؑ چاہیگا اُسکو اپنی داہنی
طرف لیجائیگا اور اگر چاہیگا بائین طرف لیجائیگا اسواسطے کہ تقسیم کرنے والا بہشت و
دوزخ کا اُس روز علی ہی اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہی کہ جب قیامت
ہوگی تو محمد مصطفےٰ کو بلائینگے اور ایک حلہ گلرنگ اُنہین پنہائینگے اور اُنہین عرش کے داہنی طرف مقیم کرینگے
پھر حضرت ابراہیمؑ کو بلائینگے اور اُنھین ایک حلہ سفید پنہائینگے اور عرش کے بائین جانب ٹھہرائینگے پھر حضرت
[illegible] اور داہنی طرف حضرت رسولؐ کی جگہ دینگے پھر حضرت

اسمٰعیلؑ کو طلب کرینگے اور ایک حلۂ سفید اُنھیں پنھائینگے اور اُنھیں حضرت ابراہیمؑ کی بائین طرف جگہ
دینگے پھر حضرت امام حسنؑ کو طلب کرینگے اور ایک حلۂ گلرنگ پنھائینگے اور اُنھیں حضرت امیرالمؤمنینؑ
کی داہنی طرف جگہ دینگے پھر حضرت امام حسینؑ کو طلب کرینگے اور اُنھین حضرت امام حسنؑ کی داہنی طرف
جگہ دینگے اور اسی طرح سب ائمۂ کو طلب کرینگے اور حلہ ہائے گلرنگ پنھائینگے اور ہر ایک کو بترتیب
جگہ دینگے پھر اُنکے شیعون کو طلب کرینگے اور اُنکے ائمہ کے سامنے متوقف کرینگے پھر حضرت
فاطمہؑ اور سب عورتین اُنکی اولاد مین سے اور اُنکے شیعون مین سے طلب ہونگے اور
سب بحساب داخل بہشت ہونگے پھر منادی خدا کی طرف سے عرش پر اور افق اعلی سے
آواز دیگا کہ خوب پدر ہے پدر تیرا یا محمدؐ اور وہ ابراہیمؑ ہے اور خوب بھائی ہے بھائی تیرا اور وہ
علی بن ابیطالبؑ ہے اور خوب دو نواسے ہین تیرے حسنؑ اور حسینؑ اور خوب جنین ہے جنین تیرا
کہ شکم فاطمہؑ مین شہید ہوا اور وہ محسنؑ ہے اور خوب امام ہین امام ہدایت کنندہ تیری ذریت
سے فلان اور فلان اور جمیع ائمہ کا تا حضرت قائمؑ نام لیگا اور خوب شیعہ ہین تیرے اور خوب
ائمہ ہین بعد تیرے بہ تحقیق کہ محمدؐ اور وصی محمدؐ اور محمدؐ کے نواسے اور کل ائمہ ذریت محمدؐ سے فائز
اور رستگار ہین پس حکم کریگا کہ سب کو بہشت مین لیجائین چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ جو کہ دور کیا جاوے
آتش جہنم سے اور داخل کیا جائے بہشت مین پس فائز ہوا ہے سعادت ابدی سے اور امالی اور
خصال مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسولخداؐ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ میرے پاس شادان و
خوش حال آئے اور کہا یا محمدؐ خداوند علی اعلی آپکو اور علیؑ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے محمدؐ
میرا پیغمبر رحمت ہے اور علیؑ میرا برپا دارندۂ حجت ہے مین اُس شخص کو معذب نہ کرونگا کہ جو علیؑ
سے موالات و دوستی رکھتا ہو اگرچہ اُسنے میری معصیت کی ہو اور اُس شخص پر رحم نہ کرونگا کہ
جس نے علیؑ سے دشمنی کی ہو اگرچہ وہ میری اطاعت کرے پھر حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ
روز قیامت لوائے حمد لیے ہوئے میرے پاس آئینگے اور لوائے حمد ستر شقہ رکھتا ہے کہ ہر ایک
شقہ آفتاب اور ماہتاب سے وسیع تر ہے اور مین ایک کرسی پر کرسی ہائے رضوان اور ایک
منبر پر منبرہائے قدس و خوشنودی خدا کے بیٹھا ہونگا پس مین اُس علم کو لونگا اور علی بن ابیطالبؑ

لے اُٹھانیکی طاقت ہوتی کہ اُس علم کے ستر شقہ ہونگے اور ہر شقہ آفتاب و ماہتاب سے بزرگتر
ہوگا حضرت منغض ہوئے اور فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو خدا علیؑ کو مثل قوت جبرئیلؑ کی
طاقت کرامت فرمائیگا اور مثل نور آدمؑ کے نور اور مثل حلم رضوان کے حلم اور مثل جمال یوسفؑ
جمال اور قریب صدائے داؤدؑ کے آواز عنایت کریگا اور اگر یہ نہ ہوتا کہ داؤدؑ خطیب اہل بہشت
ہونگے تو ہر آئینہ علیؑ کو مثل اُنکے آواز عطا کرتا اور علیؑ اول ہے اُن شخصون مین کہ جو انتخاب چشمۂ
سلسبیل و زنجبیل سے سیراب ہونگے اور علیؑ کی اور اُسکے شیعون کی خدا کے نزدیک ایسی منزلت
ہے کہ جو لوگ گذشتہ اور آیندہ ہین اُس منزلت کی آرزو کرینگے **بیان حوض کوثر** حق الیقین
مین مذکور ہے کہ سید ابن طاؤسؒ اور اکثر علما بطریق متعددہ ابوذرؓ سے روایت کرتے ہین کہ رسولِ خدا
نے فرمایا کہ امت میری حوض کوثر پہ مع سات رایتون کے مجھ پہ وارد ہوگی پہلی رایت عجل ہے یعنی ابو بکر
پس مین اُٹھونگا اور ہاتھ اُسکا پکڑونگا جب ہاتھ میرا اُس کے ہاتھ پر پہونچیگا رنگ اُسکا سیاہ ہوجائیگا
اور پانون اُسکے کانپنے لگین گے اور دل اور کلیجہ اور اکثر اعضا اُسکے مضطرب ہونگے اور جو لوگ
اُسکے شریک ہونگے اُنکا بھی یہی حال ہوجائیگا اُسوقت مین کہونگا کہ دو چیزین بزرگ ہین کہ جنھین
مین نے تم لوگون مین چھوڑا تھا میری خلافت کو کسطرح ادا کیا وہ کہین گے ہم نے قرآن مجید کی تکذیب کی
اور اُسے پھاڑ ڈالا اور اہلبیت پیغمبر پر ظلم کیا اور حق اُنکا غصب کیا مین اُنسے کہونگا کہ بائین طرف
جاؤ پس یہ سب پیاسے اور بدحال جانب شمال کہ مقام عذاب و نکال ہے اپنے کالے مُنھ لیکے چلے جائینگے
اور ایک قطرہ کوثر سے بہرہ مند نہ ہونگے پھر مجھ پر اس اُمت کے فرعون یعنی عمر کی رایت مع اکثر امت
وارد ہوگی اور یہ گروہ مبرحون ہے ابوذرؓ نے عرض کی مبرحون سے مقصود راہ گم کردہ ہین حضرت نے
فرمایا بلکہ انھون نے دین کو فاسد اور حق کو رو کش و باطل کیا ہے اور یہ وہ گروہ ہین کہ دنیا کے
لیے غضبناک و رضامند ہوتے ہین اور سخط و عداوت انکی محض واسطے دنیا کے ہے جب مین
اُس شخص کا ہاتھ پکڑونگا تو رنگ اُسکا سیاہ ہوجائیگا اور پانون اُسکے کانپنے لگین گے اور
دل اُسکا دھڑکنے لگیگا اور اُسکے اصحاب کی بھی مثل اُسی کے حالت ہوجائیگی پس مین اُنسے پوچھونگا
کہ تم نے ثقلین سے کیا کیا وہ کہین گے ثقل بزرگ کو ہم نے دروغ سے نسبت دی اور پارہ پارہ
کیا اور ثقل کوچک سے جنگ کی اور اُنکو قتل کیا مین کہونگا کہ تم بھی طرف شمال اپنے یارون کی جاؤ

جاؤ پس یہ بھی پیاسے محروم اپنے کالے منھ لیکے چلے جاوینگے اور ایک قطرۂ آب کوثر سے سیراب ہونگے پھر
رایت ہامان آئیگی اور ہامان سے مراد عثمان ہے اور اُسکی رایت کے نیچے پچاس ہزار آدمی ہونگے اور
احوال اُنکا اور سوال و جواب انکا اسی طرح ہوگا پھر رایت مخدج آئیگی یعنی سرگروہ خوارج اور اُسکے
ساتھ ستر ہزار آدمی ہونگے اور حال اُنکا بھی اسی طرح ہوگا پھر مجھ پر امیر مؤمنان کی رایت وارد
ہوگی کھینچنے والا اُس جماعت کا جو اُس رایت کے ہمراہ ہونگی علی بن ابیطالبؑ ہین اور چہرہ اُن سب کے
سفید اور ہاتھ پانوٗن اُنکے نورانی ہونگے اور جب مین اُٹھونگا اور ہاتھ اُنکا پکڑونگا منھ انکا اور اُنکے
اصحاب کا سفید اور نورانی ہوگا پس مین اُن سے پوچھونگا کہ تم نے میرے بعد ثقلین سے کیا کیا وہ کہین گے
ہم نے ثقل بزرگ کی تصدیق اور متابعت کی اور ثقل کوچک کی معاونت اور یاری کی اور اُنکے
دشمنون سے قتال کیا پس مین کہونگا آؤ اور آب کوثر سے سیراب ہو اُسوقت وہ سب ایک بار اُس
پانی سے پیئین گے کہ بعد اُسکے ہرگز تشنہ نہ ہونگے اور امام اُنکے مانند آفتاب تابان ہونگے اور منھ بعض
لوگون کے اُنمین سے ماہ کامل کے مانند ہونگے اور بعضونکے مانند ستارۂ درخشان ہونگے جبوقت ابوذر
نے اس حدیث کو حضرت امیرالمومنینؑ سے عرض کیا تو مقداد نے بھی گواہی دی کہ رسول خداؐ نے اسیطرح
فرمایا تھا **مؤلف** کہتا ہے کہ خبر حوض کوثر کتب مخالفین سے بھی ثابت ہے چنانچہ مسلم نے اپنی صحیح
مین انس سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ ایک نہر ہے کہ پروردگار نے میرے لیے اُس نہر پر
خیر کثیر کا وعدہ فرمایا ہے اور وہ حوض مخصوص میرے لیے ہے اُس نہر پر بروز قیامت میری امت وارد
ہوگی اور ظرف اُس نہر کے موافق عدد ستارہاے آسمان ہین پھر ایک جماعت کو میری امت سے
میرے سامنے سے کھینچ لیجائینگے مین کہونگا پروردگارا یہ میری امت سے ہین جواب مین کہا جاویگا تو نہین
جانتا کہ انھون نے بعد تیرے کیا بدعتین کین پھر کتاب حق الیقین مین مذکور ہے کہ احادیث متواترہ
مین طرق شیعہ وسنی سے یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ سورۂ انا اعطیناک الکوثر مین کوثر سے مراد حوض
کوثر ہے اور اہل سنت عائشہ اور ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ کوثر بہشت مین ایک نہر ہے اور
ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ جب سورۂ کوثر نازل ہوا تو رسول خداؐ منبر پر تشریف لیگئے اور
حضرت نے یہ سورہ لوگون کو سنایا جب منبر سے اُترے لوگون نے کہا یا رسول اللہ خدا نے کوثر جو
آپکو عطا کیا ہے وہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت مین شیر سے سفید تر اور

تیر سے راست تر اور اُسکے کناری یاقوت اور موتی کے قبہ ہین اُس نہر پر مرغ سبز کہ جو وارد ہوتی
ہین گردنین اُنکی مثل گردنہاے شتران خراسان کے ہین اصحاب نے عرض کی وہ مرغ کسقدر
خوشنما ہونگے حضرت نے فرمایا آیا تم چاہتی ہو کہ مین تمھین اس سے بہتر مژدہ سناؤن اصحاب نے
عرض کی ہان یارسول اللہ فرمایا جو کوئی اُس مرغ کو کھائے اور اُس پانی مین سے پیے تو خوشنودی
خدا پر فائز ہوگا اور ابن قولویہ کامل الزیارۃ مین بسند معتبر مسمع بن کردین سے روایت کرتے ہین
کہ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ جس شخص کے دلمین ہماری مصیبت کیوجہ سے درد پیدا ہوتا ہے تو وہ شخص
مرنے کیوقت فرحناک ہوتا ہے اور وہ فرحت اُس سے نہین زائل ہوتی یہانتک کہ حوض کوثر پر ہم سے
ملاقات کرے اور جسوقت کہ ہمارا دوست حوض کوثر پر وارد ہوتا ہے تو اُسکے ورود سے حوض کوثر کو
فرح وسرور حاصل ہوتا ہے اور ہمارے دوست کو حوض کوثر ہر قسم کی غذا سے متلذذ کرتا ہے اور نہین چاہتا
کہ اس مقام سے دوسرے مقام پر جائے اے مسمع جو شخص کہ حوض کوثر سے ایک بار سیراب ہو تو کبھی پیاسا
نہ ہوگا اور بعد اسکے تعب تشنگی مین مبتلا نہ ہوگا اور آب کوثر سردی مین مثل کافور کے ہے اور خوشبو
مین مثل بوے مشک اور ذائقہ مین مثل ذائقہ زنجبیل کے ہے اور شہد سے شیرین تر اور مسکہ سے نرم تر
اور آب دیدہ سے صاف تر اور عنبر سے خوشبوتر ہے اور آب کوثر چشمہ تسنیم بہشت سے نکلتا ہے اور
بہشت کی تمام نہرون پر جاری ہوتا ہے اور سنگریزہاے مروارید و یاقوت پر مرور کرتا ہے اور
گرد اُسکے ستارہ ہاے آسمان سے زیادہ پیالہ ہاے پر تکلف رکھے ہین اور بوے خوش اُسکی ہزار برس
کی راہ سے معلوم ہوتی ہے اور قدح اُسکے چاندی اور سونے اور جواہر ہاے رنگارنگ کے
ہین جو شخص آب کوثر سے پیتا ہے اُسے ہر طرح کی خوشبو محسوس ہوتی ہے یہانتک کہ وہ شخص
کہتا ہے کہ اگر مجھے اسی مقام پر چھوڑ دیتے تو بہتر تھا مین اسکے عوض مین دوسری چیز کا طالب
نہین ہون آپ یسر کردین تو کبھی اُنھین سے ہوگا جو لوگ حوض کوثر سے سیراب ہونگے اور جو آنکھ
کہ ہماری مصیبت پر روئیگی البتہ وہ آنکھ حوض کوثر کے دیکھنے سے خوش حال و شاد ہوگی اور
حوض کوثر سے ہمارے دوستون کو سیراب کیا جاتا ہے موافق ہماری محبت اور متابعت کے
اُنھین لذت حاصل ہوتی ہے پس جس شخص کی محبت ہم سے بیشتر ہے لذت بھی اُسکی زیادہ تر ہوگی
اور حوض کوثر پر امیرالمومنینؑ ہونگے مین اُنکے دست مبارک مین چوب درخت عوسج کا

ایک عصا ہوگا اور دوسری روایت مین ہی کہ درخت طوبی کا عصا ہوگا کہ ہماری دشمنون کو
حضرت اُس عصای طوبی اسی ہٹائینگے ایک شخص ہماری دشمنون مین سی کہیگا کہ مین دنیا مین اقرار
شہادتین رکھتا تھا حضرت فرمائینگے کہ تو اپنے امام ابوبکر و عمر یا عثمان کے پاس جا اور اُس سی
سوال کر تاکہ وہ تیری شفاعت کری وہ کہیگا جس امام کو آپ ارشاد فرماتے ہین اُسنے مجھے چھوڑ دیا
حضرت فرمائینگے کہ پھر اُس شخص کیطرف جا کہ جسکو تو امام جانتا تھا اور اُسی تمام خلق پر ترجیح دیتا
تھا اور اُسی سی سوال کر کہ وہ تیری شفاعت کری کہ جو تیری نزدیک بہترین خلق تھا اس لیے کہ
بہترین خلق کی شفاعت رد نہین ہوتی وہ کہیگا بہ سبب تشنگی مین ہلاک ہوتا ہون حضرت فرمائینگے
خدا تیری تشنگی زیادہ کرے مسمع نے عرض کی فدا ہون مین آپ پر آپکے دشمن کو کسطرح قدرت ہوگی
کہ وہ حوض کوثر تک جاسکے حالانکہ حوض کوثر تک اور اشخاص نہ جاسکین گے حضرت نے
ارشاد فرمایا اسکا یہ سبب ہی کہ وہ شخص اعمال قبیحہ سی پرہیز کریگا اور جسوقت ہم اہلبیت کا ذکر اُسکے
سامنے کیا جائیگا تو وہ ہمین ناسزا نہ کہیگا اور چند امور کا تارک ہوگا کہ اور لوگ اُن امور پر
ہماری نسبت مین بہ سبب گستاخی جرأت کرتے ہونگے وہ اپنے تئین باز رکھیگا لیکن اس شخص سے
یہ امور جو ظہور مین آئینگے ہماری محبت کیوجہ سی اور ہم اہلبیتؑ کی رعایت کے سبب سے نہ ہونگے بلکہ بلا باعث
اسکا سعی عبادت باطلہ مین ہوگی اور دل اُسکا منافق ہوگا اور نیت اُسکی مستلزم نصب عداوت
اہلبیتؑ اور متابعت دشمنان اہلبیتؑ ہوگی اور ابوبکر و عمر کو سب آدمیون پر مقدم رکھیگا اسی
وجہ سی قریب حوض کوثر آئیگا اور محروم پھر جائیگا **بیان شفاعت** حق الیقین مین آخوند
مجلسیؒ تحریر فرماتے ہین جاننا چاہئی کہ مسلمانون مین اس امر مین اختلاف نہین ہی اور یہ امر ضروری
اسلام سی ہے کہ رسولخداؐ اپنی امت بلکہ جمیع امتون کی بروز قیامت شفاعت فرمائینگے اور بعض
تفصیلات شفاعت مین اختلاف ہی اور علمائے امامیہ مین اس باب مین اختلاف نہین ہے
کہ شفاعت فساق شیعہ کیلیے ہوگی اگرچہ اُنھون نے گناہان کبیرہ کیے ہون اور شفاعت
حضرت رسولؐ کیلیے مخصوص نہین ہی بلکہ فاطمہؑ اور ائمہ ہدیٰؑ بھی اجازت حضرت رسولخداؐ
سے شیعون کی شفاعت کرینگے اور احادیث متعددہ سی ثابت ہوتا ہی کہ علما و صلحای شیعہ
بھی شفاعت کرینگے اور تفصیلات مطالب کہ حق الیقین مین ذکر ... **مطلب**

**تیرھوان صراط کے بیان مین** کتاب حق الیقین مین مسطور ہی کہ ضروریات دین مین سے یہ بھی امر ہی کہ صراط کے ہونے کا ایمان لانا لازم ہی اور صراط ایک پل ہی کہ جہنم پر کشیدہ ہی جبتک کوئی اُس پل سے نہین گذرتا داخل بہشت نہین ہوتا اور روایات معتبرہ سنی اور شیعہ مین وارد ہوا ہی کہ صراط بال سے باریک تر اور شمشیر سے برندہ تر اور آگ سے گرم تر ہی اور مومنان خالص بآسانی مانند برق جہندہ صراط سے گزر جائینگے اور بعض بدشواری گذرین گے لیکن نجات پائینگے اور بعض اُسکے عقبات سے جہنم مین گرینگے اور صراط آخرت نمونہ صراط مستقیم دنیا ہی کہ وہ دین حق اور راہ ولایت اور متابعت جناب امیر المومنینؑ اور حضرت ائمہ معصومینؑ ہی جو دنیا مین اس سراط سے برخلاف ہوا ہی اور منحرف ہوا ہی یا اُسنے باطل کیطرف گفتار یا کردار مین توجہ کی ہی تو اُسی عقبہ مین صراط آخرت پر اُسکے پانون لغزش کرینگے اور جہنم مین گریگا اور صراط مستقیم سورہ حمد مین انھین دونون کی طرف اشارہ ہی اور معانی الاخبار مین منقول ہی کہ حضرت صادقؑ سے کیفیت صراط پوچھی حضرت نے فرمایا کہ وہ راہ معرفت خدا کی ہی اور صراطین دو ہین صراط آخرت صراط دنیا وہ امام ہی کہ طاعت اُسکی فرض واجب ہی جس نے کہ اُسے دنیا مین پہچانا ہی اور اُسکی پیروی کی وہ شخص بے دغدغہ صراط آخرت کہ پل جہنم کا ہی گذر جائیگا اور جسنے کہ اُسے دنیا مین نہ پہچانا قدم اُسکا صراط آخرت پر لغزش کریگا اور جہنم مین گر یگا تفسیر حضرت امام حسن عسکریؑ مین صراط مستقیم کی تفسیر مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم دنیا یہ ہی کہ حق ائمہؑ مین غلو نہ کرے اور انکی امامت مین تقصیر نہ کرے اور دین حق پر مستقیم رہے اور باطل کیطرف خواہش نہ کرے اور صراط آخرت مومنون کی راہ بہشت ہی مومنین اُس راہ بہشت سے جہنم وغیرہ کیطرف عدول نہین کرتے اور شیخ نے مجالس مین بطریق اہلسنت انس سے روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو صراط کو جہنم پر نصب کرینگے نہ گذریگا اُسپر سے مگر وہ شخص کہ نامہ رخصتی رکھتا ہوگا کہ جس مین ولایت علی بن ابیطالب مرقوم ہوگی اور قول خدا وَقِفُوْا هُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ سے یہ مراد ہی کہ باز رکھو انکو تحقیق کہ یہ سوال کیے گیے ہین ولایت علی بن ابی طالبؑ سے اور تفسیر حضرت امام حسن عسکریؑ مین جناب رسولخدا سے روایت کی ہی کہ جب خدا جمیع خلائق کو مبعوث کریگا تو ایک منادی پروردگار

کہ سیدۂ نساء العالمین ہی صراط سی گذرے پس محمدؐ اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور ائمۂ طاہرین
کے سوا کہ یہ حضرت جناب سیدہؑ کے محرم ہین تمام خلائق اپنی آنکھین بند کرلیگی اور جسوقت
جناب سیدہؑ داخل بہشت ہونگی تو ایک گوشۂ رواُن حضرت کا صراط پر کھنچا ہوگا کہ ایک
سرا اُسکا اُن حضرت کے دست مبارک مین ہوگا اور دوسرا سرا عرصات قیامت مین ہوگا
پس منادی پروردگار کیطرف سے ندا کریگا اے دوستان فاطمہؑ ہر ایک تم مین سے ایک ایک رشتہ ہای ردای
سیدۂ زنان عالمیان تھام لے پس کوئی شخص دوستان جناب فاطمہؑ مین سے باقی نہ رہیگا
مگر یہ کہ ہر ایک ایک ایک تار مین اُن تارون مین سے لپٹ جائیگا یہانتک کہ تین ہزار گروہ
سے زیادہ اُس جامہ سے لپٹین گے کہ ہر ایک گروہ دس لاکھ آدمیون کا ہوگا اور بہ
سبب برکت جناب فاطمہؑ وہ سب آتش جہنم سے نجات پائینگے **مؤلف** کہتا ہی کہ جقدر
واجبات خدا اور امر و نہی خدا ہین اُسی قدر عقبۂ صراط پر احادیث سے بھی ثابت ہوئی
ہین جتنے واجبات خدا یا امر و نہی خدا مین تقصیر کی ہی بروز حشر اُس عقبہ پر روکلیجائیگا
اور وہ احادیث کہ جن مین تفصیل اسکی ہی بخیال اختصار نہین لکھے گئے

**مطلب چودھوان** حقیقت اور حقیقت بہشت دوزخ کے بیان مین حق الیقین مین مذکور
جاننا چاہیے کہ اقرار کرنا بہشت و دوزخ جسمانی کا جسطرح کہ تصریح آیات و اخبار
متواترہ مین وارد ہوا ہی واجب ہی اور ضروریات دین اسلام سے ہے اور جو شخص
کہ مطلقاً بہشت و دوزخ کا انکار کرے مانند ملاحدہ یا بہشت و دوزخ کی تاویل کرے مانند
فلاسفہ تو بیشک وہ کافر ہی اور ابن بابویہؒ نے بسند معتبر ابو الصلت ہروی سے روایت کی ہی
وہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت امام رضاؑ سے پوچھا کہ ابن رسول اللہ کیفیت بہشت اور آتش
جہنم سے مجھے مطلع فرمائیے کہ آیا اس زمانے مین پیدا ہو چکے ہین یا نہین حضرت نے فرمایا
کہ ہان پیدا ہو چکے ہین چنانچہ شب معراج رسولخداؐ داخل بہشت ہوے تھے اور حضرت
نے جہنم کو بھی ملاحظہ فرمایا تھا مین نے عرض کی کہ ایک جماعت کہتی ہی کہ بہشت و دوزخ
مقدر ہوئی ہین ابھی پیدا نہین ہوی حضرت نے فرمایا یہ لوگ ہمسے نہین ہین اور ہم انسے

حضرت رسول کرتا ہی اور ہماری تکذیب کرتا ہی اُسے ہماری ولایت سی بہرہ نہین ہی وہ شخص
جہنم مین مخلد ہوگا اور علی بن ابراہیم نے روایت کی کہ بہشت و دوزخ کے پیدا ہونیکی دلیل ہی کہ خدا
فرماتا ہی عِندَ هَا جَنَّةُ الْمَاوٰی یعنی نزدیک سدرۃ المنتہی کے جنۃ الماوی ہی کہ وہ جاے
بازگشت مومنان ہی اور سدرۃ المنتہی آسمان ہفتم مین ہی اور بہشت بھی اُسی جگہ ہی اور خصال مین
ابن عباس سے روایت کی ہی کہ دو یہودی آئے اُنھون نے حضرت امیرالمومنینؑ سی چند سوال کیے اور
اُن سوالون مین یہ بھی پوچھا کہ بہشت کہان ہی اور جہنم کہان ہی حضرت نے فرمایا بہشت آسمان مین
ہی اور جہنم زمین ہی اُنھون نے پوچھا کہ سبعہ کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ جہنم کے سات دروازے ہین کہ
ایک دوسرے کے موافق ہی اُنھون نے پوچھا ثمانیہ کیا چیز ہی فرمایا کہ وہ بہشت کے آٹھ دروازے
ہین اور ابن بابویہ نے کتاب صفات الشیعہ مین حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہی کہ جو شخص
اقرار کرے رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا اور ایمان لائے معراج اور سوال قبر اور حوض اور
شفاعت اور خلق بہشت و جہنم اور صراط اور میزان اور بعث و نشور اور جزا اور حساب کا وہ
مومن ہی حقا اور ہم اہلبیتؑ کے شیعہ مین سی ہے **مطلب پندرھوان اُن صفتونکے بیان مین**
کہ جو صفتین کہ آیات و اخبار مین بہشت کیلیے وارد ہوئی ہین اور اعتقاد اُنکا لازم ہی کتاب
حق الیقین مین مذکور ہی کہ جاننا چاہیے کہ بہشت دار بقا اور سلامتی ہی اور باجماع امت بہشت
مین موت نہین ہی اور بہشت مین اندھا ہونا اور بہرہ ہونا اور پیری اور بیماری اور درد
آفت و مرض اور ہم و غم و الم نہین ہوتا اور فقیری اور احتیاج اور درماندگی نہین ہی اور جس
شے کی نفس خواہش کرے اور آنکھین جس سے لذت اُٹھائین آدمی کیلیے حاصل ہی اور بہشت
دار خلود ہی اور پاکون اور نیکوکارون کی منزل ہی اُسمین بغض و عداوت اور حسد و نزاع اور
جدل نہین ہی اور جسکو جو کچھ خدا نے عطا کیا ہی وہ اُس پر راضی ہی اُس سے زیادہ مرتبہ کی آرزو
نہین کرتا اور بعض علما کہتے ہین کہ صاحبان مرتبۂ اعلی کے دیکھنے کو نہین جاتے کہ مبادا مرتبہ
اُنکا اُنکی نظر مین پست نہ ہو اور عیش اُنکا منغص ہو اور یہ امر ضرور نہین ہی اس واسطے کہ
ممکن ہی کہ خدا اُنکو اپنے مرتبہ پر راضی رکھتا ہو کہ آرزو اور خواہش مرتبۂ اعلی کی نہ کرین اور
اہل بہشت بول و غائط و کثافت سی بری ہین بلکہ پسینہ بھی اہل بہشت کا خوشبو ہوتا ہی اور

اہل بہشت کی عورتین تمام نجاسات سے پاک ہین اور حیض و نفاس اور استحاضہ و ولادت اور بول و غائط
اور رشک و حسد اور عداوت و بدی اور اخلاق مذمومہ نہین رکھتین اور روشنی بہشت کی آفتاب و ماہتاب و
کواکب سے نہین ہے اور اُسمین ہمیشہ ایسی حالت رہتی ہے کہ جو طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک ہوتی ہے اور
ظل ممدود کو ایسی سے تفسیر کرتے ہین اور شراب دنیا مستی اور دردسر اور بول اور قے اور تلخی اور متلی رکھتی
ہے اور لغو اور فحش اُسکے لوازم سے ہین اور شراب بہشت ان باتون مین سے کوئی بات نہین رکھتی اور شراب
دنیا کی لذت سے بمراتب زیادہ لذت رکھتی ہے اور منزلین بہشت کی اکثر غرفے ہے اسواسطے کہ لذت
نہرون اور پہولون اور سبزی کی سیر کی غرفون مین بیشتر ہوتی ہے اور غرفہاے دنیا مین یہ عیب ہے کہ
دشواری اور احتیاج اُترنے کی ہوتی ہے اور اہل بہشت کو احتیاج اُترنے کی نہین ہے اگر چاہین
تو باسانی اُتر آسکتے ہین اور مروی ہے کہ بہشت کی نہرین زمین کی گہرائی مین نہین ہین بلکہ بلند ہین اور
جسطرح اہل بہشت چاہتے ہین مکانون مین اور غرفون اور درختون کے نیچے جاری ہوتی ہین اور ابن
بابویہ من لایحضر اور امالی مین عبد اللہ بن علی سے روایت کرتے ہین کہ عبد اللہ بن علی نے بیان کیا کہ مین
شہر مصر مین خدمت بلال مؤذن جناب رسولخداؐ مین پہونچا مین نے اُنسے وصف بناے بہشت پوچھا
اُنہون نے کہا کہ مین نے جناب رسولخداؐ سے سنا ہے کہ حصار بہشت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک
چاندی اور ایک یاقوت کی ہے اور بجاے گارے کے مشک خالص صرف کیا گیا ہے اور کنگرے اُس حصار
کے یاقوت سُرخ اور یاقوت سبز اور یاقوت زرد کی ہین مین نے پوچھا کہ دروازے اُس حصار کے
کس چیز کے ہین اُنہون نے کہا کہ دروازے اُسکے مختلف ہین باب الرحمۃ یاقوت سرخ کا ہے مین نے کہا
حلقہ اُس دروازے کا کس چیز کا ہے کہا کہ باب الصبر چھوٹا ہے اور اُسمین ایک پٹ یاقوت سرخ کا ہے
اور وہ حلقہ نہین رکھتا اور باب الشکر یاقوت سفید کا ہے اور وہ دو مصرع یعنی دو پٹ رکھتا ہے
اور درمیان ان دونون پٹون کا پانسو برس کی راہ رکھتا ہے اور اس دروازے مین سے ایک آواز
آتی ہے کہ خداوندا میرے اہل کو میری طرف لا مین نے کہا آیا دروازہ باتین کرتا ہے اُنہون نے جواب دیا
ہان خدانے اُسکو گویا کیا ہے اور باب البلا یاقوت زرد کا ہے اور اس دروازے مین ایک پٹ ہے
اور بہت کم لوگ ہین جو اس دروازے سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ بزرگ ہے پس اُس دروازے
سے خدا کے بندگان نیک کہ اہل [illegible]

رغبت کرنے والے اور خدا سے اُنس رکھنے والے ہین جب داخل بہشت ہونگے تو کشتیون مین
بیٹھکر آب صاف کی دو نہرون مین سیر کرینگے اور وہ کشتیان یاقوت کی ہونگی اور جس چیز
سے اُن کشتیون کو حرکت دینگے وہ موتیون کی ہوگی اور اُن کشتیون پر نور کے فرشتے بیٹھے ہونگے
کہ پوشاکین اُنکی سبز ہونگی مین نے کہا کہ آیا نور سبز سے سبز ہونگی اُنھون نے بیان کیا کہ پوشاکین
سبز ہونگی اور اُنمین نور پروردگار عالمیان کے نور سے ہوگا یہ لوگ نہر کے دونون طرف سیر کرینگے
مین نے کہا اُس نہر کا نام کیا ہی اُنھون نے کہا نہر جنۃ الماوی مین نے کہا آیا درمیان مین اس بہشت
کے کوئی اور بہشت ہی اُنھون نے کہا ہان جنت عدن اور وہ بہشتون کے وسط مین ہی اور حصار اُسکا
یاقوت سُرخ کا ہی اور سنگریزے اُسکے موتیون کے ہین مین نے کہا درمیان مین اُس بہشت کے کوئی
اور بہشت بھی ہی اُنھون نے کہا ہان جنت الفردوس ہی اور حصار اُسکا نور سے ہی اور غرفے اُسکے
نور سے پروردگار عالمیان کے ہین اور روایت مین وارد ہوا ہی کہ زنان اہل بہشت آپس مین
ہاتھ پکڑ کے ایسی خوش آوازی کرتی ہین کہ مثل اُنکے خلائق نے نہ سنی ہونگی وہ کہتی ہین کہ ہم ہین
راضیات کہ خشم مین نہین آتے ہم ہین اقامت کرنے والے کہ ہرگز حرکت نہین کرتے ہم ہین خیرات
احسان اور اپنے شوہرون کی دوست حورین جب یہ باتین کہینگی تو زنان دنیا اُنکے جواب مین
کہینگی ہم ہین نماز پڑھنے والے اور تم نے نماز نہین پڑھی ہم ہین روزہ رکھنے والے اور تم نے روزہ
نہین رکھا اور ہم ہین وضو کرنے والے اور تم نے وضو نہین کیا اور ہم ہین تصدقات کرنے والے
اور تم نے تصدق نہین کیا اُسوقت زنان دُنیا اُنپر غالب ہو جائینگی فخر مین اور ابن بابویہ ابن
عباس سے روایت کرتے ہین کہ حلقہ دروازہ بہشت کا یاقوت سُرخ کا ہی اور سونے کی صفحون پر
لٹکتا ہی جب وہ حلقہ صفحہ پر پڑتا ہی تو علیؑ کی صدا دیتا ہی اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ
نصرانی شامی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ اہل بہشت طعام کھاتے ہین اور فضلہ نہین
جدا ہوتا نظر اسکی دنیا مین کیا ہی حضرت نے فرمایا نظیر اسکی بچہ ہی کہ شکم مادر مین جو کچھ مان اُسکی کھاتی ہی
وہ بھی کھاتا ہی اور فضلہ نہین کرتا اور ابن بابویہ نے حضرت امیرالمومنینؑ سے روایت کی ہی کہ
بہشت مین ایک درخت ہی کہ اُسکی چوٹی سے حلے نکلتے ہین اور اُسکی جڑ سے گھوڑے مع زین و لگام
[illegible]

مین انہون اکے ساتھ جس جگہ منظور ہوتا ہی پرواز کرتے ہین پس وہ لوگ جو انسے پست تر ہین کہتے ہین
کہ ای پروردگار ہمارے کونسا عمل اسکا باعث ہوا ہی کہ یہ تیرے بندے اس مرتبہ پر پہونچے ہین خدا فرماتا ہی کہ یہ
راتون کو عبادت مین کھڑے ہوتے تھے اور نہ سوتے تھے اور دنون کو روزہ رکھتے تھے اور کچھ نہ کھاتے تھے اور
میرے دشمنون سے جہاد کرتے تھے اور کسی سے ڈرتے نہ تھے اور تصدق دیتے تھے اور بخل نہ کرتے تھے اور علی بن ابراہیم
نے حضرت صادقؑ سے بسند کالصحیح روایت کی ہی کہ طوبی بہشت مین ایک درخت ہی کہ جڑ اسکی حضرت امیر المومنینؑ
کی دولتسرا مین ہی اور ہر شیعہ کے قصر مین ایک ایک شاخ اسکی شاخون مین سے پہونچی ہی اور ہر پتہ اُسکا ایک
امت پر سایہ کرتا ہی اور حضرت نے فرمایا کہ جناب رسولؐ حضرت فاطمہؑ کے بہت بوسے لیتے تھے عائشہ کو برا معلوم
ہوا اُسنے کہا از زن شوہردار کے تم کس لیے بوسے لیتے ہو حضرتؐ نے فرمایا ای عائشہ شب معراج مین داخل
بہشت ہوا جبرئیلؑ مجھکو درخت طوبی کے قریب لے گئے اور اُسکا میوہ مجھکو دیا مین نے اُسے کھایا جب
اسکے خدا نے اُس میوہ کو میری پشت مین پانی کر دیا جب مین زمین پر آیا تو خدیجہؓ سے ہمبستر ہوا اور انسے
فاطمہؑ کا حمل ہوا اب جسوقت مین فاطمہؑ کے بوسے لیتا ہون تو مجھے سیدہ سے خوشبو درخت طوبی کی
معلوم ہوتی ہی اور علی بن ابراہیم نے بسند کالصحیح حضرت صادقؑ سے روایت کی ہی خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ ہر روز
جمعہ مومنین پر بہشت مین نعمات زیادہ ہوتی ہین اور وہ حدیث طولانی ہی آخر اُسکا یہ ہی کہ راوی
نے کہا کہ مین آپ پر فدا ہون مین چاہتا ہون آپسے ایک امر دریافت کرون لیکن مجھے شرم مانع ہوتی
ہی حضرت نے فرمایا سوال کر اُسنے کہا آیا بہشت مین غنا اور سرود بھی ہوگا حضرت نے فرمایا بتحقیق کہ
بہشت مین ایک درخت ہی کہ خدا بہشت کی ہواؤن کو حکم فرمائیگا کہ چلین پس اُس درخت سے انواع
واقسام کی صدائین ظاہر ہونگی کہ خلائق نے اُس خوبی کے ساتھ کوئی ساز و نغمہ ہرگز نہ سنا ہوگا
پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ عوض ہی اُن لوگون کیلیے کہ جنھون نے دنیا مین خوف خدا سے غنا کا
سننا ترک کیا تھا اور ابن بابویہ نے خصال مین جابرؓ سے روایت کی ہی کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ
در بہشت پر دو ہزار برس قبل از خلقت آسمان و زمین لکھا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ علی اخو رسول اللہ اور متعدد روایات مین وارد ہوا ہی کہ روز زفاف حضرت فاطمہؑ
جبرئیل اور میکائیلؑ کئی ہزار فرشتون سے بہشت مین حاضر ہوے خدا نے درخت طوبی کو حکم فرمایا کہ اپنے
حلہ اور سندس اور استبرق اور مروارید اور زمرد اور یاقوت اور عطر بہشت نثار کرے اور خدا نے

نہر مین حضرت فاطمہؑ کے طوبی کو عطا فرمایا اور اُسکو علی بن ابیطالبؑ کی دولتسرا مین قرار دیا اور
کتاب اختصاص مین حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہر کہ خدا بہشت سے فرماتا ہے کہ داخل بہشت
ہو تم میری رحمت سے اور نجات پاؤ تم آگ سے بسبب میری عفو کے اور تقسیم کرو بہشت کو درمیان
اپنے موافق اپنے عمل کے اپنی عزت کی قسم ہر کہ تم کو نازل کرتا ہون مین دار خلود و دار کرامت
مین اور جب تم داخل بہشت ہوگے تو قد تمہارا مثل قد حضرت آدمؑ ہوگا کہ وہ ساٹھ ذراع تھا
اور جوانی تمہاری مثل حضرت عیسیٰؑ کی جوانی کے ہوگی کہ وہ تنتیس برس کے تھے اور زبان تمہاری
مثل زبان محمد مصطفےٰؐ ہوگی یعنی لغت عربی مین تم کلام کروگے اور صورت تمہاری حسن و جمال
مین مثل حضرت یوسفؑ کے ہوگی اور نور تمہاری چہرون سے چمکیگا اور قلوب تمہاری مثل
حضرت ایوبؑ کے ہونگے یعنی کینہ اور حسد سے بری ہونگے اور کتاب مذکور مین مسطور ہر کہ حضرت
امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ بہشت مین بجاے سنگ چاندی کی زمین ہر اور بجاے خاک زعفران ہی
اور جاروب سے جو کچھ جھاڑا جاتا ہر وہ مشک اذفر ہر اور سنگریزے اُسکے دُر و یاقوت ہین اور
کرسیان اُسکی مروارید اور یاقوت کی ہین چنانچہ خدا نے فرمایا ہر عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ
یعنی بنی ہوئی کرسیون پر بیٹھے ہونگے حضرت نے فرمایا مراد یہ ہر کہ وہ کرسیان مروارید اور یاقوت
کی تیلیون سے بنی ہونگی اور اُن کرسیون پر جھلے بنے ہوے ہونگے اور وہ جھلے مروارید و یاقوت کے
ہونگے لیکن پر سے سبکتر اور حریر سے نرم تر اور اُن کرسیون پر موافق ساٹھ غرفون کے غرفہاے دنیا کی
تلے اوپر فرش ہونگے اور یہی معنی ہین قول حقتعالیٰ کے فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ اور یہ جو فرمایا ہر عَلَی الْاَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ تو حضرت نے ارشاد کیا ارائک سے مراد وہ کرسیان ہین کہ جنپر جھلے نصب ہین اور
بیان کیا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ نہرین بہشت کی بے نشیب زمین پر جاری ہین کہ برف سے سفید تر
اور شہد سے شیرین تر اور مسکہ سے نرم تر ہین اور مٹی نہر کی مشک خوشبو ہر اور ریت اُسکی در و یاقوت
ہر اور جس جگہ اور جس سمت کہ دوست خدا اپنی بہشت مین چاہے ہین نہرین اور چشمے جاری ہوجاتے
ہین اگر کوئی اہل بہشت چاہے کہ تمام اہل دنیا کے جن و انس کی دعوت کرے تو سبکو کھانا اور پینا
اور زیور اور حلہ ہاے بہشت کافی ہونگے اور اُسکی نعمتون کے بقدر ذرہ کمی نہ ہوگی حضرت امام محمد باقرؑ
سے روایت کی ہر کہ اہل بہشت امرد اور سادہ رو ہونگے اور بال اُنکے بدن مین نہونگے اور سرمہ لگائی

ہونگے اور تاج اکلیل سرپر اور طوق انکی گردنون مین اور کڑے اور انگوٹھیان نرم اور لطیف پہنے ہونگے اور ہرایک کو اُنمین کھانے اور پینے اور جماع کرنے مین سومرد کی قوت دی جائیگی اور لذت طعام چاشت اور طعام شب چالیس برس انکے منھ مین رہیگی اور خداوند غفور و قدیر اُنکے چہرون کو نورانی کریگا اور اُنھین حریر سفید رنگ اور زیور طلاسے آراستہ کریگا اور کپڑے انکے سبز ہونگے اور اہل بہشت ہمیشہ زندہ رہینگے کبھی نہ مرینگے اور بیدار رہینگے ہرگز نہ سوئینگے اور ایسے بے نیاز ہونگے کہ ہرگز فقیر نہ ہونگے اور ایسے فرحناک ہونگے کہ ہرگز محزون نہ ہونگے اور ایسے خندان ہونگے کہ ہرگز گریان نہ ہونگے اور ہمیشہ گرامی رہینگے ہرگز خوار نہ ہونگے نیک طبیعت ہونگے اور کبھی ترش رو نہ ہونگے اور ہمیشہ تنعم و شاد رہینگے اور اس لذت سے کھائینگے کہ ہرگز گرسنہ نہ ہونگے اور ایسے سیراب ہونگے کہ ہرگز پیاسے نہ ہونگے اور وہ پوشاک پہنینگے کہ ہرگز عریان نہ ہونگے اور سوار ہوکر ایک دوسرے کی ملاقات کو جائینگے اور اُنھین غلامان صاحب حسن و جمال سلام کرینگے اور چاندی کے آفتابے اور سونے کے ظروف ہمیشہ اُنکے ہاتھون مین رہینگے اور وہ سب اُنکی خدمت مین استادہ رہینگے اور یہ کرسیون پر تکیہ لگاکر بیٹھینگے اور اُنکی طرف نظر کرینگے اور تحیہ و سلام خداوند عالم کا اُنپر ہمیشہ پہونچا کریگا مطلب سولھوان صفات اور خصوصیات اور عقوبات جہنم کے بیانمین جاننا چاہیے کہ قرآنمجید مین جہنم اور عذاب جہنم کے بیانمین آیتین اور اسی طرح احادیث بکثرت وارد ہین خلاصہ مضمون چند حدیثون کا حق الیقین سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت امیرالمومنین سے روایت ہے کہ جہنم کے سات در ہین یعنی سات طبقے ہین کہ ایک طبقہ دوسرے طبقہ پر ہے حضرت نے ایک ہاتھ دوسرے پر رکھا اور ارشاد کیا کہ اس طرح بعد اسکے فرمایا کہ خدانے بہشتون کو عرض مین بنایا اور آگ کو تلے اوپر پیدا کیا اور پائین ترسب کے جہنم ہے اور اُسکے اوپر لظی اور اُسکے اوپر حطمہ اور اُسکے اوپر سقر اور اُسکے اوپر جحیم اور اُسکے اوپر سعیر اور اُسکے اوپر ہاویہ اور بعض کہتے ہین کہ پائین ترسب کے ہاویہ ہے اور سب کے اوپر جہنم ہے اور بعضے کہتے ہین آگ سات درکات رکھتی ہے اور وہ درکات تلے اوپر ہین درک اول گنا ہگاران اہل توحید کا مقام ہے کہ وہ اُس درک مین معذب ہوتے ہین اور موافق اپنے

اعمال بد کی سزا پاتے ہین پھر باہر نکال لیے جاتے ہین دوسرا درک یہودیون کی جا ہی تیسرا درک
نصاریٰ کا مقام ہی چوتھا درک صابئون کا محل ہی پانچوان درک مجوسیون کی جگہ ہی چھٹا درک
مشرکین عرب کیلیے ہی ساتوان درک درک اسفل ہی اور وہ منافقون کا محل ہی اور جناب رسول خدا
سے روایت کی ہی کہ اہل جہنم پر ملائکہ گرز لگاتے ہین پس اگر ایک گرز اُن گرزون مین سے روے زمین پر
لایا جائے اور جن وانس چاہین کہ اُسکو زمین سے اٹھائین تو ہرگز نہ اُٹھا سکین گے اور منقول ہی کہ آگ
اپنے زبانہ پر گنہگارون کو اُٹھاکے اوپر پھینک دیگی جب اوپر طبقات جہنم کے پہونچینگے تو اُنکے سرون پر
گرز لگائے جائینگے کہ ستر برس کی راہ تک نیچے دھنستے چلے جائینگے اور ایک ساعت یہ گنہگار
قرار نہ پائینگے چنانچہ حق تعالیٰ سورۂ صافات مین وصف اہل جہنم مین فرماتا ہی اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا
اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا
كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا
لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ حاصل ترجمہ لفظی ان آیۂ شریفہ کا یہ ہی کہ آیا
نعمات بہشت بہتر ہین ازروے سامان مہمانی کے یا درخت زقوم تحقیق گردانا ہم نے اُس درخت کو
امتحان واسطے ظالمون کے اور وہ ایک درخت ہی کہ پیدا ہوتا ہی جڑ مین جہنم کی اور شگوفہ اُسکا مانند
سرہاے شیاطین کے ہی پس تحقیق کہ کافر کھاتے ہین اُسمین سے پھر پُر کرے ہین اپنے شکمون کو اُس سے
پھر اہل نار کے واسطے اوپر زقوم کے پانی جہنم کا ہی کہ نام اُسکا حمیم ہی پھر بازگشت اُنکی طرف جحیم کے
ہی مفسر لکھتے ہین کہ زقوم ایک درخت آگ مین ہی کہ نہایت تلخی اور خشونت اور بدبو رکھتا ہی چونکہ
ابوجہل اور کفار قریش ہنستے تھے کہ آگ مین درخت کیونکر اُگ سکتا ہی لہذا خدا نے فرمایا کہ اُسکو باعث
امتحان کیا ہی مین نے واسطے ستمگارون کے اور رؤس شیاطین کی نسبت بعضے لکھتے ہین کہ ایک میوۂ
تلخ و بدبو صحرا مین ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان ایک سانپ کی قسم سے ہی کہ میوۂ جہنم کو اُس سانپ
کے سر سے تشبیہ دیگئی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ عرب مین بری چیزون کو شیطان کے سر سے تشبیہ دیتے ہین
اور منقول ہی کہ اہل جہنم پر اسقدر بھوک غالب ہوتی ہی کہ آگ کے عذاب کو بھول جاتے ہین اور مالک سے
استغاثہ کرتے ہین پس وہ اُنکو اُس درخت کیطرف لیجاتا ہی اور اُس جماعت مین ابوجہل بھی ہوتا ہے
پھر اہل جہنم [illegible]

اُس دیگ کے کہ جسمین جوش آیا ہو جوش کہاتا ہو پھر پانی مانگتے ہین مالک وہ حمیم کہ حرارت جسکی
نہایت کو پہونچی ہی اور برسون دیکھائے جہنم مین جوش ہوا ہی انکے لیے لاتا ہی جب وہ حمیم نزدیک
انکے پہونچتا ہی تو منہ انکے بہہ جاتے ہین اور جب انکے شکم مین پہونچتا ہی تو جو کچھ اُنکے شکم مین ہی گھلا
دیتا ہی چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ گنہگار آواز دینگے ای مالک ہم چاہتے ہین کہ مار ڈالے ہم کو پروردگار تیرا
مالک اُنکے جواب مین کہیگا ہمیشہ عذاب مین رہوگے اور ہرگز تم کو موت نہ آئیگی اور ابن عباس
کہتے ہین کہ اس استغاثہ کا یہ جواب ہزار برس کے بعد سنینگے اور خداوند عالم دوسرے مقام مین
فرماتا ہی اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ احادیث سنی و شیعہ مین وارد ہوا ہی کہ القیا
بصیغۂ تثنیہ رسول خدا اور امیر المومنین سے خطاب ہی یعنی تم دونون ڈالو جہنم مین ہر ایک ہر
کافر معاند کو یعنی اپنے دشمنون کو داخل جہنم کرو اور اپنے دوستون کو داخل بہشت کر دو اور
عیاشی نے حضرت امام محمد باقر سے روایت ہی کہ کفار و مشرک اہل توحید اور مسلمانون کو سرزنش
کرینگے کہ تمہاری توحید نے تمکو فائدہ نہ بخشا ہم اور تم داخل جہنم ہونے مین برابر ہین اُسوقت
خدا مسلمانون کی حمایت کریگا اور ملائکہ سے فرمائیگا کہ تم انکی شفاعت کرو پس جسکی نسبت
خدا چاہیگا وہ ملائکہ شفاعت کرینگے پھر پیغمبرون سے فرمائیگا کہ تم شفاعت کرو پس جسکے لیے
حق تعالی کو منظور ہوگا پیغمبر اُسکی شفاعت کرینگے پھر مومنون سے فرمائیگا کہ تم شفاعت کرو وہ
بھی موافق مرضی خدا شفاعت کرینگے بعد اسکے خدا فرمائیگا مین سب رحم کرنے والون سے رحیم تر
ہون تم میری رحمت مین چلے آؤ بعد اسکے اہل جہنم مثل پروانون کے اور مثل اُن جانورون
کے کہ آگ کے پاس جمع ہوتے ہین نکلین گے پھر حضرت نے فرمایا کہ بعد اسکے عمود دنکو کھینچین
گے اور دروازون کو کفار اور مشرکین پر بند کر دینگے قسم خدا کی کہ جو لوگ باقی رہجائینگے وہ
ہمیشہ جہنم مین مخلد رہین گے اور علی بن ابراہیم بسند کالصحیح ابو بصیر سے روایت کرتے ہین اُنھون
نے بیان کیا کہ حضرت صادق سے مین نے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ مجھ کو ڈرائیے کہ دل میرا
سنگین ہوگیا ہی حضرت نے فرمایا کہ آمادہ ہو زندگی دراز کیلیے تحقیق کہ جبرئیل حضرت رسول
کے پاس رو ترش کیے ہوے آئے حالانکہ پیشتر جب آتے تھے تو مسکراتے ہوے آتے تھے حضرت
نے ترشروئی کا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ آج فرشتون نے اپنے ہاتھون سے وہ دھونکنیاں کر

لہ یعنی وہ مسلمان جو مومن نہین ہین یعنی مخالف مذہب ہین مومن سے مراد اثنا عشری شیعہ کامل ہین منہ ۱۲

جس پر آتش جہنم پھونکتے تھے رکھی ہین حضرت نے فرمایا کہ ای جبرئیلؑ آتش جہنم کو دھونکیان کیا چیز
ہین اُنھون نے عرض کی کہ ای محمدؐ خدا نے حکم فرمایا تھا کہ ہزار برس آتش جہنم کو دھونکین تا کہ سفید ہو جائے
پھر ہزار سال اور دھونکین کہ سُرخ ہو جائے پھر ہزار سال اور دھونکین کہ سیاہ ہو جائے اب آتش جہنم سیاہ
اور تاریک ہو گئی اور ضریع کہ کہ اہل جہنم کا پسینہ زنا کارون کی فرجون کی پیپ اور کثافت ہے کہ جسے جہنم
کی دیگون مین جوش دیتے ہین اور عوض پانی کے اہل جہنم کو پلاتے ہین اگر اُسمین سے ایک قطرہ دنیا کے
پانیون مین ڈالدیا جائے تو سب اہل دنیا اُسکی بدبو سے مرجائین اور اگر اُن زنجیرون مین سے کہ ستر گز کی
ہین اور گردن مین اہل جہنم کی ڈالتے ہین اگر ایک حلقہ اُس زنجیر کا دنیا پر رکھدین تو اُسکی گرمی
سے تمام دنیا پگھل جائے اور اگر ایک پیراہن پیراہن اہل جہنم سے زمین پر لٹکایا جائے تو اہل دنیا
اُسکی بدبو سے ہلاک ہو جائین جسوقت جبرئیلؑ نے یہ بیان کیا تو حضرت رسولؐ اور جبرئیلؑ دونون روئے
خدا نے ایک فرشتہ کو جناب رسالتمآبؐ کے پاس بھیجا اُسنے آکر بیان کیا کہ خدا تمھارا تمھین سلام کہتا ہے
اور فرماتا ہے کہ مین نے تمکو اس امر سے بیخوف کیا کہ تم گناہ کرو تا کہ مستوجب میرے عذاب کے ہو بعد اسکے
حضرت جبرئیلؑ جسوقت خدمت حضرت رسولؐ مین آتے تھے متبسم اور خندان ہوتے تھے پھر حضرت صادقؑ
نے فرمایا کہ اہل جہنم عظمت جہنم اور کیفیت عذاب الٰہی اور اہل بہشت عظمت بہشت اور اُسکی نعمتون
کی حالت اُس روز جانینگے جب اہل جہنم داخل جہنم اور اہل بہشت داخل بہشت ہونگے اور اہل
جہنم ستر برس کوشش کرینگے تا کہ اپنے تئین جہنم کے اوپر پہونچائین جسوقت کنار جہنم پر پہونچینگے
تو ملائکہ گرز آہن اُنپر لگائینگے وہ پھر قعر جہنم تک چلے جائینگے پھر پوست اُنکے بدلے جائینگے اور
پوست تازہ اُنکے بدنون پر پہنائے جائینگے تا کہ عذاب ان پوستون پر تاثیر زیادہ کرے بعد
اسکے حضرت نے ابو بصیر سے فرمایا کہ جو کچھ مین نے تجھ سے بیان کیا وہ کافی ہے اُنھون نے عرض کی
اسی قدر ارشاد میرے لیے کافی و وافی ہے اور بسند معتبر عمر بن ثابت سے منقول ہے کہ حضرت
امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اہل جہنم آگ مین مثل کتون اور بھیڑیون کے بسبب شدت عذاب الٰہی
فریاد کرتے ہین ای عمر تو اُس گروہ کے باب مین کیا گمان رکھتا ہے کہ جنھین موت نہین آتی
تا کہ عذاب سے نجات پائین اور عذاب اُنکا ہرگز سبک نہین ہوتا اور جہنم مین پیاسے اور
رہتے ہین اور منہ اُنکے سیاہ ہو جاتے ہین

اور محروم اور نادم اور پشیمان اور اپنے پروردگار کے مغضوب ہین ملائکہ اُنپر رحم نہین کرتے اور
اُنکے عذاب مین تخفیف نہین کرتے اور آگ اُنکے لیے بھڑکاتے ہین اور یہ لوگ پانی کے عوض مین
حمیم گرم جہنم پیتے ہین اور کھانے کے عوض مین زقوم کھاتے ہین اور قلاب آتشین سے اُنکے بدنون کو پھاڑتے
ہین اور آگ کے گرز اُنکے سرپر لگاتے ہین اور ملائکہ انھین بہت شدید و غلیظ شکنجہ مین رکھتے ہین
اور اُنپر رحم نہین کرتے اور مُنہ کے بھل اُنکو آگ مین کھینچتے ہین اور شیطانون کے ساتھ زنجیرمین جکڑتے
ہین اور زنجیرون اور بیڑیون مین قید کرتے ہین اگر اہل جہنم کسی امر کے لیے دعا کرتے ہین تو وہ دعا اُنکی
مستجاب نہین ہوتی اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہین تو وہ حاجت برآورده نہین ہوتی اُس جماعت کا
یہ حال ہے جو کہ جہنم مین جاتی ہے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت سے فلق
کے معنی استفسار کیے گئے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ فلق جہنم مین ایک درّہ ہے کہ اُسمین ستر ہزار گھر مین
اور ہر گھر مین ستر ہزار حجرے ہین اور ہر حجرہ مین ستر ہزار کالے سانپ ہین اور ہر سانپ کے پیٹ مین
ستر ہزار زہر کے سبو ہین اور سب اہل جہنم کو اس درّہ سے گذرنا ہوتا ہے منقول ہے کہ یہ آتش
دنیا آتش جہنم کے ستر حصون مین سے ایک حصہ ہے کہ ستر مرتبہ اسکو پانی سے بجھایا ہے اور پھر جل اُٹھی
ہے اور اگر ایسا نہ کرتے تو کوئی شخص اُسکے پاس جانیکا متحمل نہ ہوتا تحقیق کہ جہنم کو روز قیامت
صحراے محشر مین لائینگے تاکہ صراط اُسپر رکھین پھر جہنم ایک فریاد کریگا کہ سب ملائکہ مقربین اور
انبیاے مرسلین اُسکی دہشت سے استغاثہ کرینگے منقول ہے کہ غساق جہنم مین ایک صحرا ہے کہ اُسمین
تین سو تیس قصر ہین ہر قصر مین تین سو تیس گھر ہین اور ہر گھر مین چالیس زاویہ ہین اور ہر زاویہ
مین ایک سانپ ہے اور شکم مین ہر سانپ کے تین سو بچھو ہین اور نیش مین ہر بچھو کے تین سو تیس
زہر کے سبو ہین پس اگر اُن بچھوؤن مین سے ایک بچھو اپنا زہر تمام اہل جہنم پر ڈالے تو سب کے مرجانے
کیلیے کافی ہے اور حضرت امام موسی کاظم سے منقول ہے کہ جہنم مین ایک وادی ہے کہ اُسکو سقر کہتے ہین
جسروز سے خدا نے اُسکو پیدا کیا ہے اُسنے سانس نہین لی اگر خدا اُسکو اجازت دے کہ بقدر سوراخ
سوزن سانس لے تو تمام چیزین کہ روے زمین پر ہین جل جائین اور اہل جہنم خدا سے حرارت
اور بدبو اور بدی اور کثافت سے اُس وادی کی اور جو کچھ کہ اُن چیزون مین کہ خدا نے اہل سقر کیلیے
اُنکو عذاب کے اُسمین چھپا کیا ہے پناہ مانگتے ہین اور اُس وادی مین ایک پہاڑ ہے کہ اُس وادی کے

لوگ خدائی جناب مین اُس پہاڑ کی گرمی اور تعفن اور کثافت سے اور اُن عقابون سے کہ جو خدا
نے اُس مقام کے لوگون کیلیے مہیا فرمائے ہین پناہ طلب کرتے ہین اور اُس پہاڑ مین ایک درہ
ہے کہ اہل اُس پہاڑ کے خدا کیطرف گرمی اور بدبو اور کثافت اور عذاب سے اُس درہ کے استغاثہ
کرتے ہین اور اُس درہ مین ایک کنوان ہے کہ اُس درہ کے لوگ عذاب شدید سے اُس کنوین کی
خدا کی ساحت کبریائی مین طالب امان ہوتے ہین اور اُس کنوین مین ایک سانپ ہے کہ
سب لوگ اُس کنوین کی خباثت اور تعفن اور کثافت سے اُس سانپ کی اور جو کچھ خدا
نے اُسکے دانت مین زہر مقرر فرمایا ہے خدا سے استغاثہ کرتے ہین اور شکم مین اُس سانپ کے
سات صندوق ہین کہ اُنمین پانچ آدمیون کی امتہاے گذشتہ سے جگہ ہے اور دو آدمیون
کی اس امت مین سے جگہ ہے اور وہ پانچ آدمی امت گذشتہ کے یہ ہین قابیل کہ جسنے
اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اور نمرود کہ جسنے ابراہیمؑ سے منازعہ کیا اور وہ کہتا تھا کہ مین
مار ڈالتا ہون اور مین زندہ کرتا ہون اور فرعون کہ جسنے خدائی کا دعوی کیا اور یہود
کہ جسنے یہودیون کو گمراہ کیا اور پولس کہ جسنے نصاری کو گمراہ کیا اور اس امت مین سے دو
اعرابی ہین کہ ایمان خدا کا نہ لائے اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ فلق جہنم مین ایک
کنوان ہے کہ اہل جہنم اُسکی شدت حرارت سے استعاذہ کرتے ہین اُس فلق نے خدا سے اجازت
لی کہ ایک سانس لے جب ایک سانس لی تو جمیع اہل جہنم کو جلادیا اور اُس کنوین مین ایک
صندوق آتشین ہے کہ اُس کنوین کے لوگ اُس صندوق کی گرمی اور حرارت سے استغاثہ
کرتے ہین اور وہ ایسا تابوت ہے کہ اُس تابوت مین چھ آدمی امتہاے گزشتہ کے معذب ہین
اور چھ آدمی اس امت کے معذب ہین وہ چھ آدمی کہ جو امت گزشتہ کے ہین اُنمین سے پہلا پسر آدمؑ
ہے کہ جسنے اپنے بھائی کو قتل کیا اور نمرود ہے کہ جسنے حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین پھینکا اور فرعون
اور سامری ہے کہ جنھون نے گوسالہ پرستی کو اپنا دین قرار دیا اور وہ شخص ہے کہ جسنے یہودیون
کو بعد اُنکے پیغمبر کے گمراہ کیا اور وہ شخص ہے کہ جسنے نصاری کو اُنکے پیغمبر کے بعد گمراہ کیا اور
چھ آدمی جو آخر مین ہوے ہین وہ فلان اور فلان اور فلان اور پسر ابوسفیان اور
سرگروہ خوارج نہروان اور ابن ملجم علیہم اللعنہ ہے اور حضرت رسولؐ سے منقول ہے

کہ جہنم مین مثل گند لی گردن شتر کے سانپ ہین کہ اگر ایک سانپ اُنمین سے کسی شخص کو کاٹتا
ہے تو چالیس قرن یا چالیس سال درد اُسکا باقی رہتا ہے اور بسند صحیح حضرت صادقؑ سے
منقول ہے کہ جب اہل بہشت داخل بہشت ہونگے اور اہل جہنم جہنم مین جائینگے تو ایک منادی
خدا کیطرف سے آواز دیگا کہ ای اہل بہشت اور ای اہل جہنم اگر موت کسی قسم کی صورت بن کے
تمھارے سامنے آئے تو اُسکو تم پہچان لوگے وہ کہین گے نہین بعد اسکے موت کو مثل صورت
گوسفند سیاہ و سفید کے لائینگے اور درمیان مین بہشت و دوزخ کے رکھین گے اور اہل بہشت
اور اہل دوزخ سے کہین گے کہ دیکھو یہی موت ہے پھر حق تعالی حکم فرمائیگا کہ اسکو ذبح کردو اور
فرمائیگا کہ ای اہل بہشت ہمیشہ تم بہشت مین رہوگے اور تمھارے لیے موت نہین ہے اور ای اہل
جہنم ہمیشہ تم جہنم مین رہوگے اور تم کو موت نہ آئیگی عقاب الاعمال مین حضرت امام جعفر
صادقؑ سے روایت کی ہے کہ رسولخداؐ نے فرمایا کہ اہل جہنم باوجود اُن آزارون کے جسمین مبتلا
ہین کہ ملائکہ حمیم گرم اُنکے حلق مین ڈالتے ہین اور یہ سب واویلا کرتے ہین مگر چار آدمیونکے
عذاب سے زیادہ تر متاذی ہونگے اور ایک دوسرے سے کہینگے کہ ان چار آدمیون کا
کیا حال ہے باوجود ان ایذاؤن کے جو ہم پر گذرتی ہین ان چارون کے عذاب سے
ہمکو زیادہ تر اذیت ہوتی ہے اُن چار آدمیون مین سے پہلا وہ شخص ہے کہ جو اک آگ کے صندوق
مین لٹکا ہے اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اپنی آنتون کو کھینچتا ہے اور تیسرا وہ شخص ہے کہ اُسکے منھ سے
خون اور چرک جاری ہے اور چوتھا وہ شخص ہے کہ اپنا گوشت کھاتا ہے پھر اہل جہنم صاحب صندوق
کی نسبت کہینگے کیا سبب ہے کہ اس بدبخت کا عذاب ہمین ایذا دیتا ہے جواب مین کہا جائیگا کہ یہ پہلا
شخص وہ شخص ہے کہ اسکے ذمہ مال مردم باقی رہ گیا تھا اور یہ اتنی بضاعت نہ رکھتا تھا کہ اُنکے
قرض کو ادا کرے اور دوسرا شخص جو اپنی آنتون کو کھینچتا ہے یہ وہ شخص ہے کہ پیشاب سے پروا نہ
رکھتا تھا کہ کس مقام پر اُسکے بدن مین پیشاب لگا رہ گیا ہے اور تیسرا شخص کہ جسکے منھ سے پیپ اور
خون جاری ہے وہ شخص ہے کہ لوگون کی بُری باتون کا تتبع اور تفحص کرتا تھا اور اشخاص غیر سے
اُن حالات کو بیان کرتا تھا اور چوتھا شخص کہ گوشت اپنا کھاتا ہے یہ وہ شخص ہے کہ غیبت و سخن
چینی کر کے اپنے برادر ایمانی کا گوشت کھایا کرتا تھا اور مومنین مین عداوت ڈلواتا تھا حضرت

صادقؑ سے روایت کی ہو کہ آگ کافرون کیلیے عذاب ہو اور خازنان جہنم کیلیے رحمت ہے یعنی خازنان جہنم اُس آگ سے محفوظ ہین اور آتش جہنم خازنان جہنم کو نہین جلاتی اور ابن بابویہ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہو کہ جہنم مین ایک کوہ ہو کہ اُسکو اصعد کہتے ہین اور اصعد مین ایک وادی ہو اُسکو سقر کہتے ہین اور سقر مین ایک کنوان ہو کہ اُسکو ہبہب کہتے ہین جسوقت ملائکہ اُس کنوین کے منھ سے پردہ ہٹا لیتے ہین تو اہل جہنم اُسکی گرمی سے فریاد کرتے ہین اور وہ کنوان جبارون اور خلفاے جور کیلیے ہو **مطلب سترھوان** بیان اعراف مین خدا فرماتا ہو وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ یعنی درمیان بہشت و دوزخ ایک حجاب ہوگا مشہور ہو کہ وہ اعراف ہو اور اعراف ایک حصار ہو درمیان بہشت و دوزخ پھر خدا فرماتا ہو وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ترجمہ ظاہری اس آیہ کا یہ ہو کہ اعراف پر چند مرد ہین کہ پہچانتے ہین ہر ایک کو اُسکی علامت سے اور مفسرین نے معنی اعراف مین اور اُن لوگون کے باب مین جو اس مقام پر ہونگے اختلاف کیا ہو مشہور یہ ہو کہ اعراف ایک حصار ہو درمیان بہشت و جہنم اور بعضے کہتے ہین کہ اعراف سے مراد وہ کنگرے ہین کہ جو اُس حصار کے اوپر واقع ہین اور بعضے کہتے ہین کہ صراط سے مراد ہو اور پہلا قول زیادہ تر مشہور و ظاہر ہو اور اُن لوگون کے باب مین بھی اختلاف ہو کہ جو اعراف مین رہتے ہین بعضے کہتے ہین یہ لوگ وہ گروہ ہین کہ حسنات و سئیات اُنکے برابر ہین حسنات اُنکے اسکے مانع ہین کہ یہ جہنم مین جالین اور گناہ اُنکے اسکے مانع ہین کہ بہشت مین داخل ہون پس انھین اعراف مین جگہ دی گئی ہو یہانتک کہ خدا اُنکے حق مین جو کچھ چاہے وہ حکم فرماے بعد اسکے اُنکو داخل بہشت کرینگے اور بعضے کہتے ہین کہ مثل مردون کی صورت کے چند ملائکہ ہین کہ اہل جہنم اور اہل بہشت کو پہچانتے ہین یا خازنان بہشت و جہنم ہین یا حافظان اعمال ہین کہ وہ لوگون کے آخرت مین گواہ ہونگے اور بعضے کہتے ہین کہ نیکوکاران اور بہترین مؤمنان ہین اور ثعلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ اعراف صراط پر ایک موضع بلند ہو کہ علیؑ اور جعفرؑ اور حمزہؑ اور عباسؓ اوس جگہ تشریف رکھتے ہین اور اپنے دوستون کو اُنکے چہرون کی سفیدی سے اور اپنے دشمنون کو اُنکے چہرون کی سیاہی سے پہچانتے ہین احادیث کثیرہ مین ائمہ اطہارؑ سے وارد ہوا ہے کہ ہم ہین اصحاب اعراف کہ ہر شخص کو

اُسکے نشان پیشانی سے پہچان لیتے ہین اور جو شخص کہ ہمارے مراتب کا عارف ہے
اور ہم اُسے پہچانتے ہین اُسکو داخل بہشت کرتے ہین اور جو کہ ہمارا شیعہ نہین ہے اور ہم
اُسکو نہین پہچانتے اُسے داخل جہنم کرتے ہین اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ
اعراف مین ایک جماعت مستضعفین کی ہوگی اور ایک جماعت مرجون لامر اللہ اور فساق
شیعہ کی ہوگی اور مرجون لامر اللہ سے وہ لوگ مراد ہین کہ جو لوگ چھوڑ دیے گئے ہین اور
اُنکے باب مین حکم خدا کا انتظار ہی اور حسنات اور سیئات اُن لوگون کے برابر ہین اور
طریقہ جمع ان مختلف حدیثون کا یہ ہی کہ اصحاب اعراف یعنی جو حاکم اعراف ہین رسولخدا
اور ائمہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہ و علیہم اجمعین ہونگے کہ مومنان حقیقی کو پہلے روانہ بہشت
کرینگے اور صراط سے اُتار دینگے اور اپنے دشمنون اور کافرون اور مخالفون اور
متعصبون کو جہنم مین بھیجین گے اور ایک جماعت فساق شیعہ اور مستضعفین کہ وہ اہل
اعراف ہین اعراف مین ٹھہرائے جائینگے اور آخرکار شفاعت حضرت رسول مختارؐ
اور اہلبیت اطہارؑ سے داخل بہشت ہونگے اور بعض ہمیشہ اعراف مین رہین گے
**مؤلف** کہتا ہی کہ مراد مستضعف سے وہ شخص ضعیف العقل ہی کہ حق کو نہین پہچانتا اور
کسی امامؑ سے عداوت نہین رکھتا ہے اور کسی دشمن امام سے دوستی رکھتا ہے۔

## باب دوسرا طہارت کے بیان مین

اس باب مین ایک مقدمہ اور چھ فصلین ہین مقدمہ آداب بیت الخلا کے بیان مین آداب
واجبہ اسکے دس ہین پہلے عورتین کا شخص ممیز نامحرم سے چھپانا دوسرے قبلہ کیطرف منھ کرکے
نہ بیٹھنا تیسرے پشت بقبلہ نہ بیٹھنا چوتھے مکان محترم مین مثل مسجد وغیرہ پائخانہ اور
پیشاب کیلیے نہ جانا پانچوین ملک غیر مین بلا اجازت پیشاب نہ کرنا اور پائخانہ نہ پھرنا
چھٹے مخرج بول کا آب طاہر سے دو مرتبہ دھونا لیکن تین دفعہ دھونا افضل ہے
اور اگر غائط مخرج غائط سے تعدی نہ کیے تو کلوخ و سنگ طاہر اور چوب دلتہ پاک
وغیرہ سے طہارت ہو سکتی ہی مگر چاہیے کہ ڈھیلے وغیرہ عدد مین تین سے کم نہون

اور اگر تین ڈھیلون سے ازالۂ نجاست نہ ہو سکے تو جتنے ڈھیلون مین ازالۂ نجاست ہو
اُسقدر ڈھیلون سے ازالۂ نجاست کرے اور اگر نجاست مخرج غائط سے تعدی کرے تو آب طاہر سے
طہارت لازم ہو جائیگی ساتوین مخرج غائط کا سرگین سے پاک نہ کرنا اگرچہ حیوان حلال گوشت
سے ہو آٹھوین اشیاے محترم سے طہارت نہ لینا مثل نان اور آب زمزم وغیرہ اور اسی طرح مال
غیر سے بھی بغیر اجازت طہارت جائز نہین ہو نوین مخرج غائط کا ہڈی سے پاک نہ کرنا دسوین مخرج
غائط کی اُس ہاتھ سے طہارت نہ کرنا جسمین ایسی انگوٹھی ہو کہ اُسپر کلمات محترمہ نقش ہون
اور بعد پیشاب استبرا سنت ہو اور فائدہ استبرہ کا یہ ہو کہ اگر بعد استبرا مخرج بول رطوبت پائی
جائے اور اسکا یقین نہ ہو کہ پیشاب ہو تو وہ رطوبت پاک سمجھی جائیگی اور ناقض وضو بھی
نہ ہو گی **فصل پہلی** کیفیت وضو مین اسمین چند چیزین واجب ہین از انجملہ مکان جلوس اور
اُس فضا کا مباح ہونا کہ جسمین وضو کرنے والے کے اعضاے وضو کو حرکت ہو
دوسرے آب مطلق و طاہر سے وضو کرنا اور آب مضاف سے مثل عرق و گلاب
وغیرہ اجتناب ضرور ہو اور آب مملوک غیر سے بلا اجازت مالک اور آب مشتبہ بمضاف
اور آب نجس و غصبی سے درصورت شبہہ محصورہ احتراز لازم ہو تیسرے مُنھ پر پانی
ڈالنے کے وقت نیت قربت کرنا چوتھے سر کے بالون کے اُگنے کی جگہ سے ٹھڈی کے آخر
تک طول مین اور جہانتک کہ بیچ کی اُنگلی اور انگوٹھا عرض مین گھیر لے باعتبار خلقت
متعارف مُنھ کا دھونا اور اُس جلد کا جو بھون اور ڈاڑھی کے نیچے چھپی ہو دھونا ضرور
نہین ہو لیکن ابرو اور ڈاڑھی کے بالون کا دھونا جہانتک کہ حد مذکور مین داخل ہو
لازم ہو پانچوین دونون ہاتھون کا کہنیون سے اُنگلیون کے سرے تک دھونا واجب ہے
اور اگر کوئی مانع ہو مثل انگشتری وغیرہ تو اُسکو حرکت دینا ضرور ہو اور خفیف میل کو
ناخن سے زائل کرنا لازم نہین ہو مگر جب ناخن حد متعارف سے زیادہ ہو جائے تو اُسوقت
میل کا دور کرنا بھی ضرور ہو چھٹے مقدم سر کا بقدر مسمی ہاتھ کی رطوبت سے مسح کرنا اور دونون
پاؤن کا اُنگلیون کی ابتدا سے پاؤن کے قبہ تک اور احتیاطاً ٹخنہ کے جوڑ تک طول

رطوبت سے ہون اور اگر ہاتھ خشک ہو جائے تو اعضاے وضو سے جس مقام سے چاہے بنابر
اقوی رطوبت لیکر مسح کرے ساتوین حالت اختیار مین ہتھیلی سے یا انگلیون کے باطن سے مسح کرنا
اور حالت اضطرار مین پشت دست سے بھی جائز ہے آٹھوین مراعات موالات یعنی اعضاے
وضو کا پے درپے دھونا باین معنی کہ ایک عضو کے دھونے کے بعد توقف نہ کرے اور بغیر فاصلہ
عرفیہ کے دوسرے کا دھونا شروع کردے اور اسی طرح مسح مین بھی توقف نہ کرے نوین ترتیب
یعنی پہلے منھ کو دھوئے پھر داہنے ہاتھ کو پھر بائین ہاتھ کو پھر مسح سر کرے پھر پاؤن کا مسح کرے
اور پاؤن کے مسح مین بھی بنا بر احوط رعایت ترتیب ضرور ہے دسوین وضو کرنے والا وضو کے
فعلون کو خود بجالائے مگر جس صورت مین عاجز ہو اور عذر رکھتا ہو تو اُسکو دوسرا آدمی وضو
کرا سکتا ہے گیارھوین اعضاے وضو پر آب وضو جاری کرنا بارھوین مکان غصبی اور ظرف
غصبی اور ظروف طلا و نقرہ مین آب وضو کا نہ ہونا تیرھوین نیت وضو کو آخر عمل تک باقی
رکھنا چودھوین اعضا وضو کا قبل دھونے یا مسح کرنے کے پاک ہونا پندرھوین استعمال آب
مین مثل مرض وغیرہ کے مانع نہ ہونا مخفی نہ رہے وضو تین چیزون کیلیے واجب ہے پہلے نماز
واجب کیلیے اور نماز مستحب کیلیے وجوب وضو شرطی ہے اور نماز میت کیلیے وضو لازم نہین ہے
بلکہ جنب بھی حالت جنابت مین نماز میت پڑھ سکتا ہے اگرچہ بکراہت ہو دوسرے طواف حج اور
عمرہ کیلیے تیسرے مسح حروف قرآن کیلیے جس حالت مین بسبب نذر یا عہد یا قسم یا کافر
کے ہاتھ سے قرآن لینے کی وجہ سے یا پاک کرنیکی غرض سے یا اُن اوراق کے اُٹھانے کی ضرورت
سے کہ جو پاؤن کے نیچے پڑے ہون مس حروف لازم و واجب ہو جائے اور واضح ہو کہ
باعث وضو دس چیزین ہین پہلے اور دوسرے خارج ہونا بول اور غائط کا تیسرے وہ
خواب کہ جو کان اور آنکھ کو ادراک سے معطل کردے اور بہ سبب اُسکے ذائقہ شرین و شور مین
فرق نہ کرسکے اور حواس معطل ہوجائین چوتھے وہ چیز کہ عقل کو زائل کردے مثل بیہوشی اور
مستی اور صرع وغیرہ پانچوین استحاضۂ قلیلہ اور اسی طرح متوسطہ باستثناے نماز صبح اور
اور استحاضۂ کثیرہ نماز عصر و عشا کیلیے مگر استحاضۂ متوسطہ مین نماز صبح کیلیے اور کثیرہ مین
نماز ظہر و مغرب اور صبح کیلیے وضو اور غسل دونون لازم ہین چھٹے اور ساتوین اور آٹھوین

مس میت اور حیض اور نفاس نوین رطوبت مشتبہ بول اگر قبل استبرا خارج ہو دسوین وہ باد
کہ جو مخرج متعاد متعارف سے نکلے اور اگر کوئی طہارت کا یقین رکھتا ہو اور اُسے شک عارض
ہو کہ مجھ سے حدث صادر ہوا یا مین کسی عضو کا اعضاے وضو مین سے دھونا بھول گیا تو یہ شک
معتبر نہ ہو گا اور اگر حدث کا یقین رکھتا ہو اور وضو مین شک ہو یا حدث اور وضو دونون کا
یقین رکھتا ہو مگر اسمین شک ہو کہ آیا پہلے وضو کیا تھا بعد اُسکے حدث صادر ہوا یا پہلے حدث
صادر ہوا تھا بعد اسکے وضو کیا تو اس صورت مین وضو کرنا لازم ہو اور اگر کسی عضو کے دھونے
مین یا مسح کرنے مین شک ہو اور وضو سے فارغ نہ ہوا ہو تو لازم ہو کہ اُس عضو کو دھوے اور
اگر مسح مین شک ہو تو مسح کرے اور اُسکے مابعد کو بھی بجا لائے تا ترتیب ہاتھ سے نہ جائے

**فصل دوسری کیفیت غسل مین** اسمین چند مطالب ہین **مطلب پہلا** اعداد
غسل مین مخفی نہ رہے کہ غسلہاے واجبی چھ ہین پہلا غسل جنابت دوسرا حیض تیسرا استحاضہ
کثیرہ اور متوسط چوتھا نفاس پانچوان مس میت چھٹا غسل میت **مطلب دوسرا** غسل
جنابت مین واضح ہو کہ جنابت دو چیزون سے حاصل ہوتی ہے پہلے جماع سے اور جماع کا اطلاق
اُسوقت ہو جاتا ہے کہ جسوقت ذکر بقدر حشفہ فرج زن مین داخل ہو جائے اگرچہ انزال
نہ ہوا اور اگر کسی مرد یا عورت کے دبر مین دخول کرے خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ اور انزال
نہ ہو تو بھی غسل واجب ہو جاتا ہے بلکہ اگر حیوان کی فرج یا دبر مین دخول کرے تو اس صورت مین
بھی غسل واجب ہو جاتا ہے دوسرے منی کا نکلنا خواب مین ہو یا بیداری مین مرد ہو یا عورت
مخرج معتاد سے ہو خواہ غیر معتاد سے اور اگر شبہہ واقع ہو کہ آیا منی ہے یا اور کوئی رطوبت ہے تو اس
صورت مین امتیاز منی کا شہوت اور جہندگی اور سستی بدن سے ہوتا ہے اور بیمار کے لیے شہوت اور
سستی بدن کافی ہے **مطلب تیسرا** غسل کی شرطون کے بیان مین مخفی نہ رہے کہ غسل مین چند شرطین
ہین پہلے مکان کا مباح ہونا دوسرے پانی کا طاہر اور مطہر اور مباح اور مطلق ہونا تیسرے ہر
عضو کا قبل دھونے کے پاک ہونا چوتھے نیت کرنا اور چاہیے کہ غسل ترتیبی مین سر اور گردن
دھونے سے قبل نیت کرے بعد اسکے داہنی جانب کو دھوئے پھر بائین جانب دھوئے اور تمام
ناف اور ... کو دونون طرف کے دھونے مین شامل کرے اور غسل ارتماسی مین کل بدن

ڈبونے کیوقت نیت کرے اور قبل غوطہ لگانے کے بھی نیت کرلے پانچوین غسل کرنے والا خود افعال غسل
بجالائے لیکن اگر عاجز ہو تو معذور ہوگا چھٹے پانی کا تمام بدن پر جاری کرنا ساتوین اُس چیز کا زائل
کرنا کہ جو مانع وصول آب ہو یا حرکت دیدینا تاکہ جلد تک پانی پہونچ جائے آٹھوین حکم نیت پر
باقی رہنا کہ قصد منافی غسل یا قصد ریا نہ کرے نوین پانی ظرف طلا یا نقرہ مین نہ ہو دسوین غسل
ترتیبی مین مراعات ترتیب کرے لیکن غسل ترتیبی مین موالات شرط نہین ہے اور غسل ارتماسی اُسے کہتے
ہین کہ تمام بدن دفعتًہ پانی مین ہیونچائے تاکہ پانی کل بدن پر محیط ہوجائے اور سب بدن کا پانی
سے باہر ہونا ضرور نہین ہے بلکہ ہوسکتا ہے کہ پانی مین تا بہ سینہ یا گلو ہونے کیحالت مین غوطہ لگا کر
غسل ارتماسی بجالائے اور سوائے غسل جنابت کے باقی غسلون مین قبل غسل خواہ بعد غسل وضو
کرنا واجب ہے اور اگر کسی شخص کو دو یا دو سے زیادہ غسل واجبی درپیش ہون تو ایک غسل کل
غسلون کی نیت سے کافی ہے اور اسی طرح اگر دو یا دو سے زیادہ غسل سنتی کرنا منظور ہون تو
سب غسلون کی نیت سے ایک غسل کفایت کریگا اور اگر غسل واجب اور سنت دونون جمع
ہون اور نیت دونون کی کرے تو بھی کافی ہے اور غسل جنابت کیوجہ سے وضو ساقط ہوجائیگا
اور غسل ارتماسی روزہ دار و مُحرم اور صاحب جُبیرہ کیلیے صحیح نہ ہوگا اسواسطے کہ جبیرہ پر
بعوض دھونے کے مسح کرنے کی تکلیف ہے لیکن احکام جنب لیس آٹھ چیزین جنب کو قبل
غسل جائز نہین ہین پہلے نماز واجب و سنت دوسرے طواف کعبہ تیسرے مس کتابت
قرآن حتی اعراب اور اسی طرح چھونا اسم خدا اور چودہ معصومون کے نامون کا جائز
نہین ہے چوتھے داخل ہونا مسجد مکہ معظمہ اور مسجد مدینہ منورہ مین پانچوین ٹھہرنا خواہ کسی مسجد
مین ہو چھٹے پڑھنا اُن سورون کا کہ جن مین سجدہ واجب ہے خواہ تمام سورہ پڑھے یا بعض
سورہ کا حتی کہ بسم اللہ بھی ان سورون کی نہین پڑھ سکتا ساتوین روزہ رکھنا آٹھوین کوئی
چیز مسجد مین رکھنا اور حیض و نفاس کیحالت مین بھی یہ سب چیزین حرام ہین اور اگر کسی
شخص سے اثنائے غسل جنابت مین حدث اصغر صادر ہو تو اقوی صحت غسل ہے لیکن بعد اتمام
غسل وضو کرکے اور اعادۂ غسل اور پیشاب کرکے وضو کرلینا احوط ہے مطلب چوتھا
بیان تیمم مین مخفی نہ رہے کہ اگر وضو اور غسل ممکن نہ ہو تو چند صورتون مین تیمم واجب

ہو جائیگا پہلے نایابی آب دوسرے اُس صورت مین کہ پانی تک پہونچنا ممکن نہ ہو خواہ
بہ سبب خوف درندہ خواہ چورون کے ڈر کی وجہ سے خواہ ایسی چیز ممکن نہو کہ جس سے پانی کھینچ
سکے تیسرے اُس صورت مین کہ استعمال آب سے خوف ضرر ہو یا خوف طول مرض ہو خواہ
مرض پیدا ہو جانے کا ڈر ہو چوتھے پانی کی قیمت کا میسر نہ ہونا خواہ یہ سبب ہو کہ مالک اُس مقدار
پانی کی قیمت طلب کرے کہ اُس مقدار کا دینا اُس شخص کے حسب حال باعث ضرر تصور کیا جائے
خواہ کوئی اور سبب ہو پانچوین خوف تشنگی چھٹے استعمال مین پانی کے گمان درد شدید پیدا
ہونیکا ہو یا خلاف عادت پانی کی گرمی یا سردی کا تحمل نہ ہو سکے اور چارۂ کار بھی عسر و
دشوار ہو ساتوین پانی کا حاصل کرنا باعث ذلت ہو کہ وہ ذلت اس شخص کے مناسب
حال نہ ہو آٹھوین وقت وضو اور غسل کی گنجایش نہ رکھتا ہو نوین بدن یا کپڑا اُس
نجاست سے نجس ہو کہ جو معفو نہین ہے اور پانی غسل یا وضو اور ازالۂ نجاست دونون
کیواسطے کافی نہ ہو اُسوقت مین لازم ہے کہ نجاست کو دھوے اور وضو یا غسل کیلیے
تیمم کرے اور تیمم مین چند چیزین واجب ہین پہلے مباح ہونا مکان تیمم کا دوسرے خاک کا ہونا
یا جو چیز کہ حکم خاک مین ہے مثل پتھر وغیرہ کے جبکہ خاک اور ریگ میسر نہ ہو تیسرے
طاہر اور مباح اور خالص ہونا خاک کا چوتھے قبل تیمم اعضاے تیمم کا پاک ہونا پانچوین
بہ تعیین بدلیت نیت قربت کرنا چھٹے دور کرنا اُس چیز کا کہ جو اعضاے تیمم مین وصول خاک کو
مانع ہو مثل انگشتر وغیرہ ساتوین بمجرد نیت دونون کف دست ایکدفعۂ واحدہ مین خاک
پر مارنا آٹھوین مسح پیشانی اُس مقام سے کہ جس مقام سے موی سر اُگتے ہین تا ابرو و بیخ بینی اور
آخر بینی تک مسح کرنا احوط ہے اور چاہیے جانب علی سے ہو اور دونون ہاتھ اوپر سے نیچے تک
سیدھے کھینچے ہوئے آئین اور عرض مین ہاتھون کا کھینچنا نہ چاہیے جیسا کہ عوام مین متداول ہے
اور مسح مین دونون جبینین اور بھوون کا داخل کرنا احوط ہے نوین مسح داہنی پشت دست کا باطن
سے بائین ہاتھ کے اور بائین پشت دست کا باطن سے داہنے ہاتھ سے اسطرح واقع ہو کہ
ممسوح ماسح نہ ہو جائے اور تماسح نہونے پائے اور تیمم مین ایک ضرب کافی ہے خواہ تیمم بدل
وضو ہو خواہ بدل غسل اور اگر کوئی شخص نماز حاضر کیلیے تنگی وقت مین تیمم کرے تو اُسی تیمم سے دوسری

نماز اول وقت مین پڑھ سکتا ہی مثلاً اگر تنگ وقت مین نماز ظہر اور عصر جیسے تیمم کرکے تو اسی
تیمم سے اول وقت مین نماز مغرب پڑھ سکتا ہی بشرطیکہ عذر وضو نہ کرنے کا موجود ہو اور
جائز ہی کہ ایک تیمم سے متعدد نمازین پڑھے اور جس صورت مین کہ امید عذر کے زائل ہونیکی
نہ ہو تو اول وقت مین تیمم کرکے نماز پڑھنا جائز ہی **مطلب پانچوان** پانی کے اقسام مین واضح
ہو کہ پانی کی چار قسمین ہین پہلے آب جاری ہی اور وہ مراد ہی اُس پانی سی کہ جو زمین سی نکلے اور
روان ہو اگرچہ زمین ہی مین ہو اور وہ ملاقات نجاست سی نجس نہین ہوتا مگر بہ سبب تغیر
لیکن بعد زوال تغیر پاک ہو جاتا ہی اور حمام کے چھوٹے حوض اگر خزانہ سی متصل ہون تو
وہ بھی حکم جاری مین ہین اور آب باران محکوم بحکم جاری ہی دوسرے آب استادہ ہی پس اگر
بقدر کُر ہو تو نجس نہ ہوگا مگر بہ سبب تغیر کے اور اگر بعد نجس ہونے کے تغیر زائل ہو جائے تو
جس وقت تک دوسرا مطہر مثل آب باران یا آب جاری یا دوسرا کُر اُسپر جاری نہ ہوگا اُس وقت
تک وہ پاک نہین ہی اور مقدار کُر موافق مساحت ساڑھے تین بالشت طول اور عرض
اور عمق مین ہی کہ مجموع بیالیس بالشت متعارف اور سات ثمن ہوتے ہین تیسرے آب چاہ ہی
وہ نجس نہین ہوتا بدون تغیر کے اور اگر تغیر اُسکا بدون دوسرے مطہر کے زائل ہو جائے تو پاک
ہو جاتا ہی بشرطیکہ پانی اُسکا کُر سے زیادہ ہو اور اگر اسقدر پانی کھینچین کہ تغیر زائل ہو جائے
تو بھی پاک ہو جائیگا اور اگر کنوین مین نجاست گرے اور پانی متغیر نہ ہو تو بقدر معین پانی
نکالنا سنت ہی اور تفصیل احکام چاہ کی مبسوط کتابون مین موجود ہی چوتھے آب مضاف
ہی جیسے گلاب وغیرہ اور قلیل و کثیر اُسکا اگرچہ بقدر ایک دریا کے ہو ملاقات نجاست
سے نجس ہو جاتا ہی **مطلب چھٹا** مطہرات مین اور وہ سولہ ہین پہلے پانی دوسرے
آفتاب کہ یہ پاک کرتا ہی زمین اور خاک زمین اور دیوار اور حصیر اور درخت اور گھاس
اور جمیع اشیاے غیر منقولہ کو بشرطیکہ وہ اشیا تر ہون اور عین نجاست زائل ہو چکی ہو اور
یہ کہا جائے کہ آفتاب نے خشک کیا تیسرے زمین کہ یہ پاک کرتی ہی پانون کے تلوے اور تہ کفش
کو بشرطیکہ عین نجاست دفع ہو جائے اور اگر نجاست بول کی ہو تو بہ سبب راہ چلنے اور زمین کے

حقیقت نجس العین حقیقت طاہر العین سے مبدل ہو جائے مثل اسکے کہ نجس العین نمک زار مین گرے اور نمک
ہو جائے پانچوین اسلام کہ یہ پاک کرتا ہے کافر کو نجاست کفر سے چھٹے نقص کہ یہ کم ہونا دو حصہ آب
انگور کا ہے جس صورت مین جوش آئے اور قوام حاصل ہو تو بعد کم ہونے دو ثلث کے مابقی طاہر ہو جائیگا
ساتوین انتقال مثل اسکے کہ آدمی کا خون مچھر وغیرہ کے شکم مین جائے بشرطیکہ وہ حیوان خون جہندہ
نہ رکھتا ہو آٹھوین انقلاب مثل اسکے کہ شراب سرکہ ہو جائے نوین آلات استنجا مثل کلوخ اور پتھر وغیرہ
کہ یہ مطہر مخرج غائط ہین دسوین زوال عین نجاست بدن حیوان اور باطن انسان سے مثل باطن دہن
و بینی گیارھوین تبعیت مثل اسکے کہ کافر کا لڑکا مسلمانون کا اسیر ہو اور مان باپ اسکے ہمراہ نہ ہون
اگر ہمراہ ہونگے تو صدق تبعیت مشکل ہے اور مثل اسکے کہ میت کو تختہ پر غسل دین اور وہ کپڑا کہ بدن
میت پر ہو جب میت کو طاہر کرینگے تو بالتبع یہ دونون بھی طاہر ہو جائینگے بارھوین غائب
ہونا کہ یہ رخت اور بدن مسلم کا مطہر ہے بشرطیکہ اُس مسلم کو اپنے رخت و بدن کی نجاست کا علم
بھی حاصل ہو اور دوسرے شخص کو احتمال طہارت بھی حاصل ہو جائے تیرھوین زوال تغیر ہے
مثل اسکے کہ اگر آب چاہ یا آب حوض حمام سبب نجاست متغیر ہو جائے اور اُس تغیر آب چاہ کو
نبع اور آب حوض حمام کو آب مادہ زائل کردے تو یہ دونون پانی پاک ہو جائینگے چودھوین
استبرا کہ یہ اُس رطوبت مشتبہہ کا جو کہ بعد بول آتی ہے طاہر کرنے والا ہے پندرھوین استبرا اُس حیوان کا کہ
نجاست خوار ہو کہ یہ اُسکے بول اور سرگین کو پاک کرتا ہے اور مراد اُس استبرا سے یہ ہے کہ اُس حیوانکو
چیز طاہر کھلاوین مثل اسکے شتر کو چالیس روز اور گائے کو بیس روز اور بکری کو دس روز اور مرغ
خانگی کو تین روز بند کرین اور نجاست نہ کھانے دین سولھوین غسل میت کہ مطہر بدن میت ہے
اور نبی اور امام اور شہید کی میت قبل از غسل بھی پاک ہے اور جسوقت پانی نہ ملے تو بعوض غسل
تیمم مطہر بدن میت ہوگا **مطلب ساتوان** اقسام نجاست مین اور وہ دس چیزین ہین
پہلے اور دوسرے بول اور غائط حیوان حرام گوشت کہ جو خون جہندہ رکھتا ہو اور حلال
گوشت کہ جو نجاست خوار ہو قبل استبرا تیسرے منی اُس حیوان کی جو خون جہندہ رکھتا ہو
اگرچہ حلال گوشت ہو چوتھے خون اُس حیوان کا کہ جو خون جہندہ رکھتا ہو حلال گوشت ہو
خواہ حرام گوشت پانچوین اور چھٹے کتا اور سور صحرائی ساتوین میتہ اُس حیوان

جو خون جہندہ رکھتا ہو سوائے نبیؑ اور امامؑ اور شہید کے اور معصوم غیر امام بھی امام کے حکم مین ہی اور اجزاے میتہ جن مین حیات نے حلول کیا ہی نجس ہین اور جن مین حیات نہین مثل بال اور ہڈی اور ناخن کے وہ پاک ہین اور بار یک اجزا کھال کے کہ انسان کے بدن سے جدا ہوتے ہین اگرچہ جدا کرنے مین اُنکے اذیت ہو اظہر اُنکی طہارت ہی آٹھوین کافر حربی ہو خواہ غیر حربی نوین شراب اور ہر چیز نشہ کرنے والی کہ بالاصل روان ہو اور آب انگور حکم مین شراب کے ہی اگر اُسمین جوش آوے اور قوام حاصل ہو اور دو ثلث اُسکے جل نہ جائین دسوین فقاع کہ مراد جو کی شراب سے ہی **مطلب آٹھوان** کیفیت تطہیر مین مخفی نہ رہی کہ اگر کسی ظرف مین کتا پانی پیے اور آب قلیل سے اُسکو طاہر کرین تو چاہیے کہ علی الاحوط اُسکو سات مرتبہ پاک کرین اسطرح کہ پہلی مرتبہ اُسمین طاہر خاک ڈالین اور سب جگہ پہونچا دین یا ملین بلکہ بہتر ہی کہ ایکمرتبہ خاک در پانی ملا کے بھی دھوئین بعد اُسکے چھ مرتبہ پانی سے دھوئین اور آخر مین ایکمرتبہ اور مٹی سے دھو ڈالین اور بہتر یہ ہی کہ اگر ظرف کو کتا چاٹے یا جھوٹا اُسکا کسی ظرف مین گرے یا کوئی عضو اُسکا کسی ظرف مین داخل ہو جائے تو بھی اسی نہج سے پاک کرین اور جو ظرف کہ نجاست خوک اور شراب بلکہ مائع مسکر یا دشتی چوہے کے مرجانے سے نجس ہو جائے تو اُسکا بھی سات مرتبہ دھونا بہتر ہی اور سوا اُن نجاستون کے کہ جو مذکور ہوئی ہین اگر کسی ظرف کو پاک کرین تو لازم ہی کہ تین دفعہ طاہر کرین اور آب قلیل سے بھی ظرف کی طہارت ہو سکتی ہی اس طرح کہ تین دفعہ ظرف کو آب قلیل سے بھر دین اور پھینکدین بلکہ جائز ہی کہ پانی اس طور سے اُسپر گرائین کہ ظرف مین ٹھہرے نہین اور سب جگہ پہونچ جاے اگر تین دفعہ ایسا کرین تو وہ ظرف پاک ہو جائیگا اور بنا بر اقوی منھ بھی ظرف کے حکم مین ہی اگر منھ نجس ہو جائے اور پاک پانی سے کلی کرین تو منھ بھی طاہر ہو جائیگا اور جو چیز منھ مین نجس ہوگی وہ بھی پاک ہو جائیگی بشرطیکہ نجاست باطن مین اُسکے نہ پہونچی ہو ہان خود منھ اور آب دہن محض زوال عین نجاست سے پاک ہو جاتا ہی اور تین دفعہ کلی کرنا بہتر ہی اور اگر نجاست باطن ظرف مین پہونچی ہو تو ظاہر اُسکا طاہر کرنے سے پاک ہو جاتا ہی اور نجاست باطن کی ظاہر مین سرایت نہین کرتی اور اگر چاہین کہ باطن بھی

پاک ہو تو ضرور ہی کہ اس ظرف کو خشک کرین اور آب کر یا جاری مین اتنی دیر تک رکھین کہ پانی
عمق مین ظرف کے جائے اور اگر لباس بول طفل شیر خوار سے نجس ہوگیا ہو تو پانی کا ایکمرتبہ سب
محل نجس مین پہونچانا کافی ہی بشرطیکہ وہ لڑکا ہو اور لڑکی نہ ہو اور چاہیے کہ دو برس سے کم ہو اور
غذا اُسکی صرف دودھ ہو اور بول غیر طفل مذکور مین دو مرتبہ دھونا آب قلیل سے اور
ہر مرتبہ نچوڑنا لازم ہے اور بول طفل مذکور مین بھی احوط تعداد غسل و
عصر ہے اور غیر بول مین ایک مرتبہ دھونا اگرچہ بنا بر مشہور کفایت کرتا ہے
لیکن احوط تعدد ہی اور یہ احتیاط ترک نہ کیجائے لیکن آب باران مین نجاست بول ہو خواہ غیر بول
ایکمرتبہ دھونا کفایت کرتا ہی اور نچوڑنا بھی لازم نہین ہی اور ازالۂ نجاست مین زوال عین نجاست کافی
ہی اور اگر خفیف رنگ یا بو باقی رہجائے تو مضائقہ نہین ہی اور کپڑا اگر رنگ خام رکھتا ہی اور نجس
ہو جائے تو آب کثیر مین غوطہ دینے سے پاک ہو جاتا ہی بشرطیکہ آب مطلق اُسمین پہونچے اور آب قلیل
سے بھی پاک ہوتا ہی اگر پانی ڈالنے کیحالت مین اور پانی پہونچنے کی حال مین اور نچوڑنے کے وقت
وہ پانی مضاف نہ ہو جائے اور استعمال کرنا اور کسی چیز کا ظروف طلا اور نقرہ مین رکھ کر کھانا
پینا حرام ہی لیکن وہ چیز کہ جسپر ظرف ہونا صادق نہ آوے مثل سرپوش چلم تو مضائقہ نہین ہی اور
نقرہ کوب اور طلا کوب کا استعمال بے عیب ہی لیکن احوط یہ ہی کہ لب کو مقام طلا اور نقرہ پر نہ
پہونچاوے

## فصل تیسری

بیان حیض مین شناخت اُسکی یہ ہی کہ خون حیض اکثر اوقات سیاہ رنگ
اور گاڑھا اور گرم ہوتا ہی اور نکلنے کیوقت بزور اور بسوزش نکلتا ہی پس اکثر اوقات کی قید
کا باعث یہ ہی کہ کبھی اُس خون کے آنے مین یہ صفتین نہین پائی جاتین اور حقیقت مین وہ
خون حیض ہوتا ہی اور حیض کا یہ قاعدہ ہی کہ تین دن سے کمتر اور دس روز سے زیادہ نہین ہوتا
ہی اور اگر نو برس کے سن کے پہلے اور سن یاس کے بعد خون آئے تو وہ خون حیض نہین ہی سن یاس
عورت کا بعد پچاس برس کے شروع ہوتا ہی اور بعض علماے دین نے تصریح کی ہی کہ قرشیہ اور
نبطیہ کو بعد ساٹھ برس کے سن یاس شروع ہوتا ہی اور درمیان دو حیضون کے دس روز
کا فاصلہ ہونا ضرور ہی کہ جسکو ایام طہر کہتے ہین اور ایام حمل مین جو خون آئے وہ حیض نہین ہے

بجالائے اور حالت حیض مین عورت کو لازم ہی کہ نماز اور روزہ اور طواف خانۂ کعبہ نہ بجالائے اور
جو چیزین جنب پر حرام ہین وہ حائضہ پر بھی حرام ہین اور ایام حیض مین جو نماز قضا ہوئی ہو اُسکا پڑھنا
ضرور نہین ہی اس لیے کہ ایام حیض کی نماز معاف ہی مگر روزی کی قضا لازم ہی اور اگر حالت حیض مین
غسل کری تو وہ غسل صحیح نہین ہی اور ایام حیض مین جماع کرنا قصداً اور دانستہً حرام ہی اور اگر حالت
جماع مین عورت حائض ہو جائے تو مرد کو لازم ہی کہ فوراً مباشرت سی کنارہ کرے اور اگر کوئی شخص حالت
حیض مین جماع کرے خواہ شوہر ہو خواہ آقا تو کفارہ کے واجب ہونے مین اختلاف ہی لیکن کفارہ
دینا احوط ہی اور یہ کفارہ عورت پر لازم نہین ہی اور یہ کفارہ اُس فقیر کو دینا چاہیے کہ جو مستحق
زکوۃ ہو اور طلاق دینا بھی حیض کے ہنگام مین جائز نہین ہی بشرطیکہ عورت اور شوہر ایک شہر
مین ہون اور اگر دونون دو شہرون مین ہون اور ایام حیض شوہر کو معلوم نہ ہون تو طلاق دینے
مین مضائقہ نہین ہی اور اگر نماز پڑھنے مین حیض آجاوے تو چاہیے کہ اُسی وقت نماز ترک کرے
اور بعد فرصت قبل وقت نماز غسل کری اور صورت غسل حیض بھی مثل جنابت ہی مگر نیت مین بجوض
جنابت غسل حیض کہے اور غسل جنابت مین وضو حرام ہی اور غسل حیض مین واجب ہی اور وضو پیش
از غسل حیض کرنا بہتر ہی **فصل چوتھی** غسل نفاس کے بیان مین خون نفاس وہ خون ہی کہ عورتون کو
جننے کے ساتھ یا بعد اُسکے آتا ہی خواہ لڑکا تمام الخلقۃ ہو یعنی تمام عضو اُسکے درست ہون یا نہ حتی کہ
مضغۂ گوشت بھی اگر پیٹ سے پیدا ہو اور اُسکے ساتھ یا اُسکے بعد خون آوے تو غسل نفاس واجب
ہی اور اگر علقہ[1] نکلے اور معلوم ہو کہ یہ مبدأ ولادت انسان ہی تو بھی غسل واجب ہی اور عورت
ولادت کے ساتھ یا اسقاط کے ساتھ یا بعد ولادت یا بعد اسقاط جس روز خون دیکھے تو اُس
روز سے دس دن کے اندر تک جو خون آئیگا وہ نفاس قرار پائیگا اور جس صورت مین دس دن تک
موقوف نہ ہو تو دس دن سے زائد کو استحاضہ قرار دے اگر اُسکی کوئی عادت ایام حیض مین نہو
اور اگر ایام حیض کی عادت اور تعداد مقرر ہو مثلاً اول یا نصف یا آخر ماہ مین اُسکو حیض آتا ہی
اور چھ یا سات یا آٹھ روز رہتا ہی اگر خون اُسکا دس روز سے متجاوز ہو گیا ہو تو جتنے روز اُسکو
حیض رہتا تھا اُسقدر نفاس ہی باقی استحاضہ اور اگر دس روز سے کم عادت تھی اور نفاس مین دس روز
تک خون آیا تو احوط یہ ہی کہ جتنے دن ایام عادت سے زیادہ گذرے ہون اُسمین نفاس اور

[1] خون بستہ ۱۲

استحاضہ دونون کا عمل بجالائے اور جو خون کہ لڑکا پیدا ہونے سے پہلے نکلے اگرچہ ایک پل بھر بھی
پہلے ہو تو وہ نفاس نہین ہی غسل نفاس اور احکام اُسکے لازم نہ ہونگے اور جبتک کہ خون نہ آوے
احکام نفاس جاری نہ ہونگے اور محض ولادت کافی نہین ہی بالاجماع اور کمی مدت نفاس کیواسطے
حد مقرر نہین ہی بلکہ اگر ایک لحظہ کیلیے بھی خون آئے تو غسل واجب ہوگا اور جو چیزین کہ حیض مین حرام
اور سنت اور مکروہ ہین وہ اسمین بھی حرام وسنت ومکروہ ہین اور صورت غسل کی بھی مثل غسل حیض ہی
فقط حیض کی جگہ نفاس کا قصد کرنا چاہیے **فصل پانچوین** غسل استحاضہ مین صورت خون استحاضہ
کی یہ ہی کہ اکثر اوقات زرد اور سرد اور رقیق ہوتا ہی اور بعضے مجتہدون نے لکھا ہی کہ سستی کیساتھ
نکلتا ہی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ یہ سب اوصاف اُس خون مین ہوتے ہین اور حقیقۃً وہ خون
حیض ہوتا ہی اور استحاضہ کا خون کئی طور پر آتا ہی پس عورت کو لازم ہی کہ امتیاز کرے اگر روئی جسقدر
فرج کے اندر رکھی وہ کُل خون مین نہ ڈوبے تو استحاضہ قلیلہ ہی پس صاحب استحاضہ قلیلہ پر لازم
ہی کہ ہر نماز کیواسطے ظاہر فرج کو دھوئے اور روئی کو تبدیل کرکے دوسری روئی رکھے اور ہر نماز کے
واسطے وضو کرے اور اگر وہ روئی سب ڈوب جائے اور بہنے کی نوبت نہ آئی ہو تو وہ استحاضہ
متوسطہ ہی اُسوقت مین چاہیے کہ جو امور استحاضہ قلیلہ مین واجب ہین وہ سب بجالائے اور جو لتہ روئی
کے بعد ہی اُسکو بھی بدل ڈالے علاوہ اُسکے ایک غسل نماز صبح کیواسطے کرے بشرطیکہ قبل نماز
صبح خون کو یہ صفت متوسطہ دیکھا ہو اور اگر بعد نماز صبح استحاضہ متوسطہ ہو تو بھی ایک غسل واسطے
نماز آیندہ کیلیے بجالائے اور اگر خون لتہ کو دوسری طرف تر کرکے بہ نکلے تو وہ استحاضہ کثیرہ
ہی پس جس عورت کو استحاضہ کثیرہ ہو اُسپر واجب ہی کہ جو امور استحاضہ قلیلہ مین وہ سب بجالائے
اور صبح کے غسل کے علاوہ ایک غسل نماز ظہر اور عصر کیواسطے اور ایک غسل نماز مغرب اور
عشا کیلیے بقصد واجب بجالائے اور ظہرین ساتھ ہی بجالائے اور مغربین بھی ساتھ ہی بجالائے
اور اگر ان نماز دن کو علیحدہ علیحدہ اوقات مین فاصلہ دیکر پڑھے تو ہر نماز کیواسطے ایک ایک
غسل اور ہر غسل کیساتھ وضو کرے اور پیش از غسل وضو کرنا احوط و بہتر ہی اور جب خون مختلف
ہو کبھی کثیرہ اور کبھی غیر کثیرہ تو احوط یہ ہی کہ قبل نماز اگر ایک لحظہ بھی کثرت خون پائی جاوے

تو وہ پاک عورت کے حکم مین ہی اور جو کچھ پاک عورت پر مباح ہی وہ اُسپر بھی مباح ہوتا ہی اور اگر
ان اعمال کے بجالانے مین کسی چیز مین بھی خلل ہو گا تو اُسکی نماز صحیح نہین ہی اور جبکہ غسل مین خلل
ہوا تو اسکا روزہ بھی بنا بر مشہور صحیح نہین ہو گا اور زن روزہ دار کو لازم ہی کہ اس غسل کو صبح کی
قبل بجالائے اور اُسی غسل سے صبح کی نماز پڑھے اور اگر غسل و وضو مین خلل کری تو اُسی کتابت
قرآن کا بھی مس کرنا جائز نہین ہی اور بعض علما نے لکھا ہی کہ اعمال مقررہ کے قبل خصوص غسل کے
پہلے مباشرت اُسکے ساتھ کرنا جائز نہین ہی اور یہ احوط ہی اور اگر نماز پڑھے اور اعمال مقررہ مین
خلل کیا ہو تو اُسکی قضا لازم ہی اور اگر غسل مین خلل کیا ہو تو روزہ کا بھی یہی حال ہی اور ان
اعمال سے پہلے مساجد مین داخل نہ ہونا احوط ہی اور لازم ہی کہ بعد غسل اس امر مین کوشش کری کہ بدن
تک اور کپڑے تک اُسکے خون نہ پہونچے اور باوجود کوشش اگر خون پہونچ جاوی تو مضائقہ
نہین رکھتا **فصل چھٹی** بیان احکام اموات مین اور اسمین پانچ مقصد ہین **مقصد**
**پہلا** احکام مرض و کیفیت احتضار مین اکثر اس مقصد مین حلیۃ المتقین و زاد المعاد کی
مطلب نقل کئے گئے ہین چاہیے کہ جب بیمار پر آثار موت ظاہر ہون تو اپنے احوال پر متوجہ ہو اور
اور گناہون سے توبہ کری اور افعال گذشتہ پر نادم و پشیمان ہو اور قصد کری کہ اگر زندہ رہونگا
تو پھر مرتکب معصیت نہ ہونگا بعد اسکے حقوق خالق و مخلوق کے بارے مین وصیت کری اور جو حق
اُسکے ذمہ ہون ادا کری اور دوسرون پر نہ چھوڑی اور مستحب ہے کہ اپنے ثلث مال مین وصیت کری
کہ خویشان پریشان کو اُسکے اور فقرا و مساکین کو اور امور خیر مین وہ مال تقسیم کیا جاوی بعد
اسکے برادران ایمانی سے اپنی برات ذمہ کا خواستگار ہو اور جسکی غیبت کی ہی یا جسکو اذیت
پہونچائی ہی اگر وہ شخص حاضر ہو تو اُس سے التماس عفو کری اور اگر غائب ہو تو ان شخصون کو جو
حاضر ہین التماس کری کہ اُسکو راضی کرین اور اُسکے لیے طلب آمرزش کرین اور چاہیے کہ اطفال
اور عیال کیلیے بعد توکل بجناب قدس الٰہی ایک شخص امین سے وصیت کری اور اُسے اپنی اولاد
کیلیے وصی قرار دی اور کفن طلب کری شہادتین اور اقرار امامت ائمہؑ اور جو دعائین وارد
ہوئی ہین تربت امام حسینؑ سے اُسپر لکھوائے اور مومن کیلیے سنت ہی کہ ہمیشہ اپنے پاس کفن موجود رکھے
اور ہر وقت امید وار رحمت الٰہی اور شفاعت رسولخداؐ اور ائمہ ہدیٰؑ کری اور ہر مسلمان پر لازم

ہی کہ اپنے اعتقادات کا کاغذ اس طرح درست کر رکھے کہ مومنون سے اپنے اعتقاد پر گواہی لیوے
اور اس طور سے کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ
اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ پھر لکھے یہ دعا کاغذ پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شَهِدَ الشُّهُوْدُ الْمُسَمُّوْنَ
فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّ اَخَاهُمْ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بعد اسکے نام اپنا لکھے اور نام باپ کا
لکھے اَشْهَدَهُمْ وَاسْتَوْدَعَهُمْ وَاَقَرَّ عِنْدَهُمْ اَنَّهٗ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَاَنَّهٗ مُقِرٌّ بِجَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَاِمَامُهٗ
وَالْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهٖ اَئِمَّةٌ وَاَنَّ اَوَّلَهُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ
وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْقَائِمُ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّ
النَّارَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ رَسُوْلُهٗ جَاءَ بِالْحَقِّ وَاَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَالْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ وَمُسْتَخْلَفُهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ مُؤَدِّيًا لِاَمْرِ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاَنَّ فَاطِمَةَ
بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَابْنَيْهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اِبْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ
سِبْطَاهُ وَاِمَامَا الْهُدٰى وَقَائِدَا الرَّحْمَةِ وَاَنَّ عَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا
وَمُوْسٰى وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَحَسَنًا وَالْحُجَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةٌ وَقَادَةٌ
وَدُعَاةٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُجَّةٌ عَلٰى عِبَادِهٖ بعد اسکے اس پارچہ کاغذ کو
لپیٹے اور اپنی مہر کرے اور ان سب گواہون سے کہے کہ وہ بھی مہر کرین اور چاہیے
کہ یہ کاغذ میت کے جریدہ کے ساتھ داہنی طرف رکھا جائے اور جب آثار احتضار
ظاہر ہون تو جانکنی آسان ہونے کیلیے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الْكَثِيْرَ مِنْ
مَعْصِيَتِكَ وَاقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ مِنْ طَاعَتِكَ اور چاہیے کہ اولاد اور اقارب اور

برادران مومن محتضر کو حالت احتضار مین اکیلا نہ چھوڑین اور اُسکے سامنے سورۂ یٰس و سورۂ
والصافات پڑھین اور ساری عقائد حقہ مانند توحید خدا اور صفات کمالیہ حق تعالیٰ اور رسالت
جناب رسولؐ خدا اور امامت ائمہؑ اثنا عشر بہ تفصیل اور اعتقاد بہشت و دوزخ اور سوال قبر اسکو
مکرر تلقین کرین اور یاد دلائین تاکہ یہ اعتقادات وہ خود زبان پر جاری کرے اور اگر خود نہ ادا کرے
تو اسکے سامنے بیان کرین بلکہ دعاے عدلیہ کہ تمام عقائد حقہ پر مشتمل ہے پڑھین اور اگر عربی نہ جانتا
ہو تو معنی اُسکے سمجھائین کہ وقت مفارقت روح شر شیطان سے محفوظ رہے اور دین حق سے گمراہ نہ ہو
دعاے عدلیہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِ
سْلَامُ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِي الْمُحْتَاجُ الْفَقِيْرُ الْحَقِيْرُ اَشْهَدُ لِمُنْعِمِيْ
وَخَالِقِيْ وَرَازِقِيْ وَمُكْرِمِيْ كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهِ وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ
مِنْ عِبَادِهِ بِاَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذُو النِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ
اَزَلِيٌّ عَالِمٌ اَبَدِيٌّ حَيٌّ اَحَدِيٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِيٌّ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ مُرِيْدٌ كَارِهٌ مُدْرِكٌ
صَمَدِيٌّ يَسْتَحِقُّ هٰذِهِ الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِيْ عِزِّ صِفَاتِهِ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ
وُجُوْدِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيْمًا قَبْلَ اِيْجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ
لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالَ وَلَمْ يَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰى جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وُجُوْدُهُ قَبْلَ الْقَبْلِ فِيْ اَزَلِ
الْاٰزَالِ وَبَقَآؤُهُ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ انْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ غَنِيٌّ فِي الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ
مُسْتَغْنٍ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ لَا جَوْرَ فِيْ قَضِيَّتِهِ وَلَا مَيْلَ فِيْ مَشِيَّتِهِ وَلَا ظُلْمَ
فِيْ تَقْدِيْرِهِ وَلَا مَهْرَبَ مِنْ حُكُوْمَتِهِ وَلَا مَلْجَاَ مِنْ سَطَوَاتِهِ وَلَا مَنْجٰى مِنْ نَقِمَاتِهِ
سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ وَلَا يَفُوْتُهُ اَحَدٌ اِذَا طَلَبَهُ اَزَاحَ الْعِلَلَ فِي التَّكْلِيْفِ وَسَوَّى
التَّوْفِيْقَ بَيْنَ الضَّعِيْفِ وَالشَّرِيْفِ مَكَّنَ اَدَآءَ الْمَاْمُوْرِ وَسَهَّلَ سَبِيْلَ اجْتِنَابِ
الْمَحْظُوْرِ لَمْ يُكَلِّفِ الطَّاعَةَ اِلَّا بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهُ مَا اَبْيَنَ كَرَمَهُ وَ
اَعْلٰى شَاْنَهُ سُبْحَانَهُ مَا اَجَلَّ نَيْلَهُ وَاَعْظَمَ اِحْسَانَهُ بَعَثَ الْاَنْبِيَآءَ لِيُبَيِّنَ عَدْلَهُ وَ
نَصَبَ الْاَوْصِيَآءَ لِيُظْهِرَ طَوْلَهُ وَفَضْلَهُ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّةِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آمَنَّا بِهِ وَبِمَا جَاءَنَا إِلَيْهِ وَبِالْقُرْآنِ الَّذِي أَنْزَلَهُ إِلَيْهِ وَبِوَصِيِّهِ
الَّذِي نَصَبَهُ يَوْمَ الْغَدِيرِ وَأَشَارَ بِقَوْلِهِ هٰذَا عَلِيٌّ إِلَيْهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ الْأَبْرَارَ
وَالْخُلَفَاءَ الْأَخْيَارَ بَعْدَ الرَّسُولِ الْمُخْتَارِ عَلِيٌّ قَامِعُ الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهِ سَيِّدُ أَوْلَادِهِ
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ أَخُوهُ السِّبْطُ التَّابِعُ لِمَرْضَاتِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ الْعَابِدُ عَلِيٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ
مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ ثُمَّ الْكَاظِمُ مُوسَىٰ ثُمَّ الرِّضَا عَلِيٌّ ثُمَّ التَّقِيُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ
النَّقِيُّ عَلِيٌّ ثُمَّ الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُجَّةُ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجَىٰ
الَّذِي بِبَقَائِهِ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهِ رُزِقَ الْوَرَىٰ وَبِوُجُودِهِ ثَبَتَتِ الْأَرْضُ وَ
السَّمَاءُ وَبِهِ يَمْلَأُ اللّٰهُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا
وَأَشْهَدُ أَنَّ أَقْوَالَهُمْ حُجَّةٌ وَامْتِثَالَهُمْ فَرِيضَةٌ وَطَاعَتَهُمْ مَفْرُوضَةٌ وَ
مَوَدَّتَهُمْ لَازِمَةٌ مَقْضِيَّةٌ وَالْاِقْتِدَاءَ بِهِمْ مُنْجِيَةٌ وَمُخَالَفَتَهُمْ مُرْدِيَةٌ وَهُمْ
سَادَاتُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ وَشُفَعَاءُ يَوْمِ الدِّينِ وَأَئِمَّةُ أَهْلِ الْأَرْضِ عَلَى
الْيَقِينِ وَأَفْضَلُ الْأَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّينَ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمُسَاءَلَةَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَالنُّشُورَ
حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ
حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالشَّفَاعَةَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللّٰهَ
يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ اَللّٰهُمَّ فَضْلُكَ رَجَائِي وَكَرَمُكَ وَرَحْمَتُكَ وَعَفْوُكَ أَمَلِي لَا عَمَلَ
لِي أَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِي أَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ إِلَّا أَنِّي اعْتَقَدْتُ
تَوْحِيدَكَ وَعَدْلَكَ وَارْتَجَيْتُ إِحْسَانَكَ وَفَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ إِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَ
آلِهِ وَأَوْصِيَائِهِ مِنْ أَحِبَّتِكَ وَأَنْتَ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِينَ وَأَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَوْدَعْتُكَ يَقِينِي هٰذَا وَثَبَاتَ دِينِي وَأَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ بِهِ وَ
قَدْ أَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهُ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُورِ مَوْتِي وَفِي الْقَبْرِ عِنْدَ مَسْأَلَةِ

الّا اللہ پڑھائین اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جس شخص کا آخر کلام لَا اِلٰہَ اِلّا
اللہ ہوگا وہ داخل بہشت ہوگا اور واجب ہی کہ وقت احتضار پانوٗن اُسکے قبلہ کی
طرف پھیرین تاکہ ملائکۂ رحمت اُسپر نازل ہون اور چاہیئے کہ شخص جنب یا حائض اُسکے
پاس نہ آوے کہ ملائکہ اُنسے نفرت کرتے ہین اور جب نزدیک ہو کہ روح اُسکے قالب
سے پرواز کرے تو اُسپر ہاتھ نرکھین حضرت امام رضاؑ سے منقول ہی کہ ایک صاحبزادہ حضرت
امام جعفر صادقؑ کا حالت احتضار مین تھا اور حضرت امام محمد باقرؑ گوشۂ خانہ مین بیٹھے تھے
جو کوئی اُس صاحبزادے کے پاس جاتا تھا حضرت منع کرتے تھے کہ اسپر ہاتھ نہ رکھو کہ
یہ اس حال مین نہایت ناتوان ہی اور جو شخص کہ اسپر ہاتھ رکھیگا مثل اسکے ہی کہ اُسنے
اسے قتل کیا اور اگر محتضر کے ہاتھ یا پانوٗن کو حرکت ہو تو ہونے دے اور اگر جانکنی
دشوار ہو تو اُسکو اُس مقام مین لیجائے کہ جہان وہ اکثر نماز پڑھتا تھا اور اُسکو مصلی
پر لٹائے اور کلمات فرج تلقین کرے اور کلمات فرج یہ ہین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ
الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ
رَبِّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور سنت ہی کہ جانکنی کی آسانی کیلیے اس دعا کو تلقین کرے یَامَنْ
یَقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَیَعْفُوْ عَنِ الْکَثِیْرِ اِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ وَاعْفُ عَنِّی الْکَثِیْرَ اِنَّکَ اَنْتَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اور جب روح مفارقت کرے تو سنت ہی کہ میت کے منہ کو
اور آنکھون کو بند کردین اور ہاتھون کو اُسکے پہلو مین دراز کردین اور میت پر
چادر اُڑھادین اور اُسکے قریب قرآن پڑھین اور اُٹھانے مین تعجیل کرین اور
مومنون کو اطلاع دین تاکہ وہ جنازہ پر حاضر ہون اور مجلسیؒ زاد المعاد مین لکھتے
ہین کہ حدیث حسن مین جناب صادقؑ سے منقول ہی کہ جب مومن کو قبر مین رکھتے ہین تو
اُسکو ندا کی جاتی ہی کہ پہلا عطیہ جو تجھ کو دیا گیا وہ بہشت ہی اور پہلا عطیہ اُن لوگون کو جو کہ
تیرے جنازہ کے ہمراہ ہین دیا گیا وہ آمرزش گناہ ہی دوسری حدیث مین منقول ہی
کہ پہلا تحفہ جو مومن کو قبر مین دیتے ہین وہ آمرزش ہوتی ہی اُنکی کہ جو ہمراہ جنازہ تھے تیسری

حدیث مین مذکور ہو کہ جو شخص جنازہ مومن کے اُسوقت تک ہمراہ رہے کہ جبتک اُسکو دفن کرین
تو حق تعالی بروز قیامت ستر فرشتون کو اُسپر معین فرمائیگا تاکہ اُسکی ہمراہی کرین اور اُسکے لیے
قبر سے تا موقف حساب استغفار کرین اور ایک حدیث مین منقول ہو کہ جو شخص ایک جانب
جنازہ کا اُٹھائے تو پچیس گناہ کبیرہ اُسکے بخش دیے جائینگے اور اگر چارون طرف اُٹھائے
تو گناہون سے پاک ہو جائیگا اور چاہیے کہ جنازہ کو چار آدمی اُٹھائین اور جو شخص کہ تشیع
جنازہ کرے تو بہتر ہو کہ پہلے داہنے ہاتھ کو میت کے بائین طرف جنازہ کے ہوتا ہو داہنے
کاندھے پر اُٹھائے بعد اسکے داہنے پانون کو اُسکے اپنے داہنے کاندھے پر اُٹھائے
پھر پشت جنازہ کی طرف سے آوے اور بایان پانون میت کا کہ داہنی طرف جنازہ کے ہے
بائین کاندھے پر اُٹھاوے پھر بایان ہاتھ اُسکا داہنی جانب جنازہ کے ہو بائین کاندھے
پر اُٹھائے اور جنازے کے پیچھے یا پہلو مین چلے اور اگر یہ منظور ہو کہ جو لوگ جنازہ اُٹھائے
ہین اُنکے عوض مین اور اشخاص جاکر جنازہ اُٹھائین تو چاہیے کہ یہ اشخاص جنازہ کے آگے
سے جائین اور پیچھے جنازہ کے یا پہلو مین جنازے کے چلین اور اسی طرح تربیع کہ جسکی کیفیت
سابق ازین بیان ہو چکی ہو اُسی نہج مذکور سے بجا لائین اور جنازہ اُٹھانیکے وقت یہ دعا پڑھین
بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ اور آگے آگے جنازہ کے چلنا اور سوار ہو کر چلنا اور جنازہ کو تیز لیجانا اور
جنازہ کے ہمراہ مجمر روشن کرنا اور حالت مشایعت مین ہنسنا اور حروف باطل
زبان پر جاری کرنا یہ سب امر مکروہ ہین اور جو شخص کہ جنازہ کو دیکھے تو یہ کلمات کہے
اَللّٰہُ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ اَللّٰھُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَۃِ وَقَھَرَ عِبَادَہٗ بِالْمَوْتِ **مقصد دوسرا** آداب
غسل میت مین جب میت کو غسل دینے کے مقام پر لائے تو بہتر ہو کہ اُسکو تختہ پر لٹائے اور
غسل دینے کیوقت پانون میت کے قبلہ کیطرف کرے جسطرح کہ وقت احتضار رو بقبلہ کئے
جاتے ہین اور بعض علما استقبال قبلہ واجب جانتے ہین اور چاہیے کہ باستثنائے وقت
[illegible]

اور پیراہن مین بھی غسل ہو سکتا ہی بشرطیکہ ساتر عورتین ہو اور تنہا لنگ مین بلا پیراہن
بھی غسل ممکن ہی مگر بہتر یہ ہی کہ فقط عورتین مستور رہون اور تمام جسم برہنہ ہو بہرحال ستر عورتین
واجب ہی اور جب بدن میت سی پیراہن اُتارنا منظور ہو تو پانؤن کیطرف سی اُتارین اور اگر تنگ
ہو تو اُسکے وارث سی اجازت لیکے پھاڑ ڈالین اور سنت ہی کہ ایک گڑھا روبقبلہ کھودین کہ
غسل کا پانی اُسمین جمع ہو اور مکان یا خیمہ کے اندر غسل دین کہ درمیان میت اور آسمان
حائل رہی اور آب گرم سی نہلانا مکروہ ہی اور لازم ہی کہ تینون غسلون سی پہلے بدن میت سے
ازالۂ نجاست کرین اور چاہیے کہ غسل دینے والے دو آدمی ہون کہ ایک پانی ڈالتا جائی اور
دوسرا میت کو ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر پلٹتا جائے اور سنت ہی کہ میت کی اُنگلیونکو آہستہ
آہستہ نرم کرین اور اگر دشوار ہو اور ٹوٹنے کا خوف ہو تو اُنگلیون کا سیدھا کرنا ضرور نہین ہی
اور واجب ہی کہ بعد ازالۂ نجاست تین غسل دین اول آب سدرہ سی یعنی بقدر مسمی بیری کی پتی
پانی مین ملکر میت کو غسل دین بعد اسکے آب کافور سے غسل دین بعد اسکے آب خالص سی غسل دین
اور سنت ہی کہ پہلے میت کے ہاتھون کو نصف ذراع تک تین مرتبہ دھوئین اور عورتین کو بھی
اُسکے تین مرتبہ کف سدر یا اشنان سی دھوئین اور پانی زیادہ صرف کرین کہ خوب پاک ہو جائی
اور ہاتھ پر کوئی کپڑا لپیٹ لین تا عورتین سے مس نہ ہو بعد اسکے پیٹ پر باآہستگی وہمواری
ہاتھ رکھین اور اوپر سے نیچے کھینچین تا جو کچھ کہ فضلہ ہو وہ دفع ہو جائے اگر فضلہ نکلے تو پھر مخرج
کو دھوئین اور اگر عورت حمل سی ہو اور بچے کے نکل آنیکا خوف ہو تو ہاتھ نہ پھیرین اور چاہیی کہ
میت کا سر اور ڈاڑھی غسل سے پہلے کف سدر سے دھوئین اور احتیاط یہ ہی کہ میت کو وضو
نکرائین اور بعد ان امور مذکورہ کی غسل شروع کرین اور سنت ہی کہ غسل دہندہ والا میت کی
دہنی طرف کھڑا ہو اور اسطرح نیت کری کہ غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب سدرہ سی واجب
قربۃً الی اللہ اور زاد المعاد مین علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہی کہ اگر ایک شخص پانی ڈالنے والا ہو
اور دوسرا میت کو حرکت دیتا ہو تو احوط یہ ہی کہ دونون غسل کی نیت کرلین بعد اُسکے پہلے سر و
گردن میت کو آب سدرہ سے دھوئین اور سنت ہی کہ تین مرتبہ دھوئین پھر میت کو بائین پہلو

پانی ڈالتا ہی چاہیے کہ تسلسل پانی کا موقوف نہ کری جبتک پانؤن تک نہ پہونچے اور پانی گرانی
کیوقت میت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے اور میت کا ہاتھ پہلو سے جدا کری کہ پانی کل مقامات پر پہونچ جای
اور لنگی کے نیچے سے عورتین پر اور ران اور سب اعضا پر پانی کا جاری ہونا ضرور ہی بعد اسکے میت کو
داہنے پہلو پر لٹائے اور بائین جانب بھی اسی طرح دھوئے اور آب سدر مین بقدر مسمی سدر کا
ملانا کافی ہی اسقدر بیری کی پتی نہ ملائے کہ وہ پانی مضاف کہلائے بعد اسکے میت کو چت لٹائین
اور ظروف آب دھوڈالین کہ اثر سدر اُس سے دور ہو جائے اور غسّال بھی ہاتھون کو تا کہنی
دھوئے پس تھوڑا کافور چورا کر کے پانی مین ملادین اور ہاتھون کو اور عورتین میت کو اسی طرح کافور
کے پانی سے تین تین دفعہ دھوئین پھر نیت کرے کہ غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب کافور سے
اس لیے کہ واجب ہی قربۃً الی اللہ اور مثل غسل سدر غسل کافور بھی دین یعنی سر میت کو دھودین
پھر داہنی پھر بائین جانب دھوئین اور سنت ہی کہ تین دفعہ دھوئین جیسا کہ غسل سدر مین بیان ہوا
اور غسّال بعد فراغ پہلے اپنے ہاتھون کو دھوئے بعد پانی کے ظرف کو دھوئے تاکہ اثر کافور برطرف
ہو جائے اور اگر آب خالص کیلیے دوسرا ظرف ہو تو بہتر ہی پھر ہاتھ اور عورتین میت آب خالص
سے دھوئے اور نیت کرے کہ غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب خالص سے واجب قربۃً الی اللہ بعد
اسکے اُسی طرح سے کہ جو مذکور ہو چکی ہی غسل دے پس اگر بعد غسل نجاست نکلنے کا خوف ہو تو تھوڑی سی
روئی مخرج پر رکھے اور کپڑے سے بدن میت کو خشک کرے اور اگر غسل دینے والا تکفین کیلیے غسل
کرے تو بہتر ہی اور چاہیے کہ غسل دینے کی حالت مین غسّال مکرر یہ کہتا جائے رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ

**مقصد سوم** کفن میت کے بیان مین جب غسل میت سے فارغ ہون تو اس طرح کفن میت درست
کرین کہ پہلے دو پھر تا سری زمین پاک پر بچھادین بعد اسکے پیراہن اُسپر رکھین اس طرح کہ آدھا اُسکا نیچے
سے اُلٹ دین اور بعد اسکے لنگ اور ران پیچ اپنی جگہ پر بچھائین اور میت کو اُسپر لٹائین اور
ایکطرف ران پیچ پھاڑ کر مردہ کی کمر مین باندھین اور دُبر و فرج میت پر روئی رکھین اور
دوسرا سرا ران پیچ کا نیچے سے نکال کر مثل لنگوٹ کے باندھین اور مردے کی دونون
رانین اُس سے لپیٹین اور جہان ران پیچ تمام ہو سرا اُسکا اُسکی تہون مین چھپا دین اور
واجب ہی کہ میت کو کافور سے حنوط کرین یعنی سات موضع سجدہ مین کافور ملین اور روئی مین

پیشانی دونون ہتھیلیان دونون زانون دونون پانون کے انگوٹھے اور احوط ہی کہ ناک پر بھی کافور ملین بعد اسکے لنگ باندھین اور پیراہن پنھائین اور سنت ہی کہ دو جریدی یعنی درخت خرما اور اگر میسر نہو تو بیر یا انار کے درخت کی دو لکڑیان تر و تازہ والا درخت بید سادہ کی بقدر ایک ہاتھ کے کفن مین رکھے ایک لکڑی جانب راست میت پیراہن مین متصل بدن اور دوسری جانب چپ پیراہن کے باہر اور سرتاسری کے اندر رکھدے اور چاہیے کہ سرے دونون کے میت کی چنبر گردن تک پہونچین اور اگر ان درختہاے مذکور کی تر لکڑی میسر نہو تو جس درخت کی چاہے دو لکڑیان لیکر رکھدے بشرطیکہ وہ لکڑیان تر و تازہ ہون اور اگر جریدتین پر بھی روئی لپیٹین تو خوب ہی اور سنت ہی کہ خاک کربلا سے دونون جریدون پر شہادتین لکھین اور عورتون کیلیے سینہ بند زیادہ کرنا بہتر ہی کہ اُس سینہ بند سے پستان باندھے جائین اور گرہ پیٹ پر دی جائے بعد اسکے پیراہن پنھادین اور مرد کی میت کیلیے عمامہ سنت ہی اور چاہیے کہ عمامہ تحت الحنک بھی رکھتا ہو اور عمامہ کے دونون سرے ٹھڈی کے نیچے سے نکالکر میت کے سینہ پر اس طور سے رکھے جائین کہ ایک سرا داہنی طرف سے لاکر بائین جانب سینہ پر رکھدیا جائے اور دوسرا سرا بائین طرف سے نکال کر داہنی جانب رکھدیا جائے اور اگر عورت ہو تو عمامہ کے عوض مین اُسکے سر پر مقنع باندھا جائے بعد اسکے میت کو ایک سرتاسری مین لپیٹین پھر دوسرے سرتاسرے مین لپیٹین اور کفن اصل مال میت سے بھی لیا جاسکتا ہی گو میت قرضدار ہو اور چاہیے کہ کفن میت حریر محض اور پوست اور ریشم کا نہو بلکہ سوت کا ہو اور سفید رنگ کا ہو اور کپڑا اچھا اور قیمتی ہو **مقصد چہارم** نماز میت کے بیان مین واضح ہو کہ تمام احکام میت غسل سے دفن تک واجب کفائی ہین یعنی سب مسلمانون پر تکفل امور میت واجب ہی لیکن جسوقت ایک شخص بھی متکفل ہوجائے گا تو سب سے وجوب ساقط ہوجاتا ہی ازانجملہ ہر شیعہ اثناعشری کی میت پر کہ جو بالغ ہو یا جس لڑکے کا پورے چھ برس کا سن ہو تو نماز اُسپر واجب ہی اور پیشنماز کو لازم ہی کہ رو بقبلہ کھڑا ہو اور سر جنازہ پیشنماز کے جانب دست راست ہو اور باقی مومنین پیشنماز کے پیچھے کھڑے ہون اور اگر مرد کی میت ہو تو پیشنماز کو مقابل کمر کھڑا ہونا بہتر ہی اور اگر عورت کی میت ہو تو بنابر مشہور سینہ کے برابر کھڑا ہونا چاہیے اور واجب ہی کہ پیشنماز نیت کرے کہ مین اس میت حاضر پر نماز پڑھتا ہون واجب قربۃً الی اللہ اور پانچ تکبیرین

اس قسم سے لے کہ پہلی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بعد اسکے دوسری تکبیر کہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ پھر تیسری تکبیر لے اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَتَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر چوتھی تکبیر کہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ قَدْ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پس پانچویں تکبیر کہے اور نماز سے فارغ ہو اور اگر عورت کی میت ہے تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ قَدْ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ قَدْ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اگر نابالغ لڑکے کی میت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا اور اگر منافق اور بدمذہب کی میت ہو اور بضرورت نماز پڑھنے اتفاق ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَخْزِ عَبْدَكَ فِيْ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِهٖ حَرَّ نَارِكَ اَللّٰهُمَّ اَذِقْهُ اَشَدَّ عَذَابِكَ فَاِنَّهٗ كَانَ يُوَالِيْ اَعْدَائَكَ وَيُعَادِيْ

الرمستضعف یعنی ضعیف العقل کی میت ہو تو اسکے لیے چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ اور سنت ہی کہ جب تک جنازہ کو نہ اُٹھائین اُسوقت تک ہر شخص اپنے مقام پر کھڑا رہے خصوصًا پیشنماز کو اسکی مراعات یاد رکھنا چاہیے **مقصد پانچوان** آداب دفن میت مین سنت ہی کہ جبتک میت کو قبر مین دفن نہ کرلین اُسوقت تک نہ بیٹھین اور میت کا دفن کرنا بھی واجب کفائی ہی اور اقل دفن یہ ہے کہ میت کو اسقدر خاک مین چھپائین کہ جثہ اُسکا جانورون سے محفوظ رہی اور بوے بد منتشر نہ ہو اور سنت ہی کہ بقدر قد آدم قبر کھودین اور قبر کے اندر جانب قبلہ لحد بنائین اور لحد اسقدر کشادہ ہو کہ میت اُسمین اُٹھکر بیٹھ سکے اور جب قبر کے نزدیک جنازہ پہونچے تو اگر مرد کی میت ہو تو جنازہ کو پائنتی رکھین اور اگر عورت کی میت ہو تو جانب قبلہ رکھین اور علما مین قول مشہور یہ ہے کہ جب قریب قبر جنازہ پہونچے تو جنازے کو رکھدین پھر قریب تر لیجائین اسی طرح تین مرتبہ رکھکر چوتھی مرتبہ میت کو قبر مین لیجائین اور سنت ہی کہ اگر مرد ہو تو اُسکے سر کو آگے کرین اور پائنتی سے قبر مین اُتارین اور اگر عورت ہو تو قبلہ کیطرف عرض قبر سے اُتارین اور جو شخص کہ قبر مین میت کو اُتارتا ہی چاہیے کہ اپنے بند قبا کھولڈالے اور اگر چادر یا ردا اوڑھے ہو تو اُتار ڈالے اور ننگے سر اور ننگے پانون قبر مین داخل ہو اور بہتر ہی کہ مرد کی میت کو اقارب قبر مین نہ اُتارین اور لکڑی یا تختہ وغیرہ سے قبر مین فرش کرنا یا میت کو مع تابوت دفن کرنا مکروہ ہی مگر اُس حالت مین مباح ہی کہ زمین سے پانی نکلتا ہو یا نمی حد سے زائد ہو اور سنت ہی کہ جب میت کو نزدیک قبر رکھین تو یہ کہین اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اور جب میت کو قبر مین رکھین تو یہ کہین بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰھُمَّ اِلٰی رَحْمَتِكَ لَا اِلٰی عَذَابِكَ اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَلَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِیَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ اور جب داخل قبر کرین تو بند کفن اور منھ کھولدین اور داہنے رخسار کو زمین پر رکھدین اور سر کے نیچے خاک سے تکیے جوڑ بلند کردین اور پیٹھ کے پیچھے خشت رکھدین کہ میت چت نہو جائے اور سجدہ گاہ خاک پاک امام حسین

رخسار کے نیچے یا سامنے رکھ دیں بعد اسکے عقائد حقہ تلقین کریں اور بہتر ہے کہ داہنے ہاتھ سے
میت کے داہنے شانے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں شانے کو حرکت دیں اور یہ تلقین پڑھیں اِسْمَعْ
اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ یَا فُلَانَ بْنَ (بنت) فُلَانٍ اگر میت عورت کی ہو تو یہ کہیں اِسْمَعِیْ
اِفْهَمِیْ یَا فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانَةٍ اس مقام پر میت کا اور اُسکے باپ کا نام لیں هَلْ اَنْتَ عَلَی الْعَهْدِ
الَّذِیْ فَارَقْتَنَا عَلَیْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ
وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَاِمَامُنِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَی الْعَالَمِیْنَ
وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنَ
جَعْفَرٍ وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِیَّ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَاَئِمَّتَکَ
اَئِمَّةُ هُدًی اَبْرَارٌ یَا فُلَانَ بْنَ (بنت) فُلَانٍ اِذَا جَاءَکَ الْمَلَکَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَیْنِ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَسَئَلَاکَ عَنْ رَبِّکَ وَعَنْ نَبِیِّکَ وَعَنْ دِیْنِکَ وَعَنْ
کِتَابِکَ وَعَنْ قِبْلَتِکَ وَعَنْ اَئِمَّتِکَ فَلَا تَخَفْ وَقُلْ فِیْ جَوَابِهِمَا اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّیْ وَ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نَبِیِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَالْقُرْاٰنُ کِتَابِیْ وَالْکَعْبَةُ قِبْلَتِیْ وَ
اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ نِ الْمُجْتَبٰی اِمَامِیْ وَالْحُسَیْنُ
بْنُ عَلِیِّ نِ الشَّهِیْدُ بِکَرْبَلَا اِمَامِیْ وَعَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ اِمَامِیْ وَمُحَمَّدٌ بَاقِرُ
عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اِمَامِیْ وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِیْ وَمُوْسَی الْکَاظِمُ اِمَامِیْ وَعَلِیُّ نِ
الرِّضَا اِمَامِیْ وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ اِمَامِیْ وَعَلِیُّ نِ الْهَادِیْ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ الْعَسْکَرِیُّ
اِمَامِیْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِیْ هٰؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ وَسَادَتِیْ
وَقَادَتِیْ وَشُفَعَائِیْ بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّاُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ
اِعْلَمْ یَا فُلَانَ بْنَ (بنت) فُلَانٍ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ
عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَا جَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ

حَقٌّ وَّسُؤَالَ مُنكِرٍ وَّ نَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَّالْبَعْثَ حَقٌّ وَّالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَّالصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّ تَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَّالْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ پھر کہین اَفَهِمْتَ يَا فُلَانُ یعنی نام میت کا لیوے حدیث مین وارد ہوا ہر کہ تلقین کے بعد مردہ کہتا ہر کہ سمجھا مین بعد اسکے کہے ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكَ اللّٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَوْلِيَائِكَ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ پھر کہے اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ واَصْعَدْ بِرُوْحِهٖ اِلَيْكَ وَلَقِّهٖ مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ اور اگر عورت کی میت ہو تو بجاے ضمیر مذکر ضمیر مؤنث ذکر کرین اور جہان لفظ ابن ہو وہان بنت کہین بعد اسکے خشت خام یا تختہ سے لحد کو بند کردین اور درزون کو اینٹون سے یا گیلی مٹی سے بند کرین تا میت پر خاک نہ گری اور خشت رکھنے کے وقت یہ دعا پڑھین اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَهٗ وَاٰمِنْ رَوْعَتَهٗ وَاَسْكِنْ اِلَيْهِ مِنْ رَّحْمَتِكَ تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ رَّحْمَةٍ مِّنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِمِيْنَ بعد اسکے سنت ہر کہ جو لوگ حاضر ہین پشت دست سے تین مرتبہ قبر مین خاک گرائین اور اقرباے میت کو قبر مین خاک ڈالنا مکروہ ہر اور خاک گرانے کیوقت یہ کہنا چاہیے اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَمَا زَادَنَا اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا حدیث مین وارد ہوا ہر کہ جو تین مرتبہ مٹی ڈالے اور یہ دعا پڑھے تو خداوند عالم بعدد ہر ذرہ خاک حسنات اُسکے لیے لکھتا ہے اور بقدر چار انگشت قبر کا بلند کرنا اور اُسکا جو کھونٹا رکھنا سنت ہر اور بطور سینون کے خر پشت نہ کرین بعد اسکے سنت ہر کہ قبر پر پانی ڈالین چنانچہ حدیث مین وارد ہر کہ جبتک قبر پر تری رہتی ہے میت کو عذاب نہین کیا جاتا اور سنت ہر کہ قبلہ کیطرف کھڑے ہوکر قبر پر اسطرح پانی ڈالین کہ سرہانے سے شروع کرین اور ایک طرف پانی ڈالتے ہوے پائنتی تک چلے جائین اور بے اسکے کہ پانی کا سلسلہ قطع ہو دوسری جانب سے سرہانے تک پانی ڈالتے ہوئے چلے آئین پھر دونون طرف کے بیچ مین پانی ڈالین اور سُنت ہر کہ حاضران جنازہ بعد پانی ڈالنے کے

قبر پر ہاتھ رکھین اور اُنگلیون کو کھول کے بقوت قبر پر رکھین تاکہ نشان پڑجائے اور روبقبلہ بیٹھ کر یہ دعا پڑھین اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جُنْبَیْہِ ھا وَاصْعَدْ اِلَیْکَ رُوْحَہٗ ھا وَلَقِّہٖ ھا مِنْكَ رِضْوَانًا وَاَسْکِنْ قَبْرَہٗ ھا مِنْ رَحْمَتِكَ مَا تُغْنِیْہٖ ھا بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اور سات مرتبہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھین اور سنت ہو کہ ولی میت یعنی وہ شخص کہ اقرب قرابا ہو لوگون کے جانیکے بعد قبر کے سرہانے بیٹھ کر دوبارہ تلقین پڑھے اور اگر کسی غیر کو اپنی جانب نائب کر دے تو بھی جائز ہو اور قبر میت پر عمارت بنانا اور بہت توقف کرنا اور گچکاری کرنا باستثنائ قبور انبیا و ائمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور قبور علما و صلحا مکروہ ہو اور بوسیدہ ہو جانیکے بعد از سر نو قبر کا بنانا بھی مکروہ ہو اور حالت اختیار مین دو مُردون کو ایک قبر مین رکھنا اور میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا ممنوع ہو البتہ قبور ائمہؑ بلکہ مدفن علما و صلحا کیطرف نقل کرنا جائز ہو اور بعض علما فرماتے ہین کہ اگر تغیر جسم میت کا خوف نہ ہو تو جائز ہو والا جائز نہین ہو اور قبر پر بیٹھنا اور راہ چلنا بھی مکروہ ہو مگر اگر زیارت قبور مومنین کیلیے جائے اور بضرورت قبرون پر راہ چلے تو کراہت باقی نہ رہیگی اور نبش قبر اور نقل میت بعد دفن ناجائز ہو اور دفن کی اول شب نماز ہدیۂ میت پڑھنا ثواب عظیم رکھتا ہو چنانچہ سفینۃ النجاۃ مین مذکور ہو کہ نماز ہدیۂ میت دفن کے اول شب پڑھنا چاہیے اور وہ نماز دو رکعت ہو اور جناب رسولخداؐ سے روایت کی ہو کہ اپنی اموات پر صدقہ دینے کے ذریعہ سے رحم و مہربانی کرو اور اگر صدقہ نہ دے سکو دو رکعت نماز اسطرح پڑھو کہ رکعت اول مین بعد سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور دوسری رکعت مین بعد حمد سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ دس مرتبہ اور بنابر بعض روایات کے پہلی رکعت مین بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ اور رکعت دوم مین بعد فاتحہ اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ دس مرتبہ پڑھے اور بعد سلام کے یہ کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَ هَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ اِلٰی قَبْرِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ جب تم ایسا کروگے تو خدا اُسی وقت ہزار ملائکہ کو قبر میت پر بھیجیگا اور ہر فرشتہ کے ہمراہ ایک حلۂ بہشت ہوگا اور خدا اُسکی قبر کو اُسوقت تک کشادہ رکھیگا کہ جبتک قیامت قائم ہو اور نماز پڑھنے والے کو بقدر اُن چیزون کے کہ جسپر آفتاب درخشان ہوتا ہو ثواب دیگا اور سنت ہو کہ قبل دفن و بعد دفن میت صاحب عزا کو امر بصبر و شکیبائی کرین اور اقل مرتبہ

تعزیت یہ ہی کہ جائین اور صاحب مصیبت کو تسکین دیجیے اور اگر منجر بدروغ نہ ہو تو میت
کی خوبیان بیان کرنا اور نیکیان یاد کرکے رونا جائز ہی اور باستثناے پدر و برادر کسی
دوسرے کی مصیبت مین گریبان چاک کرنا اور کپڑے پھاڑنا جائز نہین ہی اور منھ نوچنا
اور بال نوچنا بھی جائز نہین ہی اور سنت ہی کہ تین دن تک مومنین خصوصًا جو ہمسایہ ہون
صاحب ماتم کیواسطے کھانا بھیجین اور تین روز سے زیادہ سوگ رکھنا نہ چاہیے مگر عورت اپنے
شوہر کیلئے چار مہینے دس دن تک سوگ رکھے کہ رنگین کپڑے نہ پہنے اور زینت نہ کرے
اور سنت ہی کہ عصر کے وقت پنجشنبہ کو اور جمعہ کو زیارت قبور مومنین کیلیے جاے اور جب
قبرستان مین داخل ہو تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ مِنْ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ
مِنْکُمْ وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اور جو شخص قبر برادر مومن پر سات مرتبہ
سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھے تو خوف روز قیامت سے بےغم ہو جائیگا اور خدا اُسکو اور صاحب
قبر کو بخشدیگا اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ بعد مرگ مومن کو چھ چیزین پہونچتی ہین اول یہ کہ
فرزند اُسکا اُسکے لیے استغفار کرے دوم مصحف یا کوئی کتاب علم دین سے بعد اُسکے باقی
رہی کہ لوگ اُسکو پڑھین سوم کوئی درخت اُسنے بویا ہو اور آدمی اُس سے نفع اُٹھاوین چہارم
نہر بنائی ہو اور پانی کو جاری کیا ہو پنجم کنوان بنایا ہو کہ اُس سے آدمی منتفع ہون ششم کوئی
ایسی چیز چھوڑی ہو کہ خلق کو اُس سے ارشاد ہدایت حاصل ہو مثلاً کوئی کتاب علم دین مین
تصنیف کی ہو کہ اُس سے خلق کو نفع پہونچے

زیارت قبور مومنین

بیان بعد موت

## باب تیسرا احکام نماز مین اور اس باب مین دو مقام ہین

**مقام اول** بیان فضائل نماز و بعض مقدمات مستحبہ نماز مین مشتمل ذکر مساجد و کیفیت
اذان و اقامت اور بیان صورت نماز اول سے تا آخر مع ترجمہ سورہ حمد و اذکار وغیرہ اور
اس مقام اول مین چار فصلین مین **فصل پہلی** بیان ثواب و فضائل نماز مین کتاب جمال الصالحین
مین مذکور ہی کہ اہل بیت طاہرین سے ماثور ہی کہ بعد ایمان و معرفت کوئی عمل اور کوئی عبادت نماز

بہتر نہین ہی اور جب مومن مشغول نماز ہوتا ہی تو خدا اُسکی طرف متوجہ ہوتا ہی اور آسمان سے زمین تک
رحمت اُسپر نازل ہوتی ہی اور اُسکی اطراف کو اُسکے قدمون سے آسمان تک ملائکہ گھیر لیتے ہین اور ایک
فرشتہ ندا کرتا ہی کہ اے بندۂ مومن تو جو مشغول نماز ہوا ہی اگر تجھے معلوم ہو کہ کون تیری طرف متوجہ ہی اور کس سے
تو گفتگو کرتا ہی تو ہرگز تو دوسری طرف متوجہ نہ ہو اور ایک نماز ہزار حج سے بہتر ہی اور ایک حج تمام دنیا
سے اور جو کچھ دنیا مین نعمتین اور راحتین ہین ان سب سے بہتر ہی اور نماز کل عبادتون مین مانند ستون خیمہ
ہی کہ اگر ستون خیمہ مضبوط اور اپنے مقام پر ہوتا ہی تو پردے اور میخین اور طنابین سب برقرار رہتی
ہین اور خیمہ استادہ رہتا ہی اور اگر ستون اپنی جگہ پر نہ ہو تو خیمہ گر پڑتا ہی اور قایم نہین رہتا اور جو مومن
کہ نماز فریضہ بجا لاتا ہی تو موافق عدد مخالفان شیعہ اُسکے پیچھے فرشتے نماز پڑھتے ہین اور اُسکے لیے
دعا کرتے ہین یہانتک کہ وہ نماز سے فارغ ہو اور خدا کیطرف سے ایک فرشتہ ہی کہ ہر نماز کے وقت پر
خدا سے نماز پڑھنے والون کیلیے ایک سند لیتا ہی پس جب وقت صبح ہوتا ہی اور مومن اُٹھتے ہین اور
وضو کرتے ہین اور نماز صبح پڑھتے ہین تو وہ فرشتے خدا سے اُنکے لیے سند لیتا ہی اور اسمین لکھا ہوتا ہی
کہ مین ہون خدا ہمیشہ رہنے والا اے بندون میرے تم میری پناہ مین آؤ کہ مین تم کو اپنی حفظ
و حمایت مین رکھون اور تم سے دست بردار نہ ہون اور گناہ تمھارے بخشے گئے تا وقت ظہر اور
جب وقت ظہر ہوتا ہی اور مومن اُٹھتے ہین اور وضو کرتے ہین اور نماز ظہر پڑھتے ہین تو وہ فرشتہ اُنکے
لیے سند لیتا ہی اس مضمون کی کہ مین ہون خدائے توانا اے بندو میرے مین نے تمھارے گناہ بخشدیے
اور حسنات سے بدل دیے اور تم کو مین نے مقام جلال مین جگہ دی اور جب وقت عصر آتا ہی اور
بندے وضو کرتے ہین اور نماز عصر پڑھتے ہین تو وہ فرشتہ اُنکے لیے اس مضمون کی سند لیتا ہی کہ مین
ہون خدائے بزرگوار اے بندو میرے مین نے تمھارے جسد کو آتش جہنم پر حرام کیا اور تم کو
نیکون کے مسکن مین ساکن کیا اور بدون کے شر کو تم سے دور کیا اور جب وقت نماز شام
آتا ہی اور بندے وضو کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین تو وہ فرشتہ اُنکے لیے اس مضمون کی سند لیتا ہی
کہ مین ہون خدائے جبار بزرگ متعال اے بندو میرے فرشتے تمہارے پاس سے راضی آئے حق ہی
مجھپر کہ مین تم کو راضی کرون اور روز قیامت آرزوئین تمھاری بر لاؤن اور جب وقت عشا
آتا ہے اور بندے وضو کرتے ہین اور نماز عشا پڑھتے ہین تو وہ فرشتہ اُنکے لیے اس مضمون کی

سند لیتا ہی کہ مین ہون ایسا اللہ کہ کوئی معبود سوا میری نہین ہی اور کوئی پروردگار
سوا میری نہین ہی اے بندو میرے اپنے گھرون مین تم نے وضو کیا اور میری گھر مین
آئے اور میرے ذکر مین مشغول ہوئے اور تم نے میرا حق پہچانا اور میرے فرائض بجا لائے
اے فرشتے تو اور سب فرشتے گواہ رہین کہ مین اُنسے راضی ہوا اور جو مومن کہ نماز فریضہ
کو بجالاتا ہی تو بعد اُسکے دعا مستجاب ہوتی ہی اور ہر وقت نماز مین ایک فرشتہ ندا کرتا ہی کہ اے
لوگو اُٹھو اور اُن آگون کو بجھاؤ کہ جو تم نے اپنے گناہون سے سُلگائی ہین اور جب کوئی
شخص پانچ وقت کی نماز پڑھے تو گناہون سے پاک ہو جاتا ہی اور جو کوئی پانچون نماز دن
کو اُنکے وقت پر پڑھے اور اُنکے شروط اور ارکان کی محافظت کرے تو اُس نماز
کو با حالت نورانی آسمان کی طرف لیجاتے ہین اور وہ نماز اُسکو دعا دیتی ہی اور کہتی ہی کہ
جسطرح تو نے میری محافظت کی اور مجھے ضائع نہ کیا خدا تیری محافظت کرے اور تجھ کو
ضائع نہ کرے اور اگر بے وقت نماز پڑھے اور محافظت وقت نہ کرے تو وہ نماز
سیاہ اور ظلماتی ہو کر پھرتی ہی اور کہتی ہی کہ تو نے مجھ کو ضائع کیا خدا تجھ کو ضائع کرے اور
کوئی نماز کے ساتھ استخفاف کرے اور حدود اور ارکان اُسکے ضائع کرے تو حوض کوثر
سے بے نصیب اور شفاعت اہلبیتؑ سے محروم رہیگا حضرت پیغمبرؐ ایک روز مسجد مین تشریف
رکھتے تھے کہ ایک شخص آیا اور اُسنے نماز کو جلد جلد پڑھا اور رکوع و سجود بلا طمانینت
بجا لایا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مثل کوے کے جو چونچین مارتا ہی اگر اسی طرح کی نماز پڑھتا
ہوا مریگا تو میرے دین پر نہ ہوگا اور جو کوئی نماز کو بے تأنی پڑھتا ہی تو خدا فرماتا ہی اے ملائکہ
دیکھو کہ یہ بندہ میرا گمان رکھتا ہی کہ حاجتین اسکی سوا میرے کسی دوسرے کے دست قدرت
مین ہین اسی وجہ سے عبادت مین جلدی کرتا ہی اور نہین جانتا کہ اسکی حاجت کو سوا
میرے کوئی نہین بر لا سکتا اور جو کوئی عمداً ترک نماز کرے تو کافر ہوگا اور ملت اسلام
اُس سے بیزار ہوگی اور جامع الاخبار مین جناب رسالتمآبؐ سے منقول ہی کہ حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کسی تارک الصلوٰۃ کی ایک لقمہ طعام سے یا ایک کپڑے سے اعانت
کرے تو گویا اُسنے ستر نبیون کو قتل کیا کہ اول اُنکے حضرت آدم علی نبینا ہین اور آخر اُنکے

جناب محمد مصطفےٰ ہین **فصل دوسری بیان فضائل مسجد مین** کتاب جمال الصالحین
مین مذکور ہی کہ اہلبیت طاہرین سے روایت ہی کہ ایک نماز مسجد جامع مین سو نمازون کے برابر ہی
اور ایک نماز مسجد محلہ مین پچیس نمازون کے برابر ہی اور ایک نماز مسجد بازار مین بارہ نمازون
کے برابر ہی اور جو کوئی بقصد مسجد جاتا ہی تو جس مقام پر قدم رکھتا ہی وہ مقام اُسکے لیے ساتوین
زمین تک تسبیح کرتا ہی اور جو کوئی اپنے گھر مین طہارت کرے اور مسجد مین جاۓ تو گناہون سے
پاک ہو جاتا ہی اور زیارت خدا کا اسے اجر ملتا ہی اور حق ہی اُس شخص کا اُس پر کہ جسکی زیارت
کرتا ہی کہ وہ اپنے زیارت کرنے والے کا اکرام کرے اور جو کوئی مسجد مین جاتا ہی تو خدا اُسکو ایک
نعمت ان آٹھ نعمتون مین سے عطا فرماتا ہی یا اُس سے کسی برادر مومن سے ملاقات ہوتی ہی یا
کوئی علم تازہ اُسے حاصل ہوتا ہی یا اُسے کوئی آیۂ محکمہ ملتا ہی یا کوئی ایسا کلمہ سنتا ہی کہ وہ کلمہ اُسے
راہ راست کی ہدایت کرتا ہی یا اُسپر کوئی رحمت تازہ نازل ہوتی ہی کہ پیشتر نہ نازل ہوئی تھی یا ایسا کلمہ
سنتا ہی کہ ہلاکت سے اُسکو نجات دیتا ہی یا خوف خداے یا شرم و حیا سے کوئی گناہ ترک کرتا ہی اور بہتر
سب مکانون مین مسجد ہی اور بہتر اہل مسجد مین وہ لوگ ہین کہ پیشتر سے آئین اور سب کے بعد جائین اور
مروی ہی کہ جو کوئی مسجد مین آواز اذان سنے اور بے نماز پڑھے مسجد سے چلا آئے تو منافق ہی مگر یہ کہ پھر
مسجد مین آنے کا ارادہ رکھتا ہو اور بہترین مساجد عورتون کیلیے اُنکے مکان ہین اور مکان کی
کوٹھری عورتون کو نماز کیلیے اصل مکان سے افضل ہی اور اصل مکان ایوان مکان سے افضل ہی اور
ایوان مکان صحن مکان سے افضل ہی اور بام مکان سے صحن مکان افضل ہی اور جب مسجد کیطرف متوجہ ہو
اور گھر سے باہر نکلے تو کہے بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْنِ وَالَّذِیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیُسْقِیْنِ
وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْئَتِیْ
یَوْمَ الدِّیْنِ رَبِّ ھَبْ لِیْ حُکْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی
الْاٰخِرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ وَاغْفِرْ لِاَبِیْ وَاُمِّیْ. جب یہ کہیگا تو خدا اُسکو
ایمان اور حق کی ہدایت کریگا اور طعامہاے بہشت سے سیر فرمائیگا اور اُسکے گناہون کا کفارہ
قرار دیگا اور خدا اُسکی موت کو مثل شہدا کی موت کے اور اُسکی حیات کو مثل شہدا کی حیات کے
فرمائیگا اور جو گناہ اُسنے کیے ہون اُنھین بخش دیگا اگرچہ وہ گناہ کف دریا سے زیادہ ہون اور

حکمت اور علم اُسکو عطا فرمائیگا اور صلحای گذشتہ اور آیندہ سے اُسکو ملحق کریگا اور اُسکو درجۂ

مین ثبت کریگا اور منازل کریمہ جنت النعیم اُسکو عطا فرمائیگا اور گناہ اُسکے ماں باپ کے بخشیگا

اور اس دعا کو نخبۃ الدعوات اور عدۃ الداعی مین بھی اسی اسناد سے لکھا ہے پھر جمال الصالحین مین

مذکور ہے کہ جب چاہے کہ داخل مسجد ہو تو کفش کو دیکھے کہ کوئی نجاست اور کوئی کثافت نہ رکھتی ہو

اور داہنا پانون آگے رکھے اور کہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَخَیْرُ الْاَسْمَاءِ

کُلِّهَا لِلّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْتَحْ

لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَتَوْبَتِكَ وَاَغْلِقْ عَنِّیْ اَبْوَابَ مَعْصِیَتِكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ زُوَّارِكَ وَ

عُمَّارِ مَسَاجِدِكَ وَمِمَّنْ یُنَاجِیْكَ فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ

خَاشِعُوْنَ وَادْحَرْ عَنِّی الشَّیْطَانَ الرَّجِیْمَ وَجُنُوْدَ اِبْلِیْسَ اَجْمَعِیْنَ اور جب داخل مسجد ہو تو کہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّهٖ

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اگر ایسا کریگا تو یہ عمل اُسکا ایک حج مقبول کے برابر ہوگا اور اگر مسجد مین بیٹھنے کا ارادہ

رکھتا ہو تو بہتر یہ ہے کہ بے طہارت نہ جائے اور مسجد مین شعر باطل پڑھنا نہ چاہیے کہ اگر کوئی مسجد

مین شعر باطل پڑھتا ہے تو اُس سے ملائکہ کہتے ہین کہ فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ یعنی خدا تیرے منہ کو توڑدے اور

مسجد مین تھوکنا ایک امر قبیح ہے اور کفارہ اُسکا یہ ہے کہ اُس تھوک کو دفن کردے اور اگر تعظیم مسجد

کیلیے کوئی آب دہن یا آب دماغ نگل جاے تو خدا ایک حسنہ اُسکے لیے تحریر فرماتا ہے اور اُسکا

ایک گناہ محو کرتا ہے اور قوت اُسکی زیادہ کرتا ہے اور کوئی اُکوفت اور کوئی مرض اُسے عارض ہوگا

مگر یہ کہ خدا اُسکو زائل کردے اور روز قیامت وہ شخص خوشحال اور خندان مبعوث ہوگا

اور نامۂ عمل اُسکا اُسکے داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا اور مسجد مین حرف باطل اور گفتگوے

دنیا نہ کرے کہ مسجد عبادت کی جگہ ہے اور کھوئی ہوئی چیز کو مسجد مین نہ ڈھونڈھے مروی ہے کہ

جو شخص چیز گم شدہ مسجد مین ڈھونڈھتا ہے تو ملائکہ اُس سے کہتے ہین لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیْكَ یعنی

خدا کھوئی چیز کو تجھ تک نہ پہونچاے اور مسجد مین آواز بلند نہ کرے اور لڑکون اور دیوانون

کہتے ہین لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ یعنی خدا تیری تجارت مین فائدہ نہ دے اور جو کوئی ایک چراغ
مسجد مین روشن کرتا ہے تو جبتک اُسکی روشنی باقی رہتی ہے تمام حاملان عرش اور ملائکہ اُسکے لیے
استغفار کرتے ہین اور جو کوئی مسجد مین جھاڑو دے تو گویا اُسنے ایک بندہ آزاد کیا اور
اگر کوئی شخص بقدر ایک ذرہ کے کہ آنکھ مین پڑ جاتا ہے کسی قسم کی کثافت مسجد سے نکالے تو خدا
دو حصے رحمت اُسکو دیگا اور اگر کوئی مسجد مین روز پنجشنبہ اور شب جمعہ جھاڑو دے اور بقدر سرمہ کہ
آنکھ مین لگاتے ہین مسجد سے کثافت باہر نکالے تو گناہ اُسکے بخشے جاوینگے اور جب چاہے کہ مسجد
سے باہر آئے تو در مسجد پر استادہ ہو اور کہے اَللّٰهُمَّ دَعَوْتَنِي فَاَجَبْتُ دَعْوَتَكَ وَصَلَّيْتُ
مَكْتُوبَتَكَ وَانْتَشَرْتُ فِي اَرْضِكَ كَمَا اَمَرْتَنِي فَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَمَلَ بِطَاعَتِكَ
وَاجْتِنَابَ سَخَطِكَ وَالْكَفَافَ مِنَ الرِّزْقِ بِرَحْمَتِكَ اور باہر آنیکے وقت بایان پانو
آگے رکھے اور بسم اللہ کہے اور پیغمبر اور اُنکے اہلبیت پر صلوات بھیجے اور کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي
وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ فَضْلِكَ اور مرشد المومنین مین مذکور ہے کہ حمام مین اور مقبرون مین اور
اُن گھرون مین کہ جن مین شراب ہو یا نماز پڑھنے والے کے سامنے آگ روشن ہو یا کوئی تصویر یا
مصحف کھلا ہوا ہو تو نماز مکروہ ہے اور اگر کسی حائل کو اپنے روبرو رکھے اگرچہ عصا ہو تو کراہت
زائل ہو جاتی ہے فصل تیسری فضائل و آداب اذان و اقامت مین کتاب جمال الصالحین
مین مذکور ہے کہ جب تو چاہے کہ نماز فریضہ شروع کرے تو اذان و اقامت کہہ اور اگر کوئی شخص
اذان و اقامت دونون کہے تو دو صفین ملائکہ کی اُسکے پیچھے نماز پڑھتی ہین اور اگر فقط اقامت
کہے تو ایک صف ملائکہ نماز پڑھتی ہے کہ ہر ایک صف مشرق سے مغرب تک ہوتی ہے اور جو موذن
کہ رضائے خدا کیلیے اذان کہے اور اجرت دنیا مقصود نہ ہو تو روز قیامت بہشت مین ایک
مشک کے ٹیلے پر کھڑا ہوگا اور درمیان اذان و اقامت بیٹھنا اُس شہید کا ثواب رکھتا ہے کہ
جو راہ خدا مین اپنے خون مین لوٹتا ہو کسی نے عرض کی یا رسول اللہ لوگ اذان دینے مین پیشدستی
کرتے ہین اور فرصت نہین دیتے حضرت نے فرمایا ایک زمانہ آتا ہے کہ اذان کہنا اور دو کو ضعیفون پر
دالگذار ہوگا اور گوشت اُنکا آتش جہنم پر حرام کیا گیا ہے اور جو شخص کہ رضائے خدا کیلیے اذان کہے
تو خدا ... [illegible]

سے بہشت لیجائیگا اور جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو ستر ہزار فرشتے اُسکے لیے دعا
استغفار کرتے ہین اور روز قیامت وہ شخص سایہ عرش خدا مین رہیگا جبتک لوگون کا
حساب تمام ہوا اور جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ کہے تو چار
ہزار فرشتے اُسکا ثواب لکھینگے اور اگر ایک برس تک کسی شہر مین شہرہای اسلام کے اذان کہے تو سب
گناہ اُسکے بخشے جائینگے اگرچہ مثل کوہ اُحد ہون اور بہشت اُسپر واجب ہوگا اور چاہیے
کہ اذان کو بتانی یعنی ٹھہر ٹھہر کے اور پکار کے کہے کہ آواز اُسکی جس خشک و تر پر پہونچیگی وہ
سب گواہی دینگے اور جسقدر آواز بلند ہوگی اُسقدر گناہ اُسکے بخشے جائینگے اور جو کوئی
اُسکی اذان سن کے نماز پڑھیگا وہ اذان دینے والا اُسکو ثواب مین شریک ہوگا اور موافق
عدد اُن آدمیون کے جو اس موذن کی اذان سُن کے نماز پڑھین اُسکے لیے ایک ثواب
لکھا جائیگا اور خدا نے ایک ہوا کو اذان پر موکل کیا ہے کہ آواز اذان آسمان پر لیجاے جب
ملائکہ سنتے ہین تو کہتے ہین کہ یہ آواز امت محمدؐ کی ہے کہ توحید خدا کرتے ہین پس اُنکے لیے ہم سب استغفار
کرین یہان تک کہ یہ نماز سے فارغ ہون اور اگر گھر مین پکار کے اذان کہے تو شیطان دور ہوتا ہے
اور اطفال کیلیے صداے اذان بہتر ہے کہ آواز ایمان ہمیشہ سنا کرین اور صداے اذان بیماری اور
پریشانی زائل کرتی ہے راوی نے عرض کی مین اور اہلخانہ میری ہمیشہ علیل رہتی تھی اور کبھی ایسا
ہوتا تھا کہ کوئی باقی نہ رہتا تھا کہ خدمت کرے یہانتک کہ یہ حدیث مین نے سنی اور اسپر عمل کیا
بیماری اور کوفت میرے گھر سے زائل ہوگئی اور ایک شخص نے بیماری اور بے فرزندی کی خدمت
امام رضاؑ مین شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ اپنے گھر مین پکار کے اذان کہہ اُسنے اسی طرح
کیا بیماری اُسکی زائل ہوگئی اور اُسکے یہان بکثرت اولاد ہوئی اور چاہیے کہ اقامت کو
آہستہ اور روان کہین اور جب نام جناب سید الانام مذکور ہو تو کہنے والا اور سننے والے
صلوات بھیجین اور اذان کو بوقت ضرورت بیٹھ کے اور راہ چلنے مین اور سواری پر
اور بلا استقبال قبلہ اور بے طہارت بھی کہہ سکتا ہے مگر شہادتین کہنے کے وقت رو بہ قبلہ
ہونا چاہیے لیکن اقامت کو بشرائط و ہیئت نماز کہے اور اثناے اذان و اقامت
مین بات کرنا جائز ہے لیکن ترک افضل ہے خصوصًا اثناے اقامت مین اور جب

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہی جائے تو چاہیے کہ سب نمازی اُٹھ کھڑے ہون اور احادیث مین
وارد ہوا ہی کہ مؤذن اور سب اہل جماعت پر بات کرنا بعد اس جملہ کے حرام ہوجاتا ہی مگر اسقدر
جائز ہی کہ امامت کیلیے کسی کو کہین کہ آگے استادہ ہو اور بعض علما تکلم اُن اُمور سے کہ جو متعلق
بہ نماز ہین تجویز فرماتے ہین اور اگر اثناء اقامت مین کلام کرے تو احوط یہ ہی کہ از سر نو اقامت کا
اعادہ کرے **بیان اذان و قامت مع ترجمہ** واضح ہو کہ اذان مین چار مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے یعنی خدا اس سے بزرگتر ہی کہ عقلین اُسکی کنہ حقیقت تک پہونچ سکین اور دو مرتبہ
اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود بحق نہین ہی سوائے
اللہ کے کہ جو موصوف ہی بجمیع صفات کمال اور دو مرتبہ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے
یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ جناب محمد مصطفیٰ خدا کے رسول برحق ہین اسکے بعد دو مرتبہ اَشْہَدُ اَنَّ
اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ وَوَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ کہے یعنی گواہی
دیتا ہون مین کہ مؤمنون کے فرمانروا علیؑ وصی ہین رسولخدا کے اور اُنکے خلیفہ ہین بغیر فاصلہ کے
اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے یعنی جلدی کرو نماز کیطرف اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے
یعنی جلدی کرو اُس چیز کیطرف کہ جو موجب رستگاری آخرت ہی اور دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ
کہے یعنی جلدی کرو طرف اُس عمل کے کہ بہترین عملون کا ہی اور دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دو مرتبہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اقامت بھی مثل اذان ہی مگر اقامت مین پہلے دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے
اور بعد حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہے جسکے معنی یہ ہین کہ تحقیق برپا
ہوئی نماز اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آخر مین ایک مرتبہ کہنا چاہیے
اور ترتیب فصول اذان و اقامت مین شرط ہی اور علی الاشہر فرائض یومیہ اور نماز جمعہ کیلیے اذان
و اقامت مستحب ہی اور احوط یہ ہی کہ نماز صبح اور نماز مغرب کیلیے اقامت بلکہ اذان بھی ترک نہ کرے
اور قبل داخل ہونے وقت نماز کے اذان صحیح نہین ہی لیکن قبل صبح کے اذان آگاہ کرنے کیلیے جائز ہی
اور بعد داخل ہونے وقت کے پھر اعادہ اذان صبح مستحب ہی اور نمازہاے قضا کیلیے ایک مرتبہ
اذان اور ہر نماز کے لیے اقامت کافی ہی اور مستحب ہی کہ اذان کو باآواز بلند ٹھہر ٹھہر کے کہے اور
اور اقامت بہت ٹھہر ٹھہر کے نہ کہے لیکن اسقدر تعجیل نہ کرے کہ وصل بسکون لازم آئے اور

عورتون کو چاہیے اذان و اقامت آہستہ کہین اور مؤذن کو داہنی اور بائین طرف منھ
پھیرنا مکروہ ہی اور اثنائے اذان مین کلام کرنا کراہت رکھتا ہی اور ترجمۃ الصلوۃ مین مذکور ہی
کہ درمیان اذان و اقامت اس دعا کو پڑھنا سنت ہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَّ عَیْشِیْ
قَارًّا وَّ رِزْقِیْ دَارًّا وَّ اجْعَلْ لِیْ عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ مُسْتَقَرًّا وَّ قَرَارًا یعنی خداوندا
میرے دل کو نیکی کرنیوالا فرما اور زندگانی میری خوشی و شادمانی مین بسر کرا اور رزق میرا
وسیع فرما اور میرے لیے قریب روضۂ محمد مصطفےٰ مقام قرار عنایت کرا اور درمیان اذان و
اقامت کے فاصلہ کرنا مستحب ہی اگرچہ وہ فاصلہ بہت کم ہو مثلاً صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ
کہے یا بیٹھ جائے یا سجدہ کرے اور مستحب ہی کہ بیٹھ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا الخ
اور اگر سجدہ کرے تو سجدے مین یہ دعا پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّیْ سَجَدْتُ لَکَ خَاضِعًا
خَاشِعًا ذَلِیْلًا فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْ لِیْ وَ ارْحَمْنِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِیْمُ اگر ایسا کریگا تو خداے تعالی سب گناہ اُسکے بخشدیگا اور اگر درمیان اذان و اقامت
نماز مغرب بیٹھے تو مثل اسکے ہی کہ یہ شخص راہ خدا مین اپنے خون مین لوٹا **فصل چوتھی**

**بیان کیفیت نماز مین** مع ادعیہ و اذکار مستحبہ اور ترجمۂ سورۂ حمد و سورۂ قدر و
سورۂ توحید و ترجمۂ اذکار ترجمۃ الصلوۃ مین مذکور ہی کہ مرد کیلیے سنت ہی کہ جب نماز کیواسطے
کھڑا ہو تو اپنے دونون پانؤن مین باہم دیگر ایک بالشت کا فصل رکھے اور چار انگشت کشادہ
تک بھی بہتر ہی اور چاہیے کہ دونون پانؤن ایک دوسرے کے برابر ہون اور اُنگلیان پانؤن کی
رو بقبلہ ہون اور قبلہ سے منحرف نہ ہون اور ہاتھون کو لٹکا دے اور مقابل گھٹنون کے زانون پر
رکھے اور اُنگلیان کھلی نہ ہون آپس مین چسپیدہ ہون پس سات مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے چھ
مرتبہ بقصد سُنت پہلے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہر تکبیر مین دونون ہاتھ کان کی لو تک اُٹھائے
اور ہتھیلیان ہاتھون کی رو بہ قبلہ ہون اور بعد اُسکے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ
الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَ بِحَمْدِکَ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی خداوندا تو ہی بادشاہ ثابت
اور ... [illegible]

تجھ کو اُن چیزون سے کہ جو تیرے لائق جلال ذات اور کمال صفات نہین ہین اور تری
حمد اور تیرا شکر کرتا ہون مین بد کیا مین نے اور ستم کیا مین نے اپنے نفس پر پس بخشدے گناہ تیری
تحقیق کہ نہین بخشتا گناہون کو سوا تیرے کوئی پھر دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور یہ دعا پڑھے
لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ وَالْمَهْدِیُّ مَنْ هَدَیْتَ
عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَیْكَ ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَلَكَ وَاِلَیْكَ لَا مَلْجَاءَ
وَلَا مَنْجیٰ وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَهْرَبَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانَیْكَ تَبَارَكْتَ
وَتَعَالَیْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ یعنی مکرر استادہ ہوتا ہون مین تیری
خدمتمین یعنی ہمیشہ تیری خدمت مین استادہ ہون یا یہ کہ تونے مجھے نماز کیلیے جو طلب کیا ہی
تو اب مین نے تیری اجابت کی ہے اور لبیک کہتا ہوا تیری خدمت مین استادہ ہون
اور ہمیشہ تیرا فرمانبردار ہون مین اور نیکیان دنیا و آخرت کی سب تیرے دست قدرت
مین ہین اور بدی تجھ سے نہین ہی اور تیری طرف راہ نہین رکھتی اور ہدایت یافتہ ہی وہ شخص کہ
جسکو تونے ہدایت کی ہی مین تیرا بندہ ہون اور تیرے دو بندون سے پیدا ہوا ہون تیری
خدمتمین استادہ ہون تجھی سے ہی ابتداے وجود اور تجھی سے ہی بقا اور یاوری میری اور تیری
واسطے ہین کام میرے اور تیری طرف ہی بازگشت میری نہین ہی کوئی پناہ اور کوئی امیدگاہ
اور کوئی بھاگنے کی جگہ تجھ سے مگر طرف تیرے پاک اور منزہ جانتا ہون مین تجھ کو اس چیز سے
کہ تجھ کو سزاوار نہین ہی اور نہ چاہیے اور سوال کرتا ہون مین تجھ سے رحمت اور مہربانی کا
ہمیشہ مبدا اُسب برکتون کا تو ہی دنیا اور عقبی مین اور بلند تر ہی تو ادراک سے عقلون کے اور
وہمون سے پاک اور منزہ ہی تو اے پروردگار ہمارے اور پروردگار خانۂ کعبہ یعنی معبود اور
مقصود میرا تو ہی ہی اور رو بقبلہ ہوا ہون مین تیرے فرمانے سے پھر ایکمرتبہ تکبیر کہے اور نیت
کرے کہ نماز صبح یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا پڑھتا ہون مین واسطے اسکے کہ واجب ہی قربۃً
اللہ پس اَللّٰہُ اَکْبَرُ بقصد تکبیرۃ الاحرام کہے اور یہ دعا پڑھے وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ
فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ وَدِیْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا
مِنَ الْمُسْلِمِينَ یعنی روے دل اپنا مین اُسکی طرف متوجہ کرتا ہون کہ جسنے بے مادہ و مدت
نہایت کمال و قدرت سے آسمانون اور زمینون کو پیدا کیا درانحالیکہ مین ملت یگانہ پرستی حضرت
ابراہیمؑ اور دین حق محمد مصطفےؐ اور طریق مستقیم علی مرتضےؑ پر اصول اور فروع دین مین ثابت اور
راسخ ہون اور شرک اور دین باطل چھوڑ کے تیری توحید کیطرف اور دین حق رسولخدا اور
ائمہ ہدیٰؑ کیطرف مائل ہون اور اُنکے تمام امرون اور نہیون کا مطیع و فرمان بردار ہون
اور شرک کرنے والون مین سے نہین ہون نہ شرک جلی سے مانند بت پرستی اور نہ شرک خفی
سے مانند ریا و متابعت غیر ائمہ ہدیٰؑ کے بہ تحقیق کہ نماز میری اور قربانی میری یا حج میرا یا تمام
عبادتین میری اور زندگی میری اور مرنا میرا یا جو کچھ مین زندگی مین کرتا ہون اور جو کچھ
بعد میرے مرنے کے مجھے پہونچیگا خالص ہے واسطے اُس خدا کے جو پروردگار تمام عالم کا ہے
نہین ہے کوئی شریک اُسکا پیدائش عالم اور معبودیت مین اور استحقاق عبادت مین یعنی عبادت
مین کسی کو مین اُسکا شریک نہین کرتا اور خدا کیطرف سے مجھے اسی کا حکم ہوا ہے کہ مین حق سبحانہ وتعالی
کو یکتا جان کر اُسکی عبادت کرون اور مین مطیعون اور فرمانبردارون مین سے ہون اور اُسی کتاب
مین مذکور ہے کہ بعد تکبیرۃ الاحرام اور دعاے توجہ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
یا أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہے یعنی پناہ مانگتا ہون اور التجا
کرتا ہون مین اُس معبود برحق اور خداوند مطلق سے کہ وہ خلائق کی جمیع باتین سننے والا ہے
اور جمیع معلومات کا جاننے والا ہے خصوصاً اعمال اور بندون کی نیت سے بخوبی ماہر ہے
شر سے اور وسوسہ شیطان فریب دہندہ سرکش سے یا پناہ مانگتا ہون وسوسہ سے اُس
مردود درگاہ احدیت کے جو رحمت حق سے دور ہے اور ملائکہ نے اُسے تیر شہاب سے یا لعنت خدا
اور لعنت خلق سے رجم کیا ہے اور چونکہ نماز مین سورہ حمد کا پڑھنا واجب ہے اور بعد سورہ حمد بہتر
سورہ اکثر نمازون مین سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور سورہ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ ہے لہذا ان
تینون سورون کا ترجمہ مجمل نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
یعنی استعانت چاہتا ہون مین نام خداے [illegible] اور پرستش ہے اور جامع کل

کمالیہ ہی اور تمام خلق کیلیے نعمتہاے عام سے بخشش کرنے والا ہی اور مومنون کے لیے
دنیا و آخرت مین رحمتہاے خاص مبذول فرمانے والا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
یعنی کُل ستائش مخصوص ہین اُس خدا کیلیے کہ جو پیدا کرنے والا اور تربیت کرنے والا تمام
عالم کا ہی الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یہ تاکید اُن معنون کی ہی کہ جو بسم اللہ مین مذکور ہوے
یا یہ کہ بسم اللہ مین رحمان و رحیم سے رحمانیت اور رحیمیت دنیا مراد ہی اور اس مقام پر
رحمانیت اور رحیمیت آخر مقصود ہی کہ مومنون کو دوبارہ زندہ کرتا ہی اور دوبارہ بخشتا
ہی اور داخل بہشت فرماتا ہی مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ یعنی جزا دینے والا روز جزا کا متصرف
امور روز جزا کا اور چونکہ بسبب استعاذہ شیطان رجیم اور بہ سبب استعانت نام خداوند رحیم
اور بہ سبب ذکر صفات کمالیہ رب العالمین و اقرار قیامت نماز پڑھنے والے کو جناب ایزدی
الٰہی مین فی الجملہ نزدیکی حاصل ہوتی ہی اور مقام دوری سے گویا مجلس اُنس و حضوری مین
پہونچتا ہی تو مخاطب ہو کے عرض کرتا ہی اِیَّاكَ نَعْبُدُ یعنی مخصوص ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین
اور اس مقام پر نَعْبُدُ کہ جمع کا صیغہ ہی اس وجہ سے مذکور ہوا تا کہ سب بندگان حق پرست شامل
ہو جائین اور خداوند رحیم اُنکی بھی عبادت قبول فرمائے اور چونکہ یہ کلام موہم تھا کہ قائل
اپنی عبادت پر فخر رکھتا ہی اور اپنے تئین عبادت مین مستقل جانتا ہی اس لیے خداوند عالم
نے فرمایا کہ بعد اسکے کہے وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ یعنی مخصوص تجھی سے اعانت طلب کرتے
ہین ہم سب امور مین خصوصاً عبادت مین اسلیے کہ توفیق عبادت کی تیری طرف سے ہی
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یعنی ہدایت اور رہنمائی کر ہم کو راہ راست اور راہ
حق کیطرف اسواسطے کہ راہ حق سیدھی بہشت صوری و معنوی کیطرف جاتی ہی بہشت
صوری بہشت آخرت سے مراد ہی اور بہشت معنوی تقرب خدا سے مراد ہی اور اس راہ
راست مین افراط اور تفریط اور غلو اور تقصیر نہین ہی اسواسطے کہ جس امر مین جو کوئی
غلو کرتا ہی داہنی جانب سے گمراہ ہوتا ہی اور جو کوئی تقصیر کرتا ہی بائین جانب سے گمراہ
ہوتا ہی چنانچہ منقول ہی کہ راہ راست و چپ گمراہ کرنے والی ہی اور راہ حق راہ وسط
ہی اور توضیح اسکی یہ ہی کہ ایک جماعت نے حضرت امیر المومنین کے باب مین غلو

کیا ہی اور اُنکی خدائی کے قائل ہوے اور اُنکو پیغمبر خدا سے بہتر سمجھا اور بعضے حضرات کی
امامت کے بلا فاصلہ قائل نہین ہوے اور راہ وسط اُس جماعت کی راہ ہی کہ جنھون نے
جناب امیرؑ کی امامت کا بعد رسالت حضرت رسولؐ بلا فصل ہونیکا اعتقاد کیا اور حضرت کے
گیارہ فرزندون کو بترتیب بعد جناب امیرؑ اپنا امام سمجھے اور متابعت اُنکی گفتار اور کردار
مین اپنے اوپر واجب جانے یہ وہ لوگ ہین کہ جس طرح دنیا مین صراط مستقیم پر ثابت رہی آخرت
مین بھی باسانی صراط سے گذر جائینگے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ صراط دو صراطین مین ایک
صراط دنیا کہ ولایت اور متابعت اہل بیتؑ رسالت ہی کہ وہ راہ دین حق ہی اور دوسری صراط
آخرت کہ وہ راہ بہشت ہی مومنون کیلیے روے جہنم پر مثل پل کشیدہ ہے جو مومن کہ دنیا
مین صراط دین حق پر ثابت ہی اُس صراط سے گذر کے داخل بہشت ہوگا اور احادیث مستفیضہ سنی و
شیعہ مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم علی بن ابیطالبؑ ہین یعنی ولایت اور متابعت حضرت کی اور
حضرت کے گیارہ فرزندون کی صراط مستقیم ہی بالجملہ قائل کہتا ہی کہ مین ایمان پر ثابت رہا اور کمال
مرتبۂ یقین پر پہونچا اور چونکہ کمال ایمان بسبب محبت و ولایت اور متابعت انبیاؑ و اوصیا حاصل
ہوتا ہی لہذا خداوند عالم نے فرمایا کہ بندہ کہے صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی صراط مستقیم
راہ اُس گروہ کی ہی کہ جن لوگون پر تونے اپنی نعمت بذل فرمائی ہی اور مراد اس سے نعمت دنیا نہین
ہی اسواسطے کہ نعمت دنیا مومنون اور کافرون اور صالحون اور فاسقون سب کو عطا کی گئی ہی
بلکہ کافرون اور فاسقون کو دنیا کا حصہ زیادہ ملا ہی پس یہان نعمت سے مراد نعمت دین اور محبت
اور معرفت اور قرب خدا ہی چنانچہ خداوند عالم نے دوسرے آیہ مین شیعیان اہل بیتؑ کی شان
مین ارشاد فرمایا ہی کہ جو اطاعت خدا و رسولؐ خدا کرے ولایت علی بن ابیطالبؑ اور ولایت
ائمہ علیہم السلام کیساتھ پس بہشت مین وہ ایسے گروہ کے ہمراہ ہونگے جنپر انعام کیا ہی خدا نے
کہ وہ پیغمبرون سے اور صدیقون سے اور شہیدون کر اور صالحون سے ہین اور یہ لوگ رفیق
پسندیدہ ہین اور احادیث مین وارد ہوا ہی کہ پیغمبرون سے مراد حضرت رسولؐ ہین اور صدیقون
سے مراد حضرت امیر المومنینؑ ہین اور شہیدون سے مراد حضرت امام حسن اور حضرت امام حسینؑ ہین
اور صالحون سے مراد سب ائمہ ہین پس صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے یہ مراد ہی کہ راہ

رسولخدا اور راہ اپنے اہلبیت کی ہم کو دکھا اور ہم کو انکا تابع فرما اور جب اس آیہ مین
ایک رکن کیطرف اشارہ فرمایا کہ وہ عمدہ ایمان ہو یعنی ولایت اور متابعت دوستان خدا
تو بیزاری دشمنان خدا کا بھی جو کہ ارکان ایمان سے ہو ذکر لازم ہوا اور چونکہ مخالفت صراط
مستقیم کی دو قسمین ہین ایک یہ کہ دانستہ محض دنیا کیلیے راہ حق سے پھر جانا دوسرے یہ کہ بسبب
نادانی کمتابعت دشمنان خدا کرنا جیسا کہ اکثر عوام کی حالت ہو لہذا قسم اول کیطرف خدا نے
اشارہ فرماکر ارشاد کیا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ یعنی نہ راہ اُس گروہ کی کہ غضب کیا ہو
تو نے جیپر کہ دانستہ مخالفت اہلبیت رسالت کرتے ہین پھر خدا نے اشارہ دوسری قسم کیطرف
فرماکر ارشاد کیا وَلَا الضَّالِّينَ یعنی اور نہ راہ اُس جماعت کی کہ نادانی سے گمراہ ہوئی ہو اور
اکثر احادیث سے یہی مضمون ظاہر ہوتا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ مَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ یہودی ہین اور
ضَالِّينَ نصاری ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وہ لوگ ہین کہ اصول
دین مین گمراہ ہوئے ہین اور ضَالِّينَ وہ لوگ ہین کہ فروغ دین مین گمراہ ہوئے ہین اور
ترجمہ سورۂ قدر یہ ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
یعنی تحقیق کہ بھیجا ہم نے قرآنمجید کو شب قدر مین یعنی وہ شب قدر کہ حق تعالیٰ امور سال کو
اُسمین مقدر فرماتا ہو اور اس باب مین اختلاف ہو کہ قرآنمجید کا شب قدر مین نازل ہونا
کیا معنی رکھتا ہو بعضے کہتے ہین کہ نازل ہونے کی ابتدا شب قدر سے ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ
تمام قرآن شب قدر مین لوح محفوظ سے بیت المعمور مین نازل ہوا اور تیئیس برس مین آیہ
آیہ اور سورہ سورہ کرکے بمصلحت نازل ہوا وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے آگاہ کیا تجھکو
کہ شب قدر کیا ہو اور کیا فضیلت رکھتی ہو جبتک ہم آگاہ نہ کرین لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ یعنی شب قدر بہتر ہو
ہزار مہینون سے اور بعض روایات مین وارد ہو کہ عبادت شب قدر بہتر ہو اُن ہزار مہینونکی عبادت سے کہ جنمین
شب قدر نہو اور بعض حدیثونمین وارد ہوا ہو کہ حضرت رسولخدا نے خواب مین دیکھا کہ بنی امیہ مثل بندرونکے میرے منبر پر جاتے ہین حضرت
اس خواب سے ملول ہوئے جبرئیل اس سورہ کو حضرت کی تسلی کیلیے لائے کہ شب قدر
تمہارے اہلبیت اور شیعیان اہلبیت کیلیے بسبب قربتون اور کرامتون کے کہ انھین

وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ یعنی اترتے ہین فرشتے اور فرشتہ روح کہ سب
فرشتون مین بزرگتر ہے شب قدر مین اور حاضر ہوتے ہین امام زمان کی خدمت مین بحکم
پروردگار تاکہ ہر امر سے کہ جو ہر شخص کیلیے مقدر ہوا ہی حضرت کو آگاہ کرین یا یہ کہ جو ہر شخص
کیلیے مصالح دین و دنیا سے اس شب مین مقدور ہوا ہی اُس سی مطلع کرین سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ
مَطْلَعِ الْفَجْرِ یعنی باعث سلامتی ہی یہ شب واسطے دوستان خدا کے طلوع صبح تک یا ملائکہ
اور روح صبح تک خدمت امامؑ مین آتے ہین اور سلام کرتے ہین یا یہ کہ خدا کیطرف سے
ہر ایک مومن پر کہ جو نماز مین یا رکوع مین یا سجود مین یا دعا مین طلوع صبح تک مشغول ہی ایسا
سلام کرتے ہین **اور سورۂ توحید کی تفسیر یہ ہی** کہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے
منقول ہی کہ چند یہودی خدمت حضرت رسولؐ مین آئے اور کہا کہ اپنے پروردگار کا ہم سے
نسب بیان کیجیے اُسوقت یہ سورہ نازل ہوا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ یعنی کہو اے محمد کہ جس خدا کا تم نے سوال کیا وہ ایسا خدا ہی کہ مستحق عبادت اور
پیدا کرنے والا تمام ممکنات کا ہی اور جامع کل صفات کمالیہ ہی اور عقلین اُسکی ذات
و صفات مین حیران ہین اور وہ خدا واحد ہی اور مرکب اعضا اور اجزا سے نہین ہی اور بسیط
مطلق ہی اور اجزاے خارجیہ اور ذہنیہ اور عقلیہ اور ہمیہ نہین رکھتا اور صفت زائد
اپنی ذات پر نہین رکھتا اور خدائی مین اپنا کوئی شریک نہین رکھتا اَللَّهُ الصَّمَدُ یعنی
خداوند اور معبود برحق صمد ہی یعنی تمام خلق سب امور مین اُسکی محتاج ہی اور وہ اوروں کا
محتاج نہین ہی اور تمام چیزین لسبب اُسکے قایم ہین اور وہ کسی چیز کی وجہ سے قایم نہین
ہی بلکہ اپنے فعل مین سب جہتون سے کامل ہی اور محل حوادث و انفعالات نہین ہی لَمْ يَلِدْ
کوئی اُس سے پیدا نہین ہوا بخلاف مقولۂ کفار مکہ کہ وہ کہتے ہین ملائکہ خدا کی لڑکیان ہین
اور ترسا کہتے ہین کہ عیسیٰؑ خدا کے بیٹے ہین اور یہود کہتے ہین کہ عزیرؑ خدا کے بیٹے ہین اگر یہ
باتین سچ ہوتین تو چاہیے تھا کہ خدا مثل انکے جسم بھی رکھتا ہوتا اور حق تعالیٰ انکی جنس کی
قسم مین سے ہوتا اور انواع ترکیبات سے مرکب ہوتا اور محتاج و ممکن ہوتا اور کسی خالق
[illegible] منقول ہی کہ

خدا سے کوئی کثیف چیز پیدا نہین ہوئی مانند فرزند اور بول اور غائط اور منی اور کل کثافتین
کہ مخلوقین سے خارج ہوتی ہین اور نہ کوئی لطیف چیز مانند سانس اور کلام اور آواز کے اُس سے
پیدا ہوتی ہے اور خدا محل حوادث نہین ہے اور نگھنے اور سونے اور خطورات دل اور غم اور
اندوہ اور خوشی اور ہنسی اور رونے اور دہشت اور اُمید اور رغبت اور خوف اور
ماندگی اور بھوک اور سیر ہونے سے مبرا ہے وَلَمْ یُوْلَدْ یعنی وہ کسی سے پیدا نہین ہوا اور اُسکے
باپ اور مان نہین ہین اور یہ آیہ رد نصاری مین نازل ہوا ہے وہ کہتے ہین کہ عیسیٰ بن مریم خدا
ہین حالانکہ خدا اپنی ذات سے موجود ہے اور ہونا اُسکا مستند کسی علت اور کسی سبب کا نہین ہے اور
جناب سید الشہدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا کسی چیز سے پیدا نہین ہوا اور کسی چیز سے باہر نہین نکلا
جسطرح کہ اشیاے کثیفہ اپنے عناصر سے نکلتی ہین مانند حیوان کہ ایک حیوان دوسرے حیوان سے پیدا
ہوتا ہے اور مانند گھانس کے کہ زمین سے اُگتی ہے اور مانند پانی کے کہ چشمے سے نکلتا ہے اور خدا مثل
چیزہاے لطیف نہین ہے کہ اپنی جاے قرار سے نکلتی ہین مانند بینائی کہ آنکھ سے متعلق ہے اور سماع کہ
کان سے حاصل ہوتا ہے اور سونگھنا کہ ناک سے تعلق رکھتا ہے اور چکھنا کہ منہ سے علاقہ رکھتا ہے اور
دانائی اور تمیز کہ دل سے متعلق ہے اور آگ کے پتھر سے نکلتی ہے بلکہ خداوند عالم صمد ہے یعنی کسی علت
اور کسی سبب سے بہم نہین پہونچا اور نہ کسی چیز مین داخل ہے کہ مکان رکھتا ہے مثل جسم کہ محتاج مکان ہے
اور خدا مانند عرض کے نہین ہے کہ محتاج جگہ کا ہو مانند سیاہی اور سفیدی اور نہ خدا کسی چیز پر
بیٹھتا ہے مثل کسی بادشاہ کے کہ تخت پر بیٹھا ہو اور خدا نے تمام ممکنات کو نیست سے ہست
کیا اور اپنی قدرت کاملہ سے کل مخلوق کو خلعت ہستی پہنایا اور خدا جسکو چاہتا ہے اُسے
فانی کرتا ہے اور جسکی بقا مین مصلحت جانتا ہے اُسے باقی رکھتا ہے وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ
یعنی کوئی ممکنات مین سے کفو اور مثل اور شبیہ اور نظیر اُسکا نہین ہے پس وہ خدا نہ جسم ہے کہ مانند
اور جسمون کے ہوا اور نہ جوہر ہے کہ جوہر سے شبیہ ہو اور نہ عرض ہے کہ مانند عرضون کے محتاج
جگہ کا ہو اور خدا اپنی خداوندی مین کوئی عدیل اور کوئی شبیہ نہین رکھتا اور حضرت امیرالمومنین
سے لوگون نے اس سورہ کی تفسیر پوچھی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ خدا احد ہے بے اسکے تعداد

رکھتا کہ وارث اُسکی بادشاہی کا ہو اسواسطے کہ جو فرزند رکھتا ہو وہ جسم ہی اور فانی ہی اور
اُس سے دوسرے کو بادشاہی پہونچتی ہی اور خدا کسی سے پیدا نہین ہوا ہی اسلیے کہ اگر کسی سے
پیدا ہوتا تو وہ شخص خدائی کا سزاوار تر ہوتا اور کم سے کم شریک اس خدا کا ہوتا اور بہترین
سورہ کہ نماز مین پڑھے جائین یہ دو سورے ہین اور حدیث مین وارد ہوا ہی حضرت فرماتے ہین
کہ عجب رکھتا ہون مین اُس شخص سے کہ جوان دو سوروں کو نماز مین نہین پڑھتا اُسکی نماز کیونکر
مقبول ہوتی ہی اور بعضی روایات مین وارد ہوا ہی کہ رکعت اول مین سورۂ اِنَّا اَنزَلنَاہُ پڑھے کہ
یہ سورہ حضرت رسولؐ اور اُنکے اہلبیت کا ہی اور انکو درگاہ خدا مین اپنا شفیع گردانے اور انسے
متوسل ہو اور دوسری رکعت مین سورۂ توحید پڑھے کہ بعد اسکے دعا مستجاب ہی یا یہ کہ جو دعا قنوت
کرے بعد اسکے ہاتھ اُٹھائے اور رکوع مین جانے کیلیے اَللّٰہُ اَکبَرُ کہے اور رکوع مین جھکنا
اسقدر واجب ہی کہ ہاتھ زانو تک پہونچین اور بہتر یہ ہی کہ تین مرتبہ سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ
وَبِحَمدِہٖ کہے یعنی پاک اور پاکیزہ اور مقدس اور منزہ جانتا ہون مین اپنے پروردگار
بزرگ کو اُن چیزون سے کہ لائق اُسکی عظمت و جلال کے نہین ہین اور اُسکی کبریائی اور
جبروت کے سزاوار نہین ہین حالانکہ شکر و ثنا کرتا ہون مین اُسکی اس لیے کہ اُسنے مجھکو اپنے
پاک و منزہ جاننے کی توفیق کرامت فرمائی جب ذکر ختم ہو تو پھر سیدھا کھڑا ہو کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن
حَمِدَہٗ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ کہے یعنے خدا نے سنا اور قبول کیا اور جزاے خیر
دے اُس شخص کو کہ جسنے تعریف کی اُسکی کل ثنائین اور تعریفین اُس خدا کیلیے ہین کہ جو پروردگار
تمام عالم کا ہی اور فقط سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہنا بھی کافی و مستحب ہی بعد اسکے کانون کی
لو تک ہاتھ اُٹھائے اور اَللّٰہُ اَکبَرُ کہے اور جب اللہ اکبر کہہ چکے تو سجدہ مین جائے اور جب
ساتون عضو خاک پر یا جانماز پر پہونچ لین تو اُسوقت تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ سُبحَانَ
رَبِّیَ الاَعلٰی وَبِحَمدِہٖ کہے اور ایک مرتبہ بھی کافی ہی اور ترجمہ اسکا یہ ہی کہ منزہ اور مقدس جانتا
ہون مین اپنے پروردگار کو اُن سب چیزون سے کہ جو اُسکی بلندی و رفعت کی سزاوار نہین
ہین حالانکہ مشغول ہون مین اُسکی ستائش و ثنا مین اسلیے کہ اُسنے مجھے توفیق دی ہی کہ مین اُسے
پاک جانون اور بعد سجدۂ اول کے سیدھا بیٹھے اور پشت داہنے پانون کی بائین پانون کر

سلم پر رکھے پھر ہاتھ اُٹھاے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے بعد اُسکے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
کہے یعنی طلب آمرزش کرتا ہون مین اپنے پروردگار سے اور رجوع کرتا ہون مین طرف اُسکے بعد اُسکے
ہاتھ اُٹھاکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور مثل سجدہ اول دوسرا سجدہ بجالائے بعد اسکے درست بیٹھے اور
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور جسوقت دوسری رکعت کیلیے اُٹھنے کا قصد کرے تو پہلے گھٹنون کو زمین سے
اُٹھائے پھر ہاتھون کو اُٹھائے اور اُٹھنے کیوقت بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہے یعنی
بہ سبب مددگاری خداوند عالم اور بہ سبب قدرت و توانائی پروردگار عالم اُٹھتا ہون مین اور
بیٹھتا ہون مین اور جب دوسری رکعت کیلیے استادہ ہو تو بہ نیت واجب سورہ حمد پڑھے اور دوسرا
سورہ بھی اسی نیت سے پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے پھر بقصد قنوت ہاتھ اُٹھاکر
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہاتھون کو مُنھ کے سامنے اور ہتھیلون کو آسمان کی طرف رکھے اور قنوت مین
احتیاطاً قصد قربت کرے اور بہتر یہ ہے کہ کلمات فرج پڑھے اور وہ کلمات یہ ہین لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ یعنی نہین ہے کوئی معبود بجز خداے یکتا کہ جامع جمیع صفات
کمال ہے اور بردبار اور کرم کرنے والا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ یعنی نہین
ہے کوئی معبود سواے معبود بحق کہ سزاوار پرستش ہے اور بلند مرتبہ اور بزرگوار ہے سُبْحَانَ
اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ
وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی پاک اور منزہ اور مقدس ہے
وہ خدا کہ پروردگار ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کا ہے اور پروردگار اُن
چیزون کا ہے کہ جو ان آسمان اور زمینون مین ہین اور جو چیزین کہ اُنکے درمیان مین ہین
اور پروردگار عرش عظیم ہے یعنی وہ تخت کہ خدا نے آسمانون اور کرسی اور پردون اور
سراپردون کے اوپر پیدا کیا ہے اور وہ تخت سب جسمون سے بزرگتر ہے اور بعض حدیثون
مین تفسیر عرش علم حق تعالیٰ سے کی ہے اور سب تعریفین خاص اُس خدا کیلیے ہین کہ جو پروردگار
تمام جہانون کا ہے اور اس دعا کو کلمات فرج کہتے ہین یہ بہترین دعا ہے اور نمازون کے
قنوت مین مستحب ہے خصوصاً نماز جمعہ اور نماز تراوح اور تلقین میت اور وقت جانکنی آسانی
قبض روح کیلیے نہایت خوب ہے پس بہتر ہے کہ بعد ان کلمات فرج کے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ لے کہ یہ بہترین دعا ہی اور بے محمدؐ اور آل محمدؐ پر صلوات بھیجے دعا سنی
نہین ہوتی یعنی خداوندا رحمت اور درود اور ثنا اور تحیۃ بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر کہ وہ
علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا اور گیارہ فرزند اُنکے ائمہ و پیشواے خلق ہین پھر دعاے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے
یعنی خداوندا بخش گناہ میری اور رحم کر مجھ پر اور عافیت دی مجھ کو دردون اور بیماریون اور
سے اور عفو کر مجھ سے خطائین میری سراے دنیا و آخرت مین بہ تحقیق کہ تو سب چیزون پر قادر
توانا ہی اور قنوت مین جسقدر زیادہ دعائین پڑھے بہتر ہے اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جس شخص کی
قنوت طولانی تر ہی راحت اُسکی آخرت مین بیشتر ہی اور اگر فقط کلمات فرج یا فقط دعا اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لَنَا پڑھے یا فقط صلوات پڑھ کے اقل قنوت پر اکتفا کری اگرچہ ایک مرتبہ سُبْحَانَ
اللّٰہِ بھی ہو تو کافی ہو گا اور قنوت کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور رکوع مین جائ اور مثل رکعت
اول آداب رکوع بجالائے اور جب دوسرے سجدہ سی سر اوٹھائے تو بائین ران پر زور
دیکے بیٹھے اور دونون پانٔون کو داہنی طرف باہر نکالدے اور پشت داہنے پانٔون کی
بائین پانٔون کے شکم پر رکھے اور ہاتھون کو زانون پر رکھے اور انگلیون کو آپس مین
ملائے اور اپنے دامن پر نظر رکھے اور تشہد پڑھے اور عورت کو وقت تشہد اس طرح
بیٹھنا سنت ہی کہ زانون کو ایک دوسرے سی ملائے اور گھٹنون کو زمین سی اُٹھائے اور
بیٹھے اور اگر گھٹنون کو زمین سی نہ اُٹھائے تو اسطرح بیٹھے کہ اعضا اور رانین آپس مین چسپید
زمین اور جب درست بیٹھے تو اس طرح تشہد پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ یعنی گواہی دیتا ہون مین اُس بات کی کہ نہین ہی کوئی معبود سوا
اُس خدا کے کہ جامع سب کمالون کا اور مستحق سب عبادتون کا ہی ایسے حال مین کہ یکتا اور
فرد ہی خدائی مین اور استحقاق عبادت مین اُسکا کوئی شریک نہین ہی وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ محمدؐ بندی ہین اُسکے اور پیغمبر
اُسکے ہین اور بہتر یہ ہی کہ بعد رَسُوْلُہٗ کے یہ کہے اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا
بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ اَشْھَدُ اَنَّ رَبِّیْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ

وَاَنَّ عَلِیًّا نِعْمَ الْوَصِیُّ وَاَنَّ الْاَئِمَّۃَ مِنْ وُلْدِہٖ نِعْمَ الْاَئِمَّۃُ وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ
لَا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا
کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ یعنی بھیجا ہو انکو خدانے براستی ودرستی بیشک بے شبہ ایسی
حالت مین کہ وہ بشارت دینے والے ہین رحمت اور فضل خدا کے اُس شخص کو جو دین حق کا اقرار
کرے اور ڈرانے والے ہین عقوبت وعدل خدا سے اُس شخص کو جو دین حق سے نکل جائے یا گناہان
کبیرہ پر اصرار کرے اور وہ قریب زمانۂ قیامت مبعوث ہوے ہین یعنی کوئی اور پیغمبر بعد انکے مبعوث نہ
ہوگا اور گواہی دیتا ہون مین کہ پروردگار میرا پسندیدہ پروردگار ہے اور یہ بھی گواہی دیتا ہون کہ
محمدؐ رسول پسندیدہ ہین اور علیؑ بہتر وصی ہین اور جو ائمہ اُنکی اولاد سے ہین وہ بہترین ائمہ ہین اور بہ تحقیق
کہ قیامت آنے والی ہے اور اُسمین شک اور شبہہ نہین ہے اور بہ تحقیق کہ خدا اُٹھاتا ہے اور زندہ کرتا ہے
اُن لوگون کو جو قبرون مین دفن ہین ثنا اور ستائش خاص اُس خدا کیلیے ہے جسنے اپنے فضل سے ہم کو
راہ دکھلائی ان اعتقادات کی اور ہم ایسے نہ تھے کہ اپنی قوت سے ان اعتقادات کی راہ پاسکتے
اگر خدا ہم کو راہ نہ دکھلاتا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے یعنی خداوندا درود
بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر یعنی تعظیم کر اُنکی بسبب اُنکے ارتفاع دین اور اظہار دعوت اور
عظمت ذکر اور بقاے شریعت کے اور آخرت مین بہ سبب قبول کرنے اُنکی شفاعت
کے اُنکی اُمت کے حق مین اور اُنکے ثواب دوچند کرنے کی وجہ سے اور اُنکی فضیلت
اولین وآخرین پر ظاہر کرنے کے سبب سے اور اُنکے تمام انبیا اور مرسلین پر تقدیم کرنے
سے اور مذکور ہوچکا ہے کہ مراد آل محمدؐ سے بارہ امام اور حضرت فاطمہؑ ہین بعد صلوات
وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ کہے یعنی قبول کر شفاعت آنحضرت
کی انکی امت کیلیے اور بلند کر درجے اُنکے بہشت مین پس سنت ہے کہ بعد اسکے دو یا تین
مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہے پس اگر نماز دو رکعتی ہو تو سلام کہکر نماز کو تمام
کرے اور اگر نماز سہ رکعتی یا چہار رکعتی ہو تو تشہد پڑھ کے اُٹھے اور بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ
اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ اور مصلی کو آخری دو رکعتون مین یا ایک رکعت مین اختیار ہے چاہے

سلام کہے اور بہتر یہ ہے کہ اس طرح کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَکَاتُهٗ پہلا سلام سنت ہے اور داخل تشہد ہے اور آخر کے دو سلامون مین سے جسکو پیشتر کریگا
اُسکے کہنے سے نماز سے باہر نکل جائیگا لیکن احوط یہ ہے کہ آخر سلام سے نیت نماز سے نکلنے کی
کرے معنی اسکے یہ ہین کہ سلام ہو آپ پر ای پیغمبرؐ خدا اور رحمتین خدا کی اور برکتین اُسکی اور
سلام ہو ہم پر اور بندگان شائستۂ خدا پر اور سلام ہو تم پر اور رحمت خدا کی اور برکتین اُسکی
یعنی زیادتی اُسکی نیکیون کی اور چاہیے کہ بندگان شائستہ سے انبیاؑ اور ائمہؑ کا قصد کرے
اور سلام آخر مین دو فرشتے کہ ہر شخص کے ہمراہ رہتے ہین اُنکا اور سب ملائکہ اور مؤمنین اور
مؤمنات کا قصد کرے اور اگر پیشنماز ہو تو ماموین کو قصد مین داخل کرے اور اگر ماموم
ہو تو پیشنماز اور سب ماموین کا قصد کرلے مقام ثانی مسائل نماز اور تفصیل نماز
واجبی و سنتی مین اس مقام مین ایک مقدمہ اور پانچ فصلین ہین مقدمہ مقدمات نماز
مین اور اسمین چند مقاصد ہین مقصد پہلا اعداد نماز واجب مین مخفی نہ رہے کہ نماز
واجب چھ ہین پہلے نماز یومیہ دوسری نماز جمعہ تیسرے نماز عیدین چوتھے نماز آیات پانچوین
نماز طواف چھٹے وہ نماز کہ بسبب امر خارج واجب ہو جاتی ہے مثل نذر و عہد و قسم و اجارہ
اور نماز بابت پدر نسبت بہ پسر واضح ہو کہ نماز یومیہ کی حضر مین سترہ رکعتین مین ظہر اور
عصر اور عشا ہر ایک کی چار رکعتین اور مغرب کی تین رکعتین اور صبح کی دو رکعتین
اور سفر مین نماز چہار رکعتی سے دو رکعتین آخر کی کم ہو جاتی ہین مقصد دوسرا اوقات
نماز یومیہ مین واضح ہو کہ ابتدای وقت نماز ظہر اول زوال آفتاب کا ہے اور انتہا یہ
کہ وقت مغرب مین بقدر ادائے نماز عصر زمانہ باقی رہجائے اور بعد اسکے جب اول
وقت نماز ظہر بجا لاوے تو ابتدائے وقت نماز عصر ہے اور غروب آفتاب تک وقت
منتہی ہو جاتا ہے پس اول وقت ظہر سے تا بمقدار ادائے نماز ظہر موافق حال مصلی وقت
مختص بنماز ظہر ہے اور اسی طرح آخر وقت مین بقدر ادائے نماز عصر موافق حال
وقت مختص [illegible]

مین شخص حاضر کیلیے نماز عصر کی چار ہی رکعت پڑھنے کا زمانہ باقی رہ جائے تو چاہیے کہ یہ
شخص نماز عصر کو ادا کرے اور بعد اسکے نماز ظہر بہ نیت قضا بجا لائے مگر جس صورت
مین شخص حاضر کے لیے آخر وقت مین پانچ رکعت پڑھنے کا زمانہ باقی رہے تو دونون نمازین
بقصد ادا بجا لاویگا اور اگر شخص مسافر کیلیے تین رکعت نماز پڑھنے کا زمانہ باقی رہے تو وہ بھی ظہر و
عصر بہ نیت ادا پڑھے اور نماز مغرب کا وقت بعد غروب آفتاب آتا ہے اور علامت غروب
آفتاب کی یہ ہے کہ حمرت مشرقیہ نصف آسمان سے گذر جائے اور آخر وقت مغرب کا یہ ہے
کہ نصف شب مین چار رکعت نماز عشا پڑھنے کا زمانہ باقی رہجائے اور وقت عشا بعد مقدار
ادائے نماز مغرب آجاتا ہے اور نصف شب تک باقی رہتا ہے اور نماز صبح کا وقت اسوقت
داخل ہوتا ہے کہ جسوقت مشرق کی طرف عرض مین کنارہ آسمان پر ایک سفیدی ظاہر ہو
اور مثل چادر سفید کے پھیلتی جائے اور انتہاے وقت نماز صبح طلوع آفتاب تک ہے اور
وقت نماز داخل ہونے مین گمان کافی نہین ہے ہرچند وہ گمان ایک عادل کی گواہی یا
مؤذن معتمد کی اذان سے حاصل ہو مگر جس صورت مین حصول یقین ممکن نہ ہو بسبب
ابر یا بہ سبب شب ماہ وغیرہ تو بضرورت گمان پر اکتفا جائز ہے مقصد تیسرا قبلہ کے
بیانمین واضح ہو کہ جو لوگ کعبہ کو دیکھتے ہین اُنھین استقبال کعبہ واجب ہے اور جو لوگ
نہین دیکھتے اُنکا قبلہ جہت کعبہ ہے یعنی وہ جانب کہ جس جانب خانۂ کعبہ واقع ہوا ہے لیکن
یہ مقصود نہین ہے کہ وہ جانب بتامہ قبلہ سمجھا جائیگا بلکہ اُتنی مقدار مطلوب ہے کہ اگر نماز پڑھنے
والے کے مقام سجدہ سے ایک خط کھینچا جائے تو وہ خط کسی جزو کعبہ تک پہونچے اور خانۂ کعبہ
کی شناخت ستارون سے اور قبور مسلمین اور مساجد اور علم ہیئت سے حاصل ہوتی ہے اور
اور اگر علم ممکن نہ ہو تو گمان بھی کافی ہے اگرچہ وہ گمان کسی کافر یا مرد فاسق کے کہنے سے
حاصل ہو جائے اور اگر بعد نماز کے ظاہر ہو کہ پشت بقبلہ نماز پڑھی ہے پس اگر وقت نماز
باقی ہو تو اعادہ کرے اور اگر وقت باقی نہ ہو تو اُس نماز کی قضا واجب نہین ہے لیکن
[illegible]

لیکن احوط ہی اور اس احتیاط کو بھی ترک نہ کری اور اگر قبلہ داہنی اور بائین جانب کے درمیان
مین واقع ہو تو نہ اعادے کی احتیاج ہی نہ قضا کی حاجت ہی **مقصد چوتھا** مکان مصلی
مین اسمین دو امر واجب ہین پہلا امر مکان کا مباح ہونا کہ مکان غصبی نہ ہو پس اگر غصبی ہو
تو اذن مالک لازم ہی اور اذن کیلیے فحوی کافی ہی مثل اسکے کہ کوئی شخص کہے کہ مین
راضی ہون کہ تم میرے مکان کو بیچ ڈالو پس اس نہج کی تقریر سے نماز پڑھنے کی اجازت بطریق
اولی پائی جاتی ہی اور مہمان کیلیے شاہد حال کافی ہی اگر مہمان نماز پڑھنا چاہی تو اسے اذن
صریح کی ضرورت نہین ہی اور مثل صحرا اور کاروانسرا اور مانند ان مقامات کے بھی
نماز جائز ہی دوسرا امر خالی ہونا مکان کا ہی اُس نجاست سے کہ وہ نجاست لباس اور بدن
مصلی کو نجس کرے حالانکہ وہ نجاست معفو نہ ہو لیکن مقام سجدہ کا طاہر ہونا لازم ہی اور جس
صورت مین کشتی سے اُترنا ممکن نہ ہو اُس صورت مین بلکہ اختیاراً بھی کشتی پر نماز پڑھنا جائز
ہی لیکن احوط یہ ہی کہ اگر زمین پر اُترنا ممکن ہو تو اُتر کر نماز پڑھے اور اس احتیاط کو ترک
نہ کری اور جمیع افعال نماز مین روبقبلہ ہونا بشرط امکان واجب ہی اور اگر کل افعال مین
استقبال قبلہ ممکن نہ ہو تو جسقدر ممکن ہو سکے بجا لاوے اور تکبیرۃ الاحرام مین روبقبلہ
ہونیکی رعایت ملحوظ رکھے **مقصد پانچوان** لباس مصلی کے بیان مین لباس مصلی
مین پانچ امر واجب ہین پہلے یہ کہ لباس غصبی نہ ہو جیسا کہ مکان مصلی مین مذکور ہوا
دوسرے یہ کہ مرد کیلیے حالت اختیار مین محض ریشم کا لباس نہ ہو لیکن حالت
ضرورت مین مثل سرمای شدید جائز ہی تیسرے طلائی نہ ہو کہ مرد کی نماز لباس
طلائی اور زیور طلائی مین صحیح نہین ہی اور طلاے مسکوک حالت نماز مین اپنی جیب یا کمر وغیرہ
مین رکھنا حرام نہین ہی چوتھے لباس کا طاہر ہونا مگر اُن نجاستون کا ہونا کہ جو معفو
ہین مضائقہ نہین رکھتا پس مخفی نہ رہی کہ زخم اور دُمل کا خون جبتک وہ زخم یا دمل
اچھا نہ ہو معفو ہی اور وہ نجاست کہ ازالہ مین اُسکے مشقت شدید اور عسر و حرج ہو
ہو وہ بھی معفو ہے اور نجاست اُس لباس کی کہ دور کرنا اُس لباس کا باعث اذیت
شدید ہو وہ بھی معفو ہی [illegible]

رکھتا ہو اگر قبل نماز طاہر کرے تو معفو ہے اور اگر کوئی عورت بچے کو پرورش کرے اور
سوائے ایک قمیض کے دوسرا لباس نہ رکھتی ہو اور بچہ اُسکا بول کردے اور اُسکو
ہر مرتبہ پاک کرنے مین مشقت شدید ہو تو صرف ایک مرتبہ دن مین پاک کرلینا کافی ہے
اور خون کمتر از درہم کہ مقدار اُسکی بقدر ہتھیلی کے گڑھے کے ہو بنا بر اقوی معفو ہے اور
نجاست اُس لباس کی جس سے عورتین نہ چھپین وہ بھی معفو ہے پانچوین یہ کہ پوست
اور دیگر اجزاے حیوان حرام گوشت سے لباس نہ بنا ہو پس جو لباس بال یا کھال کر
جانور حرام گوشت کی بنا ہو نماز اُسمین درست نہین ہے اور جانور حلال گوشت کی کھال مین
نماز درست ہے بشرطیکہ میتہ نہ ہو اور بال مین بھی اُسکے نماز جائز ہے اور پوست خز اور سنجاب
مین نماز صحیح ہے اور پاک اجزا انسان کے مثل بال اور ناخن اور پسینہ اور دودھ وغیرہ
کے اگر کسی کپڑے مین لگ جائین تو یہ سب مخل نماز نہین ہین اور موم شہد اور شہد اور
مچھر کا خون اور مثل اسکے بعض حشرات الارض کے اجزا بھی قباحت نہین رکھتے۔

## فصل پہلی

واجبات نماز مین اور وہ آٹھ ہین پہلے قیام مخفی نہ رہے کہ نماز واجب مین
حالت تکبیرۃ الاحرام مین کھڑا ہونا رکن ہے اور حمد اور سورہ پڑھنے کے حال مین قیام
واجب ہے اور قیام قبل رکوع متصل بر کوع رکن ہے اور رکوع کے بعد بھی قیام
واجب ہے اور مراد رکن نماز سے یہ ہے کہ عمداً اور سہواً ترک کرنا اُسکا نماز کو باطل کرتا ہے
اور واجب غیر رکن کے عمداً ترک کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے اور اگر سہواً ترک کرے تو
مضائقہ نہین ہے اور قیام مین چھ چیزین واجب ہین پہلے استقلال یعنی تکیہ کسی چیز پر نہ کرنا
اسطرح سے کہ اگر وہ چیز جدا ہو تو مصلی گر پڑے اور شخص معذور کیلیے تکیہ کرنا بیٹھنے پر اور
بے تکیہ کرکے بیٹھنا تکیہ کرنے پر اور سیدہ بیٹھنا خم ہونے پر مقدم ہے اگر مطلق بیٹھنے سے
عاجز ہو تو داہنے پہلو سے لیٹنا بائین پہلو پر اور بائین پہلو سے لیٹنا چت لیٹنے پر مقدم ہے
دوسرے سیدھا کھڑا ہونا تیسرے دونون پانؤن سے بطور متعارف کھڑا ہونا اور
پنجون سے یا ایڑیون سے اور مثل انکے نماز واجب مین کھڑا ہونا کافی نہین ہے چوتھے

لازم ہی پس اگر گھڑے گھڑے چلتا جائے تو نماز صحیح نہ ہوگی چھٹے طمانیت کہ حرکت نہ کرے
دوسرا واجب نیت ہی اور نیت ارادہ کرنا کسی فعل کا ہی اور لازم ہی اُسمین تعین کرنا فعل کا
اگر مشترک ہو اور ضرور ہی قصد قربت اور نیت شرط خارج ہی نہ جزو داخل ہی اور اسی قدر
کافی ہی کہ مثلاً قصد کرے کہ نماز صبح پڑھتا ہون مین قربۃً الی اللہ اور قصد وجوب و ادا
احوط ہی لیکن اس احتیاط کو ترک نہ کرے **تیسرا واجب** تکبیرۃ الاحرام ہی یہ واجب بھی ہی اور رکن
بھی ہی اور سات چیزین اسمین واجب ہین پہلے عربی مین کہنا دوسرے بعد نیت کے فوراً
کہنا تیسرے لفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کا ترتیب اور موالات کیساتھ ادا کرنا اور درمیان
حرفون کے فاصلہ قرار دینا چوتھے ہمزہ اکبر کو وصل نہ کرنا اور اسی طرح ہمزۂ اللہ
مین وصل نہ کرنا پانچوین اس طرح کہنا کہ دوسرا سنے یا خود سنے چھٹے حرفون کو مخرجون
سے ادا کرنا ساتوین بالخصوص اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا اور عوض مین اُسکے مثلاً اللہ اعظم کہنا
یا خدا بزرگتر ست کہنا جائز نہوگا **چوتھا واجب** قراءت ہی یعنی حمد اور سورہ کا مع بسم اللہ
نماز صبح مین اور پہلی دو رکعتون مین نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی پڑھنا اور
مغرب کی ایک رکعت آخر اور چار رکعتی نمازون مین آخری دو رکعتون مین اختیار
ہی چاہی سورۂ حمد پڑھے یا تسبیحات اربعہ پڑھے لیکن تسبیحات اربعہ پڑھنا افضل ہے
اور تسبیحات اربعہ کو تین مرتبہ پڑھنا چاہیے اور صورت تسبیحات اربعہ کی یہ ہی سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور قراءت مین چند چیزین واجب
ہین پہلے ادا کرنا حرفون کا مخارج سے اس طرح سے کہ تمیز درمیان حرفون کے
عرف عرب مین حاصل ہوجائے اور زیادہ اس سے لازم نہین ہی دوسرے صحیح پڑھنا
لفظون کا اور اعراب کا تیسرے عربی مین پڑھنا چوتھے ترتیب درمیان حمد اور
سورہ اور اُنکی آیتون اور کلمون کے پانچوین موالات عرفی الفاظ اور آیات مین
اس طرح سے کہ فاصلہ زیادہ درمیان حرفون اور کلمات اور آیات کے نہ ہو
کہ سلسلۂ نظم قراءت ٹوٹ جائے چھٹے تعین کرنا سورے کا قبل شروع کرنے بسم اللہ
کے اور عادت بمنزلۂ تعین کے ہی اور اگر کوئی سورہ مع بسم اللہ زبان پر جاری

ہو جلے تو اتمام اسکا کافی ہی ساتوین مردون کیلیے نماز صبح اور دو رکعت اول نماز مغرب و عشا مین
جہر اور اسکے سوا مین اخفات چاہیے اور جہر اور اخفات فقط حمد و سورہ مین ہے اور باقی مین لازم نہین
ہی ہان بسم اللہ مین جہر مستحب ہی اگرچہ نماز اخفاتی مین ہو اور عورت کو مقام جہر مین اختیار ہی درمیان جہر و
اخفات کے اگر آواز اسکی نامحرم نہ سنے اور جائز ہے ایک سورہ کو چھوڑ کے دوسرے سورہ کو پڑھنا قبل
نصف پڑھنے کے لیکن سورہ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون نہ ہو کہ شروع کر کے چھوڑنا انکا
نماز فریضہ یومیہ مین جائز نہین ہی اور احوط یہ ہی کہ مطلقاً ایک سورہ سے دوسرے کی طرف عدول کرے
الا بوقت ضرورت اور اس احتیاط کو ترک نہ کرے **پانچوین** واجب رکوع ہی رکن ہی ایکدفعہ ہر رکعت
مین اور چند چیزین اس مین واجب ہین پہلے خم ہونا اسطرح سے کہ ممکن ہو پہونچنا کسی قدر انگلیون کے باطن کا
زانو پر اور ہاتھ زانو پر رکھنا واجب نہین ہی لیکن مستحب ہی کہ ہاتھون کو بطور متعارف زانون پر
رکھنا واجب نہین لیکن مستحب ہی کہ ہاتھون کو بطور متعارف زانو دن پر رکھے دوسرے ذکر یعنی
کہنا ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ یا تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کا تیسرے
صحیح کہنا ذکر کا اور ادا کرنا اسکے حرفون کا مخارج سے چوتھے ذکر شروع کرنے کیوقت
اتنا ٹھرنا کہ وہ ذکر تمام ہو جائے پانچوین سر اٹھانا چھٹے ٹھرنا بعد سر اٹھانے کے **چھٹا**
واجب ہر رکعت مین دو سجدون کا بجا لانا ہی اور دونون سجدے مل کے ایک رکن ہو جاتا ہے
اور مسماے سجود کا رکن ہونا بھی خالی از قوت نہین ہی بلکہ اقوی ہی اور چند چیزین اس مین واجب
ہین پہلے سات اعضا کو زمین پر بقدر مسمی رکھنا اور وہ اعضا پیشانی اور دو کفدست اور دو زانو اور
دو انگوٹھے پانؤن کے ہین اور جو جانب انگوٹھون کا زمین پر رکھے کافی ہی دوسرے سب اعضا پر کل
بدن کا بار ڈالنا تیسرے پیشانی رکھنے کی جگہ کا کھڑے ہونے کی جگہ سے زیادہ چار انگل کی پست اور بلند ہونا
اور بلندی اور پستی پانچ اعضاے باقیماندہ کی مضائقہ نہین رکھتی چوتھے ذکر کرنا یعنی ایک مرتبہ سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ یا تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا پانچوین شروع ذکر سے جبتک کہ ذکر تمام کرے
توقف کرنا چھٹے پیشانی کا خاک پر یا اس چیز پر کہ خاک سے اگی ہو رکھنا لیکن وہ چیز کھانے اور پہننے کی نہ ہو
ساتوین سر اٹھانا اور درمیان دو سجدون کے بیٹھ کر توقف کرنا آٹھوین ذکر کا صحیح کہنا اور اسکے حرفون کا

دومرتبہ اسکا کہنا واجب ہو اور چند چیزین تشہد مین واجب ہین پہلے شہادتین کو اسطرح ادا کرنا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ دوسرے تشہد کا حالت نشست مین پڑھنا تیسرے رعایت طمانینت اور پڑھنے کے حال مین بدن کو مستقر رکھنا چوتھے صحیح پڑھنا اور ادا کرنا حرفون کا مخارج سے پانچوین موالات اور ترتیب مذکور کیساتھ پڑھنا

**آٹھوان** واجب سلام ہو اور یہ جزو نماز ہو اور صیغہ اُسکا یہ ہو اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور دونون صیغون مین جسکو پہلے کہیگا نماز سے خارج ہو جائیگا لیکن احوط یہ ہو کہ دونون کو بجالانے کے بعد نماز سے اپنے تئین خارج تصور کرے اور کہنا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کا احتیاط ہو اور اوجبات سلام کے مثل واجبات تشہد کے ہین **خاتمہ** ادعیہ تعقیبات نماز پنجگانہ اور سجدہ شکر کے بیانمین اس باب مین آٹھ فصلین ہین **فصل پہلی** بیان ادعیہ تعقیب نماز پنجگانہ کے کتاب خلاصۃ الاعمال مین لکھا ہو کہ جناب باری نے کلام مجید مین فرمایا ہو فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ حضرت امام جعفر صادق ؑ نے ارشاد فرمایا کہ حاصل معنی اس آیہ کے یہ ہین کہ جب نماز سے فارغ ہو تو تعقیب اور دعا مین مشغول ہو اور حاجات اپنے حقتعالی سے طلب کرو اور امید اپنی قطع نہ کرو اور اُنھین حضرت سے منقول ہو کہ حق سبحانہ وتعالی نے بہترین ساعات مین نمازون کو واجب کیا ہو پس چاہیے تم کو کہ بعد ہر نماز کے دعا کرو اور حضرت امیرالمومنین ؑ سے منقول ہو کہ تعقیب بعد نماز صبح اور بعد نماز عصر روزی کو زیادہ کرتی ہو ازانجملہ کتاب عین الحیوۃ مین بسند معتبر حضرت صادق ؑ سے منقول ہو جب حضرت رسالت پناہ نے مکہ معظمہ کو فتح کیا تو نماز ظہر کو نزدیک حجرالاسود کے اصحاب کیساتھ ادا فرمایا اور جب سلام سے فارغ ہوے تین مرتبہ دست مبارک اُٹھایا اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فرمایا پس یہ دعا پڑھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پس اپنے اصحاب کی طرف منھ کیا اور فرمایا کہ ان تین تکبیرون کو اور اس دعا کو بعد ہر نماز واجب کے ترک نہ کرو جو شخص کہ بعد سلام نماز اسکو پڑھتا ہے تحقیق کہ وہ ادا کرتا ہے جو کچھ کہ اُسپر شکر حق تعالی نے تقویت اسلام اور اہل اسلام کے سبب سے واجب ہو اور مقباس المصابیح وجمال الصالحین اور مصباح کفعمی مین بھی اس دعا کو ذکر

دیتا ہے اور تعقیب جناب فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا ہی اسکی فضیلت مین بے انتہا حدیثین
وارد ہوئی ہین چنانچہ مقباس المصابیح مین حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ حکم کرتے ہین ہم اپنے اطفال کو
مزاولت تسبیح فاطمۂ زہرا علیہا السلام کا جیسا کہ حکم کرتے ہین ہم اُنکو نماز کے لیے پس اسکو ترک نہ کرو
جو شخص کہ اُسپر مداومت کرے بدبخت اور شقی نہین ہوتا ہی اور روایت معتبر مین وارد ہوا ہی کہ ذکر کثیر کہ
خدا قرآن مجید مین اُسکی طرف حکم فرماتا ہی وہ تسبیح حضرت فاطمۂ زہرا ہی اور جو کہ بعد ہر نماز کے اُسپر مداومت
کرے تو اُسنے خدا کو بہت یاد کیا اور آیۂ کریمہ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا پر عمل کیا اور بسند معتبر امام
محمد باقرؑ سے روایت ہی کہ جو شخص تسبیح فاطمۂ زہراؑ کی مزاولت کرے بعد اُسکے استغفار کرے تو
خدا اُسکو بخشدیتا ہے اور یہ تسبیح زبان سے سو مرتبہ ادا ہوتی ہے مگر
ترازوے عمل مین اُس کے لیے ہزار مرتبہ ہوتی ہے اور یہ
تسبیح خدا کو خوشنود کرتی ہے اور شیطان کو دور کرتی ہی اور بسند ہاے صحیح حضرت
صادقؑ سے منقول ہی کہ جو شخص تسبیح حضرت فاطمہؑ بعد ہر نماز کے پڑھے قبل اسکے کہ اپنے پاؤن
کو صورت نشست نماز سے پھیرے بخش دیا جاتا ہی اور بہشت اُسپر واجب ہوتی ہی اور حدیث
معتبر مین حضرت نے فرمایا کہ تسبیح فاطمۂ زہراؑ کو بعد ہر نماز کے پڑھنا بہتر ہے اُس سے کہ ہر روز ہزار
رکعت نماز پڑھے اور روایت معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہی کہ عبادت الٰہی نہین کیگئی
ہے ساتھ کسی چیز کے تحمید اور تعظیم سے کہ بہتر تسبیح فاطمہؑ سے ہو اور اگر اُس سے کوئی چیز بہتر ہوتی
تو حضرت رسولؐ اُسے حضرت فاطمہؑ کو عطا کرتے اور حدیثین فضیلت مین اسکی بہت وارد ہین یہ
کتاب گنجائش اُنکے ذکر کی نہین رکھتی اور کیفیت مین اُس تسبیح کی اشہر یہ ہی کہ چونتیس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پھر تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے اور بعض روایات مین سبحان اللہ پہلے
الحمد کے وارد ہوا ہی اور بعض علما نے اس طرح جمع کیا ہی کہ بعد نماز کے بطریق اول پڑھے اور سونے
کے وقت بطریق ثانی پڑھے اور بطریق اول کہ مشہور ہی مطلقاً اولی ہی اور سنت ہی کہ بعد تمام کرنے
تسبیح فاطمہؑ کے ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے چنانچہ حضرت صادقؑ سے روایت ہی کہ جو شخص بعد
نماز فریضہ تسبیح فاطمہؑ پڑھے اور بعد اُسکے ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو خدا اُسکو بخشدیتا
ہے اور بہتر ہے کہ تسبیح ... پڑھے اور یہ ... اذکار مین سنت ہے

اور ہمیشہ تسبیح تربت حضرت امام حسینؑ کو ہمراہ رکھنا مستحب ہی اور ہر بلا کے لیے حرز ہے اور
اور باعث ثواب بے انتہا کا ہی اور منقول ہی کہ ابتدا مین حضرت فاطمہؑ نے بالون کا ڈورا بٹا
تھا اور اُس مین گرہین دی تھین اور اُسپر تسبیح فرماتی تھین یہانتک کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب
شہید ہوے پس حضرت فاطمہؑ نے اُن شہید بزرگوار کی خاک تربت لی اور تسبیح بنائی اور اُسپر تسبیح
پڑھتی تھین اور جب سید الشہدا حسینؑ بن علیؑ شہید ہوے تو سنت ہوا کہ تربت سے اُن امام مظلومؑ
کی تسبیح بنائین اور اُسپر ذکر خدا کیا کرین اور حضرت صاحب الامرؑ سے روایت ہی کہ جو شخص تسبیح تربت
امام حسینؑ کو ہاتھ مین رکھتا ہو اور ذکر بھول جائے تو ثواب ذکر اُسکے لیے لکھا جاتا ہے اور حضرت
صادقؑ سے منقول ہی کہ تسبیح تربت امام حسینؑ بے اسکے کہ آدمی ذکر کرے بنفسہ خود ذکر و تسبیح خدا
بجالاتی ہی اور حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایک ذکر یا استغفار کہ تسبیح تربت امام حسینؑ پر کیا جائے وہ
ستر ذکر و استغفار کے برابر ہے اور اگر بلا ذکر اس تسبیح کو پھرا دے تو ہر دانہ پھرانے کے عوض مین
سات تسبیحین اُسکے لیے لکھی جاتی ہین اور دوسری روایت مین وارد ہی کہ اگر ذکر کے ساتھ پھرائے
تو ہر دانہ پر چالیس حسنہ اُسکے لیے لکھے جائینگے اور اگر ذکر بھول جائے اور پھرائے تو ہر دانہ کے
عوض مین بیس حسنہ اُسکے لیے لکھے جائینگے اور روایت مین وارد ہے کہ حوران بہشت جب کسی فرشتہ
کو دیکھتی ہین کہ زمین پر جاتا ہے تو اُس سے التماس کرتی ہین کہ تسبیح تربت امام حسینؑ ہمارے واسطے
لانا اور حدیث صحیح مین حضرت امام موسی کاظمؑ سے منقول ہی کہ مؤمن کو چاہیے کہ پانچ چیزون سے
خالی نہ ہو مسواک اور کنگھی اور جانماز اور تسبیح کہ اُس مین چونتیس دانہ ہون اور انگشتری عقیق
ہر چند تسبیح خام و پختہ دونو خوب ہین مگر کچی تسبیح بہتر ہے اور حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جو تسبیح
تربت حسینؑ پر ایک تسبیح پڑھے تو حق تعالی اُسکے لیے چارسو حسنہ تحریر فرماتا ہی اور چارسو گناہ
اُسکے محو کرتا ہے اور چارسو حاجتین اُسکی بر لاتا ہے اور اُسکے لیے چارسو درجہ بہشت مین
بلند کرتا ہے اور مستحب ہی کہ ڈورا اُسکا سبز ہو از انجملہ تسبیحات اربعہ ہین چنانچہ بسند صحیح عین الحیوٰۃ
حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہی کہ ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ
نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ لباس و ظروف سے اپنے پاس رکھتے ہو اگر اُسکے
تلے اوپر رکھو تو وہ آسمان تک پہونچینگے یا نہ سب نے عرض کیا یا رسول اللہ الیا نہین

... کل پر کر جز ا اُسکی زمین مین ہی اور
شاخین اُسکی آسمان مین ہین اصحاب نے عرض کی یارسول اللہ ارشاد کیجئے حضرت نے
فرمایا کہ ہر ایک تم مین سے جب نماز سے فارغ ہو تو تین مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنے سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے بدرستیکہ جڑ اُسکی زمین مین اور شاخین اُسکی
آسمان مین ہین اور مزاولت اُسکی آدمی کو جلنے سے اور ڈوبنے سے اور مکان کے نیچے دبنے کا اور
کنوین مین گرنے سے اور مرگ بد سے محفوظ رکھتی ہی اور یہ تسبیحات باقیات الصالحات مین سے ہین اور
کتاب مقباس المصابیح اور جنۃ الواقیہ اور تہذیب الاحکام مین بھی اس مضمون کو ذکر کیا ہے اور
بسند معتبر ثواب الاعمال وغیرہ مین حضرت ابی جعفرؑ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ جو کوئی تسبیحات اربعہ پڑھے تو حق تعالیٰ ہر تسبیح کے عوض مین اُسکے لیے درخت
بہشت مین لگاتا ہی کہ اُن مین جمیع انواع کے میوے پھلتے ہین اور پیغمبر خداؐ سے روایت ہی کہ شب
معراج مین نے فرشتون کو دیکھا کہ زمین بہشت پر عمارت بناتے ہین کہ اُس مین ایک خشت طلائی
ہی اور ایک نقرہ کی ہی اور بعض ہنگام مین اُسکے بنانے مین توقف کرتے ہین مین نے اُن سے اس کا
سبب پوچھا اُنھون نے کہا کہ جسوقت ہم کو خرچ ملتا ہی تو ہم اُسکے بنانے مین مشغول ہوتے ہین مین نے
استفسار کیا کہ خرچ کیا ہی اُنھون نے عرض کی کہ تسبیحات اربعہ کا پڑھنا جسوقت بندۂ خدا تسبیحات
اربعہ پڑھنے مین مشغول ہوتا ہے تو ہم عمارت بنانے مین مشغول ہوتے ہین والا ترک کرتے ہین اور
کتاب عدۃ الداعی مین بھی یہی مضمون لکھا ہے از آنجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہے کہ
جناب کلینی بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد نماز فریضہ قبل
اس سے کہ اپنے پانؤن کو پھیرے تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے تو خدا اُسکے گناہون کو بخشدیتا ہے
اگرچہ وہ گناہ زیادتی مین مانند کف دریا ہون اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور دوسری روایت مین
وارد ہوا ہے کہ جو شخص اس استغفار کو ہر روز پڑھے تو حق تعالیٰ چالیس گناہ کبیرہ اُسکے
بخشدیتا ہے اور مصباح کفعمی اور رجال الصالحین اور جنۃ الواقیہ اور عین الحیوۃ مین بھی
اس استغفار کو ذکر کیا ہے از آنجملہ کتاب مقباس المصابیح مین حضرت صادق علیہ السلام سے

روایت ہی کہ جو شخص بعد فراغ نماز قبل اسکے کہ زانوون کو اپنی جگہ سے حرکت دے
دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑھے تو حق تعالی چالیس ہزار گناہ اُسکے محو کرتا ہی اور چار کرور حسنہ
اسکے لیے تحریر فرماتا ہے اور مثل اسکے ہے کہ اُس شخص نے بارہ مرتبہ قرآن کو ختم کیا ہو اور حضرت
نے فرمایا کہ مین سو مرتبہ پڑھتا ہون اور تم کو دس مرتبہ کافی ہے وہ تہلیل یہ ہے اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ
صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اور فضیلت اس تہلیل کی بہت ہی وارد ہوئی ہی خصوصا تعقیب نماز صبح
اور شام مین اور وقت طلوع وغروب آفتاب از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی
کہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ اور شیخ طبرسیؒ اور کفعمی اور جمہور علما بسند معتبر حضرت امام موسی بن جعفرؑ
سے روایت کرتے ہین کہ منجملہ حقوق واجبہ ہمارے شیعون پر یہ امر ہی کہ بعد نماز فریضہ جب تک
یہ دعا پڑھ لین اُسوقت تک عنوان نشست تشہد کو نہ بدلین وہ دعا یہ ہی اَللّٰهُمَّ بِبِرِّكَ
الْقَدِيْمِ وَرَأْفَتِكَ بِبَرِيَّتِكَ اللَّطِيْفَةِ وَشَفَقَتِكَ بِصَنْعَتِكَ الْمُحْكَمَةِ وَقُدْرَتِكَ بِسِتْرِكَ الْجَمِيْلِ وَعِلْمِكَ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَحْيِ قُلُوْبَنَا بِذِكْرِكَ وَاجْعَلْ ذُنُوْبَنَا مَغْفُوْرَةً وَّعُيُوْبَنَا
مَسْتُوْرَةً وَّفَرَائِضَنَا مَشْكُوْرَةً وَّنَوَافِلَنَا مَبْرُوْرَةً وَّقُلُوْبَنَا بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً
وَّنُفُوْسَنَا بِطَاعَتِكَ مَسْرُوْرَةً وَّعُقُوْلَنَا عَلٰى تَوْحِيْدِكَ مَجْبُوْرَةً وَّاَرْوَاحَنَا عَلٰى
دِيْنِكَ مَفْطُوْرَةً وَّجَوَارِحَنَا عَلٰى خِدْمَتِكَ مَقْهُوْرَةً وَّاَسْمَآئَنَا فِيْ خَوَاصِّكَ
مَشْهُوْرَةً وَّحَوَآئِجَنَا لَدَيْكَ مَيْسُوْرَةً وَّاَرْزَاقَنَا مِنْ خَزَآئِنِكَ مَدْرُوْرَةً اَنْتَ
اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَقَدْ فَازَ مَنْ وَّالَاكَ وَسَعِدَ مَنْ نَّاجَاكَ وَعَزَّ مَنْ
نَادَاكَ وَظَفِرَ مَنْ رَّجَاكَ وَغَنِمَ مَنْ قَصَدَكَ وَرَبِحَ مَنْ تَاجَرَكَ از انجملہ کتاب
مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ جب نماز سے فارغ ہو تو سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ وَارْزُقْنِي الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِيْ
الْحُوْرَ الْعِيْنَ اور حدیث معتبرہ مین حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہی بندہ کو چاہیے کہ نماز سے
فارغ نہ ہو مگر یہ کہ حق تعالی سے بہشت کا سوال کرے اور خدا کی جناب مین آتش جہنم
سے پناہ مانگے اور عرض کرے کہ حق تعالی اُس سے حور العین کو تزویج فرمائے

اور حضرت نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ چار چیزین ہین کہ حق تعالی نے سخن خلائق سننے کی فضیلت
اُنکو عطا کی ہے ایک اُن مین سے حضرت رسولؐ ہین اور دوسری بہشت تیسری دوزخ چوتھی
حور العین پس جوقت بندہ نماز سے فارغ ہو تو چاہیے کہ حضرت رسالت پناہ پر صلوات بھیجے اور
خدا سے بہشت کا سوال کرے اور آتش جہنم سے پناہ مانگے اور خدا سے حور العین طلب کرے
اس لیے کہ جو شخص حضرت پر صلوات بھیجتا ہی آنحضرتؐ اُسکو سنتے ہین اور دعا اُسکی مستجاب
ہوتی ہے اور جو کہ بہشت کو خدا سے طلب کرتا ہے تو بہشت کہتی ہی کہ پروردگار اپنے بندی کو
عطا کر جو کچھ کہ اسنے سوال کیا ہے اور جو شخص خدا سے امان جہنم کا طالب ہوتا ہی تو جہنم
کہتا ہی پروردگار اپنے بندے کو امان دے اُس چیز سے کہ جس سے اسنے امان طلب کی
اور جو کہ خدا سے حور العین کا سوال کرتا ہی تو حورین کہتی ہین پروردگار عطا کر اپنے بندی کو جو کچھ
تجھ سے اسنے طلب کیا ہی اور بسند صحیح حضرت صادقؑ سے قریب اس مضمون کے دوسری روایت
مین بھی وارد ہوا ہی اور آخر مین اُسکے مذکور ہی کہ جو بندہ جانماز سے اُٹھے اور خدا سے بہشت اور
حور العین اور خلاصی جہنم کا سوال نہ کرے تو حوران بہشت کہتی ہین کہ یہ بندہ ہمارا طالب
نہین ہی اور بہشت کہتا ہی کہ یہ بندہ میری طرف رغبت نہین رکھتا اور جہنم کہتا ہی کہ یہ بندہ میری شدت
عذاب کو نہین جانتا اور حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ حضرت رسول خداؐ پر سلام یا صلوات بھیجتا ہے
البتہ وہ ہدیہ اُسکا حضرت تک پہونچتا ہی اور حضرت اُس سلام اور صلوات کو سنتے ہین بسند صحیح حضرت صادقؑ
سے منقول ہی کہ فراموش نہ کرو دو چیزون کو کہ تمھارے اوپر واجب ہوئی ہین پہلے یہ کہ بہشت کو طلب کرو دوسرے
یہ کہ خلاصی جہنم کیلیے دعا کرو اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ اگر ایک حور بہشت کی
اہل دنیا پر نظر کرے اور ایک گیسو اپنا اُنکو دکھائے تو ہر آئینہ سب اہل دنیا اُسکے مفتون اور
عاشق ہو جائین اور جو شخص نماز سے فارغ ہو کر حور العین کو خدا سے طلب نہین کرتا تو حورین کہتی ہین
کہ یہ بندہ ہماری طرف سے کسی قدر بے رغبت ہی اور تفسیر حضرت امام عسکریؑ مین مذکور ہی کہ حضرت رسولؐ
نے فرمایا کہ شب معراج قصر ہای بہشت مجھ کو دکھلائے گئے مین نے دیکھا کہ وہ قصر سونے اور چاندی کی اینٹون
سے بنائے گئے ہین اور بجائے گچ اُنمین مشک و عنبر صرف ہوا ہی لیکن بعض کنگرے بلند ہین اور بعض بلند

وہ اُس جماعت کے قصر ہین کہ جو نماز کے بعد آپ پر اور آپکی آل پر صلوات نہین بھیجتے از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین کلینی اور ابن بابویہ وغیرہ سے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ شیبہ ہذلی خدمت مین حضرت حضرت رسالت پناہؐ کی حاضر ہوا اور اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین پیر ہوگیا ہو قبل ازین مجھے جن اعمال کی عادت تھی مثل نماز و روزہ اور حج و جہاد اب میری قوت وفا نہین کرتی کہ مین اُن اعمال کو بجالاؤن لہذا مجھ کو وہ کلام تعلیم فرمایئے کہ خدا مجھے بسبب اُسکے نفع بخشے اور وہ مجھ پر سبک اور آسان ہو حضرت نے فرمایا کہ پھر کہہ اُسنے تین مرتبہ اس سخن کو بیان کیا حضرت نے فرمایا کوئی درخت اور کوئی سنگریزہ تیری گرد و پیش باقی نہین رہا مگر یہ کہ تجھ پر ترحم کرکے تیرے لیے اُسنے گریہ کیا پس جسوقت تو نماز صبح سے فارغ ہو تو دس مرتبہ یہ دعا پڑھ **مولف** نے اس دعا کو یہان ترک کیا انشاءاللہ تعقیب صبح مین بیان ہوگی پھر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ خدا تجھ کو اس دعا کی برکت سے کوری اور دیوانگی اور خورہ اور پیسی اور پریشانی اور خرف ہونے سے محفوظ رکھیگا شیبہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ تو میری دنیا کیلیے ہو میری آخرت کیلیے بھی کوئی چیز فرمائے حضرت نے فرمایا کہ بعد ہر نماز کے یہ دعا پڑھا کر اَللّٰھُمَّ اھْدِنِی مِنْ عِنْدِكَ وَ اَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَ اَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو بعد ہر نماز کے پڑھے اور مرنے کے وقت تک عمداً ترک نہ کرے تو جسوقت صحراے محشر مین آئیگا آٹھون دروازے بہشت کے اُسکے لیے کھولے جائینگے اور در تہذیب الاحکام اور مصباح کفعمی مین منقول ہے کہ شیخ مفیدؒ کتاب مجالس مین محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک روز حضرت امیرالمومنینؑ گرد خانہ کعبہ طواف کرتے تھے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ ہاتھ سے پردہ کعبہ تھامے ہوے یہ دعا پڑھتا ہی جناب امیرالمومنینؑ نے ارشاد فرمایا کہ تیری یہی دعا ہے اُسنے عرض کی ہان کیا آپ نے میری دعا کو سماعت فرمایا حضرت نے ارشاد کیا کہ ہان مین نے سنا بعد اسکے اُس شخص نے کہا بخدا جو مومن کہ بعد ہر نماز کے اس دعا کو پڑھے تو حق تعالے اسکے گناہون کو بخشدیتا ہی ہر چند بعدد ستارہ ہاے آسمان اور قطرہ ہاے باران اور ریگ زمین اور ذرہ ہاے خاک ہون پس حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ مین اس دعا کو جانتا ہون اور حق

دافع العطایا اور کریم ہو اس شخص نے عرض کی یا امیر المومنین آپ ہر دانا سے دانا ترین آپ نے سچ فرمایا اور وہ شخص حضرت خضرؑ تھے دعا یہ ہو یَا مَنْ لَا یَشْغَلُهٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ یَا مَنْ لَا یُغْلِطُهُ السَّائِلُوْنَ یَا مَنْ لَا یُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ اَذِقْنِیْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ **ازانجملہ** کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہو کہ سید ابن طاوس بسند معتبر جمیل بن دراج سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص خدمت حضرت امام جعفر صادقؑ مین آیا اور اُسنے عرض کیا کہ اے مولا میرے سن میرا زیادہ ہوگیا ہو اور عزیز میرے مر گیے ہین اور مین کوئی مونس نہین رکھتا ڈرتا ہون مین بھی نہ مر جاؤن حضرت نے فرمایا کہ برادران مومنین صالحین اُنس کیلیے اقارب سے بہتر ہین اگر تو اپنی اور اپنے عزیزون اور دوستون کی درازی عمر چاہتا ہو تو اس دعا کو بعد ہر نماز کے پڑھ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ رَسُوْلَكَ الصَّادِقَ الْمُصَدَّقَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ قَالَ اِنَّكَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ کَتَرَدُّدِیْ فِیْ قَبْضِ رُوْحِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَائَتَهٗ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ لِاَوْلِیَائِكَ الْفَرَجَ وَالْعَافِیَةَ وَالنَّصْرَ وَلَا تَسُؤْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَلَا فِیْ اَحَدٍ مِنْ اَحِبَّتِیْ اور اگر منظور ہو تو ہر ایک کا اپنے دوستون مین سے نام لے وَلَا فِیْ فُلَانٍ وَلَا فِیْ فُلَانٍ راوی کہتا ہو کہ مین نے جب اس دعا پر مداومت کی تو اسقدر میری عمر دراز ہوئی کہ مین اپنی زندگی سے ملول ہو گیا اور یہ دعا نہایت معتبر ہو **ازانجملہ** کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہو کہ شیخ طوسی بسند معتبر محمد بن سلیمان دیلمی سے روایت کرتے ہین کہ مین نے حضرت صادقؑ کی خدمت مین عرض کی کہ آپ کے شیعہ کہتے ہین کہ ایمان کی دو قسمین ہین ایک تو یہ کہ مستقر و ثابت ہو اور دوسری یہ کہ امانت سونپا گیا ہو اور زائل ہو جاتا ہو لہذا مجھ کو ایسی دعا تعلیم فرمایئے کہ جسوقت مین اُس دعا کو پڑھون تو ایمان میرا کامل ہو جائے اور زائل نہ ہو حضرت نے فرمایا کہ بعد ہر نماز واجب کے یہ دعا پڑھا کر رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نَبِیًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِالْقُرْاٰنِ کِتَابًا وَّبِالْکَعْبَةِ قِبْلَةً وَّبِعَلِیٍّ وَّلِیًّا وَّاِمَامًا وَّبِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ رَضِیْتُ بِهِمَا اَئِمَّةً فَارْضِنِیْ لَهُمَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور تہذیب
الاحکام مین بھی اس دعا کو ذکر کیا ہر **ازا انجملہ** کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہر کہ کفعمی روایت
کرتے ہین کہ رسالتؐ پناہ نے شب معراج ایک فرشتہ کو دیکھا کہ ہزار ہزار سر رکھتا تھا اور ہر ایک
سر مین ہزار ہزار چہرے رکھتا تھا اور ہر ایک چہرہ مین ہزار ہزار مُنھ رکھتا تھا اور ہر ایک مُنھ مین
ہزار ہزار زبانین رکھتا تھا اور ہر ایک زبان مین ہزار ہزار لغت رکھتا تھا ایکدن اُسنے خدا سے
سوال کیا کہ آیا کوئی تیرا بندہ ہر کہ اُسکی عبادت مثل میری عبادت کے ہو حق تعالیٰ نے اُسپر
وحی نازل فرمائی کہ زمین پر میرا ایک بندہ ہر کہ عبادت اُسکی تجھ سے زیادہ تر اور تسبیح اُسکی
تجھ سے بیشتر ہر فرشتہ نے حق تعالیٰ سے رخصت طلب کی کہ اُسکی زیارت کیلیے جائے جب رخصت پائی
تو زمین پر آیا کوئی عبادت اُسکی نہ دیکھی مگر یہ کہ بعد ہر نماز یہ تسبیح پڑھتا تھا سُبْحَانَ اللّٰهِ كُلَّمَا
سَبَّحَ اللّٰهَ شَیْءٌ وَكَمَا یُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ یُسَبَّحَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا یَنْبَغِیْ لِكَرَمِ وَجْهِهٖ
وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا حَمِدَ اللّٰهَ شَیْءٌ وَكَمَا یُحِبُّ اَنْ یُحْمَدَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَ
كَمَا یَنْبَغِیْ لِكَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كُلَّمَا هَلَّلَ اللّٰهَ شَیْءٌ وَكَمَا یُحِبُّ
اللّٰهُ اَنْ یُهَلَّلَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا یَنْبَغِیْ لِكَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
كُلَّمَا كَبَّرَ اللّٰهَ شَیْءٌ وَكَمَا یُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ یُكَبَّرَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا یَنْبَغِیْ لِكَرَمِ وَجْهِهٖ
وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی عَدَدِ كُلِّ نِعْمَةٍ
اَنْعَمَ بِهَا عَلَیَّ وَعَلٰی كُلِّ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهٖ مِمَّنْ كَانَ اَوْ یَكُوْنُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا اَرْجُوْا وَمِنْ خَیْرِ
مَا لَا اَرْجُوْا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَا اَحْذَرُ **ازا انجملہ** کتاب
مقباس المصابیح مین لکھا ہر کہ کلینی بسند حسن حضرت جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد ہر نماز فریضہ
کے تین مرتبہ یَا مَنْ یَّفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ اَحَدٌ غَیْرُهٗ کہے جو حاجت طلب کریگا دیا جائیگا
**ازا انجملہ** کتاب مقباس المصابیح مین حضرت صادقؑ سے مروی ہر کہ جب حقتعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ان آیات
کو زمین پر لائین تو یہ آیات عرش الٰہی سے متعلق ہو گئے اور اُنھون نے عرض کی کہ اے پروردگار تو ہمکو

عزت وجلال کی قسم کھاتا ہون کہ آل محمدؐ اور اُنکے شیعونسے کوئی شخص تمہاری تلاوت نہ کریگا مگر یہ کہ مین اپنی رحمتہای پوشیدہ سے اُسکی طرف ستر مرتبہ نظر رحمت کرونگا اور ہر ایک نظر مین ستر حاجتین اُسکی برلاؤنگا اور توبہ اُسکی قبول کرونگا ہرچند گناہ اُسکے عظیم ہون اور جو شخص ان آیات کو بعد ہر نماز کے پڑہے تو مین اُسکو حظیرۂ قدس مین مقیم کرونگا ہرچند کسی ہی قسم کا گناہ رکھتا ہو اور اگر ایسا نہ کرونگا تو ہر روز اُسکی طرف اپنی رحمت خاص سے دیکھونگا اور اگر ایسا نہ کرونگا تو اُسکی ستر حاجتین برلاؤنگا کہ ادنی اُن حاجتون مین سے عفو سیئات ہے اور اگر یہ بھی کرونگا تو اُسکو دشمن کے شر سے اپنی پناہ مین رکھونگا اور اُسکے دشمنونکے مقابلہ مین اُسکی مدد کرونگا اور بہشت مین داخل ہونے سے بجز موت کے کوئی شے اُسکی مانع نہوگی

وہ آیات یہ ہین سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آیۃ الکرسی یہ ہے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓؤُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ آیہ شہادت شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ آیہ ملک قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ اور بسند معتبر حضرت موسیٰ بن جعفرؑ سے منقول ہے کہ جو شخص آیۃ الکرسی کو ہر نماز فریضہ کے بعد پڑہے تو اُسکو کسی گزندے ضرر نہین پہونچتا ... نے ارشاد فرمایا کہ تم سب کو چاہیے کہ

بعد ہر نماز فریضہ کے تلاوت آیۃ الکرسی کرو بتحقیق کہ آیۃ الکرسی کی مزاولت و محافظت نہین
کرتا مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور حضرت رسالت پناہؐ سے منقول ہو کہ جو شخص بعد ہر نماز کے
آیۃ الکرسی پڑھے تو نماز اُسکی مقبول ہوتی ہو اور وہ امان خدا مین رہتا ہو اور خدا اُسکو بلاؤن سے
اور گناہون سے محفوظ رکھتا ہو از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہو کفعمی حضرت رسالت پناہؐ
سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے حضرت سے شکایت بیماری اور تنگدستی کی حضرت نے فرمایا کہ
بعد ہر نماز فریضہ کے یہ دعا پڑھا کر تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ
وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا منقول ہو کہ حضرت نے فرمایا کوئی شدت مجھ پر وارد نہین ہوئی مگر یہ کہ جبرئیل میرے
لیے متمثل ہوے اور اُنھون نے کہا کہ یہ دعا پڑھو اور بکثرت احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہو کہ
وسواس سینہ اور قرض اور پریشانی اور بیماری کیلیے مکرر اس دعا کو پڑھنا چاہیے اور بعض
روایات مین پہلے اس دعا کے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ بھی منقول ہو از انجملہ کتاب
مقباس المصابیح مین لکھا ہو کہ شیخ طوسی اور کلینی بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کرتے
ہین کہ حضرت بعد ہر نماز فریضہ کے چار مرد اور چار عورتون پر لعنت کرتے تھے اور انکے نام
لیتے تھے اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانَةً وَفُلَانَةً وَفُلَانَةً
وَفُلَانَةً **مؤلف** کہتا ہو کہ نام اُن مردون اور عورتون کے مثل شیطان کے مشہور
ہین احتیاج تصریح کی نہین ہو شیخ طوسیؒ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کرتے ہین کہ نماز سے نہ اُٹھو
یہان تک کہ بنی امیہ پر لعنت کر دلیں چاہیے کہ بعد نماز اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي أُمَيَّةَ کہے از انجملہ
کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہو کہ شیخ طوسی اور کفعمی اور علامہ حلی وغیرہ رحمہم اللہ اپنی سندون سے
حضرت رسالت پناہؐ سے روایت کرتے ہین کہ حق تعالیٰ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر وحی نازل فرمائی کہ اے محمدؐ جو شخص تمھاری امت مین سے چاہے کہ مین اُسکی نمازہاے فریضہ اور
نافلہ قبول کر دون تو اُسے چاہیے کہ بعد ہر نماز فریضہ اور نافلہ کے یہ دعا پڑھے يَا شَارِعَ الْمِلَّةِ
الدِّينِ الْقَيِّمِ دِينًا رَاضِيًا بِهِ مِنْهُمْ لِنَفْسِهِ وَيَا خَالِقَ مَنْ سَوَّى الْخَلِيقَةَ وَيَا خَالِقَ

رسلوا الی من دونهم ویا مجاری اهل الدین بما عملوا فی الدین اجعلنی بحق
اسمک الذی کل شیء من الخیرات منسوب الیه من اهل دینک المؤثرین بالزامهم
حقه وتفریغک قلوبهم للرغبة فی اداء حقک فیدالیک لا تجعل بحق اسمک الذی
فیه تفصیل الامور کلها شیئا سوی دینک عندی ابین فضلا ولا الی اشد تحببا
ولا بی لاصقا ولا انا الیه منقطعا واغلب بالی وهوای وسریرتی وعلانیتی
واشفع بنا صیتی کل ما تراه لک منی رضا من طاعتک فی الدین **از انجملہ** کتاب
مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ ابن بابویہ اور شیخ طوسی احمد کفعمی وغیرہ حضرت امیر المومنینؑ سی
روایت کرتے ہین کہ جو شخص چاہی کہ اُسے موافق اُس پیمال کے کہ وافی ترین پیمانون کاہی اجر و
ثواب عطا کیا جائے تو بعد تعقیب نماز کے سُبحان ربک رب العزة عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین کہے کتاب مقباس مین بسند صحیح حضرت
امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ اقل وہ چیز کہ بعد نماز فریضہ مجزی ہی وہ یہ دعا ہی اللھم انی
اسئلک من کل خیر احاط بہ علمک واعوذ بک من کل شر احاط بہ علمک
اللھم انی اسئلک عافیتک فی اموری کلھا واعوذ بک من خزی الدنیا
وعذاب الاخرة **از انجملہ** بسند معتبر منقول ہی کہ محمد بن ابراہیم نے خدمت امام موسی کاظمؑ
مین عریضہ لکھا کہ مین چاہتا ہون کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائے تاکہ مین بعد ہر نماز کے
پڑھون اور حق تعالی بہ سبب اُسکے خیر دنیا و آخرت میرے لیے جمع کرے حضرت نے
جواب مین لکھا اعوذ بوجھک الکریم وعزتک التی لا ترام وقدرتک التی لا
یمتنع منھا شیء من شر الدنیا والاخرة ومن شر الاوجاع کلھا پڑھا کر از انجملہ
ابن بابویہ اور شیخ طوسی وغیرہ نے بسند ہاے معتبر حضرت صاحب الامرؑ سے روایت کی ہی کہ
حضرت امیر المومنینؑ بعد ہر نماز فریضہ یہ دعا پڑھتے تھے اللھم الیک رفعت الاصوات
ولک عنت الوجوہ ولک خضعت الرقاب والیک التحاکم فی الاعمال یا خیر من
سئل ویا خیر من اعطی یا صادق یا بار یا من لا یخلف المیعاد یا من امر بالدعاء

سَیَدْخُلُوْنَ جَہَنَّمَ دَاخِرِیْنَ یَامَنْ قَالَ وَاِذَا سَئَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ وَیَامَنْ قَالَ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ ھَا اَنَا ذَا بَیْنَ یَدَیْکَ الْمُسْرِفُ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَنْتَ الْقَائِلُ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ **ازانجملہ** کلینی اور ابن بابویہ وغیرہ نے بسند ہاے صحیح حضرت صادقؑ سے روایت کی ہو کہ جبرئیلؑ حضرت یوسفؑ پاس قیدخانہ مین آئے اور اُنھون نے کہا کہ بعد ہر نماز کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ فَرَجًا وَارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ پڑھا کرو **ازانجملہ** ابن بابویہؒ نے فرمایا ہو کہ جب تسبیح فاطمہؑ سے فارغ ہو تو اس دعا کو پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَلَکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَعُوْدُ السَّلَامُ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّۃِ الْھَادِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَمَلَائِکَتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ بَاقِرِ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِنِ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرِنِ الْکَاظِمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضَا اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّنِ الْجَوَادِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِنِ الْھَادِیْ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّنِ الزَّکِیِّ الْعَسْکَرِیِّ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُجَّۃِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَائِمِ الْمَھْدِیِّ پس جو حاجت رکھتا ہو خدا سے طلب کرے **ازانجملہ** کلینی نے بسند معتبر حضرت امیرالمومنینؑ سے روایت کی ہو کہ جب نماز سے فارغ ہو تو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ عَافِیَۃٍ وَّبَلَاءٍ وَّاجْعَلْنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ مَثْوًی وَّمُنْقَلَبٍ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَایَ مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتِي مَمَاتَهُمْ وَاجْعَلْنِي مَعَهُمْ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا
وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کلینی اور دیگر علمانے بسند معتبر حضرت
صادقؑ سے روایت کی ہو کہ جو شخص بعد نماز فریضہ یہ دعا پڑھے تو جبرئیلؑ کے پرون مین کر ایک
اُسکو گھیر لیتا ہو اور مال اُسکا اور جان اُسکی اور اہل اُسکے ہر بلاے محفوظ رہتی ہین اَسْتَوْدِعُ
اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الْجَلِيْلَ نَفْسِي وَاَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَمَنْ يَعْنِيْنِي اَمْرُهٗ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ
الْمَرْهُوْبَ الْمَخُوْفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهٖ كُلُّ شَيْءٍ نَفْسِي وَاَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَمَنْ
يَعْنِيْنِي اَمْرُهٗ شیخ مفید علیہ الرحمہ نے مقنع مین ہر نماز کی تعقیب مین اس دعا کو لکھا ہو اَللّٰهُمَّ
اَنْفَعْنَا بِالْعِلْمِ وَزَيِّنَّا بِالْحِلْمِ وَجَمِّلْنَا بِالْعَافِيَةِ وَكَرِّمْنَا بِالتَّقْوٰى اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي
نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ کلینی نے اور علاوہ اُنکے اور علمانے بسند معتبر
امام محمد تقیؑ سے روایت کی ہو کہ اس دعا کو بعد ہر نماز فریضہ کے پڑھے کہ جان اُسکی اور گھر
اُسکا اور مال اُسکا اور فرزند اُسکے ہر بلاے محفوظ رہینگے اور عامہ نے اس دعا کو اپنی سندون
سے حضرت رسولؐ سے بھی روایت کیا ہو دعا یہ ہو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا
اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَاِسْرَافِي عَلٰى نَفْسِي وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ
وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَبِقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ مَا
عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِي فَاَحْيِنِي وَتَوَفَّنِي اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ
خَشْيَتَكَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى
وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ
بَعْدَ الْمَوْتِ وَشَوْقًا اِلٰى لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا
بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ الرَّشَادِ وَالثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَ
حُسْنَ عَافِيَتِكَ وَاَدَاءَ حَقِّكَ وَاَسْئَلُكَ يَا رَبِّ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْتَغْفِرُكَ
لِمَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ
وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ از انجملہ ابن طاؤسؒ نے بسند صحیح حضرت صادقؑ سے روایت

کی ہو کہ جو شخص تسبیح فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا پڑھے اور بعد اُسکے یہ دعا پڑھے تو حقتعالیٰ
تمام گناہ اُسکے بخشدیتا ہو اور جسوقت یہ دعا پڑھیگا ایک سال تک تنگدستی اور دیوانگی اور
جذام اور برص اور موت بد اور ہر بلا سے کہ جو آسمان سے زمین پر نازل ہوتی ہو محفوظ
رہیگا اور بسبب اس دعا کے اُسکے لیے تا روز قیامت گواہی اخلاص مع ثواب اخلاص
لکھی جائیگی اور ثواب اخلاص بہشت ہو راوی نے عرض کی کہ یہ ثواب اُس شخص کیلئے ہو کہ
جو برس دن تک ہر روز اس دعا کو پڑھا کرے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بلکہ تمام سال میں اگر
ایک مرتبہ بھی پڑھے تو اُسکے لیے یہی ثواب ہو دعا یہ ہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ
يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا لَبَّيْكَ رَبَّنَا
لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَهْلِبَيْتِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى ذُرِّيَّةِ
مُحَمَّدٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ التَّسْلِيْمَ
لَهُمْ وَالْاِئْتِمَامَ بِهِمْ وَالتَّصْدِيْقَ لَهُمْ رَبَّنَا اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ الرَّسُوْلِ
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صُبَّ الرِّزْقَ عَلَيْنَا صَبًّا صَبًّا بِلَاغًا لِلْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا
مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَّلَا نَكَدٍ وَّلَا مَنٍّ مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ اِلَّا سَعَةً مِّنْ رِّزْقِكَ وَطَيِّبًا
مِنْ وُّسْعِكَ مِنْ يَّدِكَ الْمَلْاٰئِ عَفَافًا لَا مِنْ اَيْدِيْ لِئَامِ خَلْقِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ النُّوْرَ فِيْ بَصَرِيْ وَالْبَصِيْرَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَالْيَقِيْنَ فِيْ قَلْبِيْ وَالْاِخْلَاصَ
فِيْ عَمَلِيْ وَالسَّعَةَ فِيْ رِزْقِيْ وَذِكْرَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ عَلٰى لِسَانِيْ وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا
مَا اَبْقَيْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِّيْ حَيْثُ نَهَيْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ
اِذَا تَوَفَّيْتَنِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ **ازانجملہ** بسند صحیح قرب الاسناد اور دیگر کتب
معتبرہ سے روایت کی ہو کہ بزنطی نے حضرت امام رضا سے عرض کی کہ حضرت رسالتپناہ
پر بعد ہر نماز کے کس طرح سلام کرنا چاہیے حضرت نے فرمایا اسطرح کہے اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ
عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ
سَبِيْلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهٗ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى
نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ **ازانجملہ** ابن بابویہ اور شیخ طوسی وغیرہ نے بسند ہاے معتبر حضرت
امیرالمومنینؑ سے روایت کی ہے کہ جو شخص چاہے کہ دنیاے اُس حالت مین انتقال کرے کہ اپنے گناہون
سے مثل زر بیغش پاک ہو اور اُس شخص سے قیامت مین کسی مظلمہ کی پرسش نہ کی جاے تو بعد ہر نماز
فریضہ کے بارہ مرتبہ سورہ قل ہو اللہ کی تلاوت کرے اور ہاتھون کو آسمان کیطرف
کھولکر یہ دعا پڑھے بعد اسکے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک راز ہے کہ مجھے رسولخداؐ نے
تعلیم فرمایا اور حکم کیا کہ مین حسنؑ اور حسینؑ کو تعلیم کرون دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ الطَّاهِرِ الطُّهْرِ الْمُبَارَكِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ
وَسُلْطَانِكَ الْقَدِيْمِ يَا وَاهِبَ الْعَطَايَا يَا مُطْلِقَ الْاُسَارٰى يَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ
اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُعْتِقَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنَ
الدُّنْيَا سَالِمًا وَّتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ اٰمِنًا وَاَنْ تَجْعَلَ دُعَائِيْ اَوَّلَهٗ فَلَاحًا وَاَوْسَطَهٗ
نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ صَلَاحًا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ **ازانجملہ** دعاے حضرت امام حسینؑ
ہے چنانچہ رسالہ رجعت وغیرہ مین جناب رسالت پناہؐ سے منقول ہے کہ جب نماز سے فارغ ہو
درانحالیکہ بیٹھا ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ وَمَعَاقِدِ عَرْشِكَ
وَسُكَّانِ سَمٰوَاتِكَ وَاَرْضِكَ وَاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لِيْ فَقَدْ رَهِقَنِيْ
مِنْ اَمْرِيْ عُسْرٌ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ
عُسْرِيْ يُسْرًا جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے خدا اُسکے امور آسان کرتا ہے اور سینہ اُسکا علم و
معرفت سے کھولدیتا ہے اور اُسکو وقت مرگ شہادت کلمہ توحید تلقین کرتا ہے اور سوا اسکے
اور فضائل بھی اس دعا کے منقول ہین اور مصباح کفعمی مین حضرت امیرؑ سے مروی ہے کہ بعد
ہر نماز کے یہ دعا پڑھے اِلٰهِيْ هٰذِهٖ صَلٰوتِيْ صَلَّيْتُهَا لَا لِحَاجَةٍ مِّنْكَ اِلَيْهَا وَلَا

كَانَ فِيهَا خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ فِي رُكُوعِهَا اَوْ سُجُودِهَا فَلَا تُؤَاخِذْنِي وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ بِالْقَبُولِ وَالْغُفْرَانِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ مفتاح الفلاح مین از جملہ تعقیبات نماز یہ دعا مذکور ہے کہ مطالب عالیہ پر مشتمل ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِي النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِي اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا لَاحَ الْجَدِيْدَانِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا اطَّرَدَ الْخَافِقَانِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا حَدَى الْحَادِيَانِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا عَسْعَسَ لَيْلٌ وَمَا ادْلَهَمَّ ظَلَامٌ وَمَا تَنَفَّسَ صُبْحٌ وَمَا اَضَاءَ فَجْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ خَطِيْبَ وَفْدِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَيْكَ وَالْمَكْسُوَّ حُلَلَ الْاَمَانِ اِذَا وَقَفَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَالنَّاطِقَ اِذَا خَرِسَتِ الْاَلْسُنُ بِالثَّنَاءِ عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اَعْلِ مَنْزِلَتَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ وَاَظْهِرْ حُجَّتَهٗ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَاَسْئَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِيْ فِيْ صَلٰوتِيْ وَدُعَائِيْ بَرَكَةً تُطَهِّرُ بِهَا قَلْبِيْ وَتُؤْمِنُ بِهَا رَوْعِيْ وَتَكْشِفُ بِهَا كَرْبِيْ وَتَغْفِرُ بِهَا ذَنْبِيْ وَتُصْلِحُ بِهَا اَمْرِيْ وَتُغْنِيْ بِهَا فَقْرِيْ وَتُذْهِبُ بِهَا ضُرِّيْ وَتُفَرِّجُ بِهَا هَمِّيْ وَتُسَلِّيْ بِهَا غَمِّيْ وَتَشْفِيْ بِهَا سُقْمِيْ وَتُؤْمِنُ بِهَا خَوْفِيْ وَتَجْلُوْ بِهَا حُزْنِيْ وَتَقْضِيْ بِهَا دَيْنِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِيْ وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِيْ وَاجْعَلْ مَا عِنْدَكَ خَيْرًا لِيْ اور کتاب مذکور مین مسطور ہے کہ یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِهَمٍّ لَا يُفَرِّجُهٗ غَيْرُكَ وَلِرَحْمَةٍ لَا تُنَالُ اِلَّا بِكَ وَلِحَاجَةٍ لَا يَقْضِيْهَا اِلَّا اَنْتَ يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ لَمَّا كَانَ مِنْ شَاْنِكَ مَا اَرَدْتَنِيْ بِهٖ مِنْ ذِكْرِكَ وَاَلْهَمْتَنِيْهِ مِنْ شُكْرِكَ وَدُعَائِكَ فَلْتَكُنْ مِنْ شَاْنِكَ الْاِجَابَةُ لِيْ فِيْمَا دَعَوْتُكَ وَالنَّجَاةُ مِمَّا فَزِعْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ فَاِنْ لَمْ اَكُنْ اَهْلًا اَنْ اَبْلُغَ رَحْمَتَكَ فَاِنَّ رَحْمَتَكَ اَهْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِيْ وَتَسَعَنِيْ لِاَنَّهَا وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَاَنَا شَيْءٌ فَلْتَسَعْنِيْ رَحْمَتُكَ يَا مَوْلَايَ اور کافی مین مذکور ہے کہ بعد نماز واجب کے

یہ دعا پڑھے تا جان و مال و اولاد اسکی ہر بلاسی محفوظ رہی اُجِیرُ نَفْسِی وَمَالِی وَاَهْلِی
وَدَارِی وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّی بِاللهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ
یَکُنْ لَهُ کُفُوًا اَحَدٌ وَاُجِیرُ نَفْسِی وَمَالِی وَاَهْلِی وَدَارِی وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّی بِرَبِّ الْفَلَقِ
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ
حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَاُجِیرُ نَفْسِی وَمَالِی وَاَهْلِی وَدَارِی وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّی بِرَبِّ
النَّاسِ مَلِکِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِی یُوَسْوِسُ
فِی صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ وَاُجِیرُ نَفْسِی وَمَالِی وَاَهْلِی وَدَارِی
وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّی بِاللهِ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّومُ لَا تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا
نَوْمٌ لَهُ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِی یَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهِ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیطُونَ بِشَیْءٍ مِنْ عِلْمِهِ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیمُ لَا اِکْرَاهَ فِی الدِّینِ
قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَکْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَیُؤْمِنْ بِاللهِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللهُ سَمِیعٌ عَلِیمٌ اَللهُ وَلِیُّ الَّذِینَ اٰمَنُوا یُخْرِجُهُمْ
مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّورِ وَالَّذِینَ کَفَرُوا اَوْلِیَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ یُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ
اِلَی الظُّلُمَاتِ اُولٰئِکَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِیهَا خَالِدُونَ اور منجملہ تعقیبات دعاء حافظہ
و دعاء اداے دین ہی کہ ادعیۂ دفع نسیان و باب ادعیۂ اداے دین مین مذکور ہونگی اور
تعقیبات مین زیارت صاحب الزمان ؑ بھی ہی کہ باب زیارت مین انشاء اللہ تعالی بیان ہوگی

**فصل دوسری** بیان ادعیۂ تعقیب نماز ظہر مین **ازانجملہ** کتاب مقباس المصابیح مین
مذکور ہی کہ ابن ادریس بسند صحیح حضرت صادق ؑ سے روایت کرتے ہین کہ محمد ؐ اور آل محمد پر
درمیان نماز ظہر و عصر صلوات بھیجنا ستر رکعت نماز کا ثواب رکھتی ہی اور کفعمی انہین حضرت سے
روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد نماز صبح اور بعد نماز ظہر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ کہے تو نہ مریگا یہان تک کہ قائم آل محمد کی زیارت سے مشرف ہو۔ **ازانجملہ**
کتاب عدة الداعی [illegible]

اور جد اُسکا حضرت رسالت پناہؐ سے روایت کرتا ہی کہ جبرئیلؑ شاد و خورم ہنستے ہوے آسمان سے
اس دعا کو حضرت پاس لائے اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ حضرت نے فرمایا وَعَلَيْكَ
السَّلَامُ يَا جِبْرَئِيْلُ پھر جبرئیل نے کہا کہ حقتعالیٰ نے آپکے پاس ایک ہدیہ بھیجا ہی حضرت نے فرمایا وہ کیا
ہدیہ جبرئیلؑ نے عرض کی کہ وہ چند کلمے ہین خزانہ ہاے عرش سے کہ حق تعالیٰ نے ان کلمون سے آپکا
اکرام کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ وہ کلمے کونسے ہین جبرئیلؑ نے کہا کہ فرمائیے يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ
وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ
التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى وَمُنْتَهٰى كُلِّ
شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ حضرت نے جبرئیلؑ سے کہا کہ ان کلمات کا ثواب کیا ہے
جبرئیلؑ نے عرض کی ہیہات ہیہات اگر ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کے فرشتے جمع ہون
اور اس امر پر اتفاق کرین کہ ثواب ان کلمون کا روز قیامت تک بیان کرین تو ہزار حصون مین سے
ایک حصہ بھی بیان نہ کر سکینگے جسوقت بندہ يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ کہتا ہے
تو حقتعالیٰ گناہ اُسکے چھپا دیتا ہی اور دنیا مین اُسپر رحم کرتا ہی اور آخرت مین حال اُسکا نیک کرتا ہے
اور دو جہان مین ہزار پردے اُسکے پوشیدہ فرماتا ہی اور جسوقت بندہ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ
وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ کہتا ہی تو حق تعالیٰ اُسکے حساب سے بروز قیامت درگذر کرتا ہی اور جس روز کہ
سب پردے فاش ہوتے ہین پردہ اُسکا فاش نہین کرتا اور جسوقت بندہ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ
کہتا ہی تو حق تعالیٰ گناہ اُسکے بخش دیتا ہی اگرچہ مثل کف دریا ہون اور جسوقت بندہ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ
کہتا ہی تو حقتعالیٰ اُسکے جمیع اعمال بد سے حتی کی گناہان کبیرہ سے درگذر فرماتا ہی اور جسوقت بندہ يَا وَاسِعَ
الْمَغْفِرَةِ کہتا ہی تو حقتعالیٰ اُسکے لیے ستر دروازے رحمت کے کھولتا ہی اور وہ بندہ رحمت حقتعالیٰ
مین غرق ہو جاتا ہی یہانتک کے دنیا سے انتقال کرے اور جسوقت بندہ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ
کہتا ہی تو حقتعالیٰ دست قدرت اپنا برحمت اُسپر مبسوط فرماتا ہی اور جسوقت بندہ يَا صَاحِبَ كُلِّ
نَجْوٰى وَمُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى کہتا ہی تو حقتعالیٰ اُسکو دنیا و آخرت مین اجر اور مزدوری اور

ثواب ہر مصیبت زدہ کا اور ثواب اُسکا کہ جو سالم ہو اور ثواب ہر بیمار کا اور ہر نابینا کا اور
ہر مسکین اور ہر فقیر اور صاحب مصیبت کا عطا کرتا ہے اور جسوقت بندہ یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ کہتا ہے تو
حقتعالی اُسکو وہ کرامت عنایت فرماتا ہے کہ جو پیغمبرون مین ہو اور جسوقت بندہ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ
کہتا ہے تو حقتعالی اُسکو روز قیامت اُسکی آرزو اور آرزوے جمیع خلائق کرامت کرتا ہے اور جسوقت
بندہ یَا مُبْتَدِئاً بِالنِّعَمِ قَبْلَ اِسْتِحْقَاقِهَا کہتا ہے تو حقتعالی اُسکو بعدد اُن لوگون کے ثواب
دیتا ہے کہ جو نعمتہاے حقتعالی کا شکر کرتے ہین اور جسوقت بندہ یَا رَبَّنَا وَسَیِّدَنَا کہتا ہے تو حقتعالی
فرماتا ہے کہ اے فرشتو گواہ رہو کہ مین نے اس بندہ کو بخش دیا اور موافق عدد اُن آدمیون کے مین نے
پیدا کئے ہین اور موافق عدد بہشت و دوزخ اور سات آسمانون اور سات زمینون اور آفتاب اور
ماہتاب اور ستارے اور قطرہ ہاے باران اور طرح طرح کی چیزین کہ مین نے خلق کین اور بقدر
پہاڑون اور خاک اور پتھرون اور عرش اور کرسی کے اسے اجر و ثواب دیا اور جسوقت بندہ یَا مَوْلٰنَا
کہتا ہے تو حقتعالی اُسکے دل کو ایمان سے بھر دیتا ہے اور جسوقت بندہ یَا غَایَةَ رَغْبَتِنَا کہتا ہے تو حق تعالی
اُسکو قیامت مین جس شے کی طرف رغبت رکھتا ہے مثل رغبت خلائق اُسے وہ شے کرامت فرماتا ہے
اور جسوقت بندہ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِیْ بِالنَّارِ کہتا ہے تو
خداے جبار جل جلالہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے دوزخ سے نجات طلب کی اے فرشتو گواہ رہو
کہ مین نے اسے اور اُسکے باپ اور مان اور بھائیون اور بہنون اور اہل بیت اور فرزندون اور
ہمسایون کو آتش دوزخ سے آزاد کیا اور اسے اجازت شفاعت دی کہ ہزار آدمیون کے لیے
جن پر جہنم واجب ہو گیا ہو شفاعت کرے اور مین نے اسے آتش دوزخ سے بری کیا جبرئیل نے عرض کی
کہ یا محمدؐ ان کلمون کو متقین کو تعلیم فرمایئے اور منافقون کو تعلیم نہ کیجئے بہ تحقیق کہ یہ کلمات اُس شخص
کیلیے دعاے مستجاب ہین کہ جو اُسکے لیے ان کلمون کو کہے انشاء اللہ تعالی اور یہ دعاے اہلبیت علیہم السلام
ہے **مولف** کہتا ہے کہ اس کتاب سے اختصاص اس دعا کا تعقیب ظہر مین ظاہر نہین ہوتا اور کتاب مقباس
المصابیح مین بھی یہ دعا مع چہاردہ معصومینؑ کے نامون کے لکھی ہے چونکہ عبارت بڑھی ہوئی تھی لہذا
دوبارہ یہ دعا لکھی جاتی ہے چنانچہ کفعمی وغیرہ تعقیب ظہر مین اس دعا کو نقل کرتے ہین یَا مَنْ اَظْهَرَ

يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ حَاجَةٍ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ
يَا مُفَرِّجَ كُلِّ كُرْبَةٍ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئاً بِالنِّعَمِ
قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ يَا غَايَةَ رَغْبَتَاهُ أَسْئَلُكَ بِكَ وَبِمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَ
فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ
وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ وَالْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ الْأَئِمَّةِ
الْهَادِيَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ أَنْ لَا
تُشَوِّهَ خَلْقِي بِالنَّارِ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ شیخ کفعمی اور شیخ ابن فہد حلّی نے ایک روایت
اس دعا کی فضیلت و ثواب مین نقل فرمائی ہے لیکن اس روایت سے اختصاص تعقیب ظہر ظاہر نہیں ہوتا اور
شیخ طوسی نے اس دعا کو تعقیب نوافل عصر مین ذکر کیا ہے اور مصباح کفعمی اور مفاتیح النجات عباسی وغیرہ مین اس دعا کو
تعقیب نماز ظہر مین ذکر کیا ہے **فصل تیسری** بیان ادعیہ تعقیب نماز عصر مین الجملہ کتاب مقباس المصابیح
مین مذکور ہے کہ شیخ طوسی وغیرہ بسند معتبر حضرت امام رضا سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص حضرت رسول
کیخدمت مین حاضر ہوا اور اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو وہ عمل تعلیم فرمائیے کہ جسے مین بجا لاؤن تا میرے اور بہشت کے
درمیان مین کوئی حائل نہ رہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تو کسی شخص پر غصہ نہ کر اور کسی فرد بشر سے کسی شی کا سائل نہو اور اپنے
برادران ایمانی کیلئے وہ امر پسند کر کہ جو تو اپنی ذات خاص کیلئے پسند کرتا ہے اسنے عرض کی یا رسول اللہ
زیادہ فرمایئے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز عصر کو پڑھا کرے تو ستّر مرتبہ استغفار کیا کر
تیرے ستّر سال کے گناہ بخشدیے جائینگے اُسنے عرض کی میرا سن ستّر سال کا نہیں ہے حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ بقیہ مدت اپنے باپ اور مان اور عزیزون کیلئے قرار دے اور ابن بابویہ
بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد نماز عصر ستّر مرتبہ استغفار کرے تو
حقتعالی اُسکے اُس روز کے سات سو گناہ بخشدیتا ہے اور اگر سات سو گناہ نہ رکھتا ہو تو اُسکے
باپ کے گناہ بخشتا ہے اور اگر اُسکے باپ کے اتنے گناہ نہ ہون تو اُسکی مان کے گناہ بخشتا ہے اور اگر
اُسکی مان کے اتنے گناہ نہ ہون تو اُسکے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور اگر بھائی کے اتنے گناہ نہ ہون تو
اسکی بہن کے گناہ بخشتا ہے اور اگر بہن کے اتنے گناہ نہ ہون تو اُسکے عزیزون کے گناہ بخشتا ہے اور
روایت مین وارد ہوا ہے کہ جو شخص بعد عصر ستّر مرتبہ استغفار کرے تو گناہ اُسکے ستّر برس کے بخشے

جائینگے اور دوسری روایت مین منقول ہو کہ اُسکے پچاس برس کے گناہ بخشے جائینگے بعد عصر استغفار
کی فضیلت مین بکثرت حدیثین منقول ہین اور چاہیے کہ ستر مرتبہ یا ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ
وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بھی کافی ہو اور مصباح کفعمی اور جنۃ الواقیہ وعین الحیوۃ
وغیرہ مین بھی ستر مرتبہ استغفار بعد نماز عصر منقول ہو ازانجملہ بسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت رسول
سے منقول ہو کہ جو شخص ہر روز بعد نماز عصر ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْقَیُّوْمُ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیَّ تَوْبَةَ عَبْدٍ ذَلِیْلٍ
خَاضِعٍ فَقِیْرٍ بَآئِسٍ مِسْکِیْنٍ مُسْتَکِیْنٍ مُسْتَجِیْرٍ لَا یَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا وَّلَا مَوْتًا
وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا حقتعالی حکم فرماتا ہو کہ اُسکے صحیفہ سیئات کو چاک کرڈالین جنۃ الواقیہ
اور مصباح کفعمی مین بھی یہ دعا مذکور ہو مگر لفظ مستکین نہین ہو اور مقباس المصابیح مین بھی یہ دعا
ہو مگر الْقَیُّوْمُ کے بعد الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہین ہو ازانجملہ مصباح کفعمی اور مفاتیح النجات مجلسی
مین حضرت امام محمد تقی سے منقول ہو کہ جو شخص سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ کو دس مرتبہ بعد نماز عصر پڑھے تو
اُس دن خدا اُسکو مثل اعمال خلائق کے ثواب عطا فرماتا ہو **فصل چوتھی** اُن دعاؤن کے
بیان مین جو تعقیب نماز مغرب اور نماز صبح مین مشترک ہین ازانجملہ بسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت
امام موسی کاظم سے منقول ہو کہ جب نماز شام سے فارغ ہو تو اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے اور کسی سے بات
نہ کرے اور سو مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
کہے اور اسی طرح بعد نماز صبح کہے تحقیق کہ جو ان دو وقتون مین کہ اس دعا کو پڑھیگا حق تعالی اُس سے
سو طرح کی بلاؤن کو دور کریگا کمتر اُن بلاؤن مین سے جذام اور برص اور شر شیطان اور شر
بادشاہان جابر ہے بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہو کہ جو شخص ان کلمات کو بعد نماز صبح اور
شام سات مرتبہ پڑھے تو حقتعالی اُس سے ستر طرح کی بلاؤن کو دور کرتا ہو کہ کمتر اُن بلاؤن مین
سے قولنج اور برص اور دیوانگی اور جذام ہو اور اگر نام اُسکا نامۂ اشقیا مین ہوتا ہو تو اُس مقام
سے مٹا کر نام اُسکا نامۂ سعدا مین لکھتے ہین اور ایک روایت مین اسی ثواب سے تین مرتبہ بھی وارد ہو
کتاب مقباس المصابیح مین کلینی اور شیخ طوسی وغیرہ سے بسند صحیح روایت ہو کہ ایک شخص نے خدمت

مین تجھے ایسی دعا تعلیم کرون کہ جو تیری دنیا اور آخرت کیلیے نافع ہو اور تو آزار چشم سے محفوظ رہے اُسنے عرض کی ہان یابن رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ بعد نماز صبح اور مغرب دعا پڑھا کر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِیْرَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَةَ فِیْ نَفْسِیْ وَالسَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّکْرَ لَكَ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ **ازانجملہ** کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہے کہ سید ابن طاؤس اور ابن بابویہ علیہما الرحمہ بسند صحیح حضرت صادق ؑ سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد نماز صبح اور نماز شام قبل اس سے کہ اپنے پانون کو پھیرے یا کسی سے بات کرے اس صلوات کو ایکمرتبہ پڑھے تو حقتعالی سَو حاجتین اوسکی بر لائیگا ستر حاجتین آخرت کی اور تیس حاجتین دنیا کی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَهْلِ بَيْتِهٖ **ازانجملہ** مقباس المصابیح مین منقول ہے کہ کلینی بسند معتبر حضرت صادق ؑ سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص صبح اور نماز مغرب قبل اس سے کہ اپنے زانوون کو حرکت دے دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑھے تو کوئی شخص حقتعالی کی جناب مین حاضر نہ ہوگا کہ اُسکا عمل اس شخص کے عمل سے بہتر ہو مگر وہ شخص کہ جو اسی تہلیل کی مزاولت رکھتا ہے اور وہ تہلیل یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اور اس تہلیل کا ادعیہ صبح و شام مین بھی ذکر ہوگا **ازانجملہ** کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہے کہ سید ابن طاؤس بسند صحیح حضرت امام محمد باقر ؑ سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد نماز مغرب اور نماز صبح سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ كُلَّهَا جَمِيْعًا فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا جَمِيْعًا اِلَّا اَنْتَ کہے تو حق تعالی ملائکہ کو وحی کرتا ہے کہ میرے بندے کیلیے اُسکے گناہون کی آمرزش لکھین اس لیے یہ بندہ جانتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ گناہون کو سوا میرے کوئی نہین بخشتا

**فصل پانچوین** بیان ادعیہ تعقیب نماز عشا مین **ازانجملہ** کتاب مقباس المصابیح

حضرت صادقؑ مین آیا اور اُسنے تنگدستی کی شکایت کی اور عرض کیا کہ ہر چند مین طلبِ روزی کیلیے شہرون مین پھرتا ہون لیکن تنگی معیشت میری زیادہ ہوتی جاتی ہی حضرت نے فرمایا کہ جب نماز عشا سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھ راوی نے بیان کیا کہ بعد تھوڑی مدت کے حال اُس شخص کا بہتر ہوگیا اور اُسے مال کثیر دستیاب ہوا دعا یہ ہی اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِيْ وَاِنَّمَا اَنَا اَطْلُبُهٗ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِيْ فَاَجُوْلُ فِيْ طَلَبِهِ الْبُلْدَانَ وَاَنَا فِيْمَا اَنَا طَالِبٌ كَالْحَيْرَانِ لَا اَدْرِيْ اَفِيْ سَهْلٍ هُوَ اَمْ فِيْ جَبَلٍ اَمْ فِيْ اَرْضٍ اَمْ فِيْ سَمَاءٍ اَمْ فِيْ بَرٍّ اَمْ فِيْ بَحْرٍ وَعَلٰى يَدَيْ مَنْ وَمِنْ قِبَلِ مَنْ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَهٗ عِنْدَكَ وَاَسْبَابَهٗ بِيَدِكَ وَاَنْتَ الَّذِيْ تَقْسِمُهٗ بِلُطْفِكَ وَتُسَبِّبُهٗ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ يَا رَبِّ رِزْقَكَ لِيْ وَاسِعًا مَطْلَبُهٗ سَهْلًا وَمَاْخَذُهٗ قَرِيْبًا وَلَا تُعَنِّنِيْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِيْ فِيْهِ رِزْقًا فَاِنَّكَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَاَنَا فَقِيْرٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَجُدْ عَلٰى عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اور مصباح کفعمی اور عدۃ الداعی وغیرہ مین بھی اس دعا کو تعقیب نماز عشا مین لکھا ہی اور کلینی بسند معتبر اہل بیت طاہرینؑ سے روایت کرتے ہین کہ بعد نماز عشا یہ مین پڑھنا چاہیے اور بعض علما نے اس دعا کو بعد نماز مغرب ذکر کیا ہے اَللّٰهُمَّ بِيَدِكَ مَقَادِيْرُ اللَّيْلِ وَمَقَادِيْرُ النَّهَارِ وَمَقَادِيْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَقَادِيْرُ الْمَوْتِ وَالْحَيٰوةِ وَمَقَادِيْرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمَقَادِيْرُ النَّصْرِ وَالْخِذْلَانِ وَمَقَادِيْرُ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَفِيْ جَسَدِيْ وَاَهْلِيْ وَوَلَدِيْ اَللّٰهُمَّ ادْرَاْ عَنِّيْ فَسَقَةَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاجْعَلْ مُنْقَلَبِيْ اِلٰى خَيْرٍ دَائِمٍ وَّنَعِيْمٍ لَا يَزُوْلُ اور کتاب طب الائمہ مین حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ جو شخص بعد نماز عشا اس دعا کو پڑھے تو اُس رات اور اُس دن چورون کے ضرر سے محفوظ رہیگا اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِمَغْفِرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِسُلْطَانِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَعُوْذُ بِكَرَمِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَشَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ وَكُلِّ مُغْتَالٍ وَسَارِقٍ وَعَارِضٍ [illegible] الْهَامَّةِ وَالْعَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ

صَغِيْرَةٍ اَوْ كَبِيْرَةٍ بِلَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ وَمِنْ شَرِّ فُسَّاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَفُجَّارِهِمْ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّىْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّىْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

**ازانجملہ** بسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت امام محمد تقیؑ سے منقول ہو کہ جو شخص بعد نماز عشا سات مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑھے تو صبح تک ضمانت الٰہی مین رہتا ہو **ازانجملہ** کتاب طب الائمہ مین حضرت صادقؑ سے روایت ہی کہ محافظت کروا اپنی عورتون اور فرزندون اور مال کی اس دعا کے پڑھنے سے کہ بعد نماز عشا اسی پڑھا کرو اُعِيْذُ نَفْسِىْ وَذُرِّيَّتِىْ وَدِيْنِىْ وَاَهْلَ بَيْتِىْ وَمَالِىْ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ **ازانجملہ** کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہو کہ جعفر بن احمد قمی کتاب مسلسلات مین حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا حقتعالیٰ نے مجھے آیۃ الکرسی اُس خزانہ سے عطا فرمائی ہو کہ جو خزانہ زیر عرش ہو اور مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو یہ آیت نہین دی گئی حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ مین ہر شب تین مرتبہ اس آیۂ شریفہ کو پڑھتا ہون اول تو بعد نماز عشا دوسرے سونے کے وقت تیسرے وقت سحر قبل نماز وتر حضرت نے فرمایا کہ جب سے مین نے حضرت رسولؐ سے اس حدیث کو سنا کسی شب اس آیہ بزرگ کا پڑھنا مین ترک نہین کیا

**فصل پنجم** بیان ادعیہ تعقیب نماز صبح اور ادعیہ صباح مین حدیثین فضیلت مین خصوص اس تعقیب کے ہین چنانچہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہو کہ روایات کثیرہ مین وارد ہوا ہو کہ طلوع صبح اور طلوع آفتاب کے درمیان مین فرزندان آدمؑ کو رزق تقسیم کیا جاتا ہے جو کہ اُسوقت مشغول عبادت اور دعا اور تلاوت ہو روزی اسکی زیادہ ہوتی ہو اور جو کہ اُسوقت سوتا ہے زیادتی روزی سے محروم رہتا ہو اور سونا اُسوقت کا شوم ہو اور روزی کو دور کرتا ہو اور چہرہ کا رنگ زرد کرتا ہو اور منھ کو قبیح کرتا ہو حذر کرو ایسے سونے سے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ جو دن فرزندان آدم پر وارد ہوتا ہو وہ اُس سے کہتا ہو کہ بر تجھ پر نیا دن ہون تیرے اعمال و افعال کی مین گواہی دونگا پس مجھ مین کار نیک کرا اور سخن نیک منھ سے نکال تاکہ مین تیرے لیے بروز قیامت گواہی دون کہ بعد اسکے تو مجھ کو نہ دیکھیگا اور حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ ذکر خدا بعد نماز صبح طلوع آفتاب تک بہتر ہے اُس روزی کی تحصیل سے کہ جو سفر خشکی سے ہو اور حضرت رسولؐ سے منقول

تو خدا اُسکو آتش جہنم سے محفوظ رکھتا ہی اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ طلوع صبح کی
طلوع آفتاب تک شیطان اپنے لشکر کو پھیلاتا ہی اور شب کا لشکر غروب آفتاب کی تا
تا زوال سُرخی مغرب منتشر کرتا ہی پس خدا کو ان دونوں ساعتون مین بہت یاد کرو کہ ان دونون
ساعتون مین شیطان آدمی کو عبادت خدائے تعالیٰ سے غافل کرتا ہی اور بسند صحیح و معتبر منقول ہی کہ حضرت
امام رضاؑ جب خراسان مین نماز صبح پڑھتے تھے تو طلوع آفتاب تک اپنے مصلے پر بیٹھے رہتے تھے اور حضرت
رسول سے منقول ہی کہ جو شخص طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک مشغول تعقیب رہے تو ثواب حج اُسکے واسطے
لکھا جاتا ہی اور دوسری روایت مین وارد ہی کہ اگر جا نماز پر تا طلوع آفتاب فکر خدا کرے تو ثواب زیارت
حضرت رسولؐ لکھا جاتا ہی اور دعائین تعقیب صبح کی کہ جو بعد مغرب بھی پڑھی جاتی ہین بیان ہو چکین
اور خاص صبح کے لیے بھی ادعیۂ کثیرہ وارد ہین از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین حضرت صادقؑ
سے منقول ہی جو شخص بعد نماز صبح رَبِّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَیْتِهٖ کہے تو خدا اُسکے مُنھ کو آتش جہنم
سے محفوظ رکھیگا اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ جو شخص بعد نماز صبح ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ کہے تو خدا اُسکو بخش دیگا اگرچہ اُسنے اُس روز ستر ہزار گناہ کیے ہون اور
بسندہائے معتبر رسولؐ سے منقول ہی کہ جو شخص بعد نماز صبح دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہے تو خدا اُسکو نابینائی اور دیوانگی اور جذام
اور فقر و پریشانی اور شدت ضعف پیری سے محفوظ رکھیگا اور منقول ہی کہ حضرت صادقؑ بعد نماز
صبح یہ دعا پڑھتے تھے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبِیْدُكَ وَاَبْنَاءُ عَبِیْدِكَ
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ حَیْثُ نَحْتَفِظُ وَمِنْ حَیْثُ لَا نَحْتَفِظُ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنَا مِنْ حَیْثُ
نَحْتَرِسُ وَمِنْ حَیْثُ لَا نَحْتَرِسُ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا مِنْ حَیْثُ نَسْتَتِرُ وَمِنْ حَیْثُ لَا نَسْتَتِرُ
اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا بِالْغِنٰی وَالْعَافِیَةِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الْعَافِیَةَ وَدَوَامَ الْعَافِیَةِ وَارْزُقْنَا
الشُّكْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ اور حضرت امام محمد تقیؑ سے منقول ہی کہ جو شخص اس دعا کو بعد نماز صبح پڑھے تو
جو حاجت طلب کریگا وہ حاجت بر آئیگی اور حقتعالیٰ اُسکی مہمات کو آسان فرمائیگا دعا یہ ہے
بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ

فاستجبنا له ونجيناه من الغم وكذلك ننجي المؤمنين حسبنا الله ونعم الوكيل
فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم يمسسهم سوء ما شاء الله لا حول ولا قوة
الا بالله ما شاء الله لا ما شاء الناس ما شاء الله وان كره الناس حسبي الرب من
المربوبين حسبي الخالق من المخلوقين حسبي الرازق من المرزوقين حسبي الذي لم يزل حسبي
من كان مذ كنت حسبي لم يزل حسبي حسبي الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش
العظيم اور منقول ہے کہ حضرت رسول بعد نماز صبح اس دعا کو پڑھتے تھے اللهم اني اعوذ بك من الهم والحزن
والعجز والكسل والبخل والجبن وضلع الدين وغلبة الرجال وبوار الايم والغفلة و
الذلة والقسوة والعيلة والمسكنة واعوذ بك من نفس لا تشبع ومن قلب
لا يخشع ومن عين لا تدمع ومن دعاء لا يسمع ومن صلوة لا تنفع واعوذ بك
من امرأة تشيبني قبل اوان مشيبي واعوذ بك من ولد يكون علي ربا واعوذ بك
من مال يكون علي عذابا واعوذ بك من صاحب خديعة ان رأى حسنة
دفنها وان رأى سيئة افشاها اللهم لا تجعل لفاجر علي يدا ولا منة ازانجملہ
کافی میں منقول ہے کہ بعد نماز صبح پڑھے اللهم لك الحمد حمدا خالدا مع خلودك
ولك الحمد حمدا لا منتهى له دون رضاك ولك الحمد حمدا لا امد له
دون مشيتك ولك الحمد حمدا لا جزاء لقائله الا رضاك اللهم لك الحمد
واليك المشتكى وانت المستعان اللهم لك الحمد كما انت اهله الحمد لله بمحامده
كلها على نعمائه كلها حتى ينتهي الحمد الى حيث ما يحب ربي ويرضى ازانجملہ
مذکور ہے کہ بعد نماز صبح اس دعا کو پڑھے اللهم مقلب القلوب والابصار ثبت قلبي على دينك
ولا تزغ قلبي بعد اذ هديتني وهب لي من لدنك رحمة انك انت الوهاب و
اجرني من النار برحمتك اللهم امدد لي في عمري واوسع علي في رزقي وانشر
علي رحمتك وان كنت عندك في ام الكتاب شقيا فاجعلني سعيدا فانك تمحو ما
تشاء وتثبت وعندك ام الكتاب ازانجملہ کتاب بلد الامین میں حضرت امیر المومنین سے منقول

بجائے تو چاہیے کہ ہر صبح و شام اس دعا کے پڑھنے کا التزام کرے سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ الْمِيْزَانِ
وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
مِلْأَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ
کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِلْأَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَ
سَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِلْأَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا
وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور مقباس مین منقول ہو کہ ایک شخص نے امام موسی کاظمؑ
سے شکایت کی کہ مین جو کام کرتا ہون فائدہ نہین ہوتا اور جو حاجت طلب کرتا ہون وہ روا نہین
ہوتی حضرت نے فرمایا کہ بعد نماز صبح دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
وَاَسْئَلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ پڑھا کر راوی کہتا ہو کہ مین نے اس دعا کی تھوڑے زمانہ تک مداومت
کی آخر الامر مجھے مال کثیر ہاتھ آیا اور اب تک مین محتاج نہین ہون مکارم الاخلاق مین
مروی ہو راوی کہتا ہو کہ مین نے حضرت سے عرض کی کہ مجھے وہ دعا تعلیم فرمایئے کہ جو آسان
ہو اور دنیا و آخرت کیلیے جامع ہو حضرت نے مجھے دعاے مذکور تعلیم فرمائی حال میرا بہتر ہو گیا
ازانجملہ مقباس المصابیح مین قطب راوندیؒ سے روایت کی ہو کہ حضرت رسولؐ جب نماز
صبح سے فارغ ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا
الْوَارِثَيْنِ مِنِّيْ وَاَرِنِيْ ثَارِيْ فِيْ عَدُوِّيْ ازانجملہ کتاب مذکور مین مسطور ہے کہ سید
ابن باقی سلمان فارسیؓ سے روایت کرتے ہین کہ حمائل شمشیر حضرت امیرالمومنینؑ پر مین نے
لکھا دیکھا مین نے پوچھا یا امیرالمومنینؑ یہ کیا لکھا ہے حضرت نے فرمایا کہ گیارہ کلمہ ہین کہ حضرت
رسولؐ نے مجھ کو تعلیم کیے ہین تو چاہتا ہو کہ مین تجھ کو وہ کلمات تعلیم کرون کہ بسبب اُسکے سفر
اور حضر مین اور رات اور دن کو جان اور مال اور فرزند تیری بلاؤن سے محفوظ رہین مین نے
عرض کی ہان یا امیرالمومنینؑ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا عَالِمًا بِكُلِّ خَفِيَّةٍ يَا مَنِ السَّمَآءُ بِقُدْرَتِهٖ مَبْنِيَّةٌ يَا مَنِ الْاَرْضُ بِقُدْرَتِهٖ
مَدْحِيَّةٌ يَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِهٖ مُضِيْئَةٌ يَا مَنِ الْبِحَارُ بِقُدْرَتِهٖ مُجْرِيَةٌ

عَنْهُ مَقْضِيَّةٌ يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَبٌ يَغْشَىٰ وَلَا وَزِيرٌ يُرْشِي صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْنِي فِي سَفَرِي وَحَضَرِي وَلَيْلِي وَنَهَارِي وَيَقْظَتِي وَمَنَامِي وَنَفْسِي وَاَهْلِي وَمَالِي وَوُلْدِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ **ازانجملہ** عین الحیوۃ مین بسند صحیح حضرت امیرالمومنین سے منقول ہو کہ جو شخص سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بعد نماز صبح گیارہ مرتبہ پڑھے تو اُس روز کوئی گناہ اُسپر نہین رہتا ہر چند شیطان کی ناک خاک پر ملی جائے **ازانجملہ** وہ دعائین کہ جو دعائے صبح اور شام مین بیان ہونگے اور ادعیہ صباح بہت ہین بخیال طول ترک کی گئین **ازانجملہ** کتاب بحار الانوار جلد سیزدہم مین لکھا ہو کہ علی بن طاؤس کتاب مصباح الزائرین مین جناب جعفر بن محمد الصادق سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص چالیس صبح اس عہدنامہ کے ذریعہ سے درگاہ الٰہی مین دعا کرے تو خدا اُسکو وقت ظہور حضرت صاحب الامر ع اُسکی قبر سے باہر نکالتا ہو اور عوض مین ہر کلمہ کے ہزار حسنہ اُسکو عطا فرماتا ہو اور ہزار گناہ اُسکے نامۂ عمل پر مٹاتا ہو اور وہ عہدنامہ یہ ہو اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ وَالْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى مُمِيْتَ الْاَحْيَآءِ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ الْقَآئِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰبَآئِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا بَرِّهَا وَبَحْرِهَا عَنِّيْ وَعَنْ وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوٰاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمَا اَحْصَاهُ عِلْمُهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ كِتَابُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُجَدِّدُ لَهٗ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِيْ هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَيَّامِيْ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً لَهٗ فِيْ عُنُقِيْ لَا اَحُوْلُ عَنْهَا وَلَا اَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهٖ

وَالسَّابِقِيْنَ اِلٰی اِرَادَتِهٖ وَالْمُسْتَشْهِدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ عَلٰی عِبَادِكَ حَتْمًا فَاَخْرِجْنِيْ مِنْ قَبْرِيْ مُؤْتَزِرًا كَفَنِيْ شَاهِرًا سَيْفِيْ مُجَرِّدًا قَنَاتِيْ مُلَبِّيًا دَعْوَةَ الدَّاعِيْ فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِيْ اَللّٰهُمَّ اَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيْدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ وَاكْحُلْ بَصَرِيْ بِنَظْرَةٍ مِنِّيْ اِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَاَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاَسْلُكْ بِيْ مَحَجَّتَهُ وَاَنْفِذْ اَمْرَهُ وَاشْدُدْ اَزْرَهُ وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهٖ بِلَادَكَ وَاَحْيِ بِهٖ عِبَادَكَ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰی بِاسْمِ رَسُوْلِكَ حَتّٰی لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَهُ وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِمَظْلُوْمِ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا لِمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشَيِّدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاجْعَلْهُ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَاْسِ الْمُعْتَدِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِرُؤْيَتِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلٰی دَعْوَتِهٖ وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهٖ وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُوْرَهُ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْدًا وَنَرٰهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پس تین مرتبہ ہاتھ داہنی ران پر مارے اور ہر مرتبہ کہے اَلْعَجَلْ يَا مَوْلَایَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اور کتاب مفاتیح النجاۃ مین حضرت امیر المومنینؑ سے منقول کہ جو شخص اس دعا کو بعد نماز صبح جس حاجت کیلیے حاجت ہاے دنیا و آخرت کر پڑھے اور حاجت اپنی طلب کرے تو دعا اُسکی مقرون باجابت ہوگی اور اگر تمام عالم پر از بلا ہوگا تو کچھ ضرر اس دعا کے پڑھنے والے کو نہ پہونچیگا اس دعا کا پڑھنے والا چشم خلائق مین معزز و مکرم ہوگا اور کوئی دشمن اُسپر غالب نہ آویگا اور جو کوئی قصد اُسکی بدی کا کریگا تو وہ بدی پھر کے اُسی کیطرف عائد ہوگی اور خداے تعالیٰ اس دعا کے پڑھنے والے کیواسطے دس لاکھ حسنہ تحریر فرمائیگا اور اُسکے دس لاکھ گناہ محو کریگا اور با

کہ جہان سے گمان نہ رکھتا ہو اور دنیا سے با ایمان جائیگا اور جسوقت کہ قبر سے باہر نکلیگا
تو ایک فرشتہ ایک براق لیکے آئیگا اور اُسکے سامنے آکے کھڑا ہوگا اور اُسکو اُس
براق پر سوار کرکے بہشت مین پہونچا دیگا اور جو کہ باعتقاد صحیح اس دعا کو پڑھے تو دنیا
و آخرت مین ذلیل و حقیر نہ ہوگا اور بزرگان زمانہ اس دعا کے پڑھنے پر مداومت
کرتے آئے ہین اور کہتے آئے ہین کہ جناب امیرؑ نے اس دعا کا نام مفتاح الفتوح
اور رمز الکنوز رکھا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ
الصَّبَاحِ بِنُطْقِ تَبَلُّجِهٖ وَسَرَّحَ قِطَعَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ بِغَيَاهِبِ تَلَجْلُجِهٖ وَاَتْقَنَ
صُنْعَ الْفَلَكِ الدَّوَّارِ فِيْ مَقَادِيْرِ تَبَرُّجِهٖ وَشَعْشَعَ ضِيَاءَ الشَّمْسِ بِنُوْرِ تَاَجُّجِهٖ
يَا مَنْ دَلَّ عَلٰى ذَاتِهٖ بِذَاتِهٖ وَتَنَزَّهَ عَنْ مُجَانَسَةِ مَخْلُوْقَاتِهٖ وَجَلَّ عَنْ مُلَائَمَةِ
كَيْفِيَّاتِهٖ يَا مَنْ قَرُبَ مِنْ خَطَرَاتِ الظُّنُوْنِ وَبَعُدَ عَنْ مُلَاحَظَةِ الْعُيُوْنِ وَعَلِمَ
بِمَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ يَا مَنْ اَرْقَدَنِيْ فِيْ مِهَادِ اَمْنِهٖ وَاَمَانِهٖ وَاَيْقَظَنِيْ اِلٰى مَا
مَنَحَنِيْ بِهٖ مِنْ مِنَنِهٖ وَاِحْسَانِهٖ وَكَفَّ اَكُفَّ السُّوْءِ عَنِّيْ بِيَدِهٖ وَسُلْطَانِهٖ صَلِّ
اَللّٰهُمَّ عَلَى الدَّلِيْلِ اِلَيْكَ فِي اللَّيْلِ الْاَلْيَلِ وَالْمَاسِكِ مِنْ اَسْبَابِكَ بِحَبْلِ الشَّرَفِ
الْاَطْوَلِ وَالنَّاصِعِ الْحَسَبِ فِيْ ذِرْوَةِ الْكَاهِلِ الْاَعْبَلِ وَالثَّابِتِ الْقَدَمِ
عَلٰى زَحَالِيْفِهَا فِي الزَّمَنِ الْاَوَّلِ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الْاَخْيَارِ وَالْاَئِمَّةِ الْمُصْطَفَيْنَ
الْاَبْرَارِ وَافْتَحِ اللّٰهُمَّ لَنَا مَصَارِيْعَ الصَّبَاحِ بِمَفَاتِيْحِ الرَّحْمَةِ وَالْفَلَاحِ وَاَلْبِسْنِيْ
اَللّٰهُمَّ مِنْ اَفْضَلِ خِلَعِ الْهِدَايَةِ وَالصَّلَاحِ وَاغْرِسِ اللّٰهُمَّ بِعَظَمَتِكَ
فِيْ شِرْبِ جَنَانِيْ يَنَابِيْعَ الْخُشُوْعِ وَاَجْرِ اللّٰهُمَّ لِهَيْبَتِكَ مِنْ اٰمَاقِيْ ذَرَفَاتِ
الدُّمُوْعِ وَاَدِّبِ اللّٰهُمَّ نَزَقَ الْخُرْقِ مِنِّيْ بِاَزِمَّةِ الْقُنُوْعِ اِلٰهِيْ اِنْ لَمْ تَبْتَدِئْنِي
الرَّحْمَةُ مِنْكَ بِحُسْنِ التَّوْفِيْقِ فَمَنِ السَّالِكُ بِيْ اِلَيْكَ فِيْ اَوْضَحِ الطَّرِيْقِ
وَاِنْ اَسْلَمَتْنِيْ اَنَاتُكَ لِقَائِدِ الْاَمَلِ وَالْمُنٰى فَمَنِ الْمُقِيْلُ عَثَرَاتِيْ مِنْ كَبَوَاتِ
الْهَوٰى وَاِنْ خَذَلَنِيْ نَصْرُكَ عِنْدَ مُحَارَبَةِ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ فَقَدْ

حَيْثُ الْاٰمَالِ اَمْ عَلِقْتُ بِاَطْرَافِ حِبَالِكَ اِلَّا حِيْنَ بَاعَدَتْنِيْ ذُنُوْبِيْ عَنْ دَارِ الْوِصَالِ
فَبِئْسَ الْمَطِيَّةُ الَّتِيْ امْتَطَتْ نَفْسِيْ مِنْ هَوَاهَا فَوَاهًا لَهَا لِمَا سَوَّلَتْ لَهَا ظُنُوْنُهَا وَمُنَاهَا
وَتَبًّا لَهَا لِجُرْأَتِهَا عَلٰى سَيِّدِهَا وَمَوْلَاهَا اِلٰهِيْ قَرَعْتُ بَابَ رَحْمَتِكَ بِيَدِ رَجَائِيْ وَ
هَرَبْتُ اِلَيْكَ لَاجِئًا مِنْ فَرْطِ اَهْوَائِيْ وَعَلَّقْتُ بِاَطْرَافِ حِبَالِكَ اَنَامِلَ وَلَائِيْ
فَاصْفَحِ اللّٰهُمَّ عَمَّا كَانَ اَجْرَمْتُهُ مِنْ زَلَلِيْ وَخَطَائِيْ وَاَقِلْنِيْ اللّٰهُمَّ مِنْ صَرْعَةِ
رِدَائِيْ فَاِنَّكَ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَمُعْتَمَدِيْ وَرَجَائِيْ وَغَايَةُ مُنَايَ فِيْ مُنْقَلَبِيْ وَ
مَثْوَايَ اِلٰهِيْ كَيْفَ تَطْرُدُ مِسْكِيْنًا الْتَجَاَ اِلَيْكَ مِنَ الذُّنُوْبِ هَارِبًا
اَمْ كَيْفَ تُخَيِّبُ مُسْتَرْشِدًا قَصَدًا اِلٰى جَنَابِكَ سَاعِيًا اَمْ كَيْفَ تَرُدُّ ظَمْاٰنًا وَرَدَ
اِلٰى حِيَاضِكَ شَارِبًا كَلَّا وَحِيَاضُكَ مُتْرَعَةٌ فِيْ ضَنْكِ الْمُحُوْلِ وَبَابُكَ مَفْتُوْحٌ
لِلطَّلَبِ وَالْوُغُوْلِ وَاَنْتَ غَايَةُ السُّؤْلِ وَنِهَايَةُ الْمَأْمُوْلِ اِلٰهِيْ هٰذِهٖ اَزِمَّةُ
نَفْسِيْ عَقَلْتُهَا بِعِقَالِ مَشِيَّتِكَ وَهٰذِهٖ اَعْبَاءُ ذُنُوْبِيْ دَرَأْتُهَا بِرَأْفَتِكَ وَعَفْوِكَ
وَرَحْمَتِكَ وَهٰذِهٖ اَهْوَائِيَ الْمُضِلَّةُ وَكَلْتُهَا اِلٰى جَنَابِ لُطْفِكَ وَكَرَمِكَ
وَرَأْفَتِكَ وَعَفْوِكَ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ صَبَاحِيْ هٰذَا نَازِلًا عَلَيَّ بِضِيَاءِ الْهُدٰى
وَالسَّلَامَةِ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَمَسَائِيْ جُنَّةً مِنْ كَيْدِ الْعِدٰى وَوِقَايَةً مِنْ
مُرْدِيَاتِ الْهُدٰى اِنَّكَ قَادِرٌ عَلٰى مَا تَشَاءُ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ
مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ مَنْ ذَا يَعْرِفُ قُدْرَتَكَ فَلَا يَخَافُكَ
وَمَنْ ذَا يَعْلَمُ مَا اَنْتَ فَلَا يَهَابُكَ اَلَّفْتَ بِقُدْرَتِكَ الْفِرَقَ وَفَلَقْتَ بِرَحْمَتِكَ
الْفَلَقَ وَاَنَرْتَ بِكَرَمِكَ دَيَاجِيَ الْغَسَقِ وَاَنْهَرْتَ الْمِيَاهَ مِنَ الصُّمِّ الصَّيَاخِيْدِ
عَذْبًا وَاُجَاجًا وَاَنْزَلْتَ مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ وَ

عِلاَجًا فَيَا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْعِزِّ وَالْبَقَاءِ وَقَهَرَ عِبَادَهُ بِالْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَتْقِيَاءِ وَاسْتَمِعْ نِدَآئِيْ وَاسْتَجِبْ دُعَآئِيْ وَاَهْلِكْ اَعْدَآئِيْ
وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ اَمَلِيْ وَرَجَآئِيْ يَا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ اِلَيْهِ لِكَشْفِ الضُّرِّ وَالْمَاْمُوْلِ
لِكُلِّ عُسْرٍ وَيُسْرٍ بِكَ اَنْزَلْتُ حَاجَتِيْ فَلَا تَرُدَّنِيْ يَا سَيِّدِيْ مِنْ سَنِيِّ مَوَاهِبِكَ
خَآئِبًا يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ پس سجدہ کرا اور کہہ اِلٰهِيْ قَلْبِيْ مَحْجُوْبٌ وَعَقْلِيْ مَغْلُوْبٌ وَنَفْسِيْ
مَعْيُوْبٌ وَهَوَائِيْ غَالِبٌ وَطَاعَتِيْ قَلِيْلَةٌ وَمَعْصِيَتِيْ كَثِيْرَةٌ وَلِسَانِيْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ
فَكَيْفَ حِيْلَتِيْ يَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ وَيَا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ يَا
شَدِيْدَ الْعِقَابِ يَا غَفُوْرُ يَا حَلِيْمُ اِقْضِ حَاجَتِيْ بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

## فصل ساتوین ادعیۂ صبح و شام کے بیان مین

بسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت صادق ؑ سے منقول ہو کہ جو شخص قبل الطلوع آفتاب اور قبل از غروب آفتاب دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اُس شخص کے اُس روز کے تمام گناہون کا کفارہ ہوتا ہو اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہو کہ سنت لازم ہو کہ تہلیل مذکور کو دس مرتبہ پڑھے اور دس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کہے اور اگر ان دونون ذکرون کو ان دونون وقتون مین فراموش کرے تو جسطرح نماز کی قضا بجا لاتا ہو اُسی طرح انکی بھی قضا بجا لائے اور کتاب عین الحیوۃ مین بسند معتبر حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہو کہ جو شخص وقت طلوع دس مرتبہ اس تہلیل مذکور کو پڑھے اور دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور پینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور پینتیس مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور پینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو اُس صبح کو اُسے غافلون مین نلکھین گے اور اگر یہی ذکر شام کو زبان پر جاری کرے تو اُسے اُس رات کو غافلون مین نلکھینگے ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہو کہ ابن بابویہ وغیرہ بسند ہاے بسیار معتبر حضرت

امام زین العابدین اور حضرت صادق سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص وقت شام سو مرتبہ اللہ اکبر
کہے تو مثل اسکے ہی کہ اُسنے سو بندے آزاد کیے اور دوسری سند صحیح سے حضرت امام محمد باقرؑ سے
منقول ہی کہ جو شخص سو مرتبہ قبل طلوع اور پیش از غروب آفتاب اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو حق تعالی ثواب
سو بندے آزاد کرنے کا اُسکے نامۂ اعمال مین لکھتا ہی اور بسند معتبر کتاب عین الحیوۃ مین حضرت
امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ جو شخص صبح کو چار مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہے تو تحقیق کہ
اُسنے اُس دن کا شکر ادا کیا اور اگر شام کو چار مرتبہ کہے تو اُسنے اُس شام کا شکر ادا کیا اور
عین الحیوۃ مین حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہی کہ جو شخص صبح اور شام تین مرتبہ رَضِیْتُ
بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیًّا وَّ بِالْقُرْاٰنِ بَلَاغًا وَّ
بِعَلِیٍّ اِمَامًا وَّ بِالْاَوْصِیَاۗءِ مِنْ وُّلْدِہٖ اَئِمَّۃً عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کہے تو البتہ خدا
پر لازم ہے کہ روز قیامت اُسکو راضی کرے اور کتاب مذکور مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول
ہی کہ حضرت رسولؐ ایک شخص پر وارد ہوے کہ وہ اپنے باغ مین درخت بوتا تھا حضرت کھڑی
ہوگئے اور فرمایا تو چاہتا ہی کہ مین تجھ کو اُس درخت بونے کیطرف رہنمائی کرون کہ جسکی جڑ ثابت
تر ہے اور میوہ اُسکا جلد تر پھلنے والا اور پسندیدہ تر اور باقی تر ہی اُسنے عرض کی ہان یا
رسول اللہؐ حضرت نے فرمایا کہ ہر صبح و شام سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھا کر
کہ حق تعالی بعد دہر تسبیح تجھ کو دس درخت بہشت مین کرامت فرمائیگا کہ اُن درختون مین
طرح طرح کے میوے ہونگے انتہی کتاب بلد الامین مین حضرت امیر المومنینؑ سے روایت
کی ہی حضرت فرماتے ہین کہ مین نے حضرت رسولؐ سے تفسیر مقالید یعنی کلید ہاے حاجات اور
سعادات کو استفسار کیا حضرت نے فرمایا کہ دس مرتبہ صبح کو اور دس مرتبہ شام کو یہ دعا
پڑھ کہ جو شخص اس دعا کو پڑھیگا تو خدا چھ خصلتین اُسکو عطا فرمائیگا اوّل یہ کہ شیطان کو
اور اُسکے لشکر کو اُس شخص پر دسترس نہ ہوگا دوسرے یہ کہ ایک قنطار ثواب اسکو عطا
کیا جائیگا کہ اُسکی ترازوے عمال مین کوہ احد سے سنگین تر ہو تیسرے یہ کہ اُسکو ایک درجہ
دیا جائیگا کہ سوا نیکوکارون کے کوئی اُس درجہ پر نہ پہونچیگا چوتھے یہ کہ خدا حورون کو اُسکے
تزویج کریگا پانچوین یہ کہ بارہ فرشتے دعا پڑھنے کیوقت حاضر ہونگے اور اپنے نامہ مین اُس

قرآن کی تلاوت کی اور مثل اسکے ہو کہ یہ شخص حج اور عمرہ مقبول بجالایا اور اگر اُس رات یا اُس دن
مرجائیگا تو اُسکو زمرۂ شہدا مین لکھین گے وہ دعا یہ ہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ **ازانجملہ** کتاب جنۃ الواقیہ مین وارد ہو کہ ایک شخص جناب رسالتمآب ص
کیخدمت مین حاضر ہوا اور اُسنے فقر و بیماری کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ ہر صبح و شام یہ دعا
پڑھا اُسنے تین دن یہ دعا پڑھی اُس سے فقر و بیماری زائل ہو گئی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ
لَهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا **ازانجملہ** دعاء صحیفۂ
کاملہ ہے کہ اُسے ہر صبح و شام پڑھنا چاہیے اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ثانی مین مذکور ہوگی۔

**فصل آٹھوین** بیان سجدۂ شکر اور ادعیۂ سجدۂ شکر مین ثواب سجدۂ شکر کا بیحد و بے انتہا ہے
چنانچہ مصباح المصابیح مین لکھا ہو کہ علماے شیعہ کا اجماع ہو کہ سجدۂ شکر وقت حصول نعمت
اور زوال نقمت سنت ہو اور بہترین اقسام سجدہ بعد ہر نماز سجدۂ شکر اداے نماز کا ہو اور
بسند صحیح حضرت صادق ع سے منقول ہو کہ جو مومن خدا کو سوا نماز کے کسی اور نعمت کے عوض
مین سجدہ کرتا ہو تو خدا اُسکے واسطے دس حسنہ لکھتا ہو اور اُسکے دس گناہ مٹاتا ہو اور بہشت
مین اُسکے لیے دس درجے بلند کرتا ہو اور لبند ہاے معتبر اُنھین حضرت سے منقول ہو کہ خدا
سے بندے کیلیے نزدیکترین حالات وہ حالت ہو کہ بندہ سجدہ مین ہو اور گریان ہو اور دوسری
حدیث صحیح مین حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان پر سجدۂ شکر واجب ہو تمام کرتے ہو تم سجدۂ
شکر سے اپنی نماز کو اور خوش کرتے ہو تم سجدۂ شکر سے اپنے پروردگار کو اور خوش کرتے ہو
اور تعجب مین لاتے ہو تم ملائک کو بتحقیق کہ جسوقت بندہ نماز پڑھتا ہو اور بعد اُسکے سجدۂ شکر
کرتا ہو تو پروردگار عالمیان بندہ اور ملائکہ کے درمیان سے پردہ حجاب اُٹھا دیتا ہو اور ارشاد
فرماتا ہو کہ اے ملائکہ میرے میرے بندہ کیطرف دیکھو اُسنے میرا فرض ادا کیا اور میرا عہد تمام کیا

اور اب نے اس کے شکر مین سجدہ کیا کہ جو مین نے اسکو دی ہین ای ملائکہ میرے اسکو کیا دینا
چاہیے ملائکہ عرض کرتے ہین پروردگارا اسے اپنی رحمت کرامت فرما پس حق تعالی فرماتا ہی کہ
اور کیا دینا چاہیئے فرشتے عرض کرتے ہین پروردگارا اسے بہشت عنایت فرما پھر خداوند عالم
ارشاد فرماتا ہی کہ اور کیا دینا چاہیئے ملائکہ عرض کرتے ہین پروردگارا اسکے مہمات آسان کر اور
اسکی حاجتین برلا پس حق تعالی مکرر سوال کرتا ہی اور ملائکہ جواب دیتے ہین یہان تک کہ ملائکہ
کہتے ہین پروردگارا ہم کچھ نہین جانتے اُسوقت خداوند کریم فرماتا ہی کہ مین اُسکا شکر کرتا ہون
جسطرح اُسنے میرا شکر کیا اور مین اُسکی طرف اپنے فضل کی نظر کرونگا اور قیامت مین اُسے اپنی
رحمت عظیم دکھاؤنگا بسند معتبر موثق حضرت امام رضاء سے منقول ہی کہ بعد نماز واجب سجدہ
کرنا شکر خدا ہے اس لیے کہ بندہ نے فرض خدا ادا کیا اور کمتر جو کچھ کہ اس سجدے مین کہنا چاہیے
یہ ہی کہ تین مرتبہ شُکرًا لِلّٰہِ کہے راوی نے پوچھا شکرا للہ کیا معنے رکھتا ہی حضرت نے فرمایا کہ
معنی اسکے یہ ہین کہ یہ سجدہ میرا شکر خدا کا ہی اس لیے کہ اُسنے مجھ کو توفیق دی کہ مین نے اُسکی خدمت مین
قیام کیا اور فرض اُسکا ادا کیا اور شکر خدا موجب مزید نعمت اور توفیق طاعت ہی اور اگر نماز مین
کسی قسم کی تقصیر واقع ہو اور وہ تقصیر نماز ہاے نافلہ سے بھی تمام نہ ہوئی ہو تو اس سجدہ مین تمام
ہو جاتی ہی اور کیفیت بہتر اس سجدہ کی یہ ہی کہ مثل سجدۂ نماز کے سات عضو پر سجدہ کرے اور پیشانی کو
اس چیز پر رکھے کہ جسپر نماز مین رکھتا ہی اور اگر خاک پر ہو تو اولی ہی اور افضل یہ ہی کہ برخلاف سجدۂ نماز
ہاتھون کو زمین سے متصل کر دے اور سینہ اور شکم کو بھی زمین پر پہونچاوے اور سنت ہی کہ پہلے پیشانی کو زمین
پر رکھے پھر داہنے رخسار کو پھر بائین رخسار کو پھر دوبارہ پیشانی کو زمین پر رکھے اور اس سبب سے
انھین دو سجدۂ شکر کہتے ہین اور ظاہرا بدون ذکر بھی سجدۂ شکر ہو سکتا ہی مگر سنت ہی کہ اس
سجدہ مین ذکر کیا جائے اور بہتر ہی کہ وہ اذکار اور ادعیہ مین سے ہو کہ جو مذکور ہونگی اور مستحب ہی
کہ سجدہ کو طول دے چنانچہ منقول ہی کہ حضرت امام موسی کاظمؑ بعد نماز صبح وقت زوال تک سجدے
مین رہتے تھے اور بعد نماز عصر شام تک سجدہ کو طول دیتے تھے اور بسند صحیح منقول ہی کہ حضرت امام رضاؑ
اسقدر سجدے مین رہتے تھے کہ مسجد کے سنگریزے حضرت کے پسینہ سے تر ہو جاتے تھے اور دونون رخسار اپنے حضرت
زمین مسجد سے متصل فرماتے تھے اور افضل یہ ہی کہ سجدۂ شکر بعد سب تعقیبات کے اور قبل نوافل کے بجالائے

اور نماز مغرب مین بعد نوافل کے عمل مین لائے اور بعض علما نماز مغرب مین بھی قبل نوافل تجویز فرماتے
ہین ظاہرا دونون صورتین خوب ہین مگر نوافل سے پہلے بجا لانا افضل ہی اور دعا مین اس سجدہ کی
بہت ہین **ازانجملہ** بحنۃ الدعوات مین بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہی کہ اگر تو چاہی تو سو مرتبہ
شکرًا شکرًا کہہ خواہ سو مرتبہ عفوًا عفوًا کہہ **ازانجملہ** رسالۂ مذکور مین مسطور ہی کہ سید ابن طاؤس
روایت کرتے ہین کہ جو شخص سجدہ شکر مین اس دعا کو پڑھے قبل اسکے کہ سر اُٹھائے حاجت اُسکی بر آتی
ہی اَللّٰھُمَّ لَکَ قَصَدْتُ وَاِلَیْکَ اعْتَمَدْتُ وَاَرَدْتُ وَبِکَ وَثِقْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ
وَاَنْتَ عَالِمٌ بِمَا اَرَدْتُ **ازانجملہ** مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ روایت معتبرہ مین منقول
ہی کہ حضرت صادقؑ اور حضرت موسی کاظمؑ سجدہ شکر مین اَسْئَلُکَ الرَّاحَۃَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ
الْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ مکرر فرمایا کرتے تھے اور بعض روایتون مین وَالْاَمْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ
وارد ہی **ازانجملہ** بحنۃ الدعوات مین حضرت امیر المومنینؑ سے مروی ہی کہ بہترین سخن حقتعالی کے
نزدیک یہ ہی کہ بندہ سجدہ مین تین مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ کہے **ازانجملہ**
مقباس المصابیح مین بسند صحیح حضرت صادقؑ سے مروی ہی کہ حضرت سجدہ مین سَجَدَ وَجْھِیَ
اللَّئِیْمُ لِوَجْہِ رَبِّیَ الْکَرِیْمِ کہتے تھے **ازانجملہ** کتاب مذکور مین لکھا ہی کہ ابن بابویہ بسند معتبر
حضرت صادقؑ سے روایت کرتے ہین کہ جسوقت بندہ سجدہ مین تین مرتبہ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا
سَیِّدَاہُ کہتا ہی تو خداوند کریم اُسکو جواب دیتا ہی لبیک اے بندہ میری اور مکارم الاخلاق
مین روایت کی ہی کہ جسوقت بندہ سجدہ مین یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ اسقدر کہے کہ ایک سانس تمام
ہو جائے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اپنی حاجت طلب کر **ازانجملہ** مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ کلینی
وغیرہ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کرتے ہین کہ جسوقت کوئی شخص بیماری و آزار رکھتا ہو
تو بعد نماز کے سجدہ گاہ خاک شفا پر ہاتھ پھیرے اور یہ دعا پڑھے پھر مقام درد پر ہاتھ پھیرے اور اسی
طرح سات مرتبہ عمل مین لائے یَا مَنْ کَبَسَ الْاَرْضَ عَلَی الْمَاءِ وَسَدَّ الْھَوَاءَ بِالسَّمَاءِ وَ
اخْتَارَ لِنَفْسِہِ اَحْسَنَ الْاَسْمَاءِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَافِنِیْ مِنْ کُلِّ سُقْمٍ وَ
دَاءٍ وَاقْضِ حَوَائِجِیْ کُلَّھَا پس اپنی حاجتین طلب کرے **فصل دوسری** مبطلات نماز مین
واضح ہو کہ نماز واجب کا حالت اختیار مین بدون سبب توڑ ڈالنا جائز نہین ہی اور نماز کی

باطل کرنے والی چند چیزین ہین **پہلی** وہ چیز کہ جو وضو کو اور غسل و تیمم کو باطل کرے خواہ وہ مبطل عمداً
عمل مین آئے خواہ سہواً اختیار سے ہو خواہ اضطرار سے **دوسری** وہ چیز کہ جس سے صورت نماز باقی نہ
رہے مثل اسکے کہ اسقدر سکوت کرے کہ اہل اسلام اگر مطلع ہون تو اسکے اُس حال کو دیکھ کر کہین کہ
یہ شخص نماز نہین پڑھتا ہی **تیسرے** قہقہہ مارنا اگرچہ بے اختیاری سے ہو **چوتھے** عمداً کلام دو حرفی
زبان پر جاری کرنا یا ایک حرف بامعنی زبان پر جاری کرنا **پانچوین** عمداً میت کے یا امور دنیا
کیلیے گریہ کرنا لیکن خوف آخرت مین اور اہلبیتؑ کیلیے رونا مضائقہ نہین رکھتا **چھٹے** بعد سورۂ حمد
آمین کہنا **ساتوین** ہاتھ باندھ کے نماز پڑھنا **آٹھوین** کسی واجب کو واجبات نماز سے عمداً ترک
کرنا یا زیادہ کرنا **نوین** کسی رکن کو ارکان نماز سے عمداً خواہ سہواً کم یا زیادہ کرنا **دسوین** قبلہ سے
عمداً منحرف ہونا اور اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہو اور دوسرا شخص اثناے نماز مین اگر سلام کرے تو اس
نماز پڑھنے والے پر واجب ہی کہ وہ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ سے جواب سلام دے اگر اور الفاظ سے جواب
دیگا تو نماز باطل ہو جائیگی **فصل تیسری** بیان مین اُن خللون کے جنکے سبب سے دو سجدے واجب
ہوتے ہین اور وہ چند سبب ہین **پہلا** سبب ایک سجدہ کا بھول جانا **دوسرا** سبب تشہد کا اور
اجزاے تشہد حتی درود کا فراموش کرنا **تیسرا** سبب درمیان چار اور پانچ رکعتون کے بعد بجالانے
دونون سجدون کے شک کرنا **چوتھا** سبب غیر محل مین سلام کہنا **پانچوان** سبب کلام بیجا بغیر ذکر
اور دعا و قرآن از روے سہو زبان پر جاری کرنا مثل اسکے کہ نماز مین بھولے سے بات کرے اور
علاوہ ان پانچ صورتون کے اگر جس مقام پر بیٹھنا چاہیے وہان کھڑا ہو جائے اور جہان کھڑا ہونا
چاہیے وہان بیٹھ جائے یا سہواً کسی امر مین کمی و زیادتی واقع ہو تو اُسکی تلافی مین دو سجدۂ سہو کا لانا
احوط ہی اور ان سجدون مین نیت کرنا واجب ہی اور چاہیے کہ ذکر ان دونون سجدونکا اسطرح بجالائے
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور چاہیے کہ تشہد خفیف پڑھے وہ یہ ہے
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
پھر دونون سلامون مین سے ایک سلام کہے اور ان دونون سجدون مین استقبال قبلہ و طہارت
اور کل وہ چیزین کہ جو نماز مین معتبر ہین احتیاطاً پر ضرور ہین اور لازم ہی کہ بعد نماز کے فوراً یہ دونون
سجدے بجالائے اور اگر بھول جائے تو جسوقت یاد آئے اُسی وقت بجالائے اور اگر ان

دونون سجدون کے بجالانے مین تاخیر ہو جائے تو بھی احوط یہ ہی کہ ان دونون سجدون کا
بجالانا ترک نہ کرے اور چاہیے کہ جو چیز فراموش ہو گئی ہو اُسکو بھی ادا کرے بعد اُسکے دو سجدۂ
سہو بجالائے **فصل چوتھی** بیان مین شک عدد رکعات کے مخفی نہ رہے کہ اگر نماز دو رکعتی
اور سہ رکعتی مین شک واقع ہو تو یہ شک مبطل نماز ہی اور اسی طرح اگر یہ نہ جانتا ہو کہ کتنی
رکعتین پڑھین ہر چند چار رکعتی نماز ہو تو بھی نماز باطل ہی اور اسی طرح اگر یہ شک ہو کہ آیا ایک
رکعت پڑھی یا ایک سے زیادہ تو بھی نماز باطل ہی اور اگر یہ شک ہو کہ دو رکعت نماز پڑھی یا دو سے
زیادہ تو حکم اُسکا انشاء اللہ تعالیٰ آگے مذکور ہو گا اور بمجرد شک بلکہ بعد استقرار شک بھی
بطلان نماز کا حکم نہین کیا جا سکتا اور جب شک عارض ہو تو چاہیے کہ فکر کرے تا شاید کچھ یاد
آجائے اور نماز چار رکعتی مین شک کی چند قسمین ہین **پہلی** شک نماز چہار رکعتی مین درمیان دو
اور تین رکعتون کے اگر یہ شک قبل کامل ہو جانے دونون سجدون کے ہو تو نماز باطل ہی اور
اگر بعد کامل ہونے دونون سجدون کے شک ہو کہ دو رکعتین پڑھین یا تین پڑھین تو بنا تین
رکعت پر کر کے نماز کو تمام کرے بعد اُسکے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کے خواہ دو رکعت
بیٹھ کے بجالائے اور دو سجدون کا کامل ہونا اُسوقت حاصل ہوتا ہی کہ جسوقت دوسرے سجدہ
سے سر اُٹھائے **دوسرے** شک ہونا تین اور چار رکعتون مین پس یہ شک خواہ قبل دونون
سجدون کے ہو خواہ بعد بنا چار رکعت پر کر کے نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے
ہو کے خواہ دو رکعت بیٹھ کے بجالائے **تیسرے** شک درمیان دو اور چار رکعتون کے پس
اگر یہ شک قبل کامل ہونے دونون سجدون کے واقع ہو تو نماز باطل ہی اور بعد کامل ہونے
دونون سجدون کے ہو تو نماز صحیح ہی بنا چار پر کر کے نماز کو تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط
کھڑے ہو کے پڑھے **چوتھے** شک درمیان دو اور تین اور چار رکعتون کے ہی پس اگر یہ شک
قبل کامل ہو جانے دو سجدون کے واقع ہو تو نماز باطل ہی اور بعد کامل ہو جانے دو سجدون کے
ہو تو نماز صحیح ہی بنا چار پر کر کے نماز کو تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط پہلے کھڑے ہو کے بعد
اسکے دو رکعت بیٹھ کے پڑھے **پانچوین** شک درمیان چار اور پانچ رکعت کے ہی پس اگر
یہ شک دونون سجدون کے سر اُٹھانے کے بعد واقع ہو تو بنا چار پر کر کے نماز کو تمام کرے

اور دو سجدے سہوے بجا لائے اور اگر یہ شک قبل رکوع کے ہو تو بیٹھ جائے اور بنا چار پر رکھکر
نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کے یا دو رکعت بیٹھ کے پڑھے اور دو سجدہ
سہو احتیاطاً بجا لاوے اور علاوہ ان دو قسمون کے اگر شک ہو تو نماز باطل ہے مثلاً اگر رکوع کے بعد
اور قبل اکمال سجد تین چار و پانچ مین شک ہو تو نماز کو پورے پڑھے چھٹے شک درمیان تین اور
پانچ رکعتون کے ہے پس اگر یہ شک کھڑے ہونے کی حالت مین ہو تو بیٹھ جائے اور رجوع اس شک
کی دو اور چار کی طرف ہوگی اور حکم اسکا بیان ہو چکا ہے لیکن احتیاطاً دو سجدہ سہو بھی کرے ساتوین
شک درمیان تین اور چار اور پانچ رکعتون کے ہے پس اگر یہ شک کھڑے ہونے کے حال مین ہو تو بیٹھ
جائے اور یہ شک دو اور تین اور چار کی طرف رجوع کرتا ہے اور حکم اسکا بھی مذکور ہو چکا ہے لیکن
دو سجدہ سہو بھی احتیاطاً بجا لاوے آٹھوین شک درمیان پانچ اور چھ رکعتون کے ہے اگر یہ شک کھڑے
ہونیکے کے حال مین ہو تو بیٹھ جائے اور یہ شک چار اور پانچ کیطرف رجوع کرتا ہے اور حکم اسکا
بھی مذکور ہو چکا ہے لیکن اسمین علاوہ دو سجدہ سہو کے جو اصل شک کیلیے ہین دو سجدہ اور قیام
کیوجہ سے بھی احتیاطاً بجا لاوے اور واجب ہے کہ نماز احتیاط کو فوراً قبل اسکے کہ کوئی مبطل نماز
عمل مین لائے بجا لاوے اور اس نماز مین حمد کا پڑھنا ضرور ہے تسبیحات اربعہ پڑھنا کافی نہوگا
لیکن بعد سورۂ حمد دوسرا سورہ پڑھنا ساقط ہے اور نماز احتیاط کو اخفات سے پڑھنا چاہیے
اور اگر نماز احتیاط مین شک ہو تو اکثر پر بنا رکھے لیکن جس صورت مین اکثر پر بنا رکھنا مفسد
نماز ہو تو اکثر پر بنا نہ کی جائیگی اور نماز احتیاط مین وہ سب شرطین کہ جو نماز یومیہ مین واجب ہین
معتبر ہین اور اس نماز مین تشہد اور سلام اور ذکر رکوع اور سجود اور سب ارکان اور افعال
بجا لانا واجب ہے اور اگر قبل نماز احتیاط کوئی امر منافی نماز واقع ہو یا نماز احتیاط کے پڑھنے
مین اسقدر تاخیر ہو جائے کہ عرف مین اطلاق فوریت باقی نہ رہے تو احتیاط یہ ہے کہ نماز احتیاط
کو بجا لائے اور اصل نماز کا بھی اعادہ کرے اور جو کچھ کہ لازم ہے وہ فقط اعادۂ اصل نماز ہے اور
اگر سجدۂ سہو اور اجزائے فراموش شدہ اور نماز احتیاط یہ تینون امر جمع ہو جائین تو نماز احتیاط
کو اجزائے فراموش شدہ پر مقدم کرے اور سجدۂ سہو سب کے آخر مین بجا لائے پس اگر اول نماز مین
سہواً بات کی ہو اور تشہد اول کو بھی فراموش کیا ہو اور درمیان تین اور چار رکعتون کے مثلاً

تک واقع ہوا ہو تو بیٹھے نماز احتیاط پڑھے بجائے تشہد [illegible] بجائے [illegible] ہو جائے

**فصل پانچوین** مسائل متفرقہ مین **مسئلہ** حالت اختیار مین ترک کرنا سورہ کا نماز سنتی مین جائز ہی اور اسی طرح نماز سنتی بیٹھ کے پڑھنا بھی جائز ہی **مسئلہ** بعد فرض عجز و قصور درست کرنے مین تجوید کے ہر چند درستی تجوید منحصر بسفر ہو کہ وہ سفر بدون عسر و حرج ممکن ہو تو نماز صحیح ہی خصوصًا اُسوقت مین کہ نماز جماعت بھی پڑھنا ممکن نہ ہو لیکن مدار اخراج حروف کا مخارج مقررۂ قرّا سی نہین ہی بلکہ مدار اس امر پہ ہی کہ اہل خبرہ کے نزدیک دو حرف تشابہ مین تمیز حاصل ہو جائی خواہ یہ شخص خود اہل خبرہ اور اہل لسان کیطرف رجوع کرے یا دو شاہد عادل سی تصدیق کرے **مسئلہ** مضطر کو بعد نصف شب نماز عشا کا بقصد قربت پڑھنا بدون تعرض ادا و قضا اولی ہی **مسئلہ** عورت کو نماز مین چھپانا مُنہ کا اور دونون ہاتھون کا گٹے تک اور دونون پیرون کی ظاہر کا لازم نہین ہی لیکن دونون پیرون کے باطن کا چھپانا لازم ہی **مسئلہ** سنجاف حریر جس مقدار کو عرف مین سنجاف کہین استعمال اُسکا نماز اور غیر نماز مین مردون کو جائز ہی **مسئلہ** ماموم کو قضاے نماز صبح کا پڑھنا امام کی نماز ظہر کے ساتھ اور قضای عصر کا پڑھنا امام کی نماز مغرب کے ساتھ یا نماز مغرب کو امام کی عشا کے ساتھ یا برعکس صحیح ہی سوائے اُن نمازون کے کہ جنکی ہیئت مین اختلاف ہو مثل نماز یومیہ کے ایسے نماز آیات کے ساتھ نہ پڑھنا چاہیے **مسئلہ** جو شخص کہ مشغول الذمہ ہو نماز یومیہ قضا وغیرہ سے تو نماز یومیہ حاضر کو وقت وسیع مین پڑھ سکتا ہی **مسئلہ** بانات کی بابت مین قول اکثر لوگون کا اور اہل خبرہ کا یہ ہی کہ بانات حیوان حلال گوشت کے بالون سے بنتی ہی لہذا بانات کا لباس پہن کر نماز جائز ہی اگرچہ کفار سے مول لی جائے **مسئلہ** وہ جُراب کہ جو پنڈلیون کو نہ چھپائے پہننا اُسکا نماز مین جائز ہے **مسئلہ** ادغام بقاعدہ یرملون کی مراعات احوط ہی **مسئلہ** وقف بحرکت اور وصل بسکون سے اجتناب کرے بنا بر اقوی **مسئلہ** ادغام صغیر کی ایک لفظ مین واقع ہو مثل جدّ وغیرہ تو اس ادغام کا بجالانا لازم ہی اور ادغام کبیر کہ دو لفظون مین ہوتا ہی مثل جاوت تلک تو اس ادغام کا بجالانا سنت ہی **مسئلہ** مدحروف مقطعات مثل الٓمٓ اور مدمتصل کہ لفظ واحد مین واقع ہو مثل جآء تو اس مد کا ظاہر کرنا واجب ہے اور مدمنفصل کہ دو لفظون مین ہوتا ہی مثل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو اس مد کا ظاہر کرنا

مستحب ہو **مسئلہ** وقف مین بقدر ایک نفس کے سکوت کرنا ثابت نہین ہو سکوت فاصل کافی
ہو **مسئلہ** مد بقدر چار الف یا کم ثابت نہین ہو مد عرفی کفایت کرتا ہو **مسئلہ** عورت کا مرد کے
پہلو مین یا اُسکے آگے بدون دس ہاتھ کے فاصلہ کے یا بدون حائل کے نماز پڑھنا جائز
نہین ہو علی الاحوط **مسئلہ** حکم جہر و اخفات فرائض یومیہ کے واسطے ہو اور اور نمازون مین
اختیار ہو چاہے جہر کرے چاہو باخفات پڑھے **مسئلہ** سنگ غیر معدنی پر باوجود زمین کے ہونیکے
سجدۂ نماز نہ کرنا چاہیے احتیاطاً اور گچ پر بھی سجدہ کرنا درست نہین ہو **مسئلہ** جس شخص کے ذمہ
نماز واجب قضا ہو تو وہ نماز مستحب پڑھ سکتا ہو بشرطیکہ مشتغل ہو قضا کے بجالانے مین بھی
**مسئلہ** اگر کاغذ کھانے اور پہننے کی چیز سے بھی بنا ہو تو سجدہ اُسپر صحیح ہو بشرطیکہ ایسی چیز سے
لکھا نہ ہو کہ سجدہ اسپر صحیح نہین ہو والا پیشانی کا اُس مقام پر رکھنا لازم ہو گا کہ جو مانع کر
خالی ہو **مسئلہ** اگر کوئی شخص آٹھ فرسخ سے کم اور چار فرسخ سے زیادہ جاوے یا چار فرسخ ایک
روز مین جائے اور دوسرے دن قبل دس روز رہنے کے پھر آئی تو بنا بر اقوی اُسے نماز تمام
پڑھنا چاہیے مگر احوط یہ ہو کہ اتمام و قصر دونون بجالائے **مسئلہ** جس مقام پر نماز قصر ہو وہان روزہ
بھی ساقط ہو اور جس جگہ روزہ ساقط ہو وہان نماز بھی قصر ہو مگر بعض مواضع مستثنی مین **مسئلہ**
توطن مین اسیقدر کافی ہو کہ یہ شخص کسی بلد مین رہنے کا قصد کرے اور اُس بلد کو اپنی رہنے کا مکان
قرار دے لیکن جو وطن کہ چھٹ گیا ہو اسمین ضرورت ہو بالفعل ملک موجود ہونیکے اور چھ مہینے
رہنے کے کسیوقت مین بقصد وطن **مسئلہ** دس روز اقل اقامہ ہو **مسئلہ** حد ترخص مین پوشیدہ
ہونا دیوار ہاے شہر کا یا نہ سنا جانا صداے اذان کا قصر نماز کیلئے کافی ہو **مسئلہ** جسوقت
مسافر کسی مقام مین دس روز رہنے کا قصد کرے اور ایک نماز بھی تمام پڑھ لی تو جبتک اُس
مقام پر رہے گا حکم مقیم مین ہو روزہ بھی رکھیگا اور نماز بھی تمام پڑھے گا پس اگر بعد قصد اقامہ
کی اور ایک نماز تمام پڑھ لینی کے یہ شخص اپنے رہنے مین متردد ہو جائے یا عزم سفر کرے تو
اس صورت مین بھی جبتک اُس بلد سے بقصد سفر باہر نہ نکلے گا اوسوقت تک نماز تمام پڑھا
کریگا اور روزہ رکھا کریگا **مسئلہ** اگر کوئی شخص رکوع بھول جاے اور قبل سجدے کے یاد
آئے تو سیدھا کھڑا ہوا اور رکوع بجالائے **مسئلہ** اگر طمانینت اور ذکر رکوع فراموش کری

اور قبل سجدے کے یاد آئے تو ذکر و حمایت ساقط ہی بسبب سے کہ قتل ان دونون کا لذرچکا
اور عود ان کی طرف باعث زیادتی رکن ہو جائیگا مسئلہ اگر قیام بعد رکوع یا اُس قیام مین توقف
کرنا کوئی شخص فراموش کرے اور قبل سجدے کے اُسے یاد آوے تو چاہیے کہ سیدھا کھڑا ہو اور درنگ
کرے اور اگر بعد سجدے کے یاد آئے تو اعتنا نہ کی جائے گی مسئلہ اگر کوئی شخص ایک سجدے کو بھول جای
اور قبل رکوع اُسے یاد آئے تو سجدہ کرنا واجب ہی اور مراعات ترتیب کی بھی اقوال و افعال
مین لازم ہی مسئلہ اگر کسی شخص کو دونون سجدون مین یا ایک سجدہ مین تشہد پڑھنی کے حال مین
شک ہو تو اوس شک کا اعتبار نہین ہی مسئلہ الحاق مقدمات کا بھی افعال کے ساتھ مشکوک مین
قوی ہی مسئلہ اگر کسی شخص کو قیام متصل برکوع مین بعد ختم ہونے کے اور قبل پہونچنے حد رکوع
مین شک ہو تو اوس شک کا بنا بر اقوی اعتبار نہین ہی مسئلہ اگر کسی شخص کو قبل سجدے کے قیام
بعد رکوع مین شک ہو یا اوسمین درنگ کرنے کا شک ہو تو اوس شک کا اعتبار نہین ہی بشرطیکہ
ختم ہو چکا ہی مسئلہ درمیان دو سجدے سہو کے بیٹھنا اور درنگ کرنا مطابق فتوی ایک جماعت کے
واجب ہی لیکن بقصد قربت بجا لانا بہتر ہے مسئلہ شک افعال نماز دو رکعتی اور دو رکعت اول نماز
سہ رکعتی اور چہار رکعتی مین مبطل نماز نہین ہی مسئلہ نماز احتیاط مین بسم اللہ کو سورہ حمد کی جہر سے
پڑھنا مستحب ہی بنا بر اقوی مسئلہ قضائے سجدہ اور تشہد اور صلوات فراموش شدہ مین طہارت
اور جمیع شرائط نماز کی معتبر ہین مسئلہ اگر کوئی شخص سجدہ یا تشہد یا درود بھول جاے اور بعد محل
کے اوسے یاد آئے پس اگر بعد سلام کے حدث صادر ہوا ہے تو احتیاط یہ ہی کہ قبل طہارت ادا
بعد طہارت اوسکو بجا لاے اور اعادہ اصل نماز بھی کرے **فصل چھٹی کیفیت نماز**
**جمعہ اور عیدین مین** بیان نماز جمعہ وجوب نماز جمعہ مین غیبت امام علیہ السلام مین درمیان
علما کی خلاف ہی اور مذہب اکثر علماے عصر کا یہ ہی کہ نماز جمعہ واجب تخییری ہی یعنی مکلف کو
اختیار ہی چاہے نماز جمعہ پڑھے چاہے نماز ظہر پڑھے مگر نماز جمعہ پڑھنا افضل ہی اور احوط یہ ہی
کہ نماز جمعہ پڑھ کر بقصد قربت فرادا نماز ظہر بھی پڑھے اور نماز جمعہ مین جماعت کا ہونا شرط
لازم ہے اور نماز جمعہ مین کم سے کم پانچ آدمیون کی جماعت ہونا ضرور ہی کہ ایک شخص اونمین
سے پیش نماز اور خطیب ہو اور باقی چار ماموم ہون اور پیش نماز کے واسطے اس زمانہ مین

لازم ہی اور اول وقت نماز جمعہ
وقت زوال آفتاب سی شروع ہوتا ہی اور اُسوقت تک باقی رہتا ہی کہ سایہ شاخص شاخص کے
برابر پہونچ جاے اور نماز جمعہ بھی مثل نماز صبح دو رکعت ہی اور پیش نماز کو چاہیے کہ رکعت اول مین
بعد سورہ حمد سورۂ جمعہ پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد سورہ حمد سورۂ منافقین پڑھے اور سنت
ہی کہ اس نماز مین بنا بر مشہور دو قنوت پڑھے ایک رکعت اول مین قبل رکوع اور دوسرا رکعت دوم
مین بعد رکوع اور واجب ہی کہ قبل نماز جمعہ دو خطبہ پڑھے جائین اور احوط یہ ہی کہ وہ خطبہ حمد و ثنای
خدا تعالیٰ اور صلوٰۃ پیغمبر خدا اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام اور مضامین وعظ پر مشتمل ہو اور آخر خطبہ مین
ایک سورہ مختصر پڑھا جای اور اگر ایک شہر مین دو مقام پر نماز جمعہ پڑھی جاے تو باہمدیگر فاصلہ
ایک فرسخ کا یا زیادہ ایک فرسخ سے ہونا ضرور ہی اور اگر فاصلہ کم ہوگا اور دونون نمازین برابر
شروع ہونگی تو دونون نمازین باطل ہین اور جو شخص پہلے پڑھیگا اوسکی نماز صحیح ہوگی اور نماز
جمعہ آٹھ آدمیون سے ساقط ہی اول عورت سے دوم بندہ سے سیوم مسافر سے چہارم نابینا پنجم
پیر عاجز سے ششم بیمار عاجز سے ہفتم اوس شخص سے کہ جو راہ چلنے سے عاجز ہو اور اوسی نماز جمعہ مین
آنا باعث حرج ہو ہشتم اوس شخص سے کہ جسکا مکان مسجد جامع سے مسافۃ دو فرسخ سے زیادہ ہو اور
سواے نماز جمعہ کے بیس رکعت نماز نافلہ جمعہ پڑھنا بھی مستحب ہی جوقت چاہیے بجالاے لیکن افضل
یہ ہی کہ چھ رکعت صبحکو اور چھ رکعت آفتاب بلند ہونے کیوقت اور چھ رکعت وقت زوال اور
دو رکعت نزدیک زوال پڑھے **بیان نماز عیدین** یہ نماز حضور امامؑ مین واجب ہی اور
غیبت امام مین سنت ہی لیں افضل یہ ہی کہ نماز عیدین جماعت کی ساتھ بجالاے اور تنہا بھی پڑھنا
مستحب ہی اور یہ نماز دو رکعت ہی رکعت اول مین بعد قرأت حمد و سورہ پانچ تکبیرین ہین اور ہر تکبیر کے
بعد ایک مرتبہ دعاء قنوت ہی اور رکعت دوم مین چار تکبیرین اور چار قنوت ہین اور جو قنوت کہ
نماز یومیہ مین پڑھتے ہین اوسکو بھی پڑھ سکتے ہین لیکن قنوت مخصوص نماز عیدین کیواسطے یہ ہے
اور پڑھنا اُسکا بہتر ہی اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَاۗءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ
وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ
الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًا وَمَزِيْدًا اَنْ

تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْهِ مُحَمَّدًا وَّ
اٰلَ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ
عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا سَاَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ
وَ اَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ بِهٖ عِبَادُكَ الْمُخْلَصُوْنَ **بیان نماز آیات** یعنی
نماز کسوف وخسوف وزلزلہ وغیرہ مخفی نرہے کہ جب کسوف واقع ہو یعنی سورج کو گہن لگے
یا خسوف ہو یعنی چاند گہن لگے خواہ وہ گہن تمام چاند سورج مین ہو خواہ بعض مین یا زلزلہ
ہوجاے باعث خوف ہو یا نہو نماز واجب ہے اور اسیطرح جب آندھی سیاہ یا سُرخ آے یا
رعد گرجے یا برق چمکے اس شدت سے کہ خلاف متعارف اور موجب خوف ہو تو بھی نماز واجب
ہے اور کیفیت اس نماز کی یہ ہے کہ ہر رکعت مین پانچ رکوع اور دو سجدے ہین اور ہر مرتبہ دوسری
رکوع کے قبل ایک قنوت پڑھنا سنت ہے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ پہلی نیت کرے کہ دو رکعت نماز
کسوف یا خسوف یا زلزلہ پڑھتا ہون مین واجب قربۃً الی اللہ بعد اسکے تکبیر کہے اور حمد وسورہ
پڑھ کے رکوع مین جاوے جب رکوع سے سر اُٹھاوے تو پھر تکبیر کہے بعد اوسکے حمد وسورہ کی
قراءت کرے اور قنوت پڑھے اور پھر رکوع مین جاوے اور پھر کھڑا ہو اسیطرح پانچ مرتبہ
قراءت اور رکوع بجالاے غرض جب پانچین رکوع سے سر اوٹھاوے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ
کہے بعد اوسکے دو سجدے بجالاے اور دوسری رکعت بھی بدستور رکعت اول پڑھے اور یہ بھی
ہوسکتا ہے کہ اول مرتبہ سورۂ حمد پڑھ کے سورہ تمام نہ پڑھے بلکہ ایک آیت یا چند آیتین سورہ کی
پڑھ کے رکوع مین جاے اسیطرح ایک سورہ پانچ رکوع پر تقسیم کرے تاکہ ایک سورہ
پانچ رکوع مین تمام ہوجائے اور سورۂ حمد اس صورت مین دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہین
ہے مثلاً پہلی رکعت مین الحمد پڑھ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم نیت جزو سورہ قل ہو اللہ کے
اور رکوع مین جاے پھر رکوع سے اوٹھ کے سیدھا کھڑا ہو اور قُل ہُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھے
پھر رکوع بجالائے پھر اوٹھ کے اللّٰہُ الصَّمَد کہے پھر رکوع مین جاے پھر اُٹھے اور لَمْ یَلِدْ
وَلَمْ یُوْلَدْ کہے اور پھر رکوع بجالائے پھر اُٹھے اور وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ کہے پھر رکوع
بجالاے بعد اسکے سجدتین بجالائے پھر اُٹھکر دوسری رکعت مثل رکعت اول بجالاے

اور اگر تمام آفتاب یا تمام ماہتاب مین گہن لگا ہو اور نماز کو عمدًا خواہ سہوًا ترک کیا ہو خواہ اوسوقت
اطلاع گہن کی ہوئی ہو یا بعد خبر ہوئی تو ان سب صورتون مین قضا اس نماز کی واجب ہی اور اگر
تمام قرص مین گہن نہ لگا ہو بلکہ بعض مین لگا ہو تو اس صورت مین اگر گہن کی اطلاع نہوئی تھی اور
بسبب عدم اطلاع نماز نہ پڑھی تھی تو قضا واجب نہین ہی اور اگر اوسوقت معلوم تھا کہ گہن لگا ہی تو قضا
واجب ہی خواہ عمدًا نماز نہ پڑھی خواہ سہوًا لیکن باقی آیات مثل زلزلہ وغیرہ پس اگر وقت پر علم تھا تو قضا
چاہیئے اور احتیاط یہ ہی کہ اگر علم نہ ہو تو بھی احتیاطًا قضا بجالاے اور کسوف وخسوف کی کل صورتون مین
اگر نماز نہ پڑھی ہو تو قضا پڑھے مگر نماز زلزلہ ظاہرًا تا عمر ادا ہی اور احتیاط یہ ہی کہ نماز زلزلہ اگر بعد وقت
زلزلہ پڑھی تو قصد ادا و قضا کچھ نکرے اور بعید نہین کہ نماز زلزلہ واجب فوری ہو پس امکان کے وقت
سے تاخیر نکرنا چاہیے

## فصل ساتوین نمازہاے مستحب کے بیانمین

اس فصل مین چند مطلب ہین مطلب پہلا ثواب نوافل یومیہ مین یعنی جو نوافل ہر روز فرائض کے ساتھ
مقرر ہوئی ہین واضح ہو کہ ثواب ان نوافل کا عظیم ہی اور حدیثون مین تاکید شدید وارد ہی خصوصًا
نماز شب اور نافلہ مغرب کی باب مین اور احادیث اہلبیتؑ مین منقول ہی کہ اگر فرائض مین کوئی
نقصان ہو مثلاً خضوع وخشوع نہ ہو یا آداب مسنونہ مین کمی ہوئی ہو تو خدا اُسکو بسبب نوافل
کے تمام کرتا ہی اور نوافل کا بے ضرورت و بے عذر ترک کرنا نہ چاہیئے بلکہ اگر نافلہ فوت ہو جاے
تو اُسکی قضا چاہیئے کہ موجب ثواب عظیم ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہی کہ خداوند عالم مباہات کرتا
ہی اوس شخص پر جو نماز شب کی قضا دن کو بجالاے اور حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ اے
ملائکہ دیکھو میرا بندہ اُس عبادت کو کہ جو مین نے اسپر فرض نہین کی تھی اُسکی قضا بجالاتا ہی گواہ
رہو کہ مین نے اُسکے گناہ بخشدئے اور فضائل نماز شب کے مطلب سوم مین بیان ہونگے انشاء اللہ

## مطلب دوسرا نافلہ نماز پنجگانہ کے بیانمین

واضح ہو کہ وقت نافلہ ظہر کا زوال شمس سے
شروع ہوتا ہی یہانتک کہ سایہ شاخص دو قدم تک پہونچے یعنی شاخص کے سات حصون مین
سے دو حصہ تک سایہ پہونچے نافلہ عصر اُسوقت تک پڑھ سکتا ہی کہ سایہ شاخص چار قدم تک شاخص
کے پہونچے یعنی چار حصہ تک سات حصون کے پہونچے اور وقت نافلہ مغرب اُس تک ہی کہ جسوقت تک
جانب مغرب سے حمرت زائل نہو اور وقت نافلہ عشا کا نصف شب تک باقی رہتا ہی اور وقت نافلہ صبح

کاذب سحر شروع ہوتا ہی یہانتک کہ سُرخی اُفق مشرق ظاہر ہو اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ نافلہ مثل ہدیہ کی ہی جسوقت بجالائیگا قبول ہوگا اور موئد اس روایت کی اور چند روائتین بھی ہین اور بنابر مشہور نوافل یومیہ چونتیس ۳۴ رکعتین ہین نافلہ صبح قبل فریضہ دو رکعت اور نافلہ ظہر قبل نماز ظہر آٹھ رکعت مگر مثل نماز صبح دو دو رکعتین پڑھنا چاہیے اور نافلۂ عصر قبل نماز عصر آٹھ رکعت ہی یہ بھی دو دو رکعتین کرکے مثل نماز صبح پڑھنا چاہیے اور نافلۂ مغرب کی بعد نماز مغرب چار رکعتین ہین مثل نماز صبح دو دو رکعت کرکے پڑھے جاتے ہین اور نافلہ عشا کے بعد نماز عشا دو رکعتین ہین یہ نماز بیٹھ کر پڑھی جاتی ہی کہ شمار مین ایک رکعت محسوب ہوتی ہی اور سفر مین نافلہ ظہرین اور نافلہ عشا ساقط ہو جاتی ہی اور نوافل مین بلا ضرورت بھی سورۂ فاتحہ پر اکتفا ممکن ہی مطلب تیسرا بیان فضائل اور ثواب نماز شب مین عین الحیواۃ مین حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہی کہ نماز شب چہرہ کو روشن کرتی ہی اور آدمی کو خوشبو کرتی ہی اور روزی کو زیادہ کرتی ہی اور باعث اداے قرض ہوتی ہی اور رنج و غم کو دور کرتی ہی اور جہنم کو جلا دیتی ہی اور دوسری حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جو اشخاص اپنے گھرون مین نماز شب پڑھتے ہین اور نماز مین تلاوت قرآن کرتے ہین وہ اہل آسمان کو روشنی بخشتے ہین جسطرح کہ ستارے اہل زمین کو روشنی بخشتے ہین اور کتاب مذکور مین جناب رسالتمآب سے منقول ہی کہ جن اشخاص کو عورتون یا مردون مین سے خداتیعالی نماز شب کی توفیق دیتا ہی اور وہ مخصوص خدا کیلیے اُٹھتی ہین اور وضو کامل کرتی ہین اور خدا کے لیے بہ نیت صادق نماز شب پڑھتی ہین اور دل اُنکے امور بد سے سالم اور بدن انکے خشوع کنندہ اور آنکھین اُنکی گریان ہوتی ہین تو حقتعالی اُنکے پیچھے نو صفین ملائکہ کی مقرر فرماتا ہی کہ تعداد اُن ملائکہ کی کہ جو ہر صف مین ہوتی ہین سوا خدا کے اور کوئی نہین کرسکتا اور ایک سرا ہر صف کا مشرق مین ہوتا ہی اور دوسرا سرا مغرب مین ہوتا ہی پس جب بندہ نماز سے فارغ ہوتا ہی تو موافق اُن ملائکہ کے اُسکے لیے درجات لکھے جاتے ہین اور بسند صحیح اُسی کتاب مین حضرت صادق ع سے منقول ہی کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بندہ رات کو اُٹھتا ہی اور نیند اُسپر غالب ہوتی ہے

اوسکا ہی کو حقتعالی حکم فرماتا ہو کہ دریچہ اسمان کھولدیے جاوین اور ملائکہ سی ارشاد فرماتا ہی
کہ میرے بندی کو دیکھو کہ یہ مجھسے تقرب کیلیے اٹھا او پر کسقدر زحمت گوارا کرتا ہی حالانکہ مین نے اوسپر
نماز شب واجب نہین کی تھی اور مجھ سی تین چیزون مین سی ایک چیز کا قصد ہی کہ یا مین گناہ اُسکے بخشدون
یا اوسکی توبہ قبول کرون یا روزی اسکی زیادہ کردون ای ملائکہ مین تمھین گواہ کرتا ہون کہ مین نے
تینون باتین اسکو عطا کین تہذیب الاحکام مین لکھا ہی کہ بعض اصحاب نے ابی عبد اللہ ع سے روایت کی
ہی حضرت نے ارشاد فرمایا نماز شب بہ تحقیق کہ وہ تمھاری نبی کی سنت ہی اور اُن صالحون کے آداب
مین سی کہ جو تمسے پہلے تھے اور باعث دور ہونے تمھارے آزارون کا تمھاری بدنون سی ہی اور
پھر کتاب مذکور مین ابو بصیر سے روایت کی ہی کہ ابو عبد اللہ ع نے ارشاد کیا کہ مجھسے میرے پدر بزرگوار
نے اور اُن سے اُنکے پدر نے اور اُنسے علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ کھڑا ہونا رات کو نماز کیلیے بدن کا
چاق کرنے والا ہی اور باعث رضائے پروردگار ہی اور پیروی کرنا پیغمبرون کے اخلاق کی ہی اور متعرض
ہونا ساتھ رحمت حقتعالی کے ہی **مطلب چوتھا ترکیب اور کیفیت اجمال نماز شب مین**
واضح ہو کہ وقت نماز شب بعد نصف شب کے آتا ہی اور طلوع صبح صادق تک باقی رہتا ہی اور
نماز شب کے آٹھ رکعتین ہین اور وہ آٹھ رکعتین دو دو رکعت کرکے مثل نماز صبح پڑھی جاتی ہین پس
یہ آٹھ رکعتین جس سورہ سے کہ چاہے پڑھے اور بعد آٹھ رکعت بجالانے کے دو رکعت نماز شفع جس
سورہ سے چاہے بجا لاے اور نماز شفع مین قنوت نہین ہی اور بعد اُسکے ایک رکعت وتر پڑھے کہ
اس نماز وتر کو بعد نماز شفع پڑھنا چاہیے اور اس ایک رکعت مین قنوت پڑھنا چاہیے پس مجموع
گیارہ رکعتین ہوئین آٹھ نماز شب کی اور دو شفع کی اور ایک وتر کی اور کبھی مجموع ان گیارہ رکعتونکو
نماز شب کہتے ہین اور نماز وتر کے قنوت مین دعاے مغفرت مومنین مردہ اور زندہ اور دعاے
مغفرت والدین کی تاکید ہی بلکہ منقول ہی کہ چالیس مومن کے لیے نام بنام دعاے مغفرت کرے اور
مناسب یہ ہی کہ دو دو رکعت کے بعد حوائج مشروعہ کو خداے طلب کرے کہ دعا اُسوقت کی مقرون
باجابت ہی اور ادعیہ اور مسنونات اس نماز کا بجالانا بہتر ہی اور ثواب اُسمین بیشتر ہی جیسا کہ مطلب
آئندہ مین بہ تفصیل مذکور ہوگا مگر جب وقت تنگ ہو یا نفس راغب طول دینے پر نہو تو مختصر پڑھے
اور نماز شب ترک نہ کرے **مطلب پانچوان مقدمات اور کیفیت تفصیلی نماز شب مین**

مخفی نہ رہے کہ بعد فراغ ضروریات وضو کرے اور دعائین اور آداب وضو کے مشہور ہین جب
وضو سے فارغ ہو تو اپنے کپڑون مین اور بدن مین عطر ملے اسواسطے کہ اکثر حدیثون مین ثواب
اور مدح عطر لگانے کے بکثرت مذکور ہے چنانچہ منقول ہے کہ دو رکعت نماز اُس شخص کی کہ جو عطر
لگاکے بجالاے بہتر ہے ستر رکعتون سے کہ جو بے عطر کے پڑھی ہون پس مستحب ہے کہ رو بقبلہ بیٹھے اور
اس دعا کو پڑھے کہ حضرت امام زین العابدین ع رات کو اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اِلٰهِی غارَتْ
نُجُوْمُ سَمَائِكَ وَنَامَتْ عُيُوْنُ اَنَامِكَ وَهَدَاَتْ اَصْوَاتُ عِبَادِكَ وَاَنْعَامِكَ وَ
غُلِّقَتِ الْمُلُوْكُ عَلَيْهَا اَبْوَابِهَا وَطَافَ عَلَيْهَا حُرَّاسُهَا وَاحْتَجَبُوْا عَمَّنْ يَسْاَلُهُمْ
حَاجَةً وَيَنْتَجِعُ مِنْهُمْ فَائِدَةً وَاَنْتَ اِلٰهِی حَیٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا
نَوْمٌ وَلَا يَشْغَلُكَ شَیْءٌ عَنْ شَیْءٍ اَبْوَابُ سَمَائِكَ لِمَنْ دَعَاكَ مُفَتَّحَاتٌ وَخَزَائِنُكَ
غَيْرُ مُغَلَّقَاتٍ وَاَبْوَابُ رَحْمَتِكَ غَيْرُ مَحْجُوْبَاتٍ وَفَوَائِدُكَ لِمَنْ سَاَلَكَ غَيْرُ
مَحْظُوْرَاتٍ بَلْ هِیَ مَبْذُوْلَاتٌ اِلٰهِی اَنْتَ الْكَرِيْمُ الَّذِیْ لَا تَرُدُّ سَائِلًا مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ سَاَلَكَ وَلَا تَحْتَجِبُ عَنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ اَرَادَكَ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ
وَلَا تَخْتَزِلُ حَوَائِجَهُمْ وَلَا يَقْضِيْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ وَقَدْ تَرَانِیْ
وَوُقُوْفِیْ وَذُلَّ مَقَامِیْ بَيْنَ يَدَيْكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِیْ وَتَطَّلِعُ عَلٰی مَا فِیْ قَلْبِیْ
وَمَا يَصْلَحُ بِهٖ اَمْرُ اٰخِرَتِیْ وَدُنْيَایَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذِكْرَ الْمَوْتِ وَاَهْوَالَ الْمُطَّلَعِ
وَالْوُقُوْفِ بَيْنَ يَدَيْكَ نَغَّصَنِیْ مَطْعَمِیْ وَمَشْرَبِیْ وَاَغَصَّنِیْ بِرِيْقِیْ وَاَقْلَقَنِیْ عَنْ
وِسَادِیْ وَمَنَعَنِیْ رُقَادِیْ وَكَيْفَ يَنَامُ مَنْ يَخَافُ مَلَكَ الْمَوْتِ فِیْ طَوَارِقِ
اللَّيْلِ وَطَوَارِقِ النَّهَارِ بَلْ كَيْفَ يَنَامُ الْعَاقِلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ لَا يَنَامُ لَا بِاللَّيْلِ وَلَا
بِالنَّهَارِ وَيَطْلُبُ رُوْحَهٗ بِالْبَيَاتِ وَفِیْ اٰنَاءِ السَّاعَاتِ اور جب حضرت اس دعا سے
فارغ ہوتے تو سجدہ کرتے تھے اور اپنے رخسارون کو خاک پر رکھ کر فرماتے تھے اَسْئَلُكَ
الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ حِيْنَ اَلْقَاكَ واضح ہو کہ جب نماز شب کو شروع
کرے تو پہلے اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَاٰلِهٖ
وَاُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَیْ حَوَائِجِیْ فَاجْعَلْنِیْ بِهِمْ وَجِيْهًا فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

وَبَيْنَ اَمْرِ بَيْنَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِهِمْ وَلَا تُعَذِّبْنِي بِهِمْ وَاهْدِنِي بِهِمْ وَلَا
تُضِلَّنِي بِهِمْ وَارْزُقْنِي بِهِمْ وَلَا تَحْرِمْنِي بِهِمْ وَاقْضِ لِي حَوَائِجَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ بعد دعاے مذکور کے نماز شب کو
شروع کرے اس طرح سے کہ پہلے تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ
نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ بعد اسکے دو تکبیرین کہے
اور اس دعا کو پڑھے لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ
وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ ذَلِيْلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ مِنْكَ وَبِكَ
وَلَكَ وَاِلَيْكَ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَا وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَهْرَبَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانَيْكَ
تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَيْتِ بعد اسکے ایک تکبیر اور کہے کہ نیت کرے کہ نماز شب بجا لاتا
ہون مین سنت قربۃً الی اللہ اور متصل نیت تکبیرۃ الاحرام کہے اور اس دعا کو پڑھے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ وَمِنْهَاجِ عَلِيٍّ حَنِيْفًا
مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ جب اس دعا کو پڑھ چکے تو سورۂ حمد اور جو سورہ چاہے پڑھے لیکن مستحب ہے کہ پہلی
رکعت مین بعد سورۂ حمد تیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد سورۂ حمد سورۂ قُلْ يَا
اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ پڑھے اور باقی چھ رکعتون مین سورہ ہاے بزرگ مثل سورۂ انعام اور کہف
اور سورۂ یسین اور حوامیم اور مثل ان سورون کے پڑھے اور اگر یہ سورے یاد نہ ہون تو قرآن مین
بھی دیکھ کے پڑھ سکتا ہے اور اگر ان سورون کا پڑھنا دشوار ہو تو مختصر سورہ پڑھے پس تکبیر کہے کہ رکوع
و سجود مثل نماز صبح کے بجا لائے اور سنت ہے کہ رکوع مین اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ
اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ
وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ وَعِظَامِيْ وَمَا اَقَلَّتْهُ قَدَمَايَ غَيْرَ
مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَلَا مُسْتَحْسِرٍ بعد اس دعا کے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کہے اور سجدہ مین اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ

اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ
شَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ بعد سجدہ کے
تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ کہے اور جسوقت کہ دونون سجدون سے
فارغ ہو تو دوسری رکعت کے لیے اُٹھ کھڑا ہو اور سورہ حمد اور دوسرا سورہ پڑھے اور قنوت پڑھے
اور دعاے قنوت مشہور ہو اور اگر اس دعا کو قنوت مین پڑھے تو افضل ہو کہ قنوت مین طول دینا
بہتر ہو بجہت اسکے کہ وقت بہت وسیع ہو اور حضرت رسولؐ سے منقول ہو کہ جس شخص کا دنیا مین
مین قنوت زیادہ اور طولانی ہو قیامت کے دن اُسکو راحت زیادہ ہو اور ادعیہ قنوت کے کتب
ادعیہ مین حضرت ائمہؑ سے بکثرت منقول ہین اور یہ قنوت کہ اُن قنوتون سے مختصر ہو اور حضرت امام
جعفر صادقؑ سے منقول ہو اگر اسکو بجا لائے تو بہتر ہو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ
عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بعد اسکے قنوت مین یہ دعا پڑھے
اِلٰهِيْ كَيْفَ اَدْعُوْكَ وَقَدْ عَصَيْتُكَ وَكَيْفَ لَا اَدْعُوْكَ وَقَدْ عَرَفْتُ حُبَّكَ فِيْ
قَلْبِيْ وَاِنْ كُنْتُ عَاصِيًا مَدَدْتُ اِلَيْكَ يَدًا بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّةً وَعَيْنًا بِالرَّجَاءِ
مَمْدُوْدَةً مَوْلَايَ اَنْتَ عَظِيْمُ الْعُظَمَاءِ وَاَنَا اَسِيْرُ الْاُسَرَاءِ اَنَا الْاَسِيْرُ
بِذَنْبِي الْمُرْتَهَنُ بِجُرْمِيْ اِلٰهِيْ لَئِنْ طَالَبْتَنِيْ بِذَنْبِيْ لَاُطَالِبَنَّكَ بِكَرَمِكَ وَلَئِنْ
طَالَبْتَنِيْ بِجَرِيْرَتِيْ لَاُطَالِبَنَّكَ بِعَفْوِكَ وَلَئِنْ اَمَرْتَ بِيْ اِلَى النَّارِ لَاُخْبِرَنَّ اَهْلَهَا
اِنِّيْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الطَّاعَةَ تَسُرُّكَ
وَالْمَعْصِيَةَ لَا تَضُرُّكَ فَهَبْ لِيْ مَا يَسُرُّكَ وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰ
حِمِيْنَ پس جسوقت کہ قنوت سے فارغ ہو تو رکوع اور سجود کو بطریق مذکور بجا لائے اور تشہد
مشہور پڑھے اور مستحب ہو کہ تشہد نشست تورک پڑھے چونکہ تشہد طولانی پڑھنا بہتر ہے اور
سنت ہو اگر اس تشہد کو پڑھے تو مناسب ہو بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ كُلُّهَا
لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ رَبِّيْ نِعْمَ الرَّبُّ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِيًّا وَالْاَئِمَّةَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ

اللّٰھمّ صلِّ علیٰ محمّدٍ وّاٰلِ محمّدٍ وّتقبّل شفاعتہٗ فی اُمّتِہٖ وارفع درجتہٗ پس سلام اسطرح کے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ جب سلام پھیر چلے تو دو رکعت نماز تمام ہو گئی پس سنت ہی کہ بعد فراغ ہر دو رکعت کے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھے اور اگر اس دعا کو بھی بعد ہر دو رکعت کے پڑھے تو سنت ہی اور بہتر ہی اور وہ دعا یہ ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَلَمْ یُسْئَلْ مِثْلُکَ اَنْتَ مَوْضِعُ مَسْئَلَۃِ السَّائِلِیْنَ وَمُنْتَھٰی رَغْبَۃِ الرَّاغِبِیْنَ اَدْعُوْکَ وَلَمْ یُدْعَ مِثْلُکَ وَاَرْغَبُ اِلَیْکَ وَلَمْ یُرْغَبْ اِلٰی مِثْلِکَ وَاَنْتَ مُجِیْبُ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَسْئَلُکَ بِاَفْضَلِ الْمَسَائِلِ وَاَنْجَحِھَا وَاَعْظَمِھَا یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ وَبِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی وَاَمْثَالِکَ الْعُلْیَا وَنِعَمِکَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی وَبِاَکْرَمِ اَسْمَائِکَ عَلَیْکَ وَاَحَبِّھَا اِلَیْکَ وَاَقْرَبِھَا مِنْکَ وَسِیْلَۃً وَاَشْرَفِھَا عِنْدَکَ مَنْزِلَۃً وَاَجْزَلِھَا لَدَیْکَ ثَوَابًا وَاَسْرَعِھَا فِی الْاُمُوْرِ اِجَابَۃً وَبِاسْمِکَ الْمَکْنُوْنِ الْاَکْبَرِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَکْرَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ تُحِبُّہٗ وَتَھْوَاہُ وَتَرْضٰی عَمَّنْ دَعَاکَ بِہٖ وَاسْتَجَبْتَ لَہٗ دُعَاءَہٗ وَحَقٌّ عَلَیْکَ اَنْ لَّا تَرُدَّ سَائِلَکَ وَبِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَکَ فِی التَّوْرٰیۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ وَبِکُلِّ اسْمٍ دَعَاکَ بِہٖ حَمَلَۃُ عَرْشِکَ وَمَلٰٓئِکَتُکَ وَاَنْبِیَاۗؤُکَ وَرُسُلُکَ وَاَھْلُ طَاعَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ وَلِیِّکَ وَابْنِ وَلِیِّکَ وَتُعَجِّلَ خِزْیَ اَعْدَائِہٖ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا اور بجائے کذا وکذا اپنی حاجت کو ذکر کرے بعد دعا مانگنے کے دو سجدہ شکر بجا لائے اور اگر ایک سجدہ مین ان دونون سجدون سے اس دعا کو پڑھے تو بہتر ہے اسواسطے کہ یہ دعا حضرت امام زین العابدین کی طرف منسوب ہی اور مشتمل مضامین عالیہ اور تضرع وزاری پر ہی وہ دعا یہ ہی اِلٰھِیْ وَعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ وَعَظَمَتِکَ لَوْ اَنِّیْ مُنْذُ بَدَعْتَ فِطْرَتِیْ مِنْ اَوَّلِ الدَّھْرِ عَبَدْتُکَ دَوَامَ خُلُوْدِ رُبُوْبِیَّتِکَ بِکُلِّ شَعْرٍ فِیْ کُلِّ طَرْفَۃِ عَیْنٍ سَرْمَدَ الْاَبَدِ بِحَمْدِ الْخَلَائِقِ وَشُکْرِھِمْ اَجْمَعِیْنَ لَکُنْتُ مُقَصِّرًا فِیْ بُلُوْغِ اَدَاءِ شُکْرِ خَفِیِّ نِعْمَۃٍ مِّنْ نِعَمِکَ عَلَیَّ وَلَوْ اَنِّیْ کَرَبْتُ مَعَادِنَ حَدِیْدِ الدُّنْیَا بِاَنْیَابِیْ وَحَرَثْتُ اَرْضَھَا بِاَشْفَارِ

حتّٰی و بلیت من خشیتک من جور السموات ... لطیفۃ
لکان ذٰلک قلیلاً من کثیر ما یجب من حقک علیّ ولو انّک الٰھی عذّبتنی بعد
ذٰلک بعذاب الخلائق اجمعین و عظّمت للنار خلقی و جسمی و ملأت
طبقات جھنّم منّی حتّٰی لا یکون فی النار معذّب غیری و لا یکون لجھنّم
حطب سوای لکان ذٰلک بعدلک علیّ قلیلاً من کثیر ما استوجبہ من
عقوبتک پس اسی طرح سے دو دو رکعت کر کے آٹھون رکعتون کو باداب و شرائط مذکورہ
بجالائے یہانتک کہ آٹھون رکعتون سے فارغ ہو جب آٹھون رکعتین پڑھ چکے تو اُسکے بعد
اس دعا کو پڑھے یا اللہ یا اللہ دس مرتبہ صلّ علیٰ محمّدٍ و اٰل محمّدٍ وارحمنی وثبّتنی علیٰ
دینک و دین نبیّک ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک
رحمۃً انّک انت الوھّاب اور حضرت امیرالمومنینؑ بعد آٹھون رکعت کے اس
دعا کو پڑھتے تھے اللّٰھمّ انّی اسئلک بحرمۃ من عاذ بک ولجأ الیٰ عزّک واستظلّ
بفیئک واعتصم بحبلک ولم یثق الّا بک یا جزیل العطا یا مطلق الاساریٰ یا
من سمّیٰ نفسہ من جودہ وھّابا ادعوک راغباً وراھباً وخوفاً وطمعاً والحاحاً
والحافاً وتضرّعاً وتملّقاً وقائماً وقاعداً وراکعاً وساجداً وراکباً وماشیاً
وذاھباً وجائیاً وفی کلّ حالاتی اسئلک ان تصلّی علیٰ محمّدٍ و اٰل محمّدٍ وان تفعل
بی کذا وکذا اور بجائے کذا وکذا مطلب اپنا ذکر کرے اور دعا مانگے کہ مقرون باجابت
ہو یہ ترکیب بھی نماز شب کی باادعیۂ مختصرہ و قنوت مختصر ہوا اور بہت سی دعائین اس نماز
کی کتب ادعیہ مین جا بجا مذکور ہین اس رسالہ مین فقط ادعیۂ مختصرہ ذکر کی گئین تتمہ بیان
کیفیت نماز شفع اور وتر مین جسوقت آٹھون رکعت سے نماز شب کی فارغ ہو تو چاہیے کہ دو رکعت
نماز وتر کی طرف متوجہ ہو اور بہترین اوقات شفع و وتر درمیان صبح صادق اور کاذب ہے
جسوقت کہ صبح کاذب شروع ہو اُسوقت سے طلوع صبح صادق تک وقت فضیلت نماز شفع
اور وتر کا ہے اور اگر بعد آٹھ رکعت نماز شب کے بجالائے تو بھی کچھ مضائقہ نہین ہے پس جب نماز
شفع شروع کرے تو چاہیے کہ دونون رکعتون مین بعد سورۂ حمد کے سورۂ توحید پڑھے

اور اگر چاہے کہ بعد سورہ حمد قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین قُلْ
اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑہے اور قنوت نماز شفع مین نہین ہر پس جسوقت کے نماز شفع سے فارغ ہو تو
سنت ہر کہ اس دعا کو پڑہے اِلٰهِیْ تَعَرَّضَ لَكَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَ قَصَدَكَ فِیْهِ
الْقَاصِدُوْنَ وَ اَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ الطَّالِبُوْنَ وَلَكَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ نَفَحَاتٌ
وَجَوَائِزُ وَعَطَایَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلٰی مَنْ تَشَاۤءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا مَنْ لَمْ
تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَایَةُ مِنْكَ وَهَا اَنَا ذَا عُبَیْدُكَ الْفَقِیْرُ اِلَیْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ
فَاِنْ كُنْتَ یَا مَوْلَایَ تَفَضَّلْتَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَعُدْتَ عَلَیْهِ
بِعَائِدَةٍ مِنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ الْخَیِّرِیْنَ الْفَاضِلِیْنَ
وَجُدْ عَلَیَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِهِ
الطَّاهِرِیْنَ الَّذِیْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِیْرًا اِنَّ اللّٰهَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا وَعَدْتَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بعد اسکے
ایک رکعت مین نماز وتر کی مشغول ہووے پس سنت ہر کہ پہلے وہ تینون دعائین کہ جو قبل نماز مستحب
ہین بجالاوے مع تکبیرات ہفت گانہ کہ ایک اُنمین سے تکبیرۃ الاحرام ہر اور بعد نیت اور تکبیرۃ الاحرام
سورہ حمد ایک مرتبہ اور تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور
تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑہے کہ یہ امر سنت ہر والا اختیار ہر جو سورہ چاہے پڑہے
بعد اسکے مستحب ہر کہ ہاتہون کو قنوت کیلیے منہ کے برابر اُٹہاوے اور غمگین ہووے اور بگریہ و زاری
اس دعا کو پڑہے سَیِّدِیْ سَیِّدِیْ هٰذِهٖ یَدَایَ قَدْ مَدَدْتُهُمَا اِلَیْكَ بِالذُّنُوْبِ
مَمْلُوَّةً وَعَیْنَایَ بِالرَّجَاۤءِ مَمْدُوْدَةً وَحَقٌّ لِمَنْ دَعَاكَ بِالنَّدَمِ تَذَلُّلًا اَنْ تُجِیْبَهُ
بِالْكَرَمِ تَفَضُّلًا سَیِّدِیْ اَمِنْ اَهْلِ الشَّقَاۤءِ خَلَقْتَنِیْ فَاُطِیْلَ بُكَاۤئِیْ اَمْ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ
خَلَقْتَنِیْ فَاُبَشِّرَ رَجَاۤئِیْ سَیِّدِیْ اَلِضَرْبِ الْمَقَامِعِ خَلَقْتَ اَعْضَاۤئِیْ اَمْ لِشُرْبِ الْحَمِیْمِ
خَلَقْتَ اَمْعَاۤئِیْ سَیِّدِیْ لَوْ اَنَّ عَبْدًا اسْتَطَاعَ الْهَرَبَ مِنْ مَوْلَاهُ لَكُنْتُ اَوَّلَ
الْهَارِبِیْنَ مِنْكَ لٰكِنِّیْ اَعْلَمُ اَنِّیْ لَا اَفُوْتُكَ سَیِّدِیْ لَوْ اَنَّ عَذَابِیْ مِمَّا یَزِیْدُ فِیْ
مُلْكِكَ لَسَاَلْتُكَ الصَّبْرَ عَلَیْهِ لٰكِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا یَزِیْدُ فِیْ مُلْكِكَ طَاعَةُ الْمُطِیْعِیْنَ

وَلَا تنقص مِنْهُ مَعْصِيَةُ الْعَاصِين سَيِّدِى مَا اَنَا وَمَا خَطَرِى هَبْ لِى بِفَضْلِكَ وَجَلِّلْنِى بِسِتْرِكَ وَاعْفُ عَنْ تَوْبِيْخِى بِكَرَمِ وَجْهِكَ اِلٰهِى وَسَيِّدِى اِرْحَمْنِى مَصْرُوْعًا عَلَى الْفِرَاشِ تُقَلِّبُنِى اَيْدِى اَحِبَّتِى وَارْحَمْنِى مَطْرُوْحًا عَلَى الْمُغْتَسَلِ يُغَسِّلُنِى صَالِحُ جِيْرَتِى وَارْحَمْنِى مَحْمُوْلًا قَدْ تَنَاوَلَ الْاَقْرِبَاءُ اَطْرَافَ جَنَازَتِى وَارْحَمْ فِى ذٰلِكَ الْبَيْتِ الْمُظْلِمِ وَحْشَتِى وَغُرْبَتِى وَوَحْدَتِى بعد اس دعا کے ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّى وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے اور سنت ہے کہ چالیس برادران مومن کیلیے دعاے مغفرت کرے اور اگر اس طرح کہے تو افضل ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَفُلَانٍ نام ہر ایک کا ذکر کرے بعد اس قنوت کے رکوع اور سجود اور تشہد اور سلام بطریق سابق بجالاے جب نماز سے فارغ ہووے تو تسبیح حضرت فاطمہ زہرا پڑھے اور اگر اس مناجات کو بعد تسبیح کے بجالاے تو بہتر ہے اُنَاجِيْكَ يَا مَوْجُوْدًا فِى كُلِّ مَكَانٍ لَعَلَّكَ تَسْمَعُ نِدَائِى فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِى وَقَلَّ حَيَائِى مَوْلَاىَ مَوْلَاىَ اَىَّ الْاَهْوَالِ اَتَذَكَّرُ وَاَيَّهَا اَنْسٰى وَلَوْ لَمْ يَكُنْ اِلَّا الْمَوْتُ لَكَفٰى كَيْفَ وَمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَعْظَمُ وَاَدْهٰى مَوْلَاىَ مَوْلَاىَ حَتّٰى مَتٰى وَاِلٰى مَتٰى اَقُوْلُ لَكَ الْعُتْبٰى مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰى ثُمَّ لَا تَجِدُ عِنْدِى صِدْقًا وَلَا وَفَاءً فَيَا غَوْثَاهُ ثُمَّ وَاغَوْثَاهُ بِكَ يَا اَللّٰهُ مِنْ هَوًى قَدْ غَلَبَنِى وَمِنْ عَدُوٍّ قَدِ اسْتَكْلَبَ عَلَىَّ وَمِنْ دُنْيَا قَدْ تَزَيَّنَتْ لِى وَمِنْ نَفْسٍ اَمَّارَةٍ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّى مَوْلَاىَ مَوْلَاىَ اِنْ كُنْتَ رَحِمْتَ مِثْلِى فَارْحَمْنِى وَاِنْ كُنْتَ قَبِلْتَ مِثْلِى فَاقْبَلْنِى يَا قَابِلَ السَّحَرَةِ اقْبَلْنِى يَا مَنْ لَمْ اَزَلْ اَتَعَرَّفُ مِنْهُ الْحُسْنٰى يَا مَنْ يُغَذِّيْنِى بِالنِّعَمِ صَبَاحًا وَمَسَاءً اِرْحَمْنِى يَوْمَ اٰتِيْكَ فَرْدًا شَاخِصًا اِلَيْكَ بَصَرِى مُقَلَّدًا اَعْمَالِى قَدْ تَبَرَّاَ جَمِيْعُ الْخَلَائِقِ مِنِّى نَعَمْ وَاَبِى وَاُمِّى وَمَنْ كَانَ لَهُ كَدِّى وَسَعْيِى فَاِنْ لَمْ تَرْحَمْنِى فَمَنْ يَرْحَمُنِى وَمَنْ يُؤْنِسُ فِى الْقَبْرِ وَحْشَتِى وَمَنْ يُنْطِقُ لِسَانِى اِذَا خَلَوْتَ بِعَمَلِى وَسَاَلْتَنِى عَمَّا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّى فَاِنْ قُلْتُ نَعَمْ فَاَيْنَ الْمَهْرَبُ مِنْ عَدْلِكَ وَاِنْ قُلْتُ لَمْ اَفْعَلْ قُلْتَ اَلَمْ اَكُنِ الشَّاهِدَ عَلَيْكَ فَعَفْوَكَ عَفْوَكَ يَا مَوْلَاىَ قَبْلَ سَرَابِيْلِ الْقَطِرَانِ

... اِلیٰ الاعتاقِ یَا اَرْحَمَ الرّاحِمِیْنَ

وَخَیْرُ الْغَافِرِیْنَ بعد اسکے سجدۂ شکر مین جائے اور سجدہ مین کم سے کم تین مرتبہ ورنہ سو مرتبہ شُکْرًا لِلّٰہِ کہے اور اگر اس دعا کو سجدہ مین پڑھے تو خوب ہی یَا خَیْرَ مَنْ رُفِعَتْ اِلَیْہِ اَعْنَاقُ الرَّاغِبِیْنَ وَیَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدِنِ الطَّیِّبِیْنَ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ فِیْ شَاْنِیْ کُلِّہٖ پس جو چاہے خدا سے طلب کرے کہ دعا آخر شب کی مقبول اور مقرون باجابت ہوتی ہی **فائدہ** واضح ہو کہ نماز سنتی بلاعذر بیماری وغیرہ بیٹھ کے پڑھنا جائز ہے پس نماز شب کھڑے ہوکے اور بیٹھ کے دونون طرح پڑھ سکتا ہی مگر کھڑے ہوکر پڑھنا بہتر ہی اور اگر وقت تنگ ہو اور رات کم رہ گئی ہو تو فقط سورۂ حمد اور سورۂ توحید ہر رکعت مین پڑھنا کافی ہی بلکہ اگر وقت زیادہ تنگ ہو تو ہر رکعت مین خالی سورۂ حمد پڑھ سکتا ہی اور رکوع اور سجود کو مخفف بذکر واحد کرکے نماز کو جلد تمام کرنا بہتر ہی اور اگر صبح طالع ہوجائے تو نماز صبح کو مقدم کرے اور نافلۂ شب کی قضا بجالائے اور مخفی نرہے کہ صاحب عذر اور مغلوب النوم کے واسطے بعض علمانے اجازت دی ہی کہ نماز شب قبل نصف شب پڑھ سکتا ہی اور بعض علمانے قبل از وقت پڑھنے سے قضا پڑھنے کو افضل جانا ہی **مطلب چھٹا بیان نماز جناب رسولخدا** مین جناب علامۂ مجلسی اعلی اللہ مقامہ نے زاد المعاد مین تحریر فرمایا ہی کہ راوی نے جناب امام رضاؑ سے عرض کی آپ مجھے نماز رسولخداؐ تعلیم فرمائے حضرت نے فرمایا کہ وہ دو رکعت ہی باین ترکیب کہ ہر رکعت مین بعد سورۂ حمد پندرہ مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑھے بعد اُسکے رکوع مین جائے اور حالت رکوع مین پندرہ مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑھے پس رکوع سے سر اُٹھائے اور سیدھا کھڑا ہوکے پھر اسی سورے کو پندرہ مرتبہ پڑھے بعد اسکے سجدے مین جائے اور سجدۂ اول مین پندرہ مرتبہ اُسی سورہ کو پڑھے پس سجدہ سے سر اُٹھائے اور درست بیٹھ کر پندرہ مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھ کے دوسرا سجدہ کرے اور دوسرے سجدہ مین بطریق سابق پندرہ مرتبہ سورۂ مذکورہ پڑھ کے سر کو ... پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑھ کے سر کو

سجدہ سے اُٹھائے اور درست بیٹھے اور پھر پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑھے دوسری
رکعت کے واسطے کھڑا ہو پس دوسری رکعت کو مثل رکعت اول بجالاوے اور جب دوسری
رکعت کے سجدۂ ثانیہ سے فارغ ہوکر درست بیٹھے تو پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑھ کے تشہد او
سلام بجالائے حضرت فرماتے ہین کہ جب تو نماز سے فارغ ہوگا تو درمیان تیرے اور خدا
کوئی گناہ باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ بخشا جاویگا اور جو حاجت کہ طلب کریگا وہ روا ہوگی اور
بعد نماز کے اس دعا کو پڑھنا سنت ہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَائِنَا الْاَوَّلِیْنَ لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِلٰھًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ
مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ
اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ
فِیْھِنَّ فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ قَیُّوْمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَلَکَ الْحَمْدُ
وَاَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَاِنْجَازُکَ الْحَقُّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَ
النَّارُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ
خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ
وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ **مطلب ساتوان** بیان
نماز جناب امیرؑ مین زاد المعاد مین حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہو کہ جو شخص چا
رکعت نماز دو دو رکعت کرکے باین طریق بجالائے کہ ہر رکعت مین بعد سورہ حمد کے پچاس
مرتبہ سورہ قُل ھُوَ اللّٰہُ احد پڑھے جو وقت نماز سے فارغ ہوتا ہو تو درمیان اس
کے اور حق تعالی کے کوئی گناہ باقی نہین رہتا اور سید مرتضی علم الہدی اور شیخ ابو
طوسی رحمہما اللہ نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہو کہ جو شخص چار رکعت
حضرت امیر المومنینؑ بجالائے تو اپنے گناہون سے اس طرح پاک ہوجاتا ہو کہ جس طرح
اُس کا روز ولادت اپنی ماں کے شکم سے پاک ... گناہون سے متولد ہوا

تواب اس عمل کا پائے ہر رکعت مین بعد سورہ حمد کے پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے
جب چارون رکعتون سے فارغ ہو تو اس دعا کو پڑھے سُبْحَانَ مَنْ لَا يَبِيدُ
مَعَالِمُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهِ سُبْحَانَ
مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَارِكُ
أَحَدًا فِي أَمْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ پس یہ دعا کو پڑھے يَا مَنْ عَفَا
عَنِ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يُجَازِ بِهَا ارْحَمْ عَبْدَكَ يَا اللّٰهُ نَفْسِي نَفْسِي أَنَا
عَبْدُكَ يَا سَيِّدَاهُ أَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا رَبَّاهُ بِكَ إِلٰهِي بِكَيْنُونَتِكَ يَا
أَمَلَاهُ يَا رَحْمَانَاهُ يَا غِيَاثَاهُ عَبْدُكَ عَبْدُكَ لَا حِيلَةَ لَهُ يَا مُنْتَهَى رَغْبَتَاهُ يَا
مُجْرِيَ الدَّمِ فِي عُرُوقِ عَبْدِكَ يَا سَيِّدَاهُ يَا مَالِكَاهُ أَيَا هُوَ أَيَا هُوَ يَا هُوَ يَا رَبَّاهُ
يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ عَبْدُكَ عَبْدُكَ لَا حِيلَةَ لِي وَلَا غِنَى بِي عَنْ نَفْسِي وَلَا أَسْتَطِيعُ لَهَا
ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا أَجِدُ مَنْ أُصَانِعُهُ تَقَطَّعَتْ أَسْبَابُ الْخَدَائِعِ عَنِّي
وَاضْمَحَلَّ كُلُّ مَظْنُونٍ عَنِّي أَفْرَدَنِي الدَّهْرُ إِلَيْكَ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ
هٰذَا الْمَقَامَ يَا إِلٰهِي بِعِلْمِكَ هٰذَا كَانَ كُلُّهُ فَكَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ بِي وَلَيْتَ شِعْرِي
كَيْفَ تَقُولُ لِدُعَائِي أَتَقُولُ نَعَمْ أَمْ تَقُولُ لَا فَإِنْ قُلْتَ لَا فَيَا وَيْلِي يَا وَيْلِي
يَا وَيْلِي يَا عَوْلِي يَا عَوْلِي يَا عَوْلِي يَا شِقْوَتِي يَا شِقْوَتِي يَا شِقْوَتِي يَا ذُلِّي يَا
ذُلِّي يَا ذُلِّي إِلَى مَنْ وَمِمَّنْ أَوْ عِنْدَ مَنْ أَوْ كَيْفَ أَوْ مَاذَا أَوْ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ
أَلْجَأُ وَمَنْ أَرْجُو وَمَنْ يَجُودُ عَلَيَّ بِفَضْلِهِ حِينَ تَرْفُضُنِي يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ
وَإِنْ قُلْتَ نَعَمْ كَمَا هُوَ الظَّنُّ بِكَ وَالرَّجَاءُ لَكَ فَطُوبَى لِي أَنَا السَّعِيدُ
وَأَنَا الْمَسْعُودُ فَطُوبَى لِي وَأَنَا الْمَرْحُومُ يَا مُتَرَحِّمُ يَا مُتَرَئِّفُ يَا مُتَعَطِّفُ
يَا مُتَجَبِّرُ يَا مُتَمَلِّكُ يَا مُقْسِطُ لَا عَمَلَ لِي مَعَ نَجَاحِ حَاجَتِي أَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ فِي مَكْنُونِ غَيْبِكَ وَاسْتَقَرَّ عِنْدَكَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْكَ
إِلَى شَيْءٍ سِوَاكَ اللّٰهُمَّ بِهِ وَبِكَ فَهُوَ أَجَلُّ وَأَشْرَفُ أَسْمَائِكَ لَا شَيْءَ لِي
غَيْرُ هٰذَا وَلَا أَحَدَ أَعْوَدُ عَلَيَّ مِنْكَ يَا كَيْنُونُ يَا مُكَوِّنُ يَا مَنْ

عَرَّفَنِی نَفْسَهُ یَا مَنْ اَمَرَنِی بِطَاعَتِهِ یَا مَنْ نَهَانِی عَنْ مَعْصِیَتِهِ وَ یَا مَدْعُوّاً یَا
مَسْئُولُ یَا مَطْلُوباً اِلَیْهِ رَفَضْتُ وَصِیَّتَكَ الَّتِی اَوْصَیْتَنِی بِهَا وَ كَمْ اُطِعْكَ
وَ لَوْ اَطَعْتُكَ فِیمَا اَمَرْتَنِی لَكَفَیْتَنِی مَا قُمْتُ اِلَیْكَ فِیهِ وَ اَنَا مَعَ مَعْصِیَتِی لَكَ
رَاجٍ فَلَا تَحُلْ بَیْنِی وَ بَیْنَ مَا رَجَوْتُ یَا مُتَرَحِّماً اَعِذْنِی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِی
وَ مِنْ فَوْقِی وَ مِنْ تَحْتِی وَ مِنْ كُلِّ جِهَاتِ الْاِحَاطَةِ بِی اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ سَیِّدِی وَ بِعَلِیٍّ
وَلِیِّی وَ بِالْاَئِمَّةِ الرَّاشِدِینَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اجْعَلْ عَلَیْنَا الْوَافِیَةَ مِنْ صَلَوَاتِكَ
وَ رَاْفَتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَ اَوْسِعْ عَلَیْنَا مِنْ رِزْقِكَ وَ اقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَ جَمِیعَ
حَوَائِجِنَا یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ **مطلب آٹھوان** بیان
نماز حضرت فاطمہ زہرا مین زاد المعاد مین حضرت صادقؑ سے روایت ہی حضرت ارشاد
فرماتے ہین کہ مادر گرامی میری حضرت فاطمہؑ دو رکعت نماز پڑھتی تھین پہلی رکعت مین بعد سورۂ
حمد سو مرتبہ سورۂ قدر دوسری رکعت مین بعد سورۂ حمد سو مرتبہ سورۂ توحید پڑھتی تھین اور
جب سلام کہتی تھین تو یہ دعا پڑھتی تھین سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِیفِ سُبْحَانَ ذِی
الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِیمِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِیمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْبَهْجَةَ وَ الْجَمَالَ
سُبْحَانَ مَنْ تَرَدَّی بِالنُّورِ وَ الْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ یَرَی اَثَرَ النَّمْلِ فِی الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ یَرَی
الطَّیْرَ فِی الْهَوَاءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَ لَا هٰكَذَا غَیْرُهُ اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ بعد
نماز کے تسبیح مشہور حضرت فاطمہؑ کہ بعد ہر نماز کے پڑھی جاتی ہی پڑھے اور بعد اسکے سو مرتبہ محمدؐ و
آل محمدؐ پر صلوات بھیجے اور شیخ رحمۃ اللہ مصباح مین اس نماز کو روایت کرتے ہین اور فرماتے
ہین کہ جب سلام کہے تو تسبیح فاطمہؑ کو پڑھے اور اس دعا کو بھی پڑھے یعنی وہ دعا کہ
پہلے مذکور ہوئی بعد اسکے فرماتے ہین کہ جو شخص اس نماز کو پڑھے اور دعاے مذکور سے
فارغ ہو تو اپنے گھٹنون کو اور اپنے ہاتھون کو کہنیون تک برہنہ کرے اور سجدہ مین
اور سات عضو سجدہ خاک پر پہونچائے کہ کپڑا درمیان مین مانع نہ ہوا اور دعا کرے اور
حاجت اپنی خداے طلب کرے اور یہ دعا پڑھے یَا مَنْ لَیْسَ غَیْرُهُ رَبٌّ یُدْعٰی
یَا مَنْ لَیْسَ فَوْقَهُ اِلٰهٌ یُخْشٰی یَا مَنْ لَیْسَ دُونَهُ مَلِكٌ یُتَّقٰی یَا مَنْ لَیْسَ لَهُ

...لہ ... عجب بوسعی یا من لیس لہ بواب یغشی یا من
لَا یَزْدَادُ عَلٰی کَثْرَۃِ السُّؤَالِ اِلَّا کَرَمًا وَّجُوْدًا وَعَلٰی کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ اِلَّا عَفْوًا
وَّصُفْحًا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِیْ کَذَا کے مقام پر اپنی حاجتون کو بیان
کرے مطلب **نوان** بیان نماز حضرت جعفر طیارؑ مین زاد المعاد مین مذکور ہی کہ نماز
حضرت جعفر طیارؑ متواترات سے ہی اور علماے شیعہ اور سنی اس نماز کو بسند ہاے بسیار روایت
کرتے ہین اور اکثر مخالفین مذہب بھی اس نماز کو سنت جانتے ہین مگر بسبب اُس عداوت
باطنی کے کہ جو حضرت امیر المومنینؑ سے رکھتے ہین اس نماز کو عباس عم پیغمبر خداؐ کیطرف منسوب
کرتے ہین بہر تقدیر سواے نوافل شبانہ روز اور کوئی نماز بجسب صحت سند اور کثرت ثواب
اس نماز کو نہین پہونچتے اور بسند معتبر حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ جسوقت
جعفر طیارؑ برادر حیدر کرار نے ہجرت حبشہ سے مراجعت فرمائی تو وہ دن وہ تھا کہ اُسی روز
جناب امیر المومنینؑ نے فتح خیبر کی تھی پس جعفر طیارؑ جسوقت آئے تو پیغمبر خداؐ بقدر مسافت
ایک تیر کے بسرعت تمام استقبال جعفرؓ کے لیے تشریف لے گیے جب جعفر طیار کی نظر
جمال عدیم المثال جناب رسولخداؐ پر پڑی تو مشتاقانہ پیغمبر خداؐ کی طرف دوڑے پیغمبر خداؐ
نے اُنکو اپنے سینہ سے لگایا اور اپنے ہاتھ جعفر کی گردن مین ڈالکر ایک ساعت تک باتین
کین بعد اُسکے جناب رسولخداؐ ناقہ عضبہ پر سوار ہوے اور جعفر کو حضرت نے اپنے پیچھے بٹھالیا
جب وہ ناقہ چلا تو پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ اے جعفر ای برادر تم چاہتے ہو کہ مین تمھین بخشش عظیم
اور عطیہ گرانبہا اور بیش قیمت عطا کرون حضرت کے اس کلام سے لوگون نے گمان کیا کہ آج
پیغمبر خداؐ جعفر کو مال کثیر کہ جو غنیمت خیبر سے حضرت کے ہاتھ لگا ہی عنایت کرینگے جعفر نے عرض کی
کہ مان اور باپ میرے آپ پر فدا ہون عنایت فرمائیے پس حضرت نے صلوٰۃ تسبیح جعفر کو تعلیم
فرمائی اور دوسری روایت معتبر مین منقول ہی کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ اگر ہر روز تم اس نماز کو
بجالاؤ تو تمام دنیا اور مافیہا سے تمھارے لیے بہتر ہوگا اور دوسری روایت معتبرہ مین منقول
ہی کہ جو شخص اس نماز کو پڑھے تو گناہ اُسکے اگرچہ بقدر کف دریاہا و بعدد ریگ بیابان ہون تو بھی

زیادہ اور بدتر ہو تو اللہ اسکو بھی بخشدیگا اور دوسری روایت مین منقول ہو اگر
ہو سکے تو ہر روز اس نماز کو بجالائے اور اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ مین ایک مرتبہ
اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ مین ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال بھر
مین ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہو سکے تو اپنی تمام عمر مین ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھے تاکہ
خداوند کریم گناہان کبیرہ اور صغیرہ تازہ و کہنہ کو جو عمداً و خطاءً واقع ہوے ہین
سبکو بخش دے اور حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہو کہ ترکیب اس نماز کی
یہ ہو کہ یہ نماز چار رکعت ہو دو تشہد اور دو سلامون سے پہلی رکعت مین بعد سورہ حمد سورہ
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد الحمد سورہ اَلْعَادِيَاتِ
اور تیسری رکعت مین بعد حمد سورہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ اور چوتھی رکعت مین بعد حمد
قُلْ هُوَ اللّٰهُ احد اور ہر رکعت مین بعد از قراءت سورہ پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور رکوع مین اور بعد رکوع کے اور
سجدہ اول مین اور بعد سجدہ اول کے اور سجدہ ثانیہ مین اور بعد سجدہ ثانیہ کے دس دس
مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو بجالائے یعنی پہلی رکعت مین بعد سورہ حمد سورہ اذا زلزلت الارض
پڑھے بعد اُسکے پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
کہے اور رکوع مین جائے پس رکوع مین دس مرتبہ انہین تسبیحات اربعہ کو پڑھے پس رکوع سے سر اُٹھائے اور
سیدھا ہو کے پھر انھین تسبیحات کو دس مرتبہ پڑھے پس سجدہ مین جائے اور حالت سجدہ مین
دس مرتبہ کہے پس سر سجدہ سے اُٹھاوے اور درست بیٹھے اور پھر انھین تسبیحات کو دس مرتبہ
کہے پس دوسرا سجدہ کرے اور دوسرے سجدہ مین بھی اسی طرح کہے پس سجدہ ثانیہ سے سر اُٹھا کر
درست بیٹھے اور دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو پڑھ کے دوسری رکعت کے واسطے کھڑا
ہو اور سورہ حمد اور وَالْعَادِيَاتِ پڑھے اور بعد والعادیات موافق دستور رکعت اول
پندرہ دفعہ اور رکوع و سجود وغیرہ مین موافق معمول رکعت اول دس دس مرتبہ تسبیحات کہہ
کے نماز کو تمام کرے بعد اسکے پھر نیت کر کے دو رکعت اسی صورت سے بجالائے مگر ان
دو رکعتون کی پہلی رکعت مین بعد حمد سورہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ اور دوسری رکعت مین

بعد حمد سورہ قل ھو اللہ احد پڑھے اور تسبیحات اربعہ موافق دستور رکعات اول بجالاکے
نماز کو تمام کرے پس چارون رکعتون کو بترتیب وترکیب مذکورہ بدو تشہد و دو سلام دو دو رکعت
کرکے بجالائے کہ چارون رکعتون مین مجموع تین سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہوجائے اور کلینیؒ نے بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت
کی ہے کہ سنت ہے کہ چوتھی رکعت کے دوسرے سجدہ مین یعنی سجدۂ آخر مین جب تسبیحات اربعہ
پڑھ چکے تو حالت سجدہ مین اس دعا کو پڑھے سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَالْوَقَارَ سُبْحَانَ مَنْ
تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهُ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ
شَيْءٍ عِلْمُهُ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ الْاَعْظَمِ
وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ الَّتِيْ تَمَّتْ صِدْقًا وَعَدْلًا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ پس اپنی حاجتون
کو ذکر کرے مخفی نہ رہے کہ شیخ نے کتاب مصباح مین اس دعا کو بعد لفظ الامر باین زیادتی
نقل کیا ہے سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِي
الْقُوَّةِ وَالطَّوْلِ اور شیخ ابو جعفر طوسی و سید مرتضی نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ
مفضل کہتے ہین کہ ایک روز مین نے حضرت امام جعفر صادقؑ کو نماز جعفر طیار پڑھتے دیکھا
پس بعد نماز حضرت نے اس دعا کو پڑھا یَا رَبِّ یَا رَبِّ بقدر ایک نفس یعنی جسقدر کہ ایک سانس
مین کہا جاوے یَا رَبَّاهُ یَا رَبَّاهُ بقدر ایک نفس رَبِّ رَبِّ بقدر ایک نفس یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ
بقدر ایک نفس یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ بقدر ایک نفس یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ سات مرتبہ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سات مرتبہ بعد اسکے اس دعا کو اس جناب نے پڑھا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ وَاَنْطِقُ
بِالثَّنَاءِ عَلَيْكَ وَاُمَجِّدُكَ وَلَا غَايَةَ لِمَدْحِكَ وَاُثْنِيْ عَلَيْكَ وَمَنْ يَبْلُغُ غَايَةَ ثَنَائِكَ
وَاَمَدَ مَجْدِكَ وَاَنّٰى لِخَلِيْقَتِكَ كُنْهُ مَعْرِفَةِ مَجْدِكَ وَاَيَّ زَمَنٍ لَمْ تَكُنْ مَمْدُوْحًا
بِفَضْلِكَ مَوْصُوْفًا بِمَجْدِكَ عَوَّادًا عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِحِلْمِكَ تَخَلَّفَ سُكَّانُ
اَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتَ عَلَيْهِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِكَ جَوَادًا بِفَضْلِكَ عَوَّادًا
بِكَرَمِكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ پھر حضرت نے

فارغ ہوئے تو [illegible]

نماز جعفر طیار بجا لا اور اس دعا کو پڑھ اور اپنے حوائج حق تعالیٰ سے طلب کر کہ انشاء اللہ حوائج تیرے بر آئینگے اور شیخ ابو جعفر طوسی اور سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے ایک اور بھی دعا بعد نماز جعفر طیار روایت کی ہے اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَتَرَدّٰی بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ اِلَّا لَهٗ جَلَّ جَلَالُهٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ وَخَلَقَهٗ بِقُدْرَتِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الَّتِي تَمَّتْ صِدْقًا وَعَدْلًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَاَنْ تَجْمَعَ لِي خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بَعْدَ عُمْرٍ طَوِيلٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْبَدِئُ الْبَدِيعُ لَكَ الْكَرَمُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ الْمَنُّ وَلَكَ الْجُودُ وَلَكَ الْاَمْرُ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَيَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا عَفُوُّ يَا غَفُورُ يَا وَدُودُ يَا شَكُورُ اَنْتَ اَبَرُّ بِي مِنْ اَبِي وَاَرْحَمُ بِي مِنْ نَفْسِي وَمِنَ النَّاسِ اَجْمَعِينَ يَا كَرِيمُ يَا جَوَادُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَطَلَبَ نَائِلِكَ وَمَعْرُوفِكَ وَرَجَاءَ رِفْدِكَ وَجَائِزَتِكَ وَعَظِيمِ عَفْوِكَ وَرِضْوَانِكَ وَقَدِيمِ غُفْرَانِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْفَعْهَا فِي عِلِّيِّينَ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي وَاجْعَلْ نَائِلَكَ وَمَعْرُوفَكَ وَرَجَاءَ مَا اَرْجُو مِنْكَ فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَمَا جَمَعْتَ مِنْ اَنْوَاعِ النَّعِيمِ وَمِنْ حُسْنِ الْحُورِ الْعِينِ وَاجْعَلْ جَائِزَتِي مِنْكَ الْعِتْقَ مِنَ النَّارِ وَغُفْرَانَ ذُنُوبِي وَذُنُوبِ وَالِدَيَّ وَمَا وَلَدَا وَجَمِيعِ اِخْوَانِي وَاَخَوَاتِي الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ الْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ

مُنجِحًا مُفلِحًا مَرحُومًا مُستَجَابًا دُعَائِي مَغفُورًا لِي يَا اَرحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ
يَا عَظِيمُ قَد عَظُمَ الذَّنبُ مِن عَبدِكَ فَليَحسُنِ العَفوُ مِنكَ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ
المَغفِرَةِ يَا بَاسِطَ اليَدَينِ بِالرَّحمَةِ يَا نَفَّاحًا بِالخَيرَاتِ يَا مُعطِيَ المَسؤُلَاتِ يَا
فَكَّاكَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَفُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَاَعطِنِي
سُؤلِي وَاستَجِب دُعَائِي وَارحَم صَرخَتِي وَتَضَرُّعِي وَنِدَائِي وَاقضِ لِي حَوَائِجِي
كُلَّهَا الدُّنيَاوِي وَالاٰخِرَاتِي وَدِينِي مَا ذَكَرتُ مِنهَا وَمَا لَم اَذكُر وَاجعَل لِي فِي ذٰلِكَ
الخِيَرَةَ وَلَا تَرُدَّنِي خَائِبًا خَاسِرًا وَاَقلِبنِي مُفلِحًا مُنجِحًا مُستَجَابًا لِي دُعَائِي مَغفُورًا لِي
مَرحُومًا يَا اَرحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا مُحَمَّدُ يَا اَبَا القَاسِمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَا اَمِيرَ المُؤمِنِينَ
اَنَا عَبدُكُمَا وَمَولَاكُمَا غَيرُ مُستَنكِفٍ وَلَا مُستَكبِرٍ بَل خَاضِعٌ ذَلِيلٌ عَبدٌ مُقِرٌّ مُتَمَسِّكٌ
بِحَبلِكُمَا مُعتَصِمٌ مِن ذُنُوبِي بِوَلَايَتِكُمَا اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى بِكُمَا وَاَتَوَسَّلُ اِلَى اللّٰهِ
بِكُمَا وَاُقَدِّمُكُمَا بَينَ يَدَي حَوَائِجِي اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ فَاشفَعَا لِي فِي فَكَاكِ رَقَبَتِي
مِنَ النَّارِ وَغُفرَانِ ذُنُوبِي وَاِجَابَةِ دُعَائِي اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَتَقَبَّل
دُعَائِي وَاغفِر لِي يَا اَرحَمَ الرَّاحِمِينَ

## باب چوتھا بیان روزہ مین

اور اس باب مین ایک مقدمہ اور کئی فصلین ہین **مقدمہ** نجات العباد وغیرہ مین احادیث
ائمہ سے نقل کیا ہو کہ روزہ افضل عبادت ہو اور باعث قرب درگاہ رب العزت ہو اور ثواب اُسکا علم خدا
مین مخزون ہو اس فقرہ سے شاید مراد ہو کہ ثواب روزہ کا کاتبان عمل نہین جان سکتے اور صوم زکوٰۃ
بدن ہو اور سپر آتش دوزخ ہو اور فقر دیلا اور خواہشہاے نفسانی کو دور کرتا ہو اور بلغم اور فراموشی
کو زائل کرتا ہو اور عقل اور فکر کو جلا دیتا ہو اور باعث دخول جنت ہو اور سبب دوری شیطان ہو بلکہ روزہ
دار کو بقدر بُعد مغرب و مشرق شیطان دور ہو جاتا ہو اور روزہ دار کا سونا عبادت ہو اور سانس لینا اور
خاموش رہنا ثواب تسبیح خدا رکھتا ہو اور روزہ دار کے واسطے فرشتے دعا اور استغفار کرتے ہین اور عمل روزہ دار
مقبول ہوتا ہو اور دعا اُسکی مقبول درگاہ خدا ہوتی ہو اور روزہ دار کی روح باغ جنت کی سیر کرتی ہے

اور جب تک روزہ دار روزہ افطار نہ کرے تو کاتبان اعمال اُسکے عمل بدہین لکھتے اور خوشبوی
دہن روزہ دار خدا کے نزدیک بوے مشک سی بہتر ہی اور ملائکہ روزہ دار کے منھ کو مسح کرتے ہین اور
بشارت بہشت دیتے ہین جاننا چاہیے کہ یہ فضیلت مطلق صوم کی ہی اور جو خاص روزی سنت مؤکدہ ہین مثل
روز ہاے رجب و شعبان اور عید ہاے مخصوصہ انکی فضیلت اس سے زیادہ تر ہی کہ معرض بیان مین
اسکے اور فضیلت صوم ماہ رمضان کی بحد و انتہا ہی چنانچہ زاد المعاد وغیرہ مین کسی قدر فضائل صوم
مرقوم ہین مخفی نہ رہے کہ افطار صوم ماہ رمضان گناہ کبیرہ ہی کتاب من لا یحضر مین ہی کہ حضرت امام جعفر
صادق ع سے منقول ہی کہ جو شخص بلا عذر ایک دن بھی ماہ رمضان کا روزہ ترک کرے تو روح ایمان اُس
شخص سے نکل جاتی ہی اور احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ جو شخص ماہ رمضان مین تین روزے نہ رکھے اور
حاکم شرع کے سامنے تین مرتبہ عقوبت ترک روزہ مین گرفتار ہو چکا ہو تو تیسری مرتبہ واجب القتل ہوگا

**فصل پہلی** اقسام روزہ مین جاننا چاہیے کہ روزے کی چار قسمین ہین واجب اور حرام اور سنت اور مکروہ
روزہ واجب کی کئی قسمین ہین روزہ رمضان مبارک روزہ کفارہ روزہ قضا روزہ بعوض قربانی حج
روزہ عہد روزہ نذر روزہ قسم اور روزہ روز سوم اعتکاف اور وہ روزہ جو بسبب اجارہ لازم
ہوتا ہی یا وہ روزہ کہ اپنے باپ کا اُسکے بڑے بیٹے پر واجب ہو جاتا ہی

**فصل دوسری** چاند ثابت ہونے کے بیان مین مخفی نہ رہے کہ ماہ رمضان کی یا اور مہینون کی پہلی تاریخ بہ سبب چند چیزون کے
ثابت ہوتی ہی پہلے چاند دیکھنے سے بشرطیکہ دیکھنے والے کو رویت ہلال کا یقین حاصل ہوجائے دوسرے
بسبب شیاع تیسرے یہ کہ دو عادل رویت کی گواہی دین چوتھے یہ کہ مہینہ کے تیس دن تمام ہوجاتین
پانچوین بسبب حکم حاکم شرع بشرطیکہ اُسکی خطا کا یقین نہ ہو اور اگر یوم الشک ہو یعنی رویت ہلال
کا یقین حاصل نہ ہوا ہو اور بہ نیت روزہ ماہ رمضان روزہ رکھے یا یہ قصد کرے کہ اگر آج غرہ ماہ رمضان
ہی تو روزہ میرا روزہ ہاے ماہ رمضان المبارک مین شامل ہو اور اگر آج آخر ماہ شعبان ہے تو
روزہ ہاے آخر شعبان مین محسوب ہو تو اس صورت مین روزہ باطل ہوگا اور اگر بقصد آخر شعبان بہ نیت
سنت یا بقصد روزہ قضاے واجب بہ نیت واجب روزہ رکھے اور بعد غروب معلوم ہو کہ آج ماہ رمضان
کی پہلی تاریخ تھی تو وہ روزہ روزہ ماہ رمضان مین محسوب ہوگا اور حقیقت روزہ یہ ہی کہ مکلف اپنے
نفس کو وقت مخصوص چیزون سے باز رکھے اور انشاء اللہ تعالی تفصیل اسکی آگے بیان ہوگی اد

ابتداے وقت روزہ طلوع صبح صادق سے ہر اور آخر وقت زوال حمرت مشرقیہ ہر اور وقت
نیت روزہ غیر معین مین مثل قضاے ماہ رمضان اور نذر مطلق اول شب سے قبل زوال الافتاب
تک ہر اور روزہ ماہ رمضان اور نذر معین کیلیے نیت کا وقت حالت اختیار مین اول شب کی
صبح صادق تک ہر اور اگر بھول گیا ہو یا مسافر حکم حاضر مین ہو جائے یا مریض صحیح ہو جائے تو لازم
ہر کہ قبل ظہر فوراً نیت کرے اور ہو سکتا ہر کہ شب اول ماہ رمضان مین نیت کرے کہ مین رضاے
خدا کیلیے تمام ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہون لیکن بہتر یہ ہر کہ روزہ ماہ رمضان مین ہر شب
تجدید نیت کرے اور اپنے دل مین کہے کہ مین کل روزہ ماہ رمضان رکھونگا قربۃً الی اللہ **فصل**
**تیسری** بیان مین اُن چیزون کے جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہر اور وہ دس چیزین ہین بعض ان مین علی سبیل
فتوی اور بعض بنا بر احوط موجب قضا اور کفارہ ہوتی ہین پہلے اور دوسرے کھانا اور پینا اُن
چیزون کا جنکو از روے عادت کھاتے اور پیتے ہون مثل روٹی اور پانی کے یا عادۃً نہ کھاتے
ہون اور نہ پیتے ہون مثل ریگ اور شیرہ درخت کے اور جو رطوبت کہ دماغ یا سینہ سے مثل بلغم
منھ مین آتی ہر تو اُسکے نگلنے سے علی الاحوط پرہیز چاہیے البتہ اگر بلغم فضاے دہن سے باہر
نکل آئے اور کوئی پھر اُسے منھ مین لیجاکے بلع کر جائے تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا بلکہ اس صورت
مین تینون کفارے دینا احوط ہر تیسرے اپنے تئین عمداً اور اختیاراً جنب کرنا لیکن اگر دن کو
سوتے مین احتلام ہو جاوے تو روزہ باطل نہین ہوتا چوتھے عمداً خدا و رسولؐ اور ائمہ ہدیٰ اور
انبیاؑ اور جناب فاطمہ زہراؑ کی طرف نسبت دیکے روایت دروغ یا مسئلہ دروغ بیان کرنا پانچوین
ارتماسی ہے یعنی تمام سر کا پانی مین ڈبونا اور اگر بقصد غسل عمداً ارتماسی کرے تو روزہ اور غسل
دونو باطل ہین بشرطیکہ اُس دن کے روزہ کا اتمام اُس شخص پر واجب ہو چھٹے جنب کا پہلی مرتبہ
سو رہنا باوجود اطلاع جنابت اس ارادہ سے کہ تا صبح غسل نہ کرونگا اور صبح تک
بیدار نہ ہونا پس یہ سونا حرام اور باعث قضا اور کفارہ ہوگا اور اگر بقصد غسل بعد
اطلاع جنابت باحتمال بیداری سو رہے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو سونا جائز ہر اور روزہ
صحیح ہر اور اگر سو رہے لیکن نہ یہ قصد رکھتا ہو کہ غسل کرونگا یا غسل نہ کرونگا یعنی بے
قصد محض سوئے اور صبح تک بیدار نہ ہوئے تو سونا جائز اور روزہ صحیح ہوگا مگر اس

صورت مین قضاے روزہ بجا لانا بلکہ کفارہ دینا بھی احوط ہی یہ سب حکم خواب اول
کے ہین اور دوسری دفعہ سونا یعنی بعد اسکے کہ جنابت پر مطلع ہوکر سورہے اور بیدار ہو بعد اسکے دوسری
مرتبہ سو جائے اور بیدار ہونا ممکن ہو اور ترک غسل کا عزم نہ رکھتا ہو تو اس صورت مین سونا جائز
اور قضا لازم اور کفارہ احوط ہی بلکہ دوبارہ سونا بھی خلاف احتیاط ہی لہذا اس احتیاط کو ترک نکرے
اور تیسری دفعہ نہ سونے مین احتیاط شدید چاہیے لیکن اگر باوجود احتمال بیداری سو جائے تو کلام
بعض علماے مفہوم ہوتا ہی کہ حرام نہین ہی لیکن مبطل روزہ اور باعث قضا بلکہ موجب کفارہ بھی
ہی ساتوین طلوع صبح تک جنابت پر باقی رہنا روزۂ رمضان المبارک اور روزۂ نذر معین کو باطل
کرتا ہی اور روزۂ قضاے ماہ رمضان بھی اس سے باطل ہوتا ہی اگرچہ عمدًا نہ ہو آٹھوین غبار کا حلق
مین پہونچانا نوین مائعات سے حقنہ لینا یعنی اُن چیزون سے احتقان کرنا جو مثل پانی اور عرق
کے بہنے والے اور روان ہو بلکہ عمومًا کسی چیز سے احتقان کرنا اگرچہ خشک ہی ہو علی الاحوط
مبطل روزہ ہی دسوین قے کرنا عمدًا اور اختیارًا اور اگر بے اختیار قی آجاوے تو روزہ
باطل نہین ہوتا اور سہوًا بدون قصد ان مفطرات کے عمل مین آجانے سے روزہ صحیح رہتا
ہی لیکن اگر غسل جنابت یا غسل حیض و نفاس ماہ رمضان مین بھول جائے یہانتک کہ روزے
تمام ہوجائین تو قضاے روزہ بنا بر احوط بجا لاے اور چاہیے کہ جو نمازین بے غسل پڑھی
ہون اُنھین از سر نو ادا کرے اور جس حالت مین تیمم کا حکم ہو تو بقدر امکان و اختیار بعد تیمم صبح
تک بیدار رہے اور اگر حالت بے اختیاری مین سو جائے تو مضائقہ نہین ہی اور روزہ دار ون کو
میت کے تئین غسل دینا جائز ہی اور اگر غسل مس میت یا اسکے عوض مین تیمم نہ کرے یہان تک
کہ صبح ہو جائے تو روزہ صحیح ہوگا یعنی حدیث مس میت پر باقی رہنے سے روزہ باطل نہین
ہوتا اور غسل حیض و نفاس کو بھی بعد خون بند ہونے کے قبل صبح بجا لائے ورنہ قضا لازم
اور کفارہ دینا احوط ہوگا اور اگر وقت تنگ ہو یعنی غسل جنابت یا حیض یا نفاس نہ کرسکے تو
اس حالت مین تیمم کرے اور اگر باعتقاد وسعت وقت غسل کرے اور اثناے غسل مین صبح
ہو جائے تو روزہ صحیح ہے اور مستحاضہ اگر اُن غسلون کو جو نماز صبح اور نماز ظہر اور عصر کیلئے اسپر
واجب ہین ترک کرے تو روزہ اُسکا صحیح نہ ہوگا اور قضا لازم ہوگی مگر وجوب کفارہ ثابت نہین ہی

یعنی اگر ... اور اُن تکلیفات کو ترک نہ کرے اور جس شخص کیلیے غسل یا تیمم ممکن نہو تو اُس کو تکلیف
طہارت ساقط ہی اور روزہ اُسکا صحیح ہی اور روزۂ ماہ رمضان کے کفارہ مین خواہ ایک بندہ
خواہ ساٹھ روزے رکھے مگر اُن روزون مین اکتیس روزے
پے در پے رکھنا لازم ہین یا ساٹھ مسکینون کو پیٹ بھر کے کھانا کھلائے اور اگر ماہ رمضان کے روزۂ
قضا بعد ظہر افطار کرے تو دس مسکینون کو کھانا کھلائے اور اگر اسپر قادر نہ ہو تو پے در پے تین
روزے رکھے **فصل چوتھی** بیان مین اُن چیزون کے جو بدون کفارہ فقط باعث قضائے
صوم ہوتے ہین (۱) قبل تفحص حال صبح باوجود امکان بلا ملاحظۂ آسمان ماہ رمضان مین
کسی مفطر کا استعمال کرنا بشرطیکہ وقت استعمال مفطر صبح ہو چکی ہو اور صبح ہونا ثابت بھی
ہوجائے تو چاہیے کہ اُس روزہ کی قضا کرے دوسرے کسی شخص کے کہنے پر اعتماد کرکے باوجود
قدرت بلا تفحص کیفیت صبح مفطر صوم کا استعمال کرنا حالانکہ وقت استعمال مفطر صبح
ہوچکی ہو تیسرے اگر کوئی شخص کہے کہ صبح ہی اور یہ شخص اُسکے کہنے پر اعتماد نہ کرے بلکہ اسکو
یہ گمان ہو کہ یہ شخص ہنسی سے کہتا ہی حالانکہ وہ اپنے مقولہ مین صادق ہو اور یہ شخص بلا تفحص
حال مفطر صوم عمل مین لائے چوتھے شخص غیر کے کہنے سے افطار صوم کرنا پس اگر کوئی شخص کہے
کہ مغرب کا وقت آگیا ہی اور درحقیقت وقت نہ آیا ہو باوجودیکہ وہ مخبر عادل ہو اور اس شخص کو
اُسکے کہنے پر عمل کرنا شرعاً جائز بھی ہو پس اگر قبل مغرب افطار صوم کیا ہی تو قضا اُس روزہ کی
واجب ہوگی اور اگر شخص غیر عادل کے کہنے سے روزہ کھولا ہی تو قضا و کفارہ دونون واجب
ہونگے پانچوین بسبب تاریکی افطار کرنا پس اگر بسبب تاریکی وقت کے داخل ہونے مین یقین
حاصل ہو گیا تو محض قضا کافی ہوگی اور اگر شک یا گمان ہو تو قضا و کفارہ دونون لازم ہونگے
اور اگر بسبب ابر کے تاریکی ہو اور اسوجہ سے روزہ کھول ڈالے تو قضا لازم ہوگی کفارہ لازم
نہ ہوگا چھٹے یہ کہ اگر کوئی غرض صحیح نہ ہو اور روزہ دار منھ مین کلی لے اور حلق مین بے اختیار
پانی اُتر جائے تو قضائے صوم واجب ہوگی **فصل پانچوین** احکام مسافر و مریض مین
واضح ہو کہ صحیح ہونا روزۂ واجب کا مشروط ہی باین شرط کہ سفر شرعی مین روزہ نہ رکھا جائے
اور اگر مسافر قبل ظہر وطن یا محل اقامت تک یعنی جہان دس دن کامل رہنے کا عزم ہو پہونچ

جائے پس اگر حد ترخص تک پہونچنے سے قبل افطار کر چکا ہو تو اس دن کا روزہ اُس شخص کو واجب
نہین ہی اور نہ وہ روزہ صحیح ہی اور اگر افطار نہ کیا ہو تو واجب ہی کہ روزہ کی نیت کرکے وہ روزہ تمام
کرے کہ وہ روزہ صحیح ہوگا اور اگر قبل ظہر کے سفر کرے تو واجب ہی کہ بعد گذر جانے حد ترخص کے
خواہ شب کو روزہ کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو بہر حال روزہ افطار کرے اور اگر بعد ظہر کے سفر کرے
تو چاہیے کہ اُس روزہ کو تمام کرے کہ وہ روزہ صحیح ہی اور مسافر جبتک کہ وطن سے یا محل اقامت
سے حد ترخص پر نہ پہونچے افطار نہ کرے ورنہ قضا اور کفارہ دونون لازم ہو جائینگے اور صحیح
ہونا روزہ کا مشروط بصحت ہی پس روزہ اُس شخص کا کہ جانتا ہی کہ بسبب روزہ کے لائق اعتنا
ضرر نہ پہونچیگا تو وہ روزہ صحیح ہوگا اگرچہ فی الحال بیمار نہ ہو یا بسبب روزہ بیماری کے پیدا
ہونے کا یا بیماری کے طول کھینچنے کا خوف ہو اور طبیب کہے کہ روزہ ضرر کریگا یا کہے کہ ضرر نہ
کریگا تو چاہیے کہ یہ شخص اپنے مظنہ پر عمل کرے یعنی جبتک مظنۂ ضرر و عدم ضرر خود اس شخص کو
حاصل نہ ہو اُسوقت تک قول طبیب حجت نہین ہی اور صورت شک ضرر مین بھی روزہ نہ رکھنا
چاہیے پس اگر باوجود مظنۂ ضرر روزہ رکھ لیا ہی تو قضا کرنا چاہیے اور اگر قبل ظہر کے مرض برطرف
ہو جائے اور یہ شخص پیش از ظہر افطار کر چکا ہو تو روزہ کی نیت کرنا واجب نہین ہی اور نہ وہ
روزہ صحیح ہی اور اگر افطار نہ کیا ہو تو اوس شخص پر اُس روزہ کا تمام کرنا واجب ہی اور
اگر اثنائے روزہ مین عذر عارض ہو تو مریض کو چاہیے کہ روزہ افطار کر ڈالے خواہ وہ
عذر قبل ظہر عارض ہو خواہ بعد ظہر مگر باین شرط کہ روزہ کا تمام کرنا اس مریض کیلیے مضر
بھی ہو اور اگر ایک ماہ رمضان سے دوسرے ماہ رمضان تک علی الاتصال کوئی شخص
بیمار رہے اور بسبب مرض روزہ نہ رکھ سکے تو قضا ان روز دن کے ساقط ہی اور ہر روزہ
کے عوض مین ایک مد کفارہ دینا احوط ہی تتمہ بیان مسائل متفرقہ مین **مسئلہ** چاہیے
کہ حائض اور نفسا کو جسوقت حیض اور نفاس عارض ہو تو اُسوقت روزہ کھول ڈالے اگرچہ
غروب آفتاب مین کم وقت باقی رہا ہو یا طلوع صبح سے بعد ایک لمحہ کے بھی خون منقطع
ہوا ہو تو بھی اُس دن روزہ نہ رکھے **مسئلہ** پیر مرد اور زن پیر اور وہ شخص کہ بسبب
مرض تشنگی پیاس کے تاب نہ لا سکے اگر یہ سب روزہ رکھنے سے بالمرہ عاجز ہون تو

روزہ نہ رکھین اور انپر فدیہ بھی لازم نہین ہو اور اگر انکو روزہ رکھنے مین بڑی محنت اور مشقت ہو تو بھی روزہ نہ رکھین لیکن اگر اثنائے سال مین روزۂ قضا رکھ سکین تو انپر قضا واجب ہو والّا ہر روزہ کے واسطے ایک مد فدیہ دینا واجب ہوگا **مسئلہ** اگر حاملہ کو وضع حمل کا زمانہ نزدیک ہو اور روزہ رکھنے مین ضرر کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھے اور بعد زوال عذر قضا بجالاوے **مسئلہ** دودھ پلانے والی عورت کا دودھ اگر کم ہو اور خوف اپنے یا بچے کے ضرر کا ہو تو روزہ نہ رکھے اور بعد زوال عذر قضا بجالائے اور ہر روزہ کے واسطے اپنے مال سے ایک مد کفارہ مین دے **مسئلہ** قضائے روزۂ ماہ رمضان مین اگرچہ چند سال کے ہون قصد ترتیب واجب نہین ہے مگر سنت ہو **مسئلہ** روزہ مستحب کا صحیح ہونا اُس شخص سے کہ جسکے ذمہ روزہ واجب ہے محل خلاف ہو لہذا احتیاط یہ ہو کہ جسپر روزہ واجب ہو وہ روزۂ مستحب رکھے اور یہ احتیاط ترک نہ کرے اور اگر روزۂ واجب رکھیگا تو امید یہ ہے کہ خداوند عالم روزۂ سنتی سے زیادہ ثواب مرحمت فرمائیگا **باب پانچوان** بیان زکوۃ مین اس باب مین ایک مقدمہ اور کئی فصلین ہین **مقدمہ** بیان عقاب ترک زکوۃ مین حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہو اَلَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ یعنی جو لوگ جمع کرتے ہین طلا و نقرہ کو اور حقوق الٰہی کو نہین دیتے اور راہ خدا مین صرف نہین کرتے پس بشارت دو انکو عذاب دردناک سے اُس روز کے کہ گرم کرین اس طلا و نقرہ کو آتش جہنم مین اور داغ کرین اُس سے پیشانی کو اور پہلو کو اور پشت اُنکی اور کہینگے ان سے یہ وہی مال ہو کہ جمع کیا تھا تم لوگون نے اپنے واسطے چکھو عذاب اس مال کا کہ جسے تم نے جمع کیا تھا اور احادیث مین حضرت صادق سے منقول ہو کہ جو شخص ایک قیراط زکوۃ سے نہ دے کہ جیوان حصہ دینار کا ہو وہ نہ مومن ہو نہ مسلمان اور وہ شخص مرنے کے وقت استغاثہ کریگا کہ مجھ کو دنیا مین پھر لیجاؤ تا مین زکوۃ کو دون اور حضرت سید المرسلین وائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے بطریق صحیحہ منقول ہو کہ جو شخص طلا و نقرہ رکھتا ہو اور زکوۃ اُسکی نہ دے تو حق تعالیٰ اُسکو روز

قیامت اُس زمین پر محشور فرمائیگا کہ لغزندہ ہو اور پانون اُسکے اُس زمین پہ نہ ٹھہرینگے
اور اُس شخص پر ایک سانپ کو مسلط کریگا کہ زہر اُسکا اور سانپون سے زیادہ ہوگا اور وہ سانپ
اس شخص کے پیچھے دوڑیگا اور وہ اُسکی آواز سے بھاگیگا جب سانپ اُس تک پہونچیگا اور وہ
جانیگا کہ اُس سے جانبری نہ ہوگی تو اپنے ہاتھ کو اُسکے منہ مین دیگا پس دندان اُسکے اسطرح اُس مین
فرو ہونگے کہ جیسے شیر کسی چیز مین اپنے دانتون کو فرو کرے اور وہ سانپ اُسکی گردن مین مثل ایک
طوق کے ہوجائیگا **فصل پہلی** اُن جنسون کے بیان مین جس مین زکوۃ واجب ہوتی ہی وہ نو چیزین
ہین پہلے طلا یعنی سونا سکہ دار بقدر بیس دینار شرعی ہو تو چالیسوان حصہ زکوۃ دینا چاہیے اور
دینار موافق تحقیق جناب غفرانمآب علی اللہ مقامہ بظاہر تین ماشہ اور تین رتی کا ہوتا ہی پس
بیس دینار وزنا ساڑھے پانچ تولہ اور ڈیڑھ ماشہ کے ہوتے ہین اگر یہ مقدار سال بھر بجنسہ
رہجائے تو زکوۃ دینا واجب ہی اور احتیاط یہ ہی کہ پانچ تولہ اور پانچ ماشہ مین بھی زکوۃ دے
پھر جب سونا سکہ دار بقدر چار دینار کہ بقدر ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوتا ہی زیادہ ہو تو اس
زیادتی کی زکوۃ چالیسوان حصہ پھر دینا ہوگی اسی طرح جب چار چار دینار بڑھتے جائین
تو زکوۃ دینا چاہیے اور اگر زیادتی چار سے کم ہو تو اُس مین زکوۃ نہین ہی اور احتیاط یہ ہی
کہ جب ایک تولہ ایک ماشہ بڑھے تو چالیسوان حصہ زکوۃ مین دے دوسرے نقرہ یعنی
چاندی جب بقدر دوسو درہم شرعی کے ہو اور سال بھر رہے تو چالیسوان حصہ یعنی پانچ
درہم زکوۃ دے اور ایک درہم بقدر دو ماشہ اور کچھ کم تین رتی ہوتا ہی پس دوسو درہم
ظاہرا برابر اکتالیس روپیہ چہرہ دار انگیریزی اور ایک ماشہ کے ہونگے زکوۃ مین اُسکا
چالیسوان حصہ دے اور احتیاط یہ ہی کہ پورے اکتالیس مین بھی زکوۃ دے بعد اُسکے
دوسرا نصاب چالیس درہم شرعی ہین جب چالیس درہم اور ہون علاوہ مقدار سابق
کے تو اسی حساب سے ہر چالیس درہم مین ایک درہم دیا کرے اور چالیس درہم بقدر
آٹھ روپیہ چہرہ دار اور اڑھائی ماشہ کے ہوتے ہین یعنی جب آٹھ روپیہ چہردار اور اڑھائی
ماشہ اضافہ ہون تو زکوۃ دے اور اگر اس سے کم اضافہ ہون تو زکوۃ واجب نہین ہے
سوم شتر اُسکے [illegible] پس جب پانچ شتر

ہو دین تو عوض مین اسکے ایک گوسفند سال بھر کامل کا یا ایک بز دو برس کامل کا کہ تیسرے سال
مین داخل ہوا ہو دینا چاہئے اور یہ بھی لازم ہی کہ گوسفند یا بز جو دی تو وہ بیماری اور کوئی عیب رکھتی ہو اور
تازہ جنی ہو اور زکوۃ اُسوقت واجب ہوتی ہی کہ حیوان چرتے ہون دانہ اور گھاس اُنکو مالک نہ دیتا ہو
اور اُنپر ایک سال گذر جائے اور بوجھ اُٹھانے والے نہ ہون اور پانچ اونٹ سے زیادہ مین زکوۃ نہین
ہی جب تک دس نہ ہو دین تو دو گوسفند یا دو بز دی جب پندرہ ہون تو تین گوسفند یا تین بز اور جب
بیس ہون تو چار گوسفند یا چار بز اور جسوقت پچیس ہون تو پانچ گوسفند یا پانچ بز دی چھٹے
نصاب چھبیس ہین جب چھبیس شتر ہون تو ایک شتر مادہ کہ وہ ایک برس تمام کرکے دوسری
برس مین داخل ہوئی ہو اور اگر شتر مادہ نہ رکھتا ہو تو اُس حالت مین ایک شتر نر دو برس کا
کہ تیسرا سال اُسے شروع ہوا ہو دینا چاہئے ساتوین نصاب چھتیس مین ہی جب چھتیس شتر ہون
تو زکوۃ اُسکی ایک شتر مادہ ہی کہ تیسرے برس مین داخل ہوئی ہو اور آٹھوین نصاب چھیالیس
مین ہی زکوۃ اسکی ایک شتر مادہ ہی کہ چوتھے برس مین داخل ہوئی ہو اور نوین نصاب اکسٹھ مین
ہی جب اکسٹھ شتر ہون تو اُس حالت مین زکوۃ ایک شتر مادہ ہی کہ پانچوین برس مین داخل ہوئی
ہو اور دسوین نصاب چھہتر مین ہی جب چھہتر شتر ہون تو زکوۃ اسکی دو شتر مادہ ہین کہ تیسرے برس
مین داخل ہوے ہون گیارھوین نصاب اکانوے شتر مین ہی زکوۃ اُسکی دو شتر مادہ ہین کہ چوتھے
سال مین داخل ہوی ہون بارھوین نصاب ایکسو اکیس مین ہی ہر پچاس مین ایک شتر مادہ کہ
چوتھے سال مین داخل ہوئی ہو یا چالیس مین وہ شتر مادہ جو تیسرے برس مین داخل ہوئی ہو
چہارم گاؤ ہر گاہ عدد مین تیس ہون اور تیس سے کم مین زکوۃ نہین ہوتی اور تیس مین
ایک بچہ گاؤ جو دوسری برس مین داخل ہوا ہو دینا چاہئے اور مادہ کا دینا ظاہرا اوطہر اور جب چالیس ہون
تو ایک مادہ گاؤ کہ پورے دو برس کی ہو اور تیسرے برس مین داخل ہوئی ہو دے پنجم
گوسفند جب چالیس ہون تو زکوۃ اُسکی ایک گوسفند ہی اور جب ایکسو اکیس ہون تو دو گوسفند
اور جب دو سو ایک ہون تو تین گوسفند دینا واجب ہوتی ہین اور جب تین سو ایک ہون تو اُس
حال مین بنا بر قول احوط چار گوسفند دینا چاہیے اور جب چار سو ہون یا اُس سے زیادہ ہون
تو اُسوقت لازم ہی کہ سو سو راس مین ایک راس زکوۃ مین دی اور جس عدد مین زکوۃ واجب

ہوتی ہو اُسکو اصطلاح فقہا مین نصاب کہتے ہین پس ان چیزون مین سے جو چیز کہ حد نصاب سے کم ہو یا دو نصاب مین واقع ہو اور دوسری نصاب تک نہ پہونچے تو اُس مین زکوۃ واجب نہین ہی ششم گندم ہفتم جو ہشتم خرما نہم مویز اس مین کئی شرطین ہین شرط اول یہ کہ آپ خود بوئے کہ جو اور گیہون دانہ سخت ہونے سے پہلے اور خرما زرد اور سرخ ہونے سے پہلے اور انگور دانہ بندھنے سے پہلے مالک کی ملک مین داخل ہون اور اگر بعد دانہ بندھنے یا زرد و سرخ ہونے کے ملک مین آوین تو بنا بر قول بعض علما زکوۃ واجب نہین ہی اور احوط یہ ہی کہ اگر قبل اسکے مالک ہو کہ جب گندم پر اطلاق گندم ہو یا دانہ سخت نہ ہوا ہو تو زکوۃ دے اور اگر دو وصفون مین سے کوئی وصف نہ پایا جائے تو زکوۃ دینا ضرور نہین ہی اور جو وغیرہ کا بھی یہی حکم ہی دوم یہ کہ حد نصاب کو پہونچے اور نصاب ان چیزون کا تین سو صاع شرعی ہین اور صاع شرعی کا وزن سیر قدیم لکھنؤ سے کہ چھیانوے روپیہ کا گیارہ ماشہ کے روپیہ سے ہی دو سیر و نصف سیر تخمیناً ہوتا ہی اور تین سو صاع تخمیناً اٹھارہ من تیس سیر ہوئے اور جو کچھ نصاب پر زیادہ ہو اگرچہ کمتر ہو زکوۃ اُسکی واجب ہی اور زکوۃ ان چیزون کی دس حصہ مین ایک حصہ ہی بشرطیکہ مینہ کے پانی سے پیدا ہوئی ہون یا آب جاری سے مثل چشمہ وغیرہ بے مشقت حاصل ہوئی ہون اور اگر کنوین کے پانی سے خواہ کھینچکر یا ہاتھ سے یا اونٹ اور گاؤ وغیرہ کی اعانت سے پانی نکالکر دین تو چاہیئے کہ بیس حصہ مین ایک حصہ زکوۃ دی جائے اور اگر باران وغیرہ سے بھی اور کنوین کے پانی سے بھی زراعت حاصل ہوئی ہو تو حکم اوپر اغلب کے کیا جائیگا

**فصل دوسری**

زکوۃ فطرہ کے بیان مین زکوۃ فطرہ ہر مکلف پر واجب ہی بشرطیکہ وہ مکلف اپنے عیال واجب النفقہ کی قوت یکسالہ پر قادر ہو پس چاہیئے کہ اپنی ذات کا اور اپنے واجبان نفقہ ذات کا فطرہ نکالے اور عیال کا فطرہ اُس صورت مین واجب ہی کہ اگر شب فطر اسکے عیال دوسرے شخص کے عیال نہ ہو جائین پس اگر شب فطر اس شخص کے عیال کا نفقہ دوسرے سے متعلق ہو جائیگا تو اس شخص پر فطرہ واجب نہ رہیگا اور مہمان کا فطرہ بلکہ اُس شخص کا جو روز آخر ماہ رمضان قبل شام کسی کے مکان پر آکر شریک افطار ہو تو اُسکا بھی فطرہ دے اور جو شخص کہ اپنی اور اپنے عیال کی قوت یکسالہ پر قادر نہ ہو تو اُسکو فطرہ دینا مستحب ہی اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ آدمی فطرہ نکالے اور اپنے عیال مین کسی کو دے اور وہ دوسرے کو دے پھر آخر مین کسی مستحق کو دیدے یہ اُس صورت

[illegible]

سے ہے اور صبح عید کو پیش از نماز عید بھی نکال سکتا ہے اور نماز کے بعد تک تاخیر
کرنا نہ چاہیئے اور احوط یہ ہے کہ رات کو فطرہ نکالے اور عید کی نماز کے پہلے دے
اور اگر فطرہ نکال چکا ہو اور دوسرے روز تک بہ سبب مستحق نہ ملنے کے تاخیر کرے تو
کچھ مضائقہ نہین ہے اور مقدار فطرہ کی ایک صاع ہے اور صاع کا وزن سابق مین
لکھا گیا ہے کہ بحساب سیر قدیم لکھنؤ تخمیناً اڑھائی سیر ہوتا ہے
مگر پونے تین سیر بحساب سیر قدیم دینا احوط ہے اور فطرہ
مین اُس جنس کو دینا چاہیے کہ اکثر اوقات اُس شخص کا قوت ہو مثل گندم وغیرہ اور قیمت دینا
بھی کافی ہے اور اگر ظہر روز عید تک فطرہ نہ دیا ہو تو احوط ہے کہ شام تک بقصد قربت دے
اور قصد ادا و قضا نہ کرے اور اگر عید کا دن گذر جائے تو بعد اسکے بقصد قربت دے
اور خاص فطرہ کا قصد نہ کرے اور فطرہ دینے کے وقت یہ نیت کرے کہ مین زکوة دیتا
ہون واجب قربۃً الی اللہ **فصل تیسری** بیان مین مستحقان زکوة کے جاننا چاہیے کہ
مستحق زکوة سات فرقے ہین اول و دوم فقرا و مساکین یعنی وہ شخص کہ اپنی اور اپنے عیال
کا قوت یکسالہ نہ رکھتا ہو اور کوئی صنعت بھی نہ جانتا ہو کہ وہ صنعت نفقہ کیلیے کافی ہو سوم
وہ لوگ کہ امام یا اُسکے نائب کیطرف سے تحصیل زکوة کیلیے یا جمع زکوة اور حساب لکھنے کے
واسطے مقرر و معین ہون لیں اپنا حصہ مال زکوة کا جسقدر کہ امام مقرر کرے پاسکتے ہین چہارم وہ
کافر کہ جنکو اہل اسلام مدد کے واسطے اپنا شریک کرین مگر اس زمان غیبت امام مین یہ مصرف زکوة
محل کلام ہے پنجم وہ غلام کہ اپنے آقا کی خدمت مین مشقت اور آزار کھینچتا ہو اُسکو مال زکوة سے
مول لینا اور راہ خدا مین آزاد کرنا ہو سکتا ہے اسی طرح وہ غلام کہ جو اپنے آقا سے مکاتب ہو
یعنی آقا نے اُس سے یہ کہا ہو کہ اگر تو مبلغ معین پہونچا دیگا تو آزاد ہو جائیگا اور وہ غلام حاصل
کرنے سے کل مبلغ معین یا بعض کے عاجز ہو اس صورت مین تمام یا بعض مبلغ مال زکوة
سے لیکر اُسکے آقا کو دینا جائز ہے تا وہ غلام آزاد ہو جاوے ششم وہ جماعت کہ قرضدار ہو

[illegible]

سے سکتا ہین تاکہ اپنے قرض کو ادا کرین ہفتم خدا کی راہ مین صرف کرنا مثل خرچ جہاد اور
حاجیون کو اور زائرن ائمہ اطہار کو دینا اور پل یا مسجد بنانا یا مدرسہ کا طلبہ علوم کیلئے بنا کرنا
تاکہ وہ علم دین کی تحصیل مین مشغول ہون ہشتم وہ شخص کہ مسافرت مین پریشان پڑا ہو اور اپنے گھر
کے جانے کا خرچ نہ رکھتا ہو اسے اسقدر دینا چاہیے کہ مکان پر پہونچ جائے بشرطیکہ سفر اُسکا سفر
معصیت نہ ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ مستحقین زکوۃ سوائے قسم چہارم شیعہ اثنا عشریہ ہون اور
اگر عادل بھی ہون تو احوط ہے مگر عادل ہونا لازم نہین ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ جس شخص کو زکوۃ
دی جائے وہ زکوۃ دینے والے کا واجب النفقہ نہ ہو اور واجب النفقہ وہ لوگ ہین کہ جنکا
نفقہ آدمی پر واجب ہو مثل پدر و مادر و جد و جدہ اور فرزند اور فرزندون کے فرزند اور زوجہ
اور بندہ اور غیر سید کی زکوۃ سید کو لینا جائز نہین ہے اور غیر سید پر مباح ہے اور احوط یہ ہے کہ شریف
کو زکوۃ نہ دین شریف عرف اہل ہند مین اُسکو کہتے ہین کہ باپ اُسکا غیر سید ہو اور ماں اُسکی سید ہو

## باب چھٹا مسائل خمس کے بیان مین اور اسمین دو فصلین ہین فصل اول بیان مین اس

جنس کے ہے جسمین خمس دینا واجب ہے اور وہ سات ہین اول غنیمت مال کہ جو کفار حربی سے جہاد
مین ہاتھ آئے خواہ جنگاہ مین دستیاب ہو خواہ جنگاہ سے باہر دستیاب ہو اور اسی حکم مین ہے
وہ مال جو کافر حربی سے تسلط حاصل ہو یا ایسے معاملہ سے ہاتھ آئے جو مسلمانون سے نہین ہوسکتا
دوم معادن یعنی کان جس چیز کی ہو خواہ طلا و نقرہ و مس و سرب کی ہو خواہ یاقوت و
زبرجد یا سرمہ و قیر و نفط و گندھک کی ہو ان سب مین یہ شرط ہے کہ بعد وضع اخراجات ضروری
مثل خرچ کھودنے و صاف کرنے کے جسقدر کہ باقی رہے اُسکا خمس دیوے سوم جو کچھ کہ دریا کا
غوطہ لگا کے نکالا جائے مثل موتی یا مونگے وغیرہ کے بشرطیکہ قیمت اُسکی ایک مثقال طلا ہو
یا زیادہ چہارم جسوقت مال حلال مال حرام مین مل جائے اور صاحب مال کو مقدار حرام معلوم
نہ ہو تو پانچوان حصہ اُسکا نکالنا چاہیے اور اگر مقدار حرام کو صاحب مال جانتا ہے تو اُس مقدار
حرام کو نکالکر اگر مالک کو جانتا ہے تو اُسے حوالہ کردے اور اگر مالک کو جانتا ہے مگر مقدار
کو نہین جانتا تو لازم ہے کہ صاحب مال سے صلح کرے یا زیادہ دیکے اُسے راضی کرے اور اگر مقدار حرام
کو جانتا ہے لیکن مالک کو نہین جانتا تو اس صورت مین سعی و تلاش لازم ہے شاید کہ صاحب مال

ن جاوی اور اگر بعد کی اُسکے ملنے کے ناامید ہو تو اُسقدر مال کو اُسکے لئے تصدق کردے اسصورت
کو اور صورت اول کو رد مظالم کہتے ہین پنجم وہ زمین کہ کافر ذمی مسلمان سے خرید کرے ششم گنج یعنی وہ
مال کہ زمین مین گڑا ہوا ملے اگر بلاد کفار مین دستیاب ہو خواہ اثر اسلام اُس مال مین پایا جاوے یا نہ
پایا جائے خمس اُسکا نکالنا واجب ہے اور اگر بقدر نصاب زکوٰۃ ہو تو بعد اخراج خمس جسقدر باقی
رہے وہ اُسکا مال ہے کہ جس نے پایا ہے اور اگر بلاد اسلام مین زمین غیر آباد مین پایا جاوے کہ جس زمین
پر کسی مسلم کا قبضہ نہ ہوا اور اثر اسلام بھی اُس مال مین نہ ہو اور قرائن سے یہ ثابت نہ ہو کہ یہ مال
کنوز اسلام سے ہے تو اسصورت مین بھی یہی حکم ہے ہفتم جو فائدہ کہ تجارت یا زراعت یا حرفہ وغیرہ
سے حاصل ہووے اگر وہ فائدہ تمامی اخراجات سال سے اس شخص کے زیادہ ہو تو واجب ہے کہ اُس
زیادتی سے پانچوان حصہ نکالے مثلاً سو روپیہ تجارت سے کسی کو حاصل ہوے اور اخراجات سال کے
لائق حال ساٹھ روپیہ ہوتے ہین تو لازم ہے کہ چالیس روپیہ سے پانچوان حصہ کہ آٹھ روپیہ
ہوتے ہین نکالے

## فصل دوم

بیان تفصیل مستحقان خمس مین خمس کے چھ حصہ ہوتے ہین تین
حصہ اُسمین مخصوص مال حضرت صاحب الزمانؑ ہین اور نصف باقی ماندہ اُن سادات کو دینا چاہیے کہ جو یتیم اور
مسکین اور ابن السبیل ہون مراد سید سے بیان وہ شخص ہے کہ باپ کی جانب سے اُسکا نسب حضرت ہاشم جد رسولخدا
تک پہونچے اور یتیم اُس لڑکے کو کہتے ہین کہ باپ نہ رکھتا ہو اور یتیم مین فقیر ہونا شرط ہے اور ابن السبیل سے
مراد مرد مسافر ہے کہ غربت مین کسی بلد غیر مین معطل پڑا ہو تو مال خمس مین سے اُسے اسقدر دینا چاہیے کہ
اپنے شہر مین پہونچ جائے اور زمان غیبت مین حصہ سادات اگر مجتہد جامع الشرائط کی خدمت مین
پہونچائین تو احوط ہے اور اس سے بہتر ہے کہ اپنے ہاتھ سے تقسیم کرین اس لئے کہ مجتہد مستحق خمس کو بہتر
پہچانتا ہے لیکن حصہ صاحب الزمانؑ کہ نصف خمس ہے اُسکا دینا واجب و لازم ہے کہ مجتہد ہی کو دیں یا باجازت مجتہد سادات مستحقین کو تقسیم کرین

## باب سالتوان بیان حج و عمرہ اور زیارت حضرت رسولخدا اور زیارت ائمہ البقیع مین

مسائل اس باب کے رسالۂ حج حجۃ الاسلام مرحوم شیخ مرتضی نجفی اعلی اللہ مقامہ سے نقل ہوئے ہین اور قبل اسکے
ایک مقدمہ مین فضائل و ثواب حج و عقاب ترک حج مین چند حدیثین لکھی جاتی ہین مقدمہ جان تو کہ
فضیلت حج و عمرہ کی حد سے زیادہ ہے حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ جو شخص مر جاوے اور
حجۃ الاسلام نہ بجا لاوے اس حال مین کہ اُسے حج کرنے سے کوئی عذر شرعی مانع نہ ہو تو ایسا شخص دنیا کی

مانند موت یہودی یا نصرانی کے انتقال کریگا اور حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ ایک اعرابی جناب
پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر ہوا اُسنے عرض کی یا رسول اللہ مین اپنے گھر سے بارادہ حج نکلا تھا
لیکن حج کو نہ پہونچ سکا اور میرے پاس مال بہت ہے پس آپ مجھے کسی عمل خیر کا حکم دیجئے کہ بسبب
اُسکے مجھکو ثواب حج ملے پیغمبر خدا نے یہ سُنکر منھ اپنا اُسکی طرف کیا اور فرمایا کہ تو اس کوہ ابو قبیس کو
دیکھ تحقیق کہ اگر یہ کوہ ابو قبیس تمام طلاے سُرخ ہو جائے اور تو اُسکا مالک ہو اور اُس
طلا کو بتمامہ تو راہ خدا مین صرف کرے تو بھی تجھے ثواب حج نہ ملیگا بعد اسکے جناب رسولخدا نے
ارشاد فرمایا بہ تحقیق کہ جسوقت حاجی تہیۂ حج کرتا ہے تو کوئی چیز نہین اُٹھاتا اور کسی چیز کو نہین
رکھتا مگر یہ کہ خداوند عالم اُسکے لیے دس حسنہ تحریر فرماتا ہے اور اُسکے دس گنا محو کرتا ہے اور اُسکے
لیے دس درجے بلند فرماتا ہے پس جسوقت وہ اونٹ پر سوار ہوتا ہے تو اونٹ اُسکا قدم نہین اُٹھاتا
اور زمین پر قدم نہین رکھتا مگر یہ کہ بعدد قدم اُٹھانے اور بعدد قدم رکھنے کے دس حسنہ ملائکہ
اُسکے نامۂ عمل مین ثبت کرتے ہین اور دس گناہ اُسکے محو کرتے ہین اور اُسکے لیے دس درجے
بلند کرتے ہین پس جسوقت طواف خانۂ کعبہ کرتا ہے تو گناہون سے اپنے نکل جاتا ہے پس جسوقت
درمیان صفا و مروہ سعی کرتا ہے تو اُسوقت گناہون سے بری ہو جاتا ہے پس جسوقت وقوف
عرفات کرتا ہے تو اُسوقت اُسپر کوئی گناہ باقی نہین رہتا پس جب وقوف مشعر الحرام کرتا ہے تو
سئیات سے پاک ہوتا ہے پس جب رمی جمرات کرتا ہے یعنے سنگریزے لگاتا ہے تو معصیت کر
مبرا ہو جاتا ہے پس جناب رسولخدا ایک ایک موقف کو فرماتے تھے یہانتک کہ آخر عمل کو ارشاد
فرمایا کہ جسوقت حاجی اس عمل کو عمل مین لاتا ہے تو اپنے گناہون سے منزہ ہو جاتا ہے پھر حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی عمل سے ثواب حج کنندہ کو پہونچ سکے اور حضرت
امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا کہ چار مہینے تک بعد حج کے ملائکہ حاجی کے گناہ نہین لکھتے
اُسکے حسنات ہی لکھتے ہین مگر یہ کہ گناہ کبیرہ کرے حضرت امام محمد باقر جسوقت مکہ مین
تشریف رکھتے تھے اور لوگون سے حدیثین بیان فرماتے تھے تو حضرت نے ارشاد فرمایا
کہ ایک شخص انصار مین سے پیغمبر خدا کی خدمت مین ایک مسئلہ دریافت کرنے کیلئے حاضر
[illegible] تجھے خبر دون کہ تو

مجھ سے کیا سوال کرنے آیا ہی یہ سن کر اس مرد انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہی مجھے میرے
سوال سے خبر دیجئے جناب رسول خدا نے ارشاد فرمایا کہ تو مجھ سے یہ سوال کرنے آیا ہی کہ تیرے واسطے
حج اور عمرے مین کیا ثواب ہوتا ہی پس بدرستیکہ جسوقت تو راہ حج کا متوجہ ہوتا ہے اور اپنے راحلہ
پر سوار ہوتا ہی اور بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہتا ہی تو راحلہ تیرا راہ چلتا ہی تو وہ راحلہ زمین پر قدم
نہین رکھتا اور قدم نہین اُٹھاتا مگر یہ کہ ملائکہ تیرے واسطے حسنہ لکھتے ہین اور تیرے گناہ محو کرتے
ہین پس جب تو احرام باندھتا ہی اور تلبیہ کہتا ہی تو بعدد ہر تلبیہ کے ملائکہ تیرے نامۂ عمل مین دس حسنہ
لکھتے ہین اور دس گناہ محو کرتے ہین پس جب تو سات مرتبہ گرد بیت اللہ الحرام پھرتا ہی تو بسبب
اسکے تجھ کو حق سبحانہ و تعالیٰ کی جانب سے ایک عہد اور ذخیرہ حاصل ہوتا ہی کہ خداوند عالم کو شرم آتی ہو کہ بعد اسکے
پھر کبھی تجھ پر عذاب کرے پس جب تو دو رکعت نماز طواف عقب مقام ابراہیم بجالاتا ہی تو بسبب انہی دو رکعت نماز کے دو ہزار رکعت
مقبول کا ثواب حق سبحانہ و تعالیٰ تجھ کو عطا کرتا ہی پس جب تو سعی درمیان صفا و مروہ کرتا ہی خداوند عالم تجھ کو اُس شخص کا
ثواب عطا کرتا ہی جسنے اپنے شہر سے پیادہ حج کیا ہو اور ثواب اُس شخص کا دیتا ہی کہ جسنے ستر
بندۂ مومن راہ خدا مین آزاد کیے ہون پس جب تو وقوف عرفات کرتا ہے تو ذبحہ کی لو مین سے
غروب آفتاب تک اگر تجھ پر گناہ مثل ریگ بیابان ہون یا بعدد ستارہاے آسمان یا بعدد قطرات
باران ہون تو اُن سبکو خدا بخشدیتا ہی پس جب تو سنگریزے لگاتا ہی تو حق سبحانہ و تعالیٰ بعدد
ہر سنگریزے کے دس حسنہ تجھے عنایت فرماتا ہی کہ وہ حسنہ تیری عمر آیندہ کے لیے تحریر ہوتے ہین
پس جب تو سر منڈاتا ہے تو بعدد ہر بال کے تیری عمر آئندہ کیلیے حسنہ لکھا جاتا ہی پس جب تو
اپنے ہدی کو ذبح کرتا ہی یا اپنے اونٹ کو نحر کرتا ہی تو عوض مین اُسکے ہر قطرۂ خون کے
تیری عمر آیندہ کے واسطے حسنہ مرقوم ہوتا ہی پس جب تو خانۂ کعبہ کی زیارت کرتا ہی اور دو
رکعت نماز عقب مقام ابراہیم بجالاتا ہی تو ایک فرشتہ تیرے دونون شانون پر ہاتھ مارتا ہے
اور تجھ سے کہتا ہے کہ خداوند عالم نے تیرے گناہ گذشتہ و آیندہ بخشدیے ایک سو بیس دن تک
تیرے گناہ نامۂ عمل مین نہین لکھے جاینگے

## کیفیت اعمال حج بطور اجمال

منقول از رسالۂ جناب شیخ مرتضیٰ نجفی جاننا چاہیئے کہ حجۃ الاسلام تمام عمر مین ہر مکلف پر بشرط

حج قران حج افراد چونکہ اہل فارس و اہل ہند کو بیشتر حج تمتع کا اتفاق ہوتا ہی لہذا ان
رسالہ مین اسی قسم خاص کے بیان پر اکتفا منظور ہی جاننا چاہئے کہ حج تمتع مرکب ہی دو عبادتون سے
ایک کو عمرۂ تمتع کہتے ہین دوسرے کو حج تمتع کہتے ہین حج تمتع کا اطلاق دو عبادتون
پر ہوتا ہی اور ایک جزو مرکب پر بھی اطلاق ہوتا ہی جزو اول یعنی عمرۂ تمتع مقدم ہی حج تمتع
پر پس اگر کسی کو ممکن نہ ہو کہ عمرۂ تمتع قبل از حج تمتع بجالائے بسبب کسی عذر کے اسصورت
مین حج اُس شخص کا حج افراد ہوگا بعد از بیان افعال عمرہ انشاء اللہ تعالی تفصیل اسکی مذکور
ہوگی اور جاننا چاہئے کہ مکلف کو جسطرح قبل از شروع نماز اجزاے نماز پر مطلع ہونا
لازم ہی اُسی طرح قبل از شروع صورت اجمالی حج تمتع پر مطلع ہونا ضرور ہی اور صورت
اجمالی اُسکی یہ ہی کہ حج کنندہ عمرہ تمتع کیلئے پہلے احرام باندھیگا چنانچہ تفصیل اُسکی
آگے مذکور ہوگی اور جسوقت داخل مکۂ معظمہ ہوگا طواف عمرہ کریگا یعنی سات مرتبہ
خانۂ کعبہ کے گرد پھریگا اور اُسکی ہر دوری کو شوط کہتے ہین بعد اُسکے مقام ابراہیم مین
دو رکعت نماز طواف پڑھیگا پھر درمیان صفا و مروہ کہ یہ نام دو مقامون کا ہی سات مرتبہ
سعی کریگا یعنی راہ چلیگا اور جانا صفا سے مروہ تک ایک مرہ حساب کیا جائیگا اور پھرنا
مروہ سے صفا تک دوسرا مرہ حساب کیا جائیگا بعد اسکے تقصیر کریگا یعنی تھوڑے سے
بال یا ناخن اپنے کاٹیگا جسوقت ان امور سے فارغ ہوگا وہ چیزین کہ بسبب احرام کے
اسپر حرام ہوگئی تھین وہ سب حلال ہوجائینگی چنانچہ اس عمرۂ تمتع اور اُسکے حج کو حج تمتع
اسوجہ سے کہتے ہین کہ شخص مکلف بعد اداے عمرہ ہوسکتا ہی کہ متمتع ہو یعنی وہ چیزین
کہ بعد احرام اُسپر حرام ہوگئی تھین اُن سے منتفع اور متلذذ ہو اور جب نوین تاریخ
نزدیک ہوگی پھر دوبارہ حج کے لیے مکہ سے احرام باندھیگا اور عرفات کی طرف جائیگا
عرفات ایک مقام کا نام ہی کہ وہ مکۂ معظمہ سے چار فرسخ کے فاصلہ پر واقع ہی اور ذیحجہ کی
نوین تاریخ ظہر کے وقت سے تا وقت مغرب عرفات مین رہیگا شب کو وہان سے کوچ کریگا
اور مشعر الحرام مین آئیگا یہ بھی ایک مقام ہی تخمیناً اس مقام سے اور مکۂ معظمہ سے دو فرسخ کا
فاصلہ [illegible] قبل از طلوع صبح تا طلوع آفتاب رہیگا پھر منی مین

اور یہ بھی نام ایک مقام کا ہی اور یہ مقام قریب مکہ واقع ہی وہان تین عمل بجالائیگا پہلے رمی یعنی جمرۂ عقبہ پر سنگریزے ماریگا دوسرے ہدی کو ذبح کریگا یا نحر کریگا تیسرے سر منڈائیگا یا بال یا ناخن کاٹیگا بعد اسکے مکہ مین مراجعت کریگا اور بدستور سابق طواف زیارت بجالائے گا مع نماز کے بعد ازین بعنوان سابق درمیان صفا و مروہ سعی کریگا پھر طواف نسا بجالائیگا اور طواف نسا مین زن و مرد و بچہ ایک حکم مین ہین بعد اسکے دو رکعت نماز طواف پڑھیگا پھر منیٰ مین رہنے کیلئے آئیگا گیارھوین شب اور بارھوین شب اور گیارھوین دن اور بارھوین دن دوبارہ رمی جمرات کریگا بعد بجالانے ان اعمال کے منیٰ مین تمام اعمال حجۃ الاسلام سے کہ اسپر بجالانا اُسکا واجب تھا فارغ ہوگا اور اگر شخص مکلف بہ حج ابتداے احرام مین ان اعمال سے لاعلم ہو لیکن حج واجب جو اسکے ذمہ ہے اُس نہج پر بجالانے کا قصد کرے بعد ازین اُن اعمال مین مشتغل ہوگا اور اُسکو کیفیت مشخص ہوگی جیساکہ اکثر عوام قصد کرتے ہین کہ موافق رسالہ کے جو اُنکے پاس ہوتا ہی اعمال بجالائینگے یا موافق اقوال اُن مجتہدین کے کہ اُنکے ہمراہ ہوتے ہین عمل کرینگے ظاہر اعمل ایسے شخص کا صحیح ہوگا جیساکہ بعض روایات کو مستفاد ہوتا ہے اور حج تمتع کی صورت تفصیلی یہ ہی کہ اول افعال حج تمتع سے عمرۂ تمتع ہوتا ہے چنانچہ سابق ازین معلوم ہوا اور چونکہ واجبات عمرہ کے پانچ ہین اور واجبات حج کے پندرہ ہین اور یہ مجموعاً بیس واجبات ہوے ان سب کا بیان دو باب اور بارہ فصلون مین ہوگا

## باب اول عمرہ کے بیان مین ہی

اور اس مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** بیان مین احرام و عمرہ کے ہی اور اسمین چند مقصد ہین **مقصد اول** بیان مین مستحبات کے ہی کہ قبل احرام و درمیان احرام و بعد احرام اُن مستحبات کو بجالانا چاہئے اور مکروہات احرام بھی اس مقصد مین مذکور ہوے ہین جاننا چاہیے کہ وقت احرام مستحب ہی کہ یہ شخص احرام کیلیے آمادہ ہو اور اپنا بدن کثافت سے پاک کرے اور ناخن کاٹے اور شارب لے اور بغل کے بال اور موے زہار نورے سے دور کرکے غسل کرلے اور اگر بعد غسل وہ لباس پہنے یا وہ چیز کھاے کہ محرم کو جائز نہین ہے تو اعادہ غسل مستحب ہی اور جس صورت مین خوف اسکا ہوگا کہ میقات مین

پانی دستیاب نہ ہوگا تو جائز ہے کہ پہلے سے غسل کرے اور اگر میقات پر پہونچکر پانی دستیاب ہو تو مستحب ہے کہ پھر غسل کرے اور اگر شب کیلیے اول روز یا دن کیلیے شب کو غسل کرے تو بھی کافی ہوگا اور اگر پیشاب یا پائخانے یا سونے یا ریح کے صادر ہونیکی وجہ سے غسل مین خلل واقع ہو تو اعادہ کرے غسل کیوقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ نُوْرًا وَّطَهُوْرًا وَّحِرْزًا وَّاَمْنًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّسُقْمٍ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مَحَبَّتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالثَّنَآءَ عَلَيْكَ فَاِنَّهٗ لَا قُوَّةَ لِيْ اِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِيْنِيَ التَّسْلِيْمُ لَكَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اور جسوقت احرام باندھے تو دو کپڑے ہونا چاہیے تا ایک کو لنگ قرار دے اور دوسرے کو چادر اور احرام باندھنے کے وقت یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَزَقَنِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاُؤَدِّيْ فِيْهِ فَرْضِيْ وَاَعْبُدُ فِيْهِ رَبِّيْ وَاَنْتَهِيْ فِيْهِ اِلٰى مَا اَمَرَنِيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَصَدْتُّهٗ فَبَلَّغَنِيْ وَاَرَدْتُّهٗ فَاَعَانَنِيْ وَقَبِلَنِيْ وَلَمْ يَقْطَعْ بِيْ وَوَجْهَهٗ اَرَدْتُّ فَسَلَّمَنِيْ فَهُوَ حِصْنِيْ وَكَهْفِيْ وَحِرْزِيْ وَظَهْرِيْ وَمَلَاذِيْ وَرَجَآئِيْ وَمَنْجَايَ وَذُخْرِيْ وَعُدَّتِيْ فِيْ شِدَّتِيْ وَرَخَائِيْ اور مستحب ہے کہ بعد ظہر احرام باندھے اور اگر بعد نماز ظہر ممکن نہ ہو تو کسی اور نماز واجبی یا نماز قضا کے بعد احرام باندھے اور اگر اس شخص کے ذمہ نماز قضا نہ ہو تو چھ رکعت نماز نافلہ پڑھکر احرام باندھے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دو رکعت نماز اس نہج پر پڑھے کہ پہلی رکعت مین بعد حمد قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت مین بعد حمد قل یا ایہا الکافرون پڑھے بعد نماز احرام کی نیت کرے اور قبل از نیت حمد و ثنائے الٰہی بجالاوے اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنِيْ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لَكَ وَاٰمَنَ بِوَعْدِكَ وَاتَّبَعَ اَمْرَكَ فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ لَا اُوْقٰى اِلَّا مَا وَقَيْتَ وَلَا اٰخُذُ اِلَّا مَا اَعْطَيْتَ وَقَدْ ذَكَرْتَ الْحَجَّ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَعْزِمَ لِيْ عَلٰى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَتُقَوِّيَنِيْ عَلٰى مَا ضَعُفْتُ وَتُسَلِّمَ لِيْ مَنَاسِكِيْ فِيْ يُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِيَةٍ وَّاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّفْدِكَ الَّذِيْ رَضِيْتَ وَارْتَضَيْتَ وَسَمَّيْتَ وَكَتَبْتَ

اللّٰهُمَّ اِنِّی خَرَجْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِیْدَةٍ وَّ اَنْفَقْتُ مَالِی ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِكَ اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لِی حَجَّتِی وَ عُمْرَتِی اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ عَلٰی كِتَابِكَ وَ سُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ فَاِنْ عَرَضَ لِی عَارِضٌ یَّحْبِسُنِی فَحُلَّنِی حَیْثُ حَبَسْتَنِی بِقَدَرِكَ الَّذِی قَدَّرْتَ عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ لَّمْ تَكُنْ حَجَّةً فَعُمْرَةً اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِی وَ بَشَرِی وَ لَحْمِی وَ دَمِی وَ عِظَامِی وَ مُخِّی وَ عَصَبِی مِنَ النِّسَآءِ وَ الثِّیَابِ وَ الطِّیْبِ اَبْتَغِی بِذٰلِكَ وَجْهَكَ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ اور جسوقت کہ احرام کی نیت کرے تو سنت ہے کہ الفاظ نیت زبان پر جاری کرے اور بروقت نیت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ دَاعِیًا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ اَهْلَ التَّلْبِیَةِ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ تُبْدِئُ وَ الْمَعَادُ اِلَیْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ تَسْتَغْنِی وَ یُفْتَقَرُ اِلَیْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ مَرْغُوْبًا وَّ مَرْهُوْبًا اِلَیْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ ذَا النَّعْمَآءِ وَ الْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ كَشَّافَ الْكُرَبِ الْعِظَامِ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدَیْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ یَا كَرِیْمُ لَبَّیْكَ اور مستحب ہے کہ ان فقرات کو بھی پڑھے لَبَّیْكَ اَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ وَ هٰذِهٖ عُمْرَةُ مُتْعَةٍ اِلَی الْحَجِّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ اَهْلَ التَّلْبِیَةِ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ تَلْبِیَةً تَمَامُهَا وَ بَلَاغُهَا عَلَیْكَ اور مرد کو سنت ہے کہ تلبیہ با آواز بلند کہے اور مکرر کہے خصوصًا جسوقت سو کر اُٹھے اور بعد ہر نماز واجب اور سنت کے اور جسوقت اونٹ پر سوار ہو اور اونٹ کھڑا ہونے لگے یا جسوقت اونٹ کسی بلندی پر چڑھنے لگے یا کسی بلندی سے اُترنے لگے یا جسوقت اس شخص کو اثنائے راہ مین لوگ سوار ملین اور ہر سحر کو بھی تلبیہ کہے اور اکثر کہتا رہے اگرچہ حالت جنابت مین ہو یا عورت حالت حیض مین ہو بہر حال عمرۂ تمتع مین تلبیہ کو قطع نہ کرے یہان تک کہ مکۂ معظمہ کے مکانات دکھائی دین اور حج تمتع مین روز عرفہ وقت ظہر تک تلبیہ کہے اور جاننا چاہیے کہ سیاہ کپڑے مین بلکہ ہر قسم کے رنگین لباس مین علما احرام کو مکروہ جانتے ہین لیکن ظاہر بعض اخبار معتبرہ سے سبز کپڑے مین

کراہت نہین معلوم ہوتی ہو اور سیاہ فرش پر سونا اور سیاہ تکیہ پر سر رکھنا اور میلے بچھونے پر سونا بھی مکروہ
ہو اور اگر احرام مین فرش میلا ہو گیا ہو تو بہتر ہے کہ جبتک محل نہ ہو اُس فرش کو نہ دھوئے اور احوط
ہو ترک استعمال حنا بقصد زینت جس صورت مین اسکا احتمال ہو کہ احرام تک رنگ باقی رہیگا
اور حمام جانا اور بدن ملنا اور کسی کے جواب مین لبیک کہنا یہ سب مکروہ ہو اور احوط ہو کہ
پھولون کا استعمال نہ کرے اور پھولون کو نہ سونگھے اور بعض علمانے بیری کی پتی اور خطمی کو
سر دھونا اور آب سرد سے بدن دھونا اور زیادہ مسواک کرنا اور زیادہ مُنھ دھونا اور کشتی لڑنا
بھی مکروہ جانا ہو **مقصد دوسرا** بیان مین مواقیت احرام کے جاننا چاہیے کہ جس مقام پر
احرام باندھتے ہین اُسے میقات کہتے ہین اور مواقیت جمع میقات ہے اور میقات
مختلف ہوتے ہین اس لیے کہ راہین مکہ معظمہ کی مختلف ہین جس راہ سے عازم حج مکہ
جائیگا ایک میقات اسکا معین ہو پس جو شخص مدینۂ منورہ کی راہ سے جائے میقات اُسکا مسجد شجرہ ہو
اور اُسکو ذو الحلیفہ کہتے ہین اور اُس راہ سے جانے والے کو جائز ہو کہ وقت ضرورت تا میقات
اہل شام تاخیر کرے اور جو شخص راہ عراق یا راہ نجد سے جائے میقات اُسکا وادی عقیق ہو اُسکی ابتدا
کو مسلخ کہتے ہین اور وسط کو غمرہ اور آخرت کو ذات عرق اور یہ مقام اہلسنت کے احرام باندھنے کا ہو
اور بہترین مقام احرام مسلخ ہو بشرطیکہ یقیناً معلوم ہو جائے اور جس صورت مین معلوم نہ ہو تو احوط یہ
کہ اتنی تاخیر کرے کہ یقین حاصل ہو کہ وادی عقیق مین پہونچا مگر مقتضاے احتیاط یہ ہو کہ تا ذات
عرق تاخیر نہ کرے بلکہ علما تا ذات عرق تاخیر جائز نہین جانتے اور اگر بسبب تقیہ تاخیر کرنا ناگزیر
ہو تو قبل ذات عرق پہونچنے کے نیت احرام کرے اور تلبیہ کو آہستہ کہے اور کپڑے نہ اُتارے اور اگر ممکن
ہو تو بطور مخفی اُتار ڈالے اور جامۂ احرام پہن لے اور پھر اُس جامۂ احرام کو اُتار کر کپڑے پہن لے اور اُسکی
لیے فدیہ دے بیان اُسکا تصریحاً آگے آئیگا اور ان دونون احتیاطون کو ترک نہ کرے اور حالت تقیہ
مین جبتک ذات عرق نہ پہونچے علانیہ جامۂ احرام نہ پہنے بلکہ ذات عرق مین پہونچکر اظہار کرے کہ اب
مین محرم ہوتا ہون اور جس شخص کی راہ طائف سے ہو میقات اُسکا قرن المنازل ہو اور جو شخص یمن
کی راہ سے جائے میقات اُسکا یلملم ہو اور یلملم ایک پہاڑ کا نام ہو اور جو راہ شام سے جائے میقات
اُسکا جحفہ ہو بتقدیم جیم و تاخیر حائے بے نقطہ اور جاننا چاہیے کہ احوط و اقوی یہ کہ پہلے مقامات میقات

علم حاصل کرے اور اگر علم ممکن نہ ہو تو بعید نہین کہ ایک اہل معرفت سے جب دریافت کرے اور گمان حاصل
ہو جائے تو وہی کافی ہوگا اور جس شخص کا مکان مکہ معظمہ سے قریب ہو بہ نسبت میقات کے یعنی میقات
مکہ سے دور ہو اور گھر اُسکا نزدیک ہو تو میقات اُسکا اُسکا مکان ہی اور جو شخص مکہ معظمہ اُس راہ سے
جاوے کہ ان مواقیت مذکورہ مین سے کوئی راہ مین نہ ملے تو اُسکے حق مین احوط یہ ہی کہ محاذی مین اُس

بیان مسائل احرام

میقات کے جو اس شخص سے قریب تر ہو اگرچہ مکہ سے نسبت بمیقات دیگر دور تر ہو احرام باندھے
اور بعد اُسکے دوسرے مقام پر کہ جو مکہ سے نزدیک تر میقات ہو اُسکے محاذی پہونچکر پھر
دوبارہ احرام باندھے اور اگر علم بمحاذات ممکن نہ ہو تو ظاہراً گمان کافی ہوگا اور بعض
علمانے فرمایا ہے کہ یہ شخص اُس جگہ سے احرام باندھیگا کہ قبل اُسکے اُس شخص کو احتمال محاذات
نہ حاصل ہوا ہو اور اُس شخص کیلیے مقتضاے احتیاط یہ ہے کہ کسی میقات پر آکر احرام باندھے
اور جاننا چاہیے کہ اگر کسی شخص کو کسی قسم کا عذر یا سہو عارض ہوا ہو اور اُسنے اپنے میقات پر
احرام نہ باندھا ہو بعد زوال عذر اگر ممکن ہو سکے تو میقات پر مراجعت کرے و الّا اُسی مقام
سے کہ جہان وارد ہی احرام باندھ لے اور احوط یہ ہی کہ جسقدر میقات کی جانب اپنے تئین پہونچا
سکے اُسقدر پہونچائے اور وہان سے احرام باندھے خصوصاً حائض کہ بسبب ناواقفیت مسئلہ اُسنے
میقات سے احرام ترک کیا ہو یہ مسئلہ مورد نص صحیح ہی اور اس باب مین جناب شہید قدس سرہ
و دیگر علماسے فتوی بھی منقول ہی اور اگر بعد دخول حرم عذر برطرف ہو تو اس صورت مین واجب
ہی کہ بشرط امکان حرم سے باہر نکلے اور احرام باندھے اور اگر ممکن نہ ہو تو اُسی مقام سے احرام
باندھے اور اگر احرام باندھنا بھول جائے اور اُسے یاد نہ آئے یہانتک کہ جمیع واجبات
بجالائے تو اس صورت مین ایک جماعت علما اُس عمرہ کو باطل جانتی ہی اور بعض علما صحیح

بیان عمرہ

جانتے ہین اور عمرہ کا صحیح ہونا بعید نہین معلوم ہوتا مگر قول اول پر عمل کرنا احوط ہی اور اگر
کوئی شخص عمدًا احرام ترک کرے اور اُسے احرام باندھنا میقات سے ممکن نہ ہو پس اقوی
یہ ہی کہ عمرہ اُسکا فاسد ہوگا اگرچہ احوط یہ ہی کہ جس مقام پر ممکن ہو مثل سہو کنندہ احرام باندھ لے
اور عمرہ تمام کرے اور پھر دوبارہ بقصد قضا عمرہ بجالائے اور اگر جاہل مسئلہ ہو تو اقوی یہ ہی کہ عمرہ
اُسکا صحیح ہوگا اور جاننا چاہیے کہ طہارت حدث اصغر و حدث اکبر سے احرام کے لیے شرط نہین ہے

پس جائز ہے کہ جنب اور حائض و نفسا احرام باندھین بلکہ غسل احرام حائض و نفسا کو مستحب ہے،

**مقصد تیسرا بیان مین واجبات احرام کے اور بیان مین اُن امور کے جو واجبات سے متعلق**

بیان واجبات احرام

ہین احرام مین تین چیزین واجب ہین پہلے نیت یعنی قصد کرے کہ مین احرام عمرۂ تمتع حجۃ الاسلام
باندھتا ہون بسبب طاعت و فرمانبرداری خدا اور معنی احرام کے یہ ہین کہ افعال ممنوعہ کے ترک کا
ارادہ کرے تاکہ مکۂ معظمہ مین حاضر ہوکے افعال معہودہ بجالاوے دوسرے چار بار تلبیہ کہنا ہے
اُسکی بنابر مشہور بلکہ اصح یہ ہے لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اور تصحیح فقرات کی واجب ہے جسطرح
تکبیرۃ الاحرام و قرات حمد و سورہ وغیرہ کے تصحیح نماز مین واجب ہے اور احوط و اولی یہ ہے
کہ اِنَّ کے الف کو بکسرہ اور اَلْمُلْكَ کے کاف کو بفتح پڑھے اور بعد اَلْمُلْكَ لَكَ بھی کہے

بیان صحت الفاظ

اور جاننا چاہیے کہ اگر لاعلم ہو تو سیکھنا تلبیہ کا واجب ہے یا کوئی اور شخص اُسکو تلبیہ پڑھاتا جائے
اور یہ پڑھتا جائے اور اگر الفاظ تلبیہ نہ کہہ سکے تو جس طرح ادا کر سکے ادا کرے اور اُسکا ترجمہ
بھی کہے اور کسی دوسرے کو اپنا نائب کرے تیسرے دو جامۂ احرام کا قبل نیت و قبل
تلبیہ پہننا واجب ہے ایک جامہ سے اور مابین ناف تا زانو پوشیدہ کرے اور اُسکو لنگ کہتے ہین
اور دوسرے کو ردا کہتے ہین وہ اسقدر ہونا چاہیے کہ دونون شانے اُس سے چھپ جائین

بیان دو جامۂ احرام

اور جاننا چاہیے کہ ظاہر اقوال علما یہ ہے کہ دو جامۂ احرام کا پہننا اور سیے ہوے کپڑونکا
اُتارنا شرط احرام نہین ہے مگر واجب ہے اور ظاہر بعض اقوال علما سیے ہوے کپڑون کا اُتارنا
شرط احرام ہے اور احوط یہ ہے کہ قبل از نیت و تلبیہ لباس احرام پہنے اور لباس احرام مین
شرط ہے کہ اُس قسم کا کپڑا ہو کہ جسمین نماز جائز ہو پس ریشمی کپڑا اور جلد غیر ماکول اللحم نہ ہو اور
وہ نجاست کہ جو معفو نہ ہو اُس نجاست سے نجس بھی نہ ہو اور لنگ ایسا باریک نہ ہو کہ
جس سے بدن نمایان ہو اور احوط یہ ہے کہ ردا مین بھی اس امر کی رعایت ملحوظ رہے اور احوط
یہ ہے کہ اگر حالت احرام مین ردا یا لنگ نجس ہو جائے تو اُسے پاک کرے یا بدل ڈالے بلکہ
احوط یہ ہے کہ بدن بھی نجس نہ رہے اور ایک جماعت علما نے نسوان کو بھی ریشمی کپڑے سے
احرام باندھنے کی ممانعت کی ہے اور یہ ممانعت خالی از قوت نہین معلوم ہوتی اور احوط

اطلاق نہین کرتے اور چاہیے کہ جامۂ احرام بنا ہوا ہو **مقصد چوتھا** متروکات احرام مین جو وقت
معلوم ہو کہ حقیقت احرام کی یہ ہی کہ انسان اپنے نفس کو چند امرون کے ترک کرنے پر آمادہ کرے
کہ تفصیل جسکی آگے مذکور ہوگی پس لازم ہی کہ اُن امور کی معرفت حاصل کی جائے بلکہ احوط
یہ ہی کہ قبل نیت احرام اُن امور کو دریافت کرے تا اُن سے باز رہنے کا قصد کرے لیکن اُن
سب امور کا وقت احرام ذہن مین لانا لازم نہین ہی اور وہ چند امر ہین پہلے شکار جانور
صحرائی کہ وحشی ہو مگر درصورت خوف اذیت اُسکا شکار جائز ہو جائیگا اور شکار کا گوشت کھانا
بھی حرام ہے اور جس جانور کو شکار کرکے لائے اُسے اپنے پاس رکھنا بھی حرام ہے اگرچہ یہ شخص قبل
احرام اُسکا مالک ہوا ور اپنے ہمراہ اُس جانور کو لایا ہو اور شکار مین کسی شخص کے کسی قسم کی اعانت
کرنا بھی حرام ہے اور جانور دریائی کہ جو دریا مین انڈے بچے دیتا ہو اُسکا شکار جائز ہے اور
مرغ خانگی یا گاے یا گوسفند یا شتر جو پلا ہوا ہو اُسکا بھی شکار جائز ہی اور جن جانورونکا
شکار کرنا حرام ہے اُنکے بچونکا شکار کرنا اور اُنکے انڈے اُٹھا لینا بھی حرام ہی اور اگر محرم
صید کو ذبح کرے تو بنا بر مشہور محل و محرم دونون کے لیے وہ صید
حکم میتہ مین ہوگا اور ملخ بھی حکم شکار جانور صحرائی مین ہی دوسری عورت سے جماع کرنا اور
بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بشہوت اُسکی طرف دیکھنا بلکہ کسی قسم سے حظ و لذت چاہنا
اور اگر کوئی شخص حالت احرام مین عمداً عورت یا مرد کے ساتھ جماع کرے خواہ دُبر مین دخول
ہو خواہ قبل مین اور یہ فعل از روے فراموشی یا ناواقفی مسئلہ واقع نہ پس اگر عمرہ مین قبل
سعی سرزد ہوا ہی تو عمرہ اُسکا فاسد ہو جائیگا اور کفارہ مین اُسکے ایک شتر لازم ہوگا مگر چاہیے
کہ اُس عمرہ کو تمام کرے اور پھر اُسکا اعادہ کرے اور اگر عمرۂ تمتع ہو تو پیش از حج اُسے
بجالائے اور اگر وقت تنگ ہو تو حج اُسکا افراد ہو جائیگا پس بعد حج عمرہ مفردہ بجالائے
اور احوط یہ ہی کہ دوسرے سال پھر حج کا اعادہ کرے اور اگر بعد سعی جماع کرے تو کفارہ
مین فقط ایک شتر دینا لازم ہی اور اگر احرام حج مین پیش وقوف عرفہ و مشعر جماع کرے
تو اجماع اُ احرام و حج دونون فاسد ہونگے اس صورت مین اُسپر واجب ہی کہ اُس حج کو

تمام کرے اور سال آیندہ دوبارہ حج کرے اور اگر بعد وقوف عرفہ وقبل وقوف
مشعر ایسا فعل واقع ہو تو بھی بنابر مشہور یہی حکم ہی اور اگر بعد وقوف عرفہ ومشعر قبل
اسکے کہ پانچ شوط طواف نسار کے بجالایا ہو اور جماع کرے تو حج اُسکا صحیح ہی مگر کفارہ
مین ایک شتر دینا لازم ہوگا اور اگر پانچ شوط کے بعد جماع کرے تو اظہر واشہر یہ ہی کہ کفارہ
لازم نہ ہوگا اگرچہ احتیاط اسی مین ہی کہ کفارہ دے اور عورت کے بوسہ لینے کے کفارہ
مین اختلاف ہی بعض علمانے فرمایا ہی کہ اگر از روے شہوت بوسہ لیا ہو تو ایک شتر دے
اور اگر از روے شہوت نہ ہو تو ایک گوسفند دے اور بعض علما دونون صورتون مین ایک
شتر تجویز فرماتے ہین اور یہ مقتضاے احتیاط ہی بلکہ خالی از قوت نہین معلوم ہوتا اور اگر
کسی غیر عورت کو عمداً دیکھنے کی وجہ سے کسی شخص کو انزال ہو جائے تو احوط یہ ہی کہ بشرط
امکان ایک شتر دے والا ایک گاے دے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ایک گوسفند دے اور
اگر اپنی زوجہ پر نظر کرے اور انزال ہو جائے تو مشہور یہ ہی کہ ایک شتر دے اور اگر کوئی
شخص از روے شہوت مساس کرے بے اسکے کہ انزال ہو بعض علمانے فرمایا ہی کہ اُسپر
ایک گوسفند لازم ہی اور اگر انزال ہو جائے تو ایک شتر لازم ہی تیسرے کسی عورت
سے اپنے لیے خواہ کسی غیر کے لیے عام ہی اس سے کہ دوسرا شخص مُحرم ہو یا محل عقد پڑھنا
اور اسی طرح کسی عقد پر گواہ ہونا اور اقامۂ شہادت کرنا ہرچند یہ شخص قبل احرام اسکا متحمل
ہوا ہو بلکہ احوط یہ ہی کہ عورت سے خواستگاری بھی نہ کرے لیکن رجوع بمطلقہ رجعیہ مضائقہ
نہین رکھتا اور احرام مین کنیز کا مول لینا قباحت نہین رکھتا اگرچہ بعد فراغ از احرام تمتع
اُس کنیز سے مقصود ہو البتہ اگر یہ منظور ہو کہ احرام مین اُس کنیز سے متمتع ہوگا تو احوط یہ ہی کہ
اس قصد سے مول نہ لے بلکہ بعض علمانے اس قصد سے مول لینے مین یقین حرمت کیا ہی
اور احوط یہ ہی کہ مالک کنیز سے اسکی بھی استدعا نہ کرے کہ مالک اپنی کنیز کو اس شخص پر حلال
کردے بلکہ قبول تحلیل مین بھی احتیاط چاہیے اور جو شخص حالت احرام مین کسی محرم کا
کسی عورت کے ساتھ عقد پڑھے اور وہ محرم اُس عورت سے مجامعت کرے تو ان مین سے
ہر ایک کو ایک شتر کفارہ مین دینا لازم ہی اور اگر دخول نہ ہو تو کسی پر کفارہ لازم نہ ہوگا

بیان عقد نکاح محرم کا

وہ امور جو بعد احرام حرام ہیں

اور اگر عقد پڑھنے والا محل ہو اور جسکا عقد پڑھا وہ محروم ہو اور وہ محرم دخول کری تو عقد پڑھنے والی پر
کفارہ ہوگا اور اگر عقد پڑھنے والا محل ہو اور عورت بھی محل ہو مگر جانتی ہو کہ جسکے ساتھ عقد ہوتا ہی
وہ محرم ہی باوجود علم عقد کرے اور وہ محرم اس عورت سی جماع کری تو ان سبھون پر کفارہ لازم
ہوگا چوتھے استمنا یعنی منی نکالنا خواہ ہاتھ سی خواہ بطرز دیگر عام ہی اس سی کہ تصور و خیال کری یا اپنی
زوجہ سی یا کسی غیر عورت سی مساس کرکے منی نکالے بعض علما نے مثل جماع انزال منی کو باستمنا بھی مفسد
حج سمجھا ہی اور بعضون نے محض کفارہ واجب جانا ہی کہ استمنا کے کفارہ مین ایک شتر دینا چاہیی پانچوین
استعمال خوشبو مثل مشک و زعفران و کافور و عود و عنبر سونگھنا یا بدن پر ملنا یا کھانا ان چیزون کا یا
پہننا اُس لباس کا جو ان سے معطر ہون جائز نہین ہی اور اگر وہ چیزین کہ جن مین اشیای مذکورہ کا اثر
خوشبو ہو یا وہ کپڑے جو ان سے معطر ہون بضرورت استعمال کرے تو لازم ہی کہ دماغ بند کرے اور
احوط ہی بلکہ خالی از قوت نہین معلوم ہوتا کہ ترک استعمال ریاحین بھی واجب ہی اور منتہای احتیاط
یہ ہی کہ جو میوے خوشبو ہون مثل سیب و بہی وغیرہ اُنھین بھی نہ سونگھے اگرچہ اس قسم کے میوون کا
کھانا قباحت نہین رکھتا چنانچہ بعض احادیث ان دونون مطلبون پر دلالت کرتی ہین اور مشہور
یہ ہی کہ خلوق کعبہ کی خوشبو مستثنی ہی مگر چونکہ مصداق مین اُسکے اشتباہ ہی لہذا اُسکا ترک بھی احوط
ہی اور خلوق وہ چیز ہی کہ جس سی خانۂ کعبہ کو خوشبو کرتے ہین اور وہ خوشبو بھی مستثنی ہی کہ جو اُس بازار مین
کہ مابین صفا و مروہ واقع ہی اور عطارون کی دوکانون کے قریب گذرنے سی دماغ تک پہونچتی
ہی مگر اجتناب احوط ہی اور کفارہ مین خوشبو کے ایک گوسفند ذبح کرنا چاہیی اور احوط بلکہ
اقوی یہ ہی کہ بوے بد سے دماغ بند کرنا حرام ہے البتہ جس مقام پر بدبو ہو وہان سی دوڑ کر
گذر جانا مضائقہ نہین رکھتا چھٹے لباس دوختہ کا پہننا اور جو شی مثل دوختہ ہو مانند اُس
لباس کے جو نمد سی بنایا جاتا ہی مثل بالاپوش و کلیجہ و کلاہ نمدی ان سب سے بھی اجتناب چاہیے
اور احوط یہ ہی کہ مطلق لباس دوختہ کا استعمال نہ کرے اگرچہ بہت کم سیا ہوا ہو یہانتک کہ
ہمیانی کہ جسمین روپیہ رکھتے ہین اور اُسے کمر مین باندھتے ہین مگر اقوی یہ ہی کہ ہمیانی کمر
مین باندھنا جائز ہی اور اولی یہ ہی کہ ایسی تدبیر کرے کہ اُس ہمیانی مین گرہ نہ لگائے اور
احوط یہ ہی کہ جو عارضۂ فتق کیلیے لنگوٹ باندھا جاتا ہی وہ بھی سیا ہوا نہ ہو مگر جسوقت

ضرورت داعی ہو تو باندھ سکتا ہے اور ایسی صورت مین مقتضای احتیاط یہ ہے کہ فدیہ بھی دے مثل اسکے
کہ اگر کسی کو لباس دوختہ کے پہننے کی احتیاج ہو تو اُسے لازم ہے کہ ایک گوسفند فدیہ دے اور مقتضای احتیاط
یہ ہے کہ جامۂ احرام مین گرہ نہ لگائے خصوصاً چادر مین اور گھنڈی لگانا یا سوئی یا کسی لکڑی سے دونون
پلّے چادر کے ملا لینا بھی احتیاطاً نہ چاہیے اور سیا ہوا کپڑا پہننا بنا بر مشہور مرد کو حرام ہے عورت کیلئے
قباحت نہین معلوم ہوتی مگر قفازین سے بنا بر احوط و اقوی عورت کو بھی اجتناب لازم ہے اور قفازین
کی حقیقت یہ ہے کہ سابق ازین زنان عرب حفاظت سرما کیلیے روئی ڈالکر مثل دستانون کے ایک شے
ہاتھون مین پہنے کیلئے بناتی تھین ساتوین سرمۂ سیاہ لگانا جسمین زینت ہو اگرچہ مقصود اُس شخص کا
زینت نہ ہو اور احوط یہ ہے کہ بقصد زینت ہر قسم کے سرمہ سے اجتناب کرے آٹھوین آئینہ دیکھنا
اور بعض علما نے تصریح کی ہے کہ عینک بھی نہ لگائے مگر بضرورت اور آب صاف مین بھی منہ نہ دیکھے اور
اقوی ان دونون چیزون کا جواز ہے نوین مرد کیلیے موزہ و چکمہ و جراب کا پہننا یا جو چیز تمام پشت پا
کو چھپائے اور بعض علما نے تصریح کی ہے کہ جو شے تھوڑی بھی ساتر ہے وہ مثل کل ساتر کے ہے مگر مقام نعلین
اور دلیل اسکی ظاہر نہین ہے لیکن احتیاط بہتر ہے اور جس حالت مین نعلین نہ ہون اور موزے پہننے کی ضرورت
ہو تو احوط یہ ہے کہ اُن موزون کو سامنے سے شگاف کر دے دسوین فسوق اور مراد فسوق سے دروغگوئی
ہے بعض علما نے سباب کو یعنی گالی دینے کو اور بعض علما نے مفاخرت کو بھی داخل کیا ہے اور بعض نے مفاخرت کو
سباب کیطرف راجع کیا ہے اور شک نہین کہ جو مفاخرت توہین مخاطب مومن پر مشتمل ہو وہ بیشک فسق ہے گیارھوین جدال
یعنی لا واللہ یا بلی واللہ کہنا اور احوط یہ ہے کہ اس باب مین ہر قسم کی قسم شامل کی جاے اور وقت ضرورت اثبات
حق یا نفی باطل قسم کھانا جائز ہے اور اگر جدال صادق ہو اور تین بار سے کم زبان پر جاری
ہو تو اُسکے لیے استغفار کافی ہے اور اگر تین مرتبہ واقع ہو تو کفارہ اُسکا ایک گوسفند ہے اور
قسم دروغ کے بارے مین مشہور یہ ہے کہ پہلی مرتبہ گوسفند دوسری مرتبہ گاے تیسری مرتبہ شتر دینا
چاہیے بارھوین مارنا اُن جانورون کا جنکا مسکن بدن یا کپڑے مین ہو مثل جون یا پسو
کے یا مانند کنہ کہ جسے ہندی مین کلی کہتے ہین اور وہ اونٹ کے بدن پر ہوتی ہے اور اُن
جانورون کا بدن یا کپڑے پر سے اُٹھا کر پھینکدینا بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل
کر مقام اول اُس جانور کیلیے زیادہ تر جائے محفوظ ہو تیرھوین انگوٹھی کا بقصد زینت پہننا

[illegible] خضاب [illegible] رکھتا اور [illegible] تھا تو بھی بہ خیال زینت حالت احرام بلکہ
قبل احرام اگر احتمال بقاے اثر ہو تو علما نے حرام جانا ہی اور بعضون نے احتیاط کی ہی کہ بقصد
زینت بھی مہندی نہ لگائے چودھوین بقصد آرائش عورت کا زیور پہننا مکروہ زیور جو قبل احرام
ہمیشہ پہنے رہتی ہو اُسکا احرام کیلیے نہ اُتارنا اور پہنے رہنا مضائقہ نہین رکھتا لیکن چاہیے کہ اُسے
اپنے شوہر یا مرد غیر کو قصدًا نہ دکھلائے پندرھوین بدن مین روغن ملنا اور مقتضاے احتیاط بلکہ اقوی
یہ ہی کہ اگر روغن خوشبو بھی نہ ہو تو بھی اُسکا استعمال نہ کرے مگر وقت ضرورت سولھوین بالون کا ازالہ
کرنا اپنے بدن سے یا غیر کے بدن سے خواہ دوسرا شخص محل ہو خواہ مُحرم یہان تک کہ ایک بال بھی بدن کر
جدا نہ کرے مگر بضرورت مثل اسکے کہ اگر کسی شخص کے جوین پڑ جائین یا درد سر عارض ہو یا آنکھ مین بال
پڑ جائے اور وہ باعث اذیت کا ہو تو ایسی صورتون مین ازالۂ مو جائز ہی اور جو بال غسل یا وضو مین
بے قصد اُکھڑ جائے اُسکا کفارہ نہ ہوگا اور فدیہ سر منڈانے کا ایک گوسفند ہی یا تین روزے رکھنا یا
دس مسکینون کو ایک ایک مُد صدقہ دینا اور بعض علما نے فرمایا ہی کہ بارہ مُد چھ مسکینون کو دے
اور مقتضاے احتیاط یہ ہی کہ گوسفند اختیار کرے اور جسوقت دونون بغلون کے بالون کا ازالہ
کرے یا ایک بغل سے بھی ازالہ کرے تو علی الاحوط بلکہ اقوی یہ ہی کہ کفارۂ مذکورہ دے اور اگر سر پر
یا ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرے اور ایک یا دو بال گر پڑین تو مٹھی بھر گیہون صدقہ دے سترھوین مرد کا سر
چھپانا اور مقتضاے احتیاط یہ ہی کہ مٹی یا مہندی بھی پانی مین گوندھ کر سر پر نہ رکھے اور کسی چیز کو
سر پر نہ اُٹھائے اور احوط اور اولی یہ ہی کہ سر کو اپنے اعضاے بدن سے بھی نہ چھپائے مثل ہاتھ کے
پس ہاتھ بھی سر پر نہ رکھے اگرچہ اظہر جواز معلوم ہوتا ہی اور دونون کان بظاہر سر مین محسوب ہین اور
بعض اجزاے سر کا چھپانا بھی حکم مین سر چھپانے کے ہی مگر تسمۂ مشک آب سر پر رکھ لینا یا خلل
درد سر کیلیے سر مین باندھ لینا مستثنی ہی اور اظہر و اشہر یہ ہی کہ مرد کو منھ چھپانا مضائقہ نہین رکھتا اور
قول بہ ممانعت شاذ ہی اور پانی بلکہ جو شے مثل پانی کے رقیق ہو اُسمین غوطہ لگانا سر چھپانے کے
حکم مین ہی اور سر چھپانے کا فدیہ ایک گوسفند ہی اور احوط یہ ہی کہ جس مرتبہ سر چھپائے اتنے گوسفند
فدیہ دے خصوصًا جس صورت مین بلا عذر یا اوقات مختلفہ مین سر چھپائے اٹھارھوین عورت کا
نقاب وغیرہ سے منھ چھپانا یا بعض اجزاے رو کا چھپانا لیکن جس صورت مین نماز کے لیے سر کو

چھپائے اور من باب مقدمہ منھ کے اطراف بھی چھپ جاتین تو مضائقہ نہین رکھتا لیکن بعد نماز چاہیے کہ فوری کھولڈالے اور نامحرم سے عورت کو اس طور پر مُنھ چھپانا جائز ہی کہ جو شئی از قسم چادر وغیرہ سر پر اوڑھی ہی اُسے نیچے کھینچ لے مگر بعض علما واجب جانتے ہین کہ اُس چادر کو ہاتھ یا لکڑی سے اپنے مُنھ سے جدا رکھے تا مثل نقاب ہونے پائے اور اگر مثل نقاب ہو جائے تو کفارہ مین ایک گوسفند دے اور یہ قول احوط ہی بلکہ خالی قوت سے نہین ہی اُنیسوین[19] منزل چلنے مین مرد کا بالائے سر سایہ قرار دینا مثل سایۂ ہودج وغیرہ خواہ سوار ہو خواہ پیادہ علی الاحوط اور مقتضای احتیاط یہ ہی کہ محمل کے پہلو مین یا چوشئے کہ اسکے سر کے مقابلہ مین نہ ہو اُسکے سایہ مین نہ چلے مگر اسکا جائز ہونا خالی از قوت نہین معلوم ہوتا اور اگر منزل پر پہونچکر یہ شخص اپنی کاروبار کیلیے آمد و رفت کرتا ہو تو اس صورت مین خصوصًا وقت آمد و رفت سایہ مین چلنا جائز ہی اگر احتیاط کرے تو بہتر ہی اور وقت ضرورت بھی مثل ہنگام بارش و شدت گرما و سرما سایہ کر لینا جائز ہی لیکن کفارہ بھی دے اور عورتون اور لڑکون کے واسطے سایہ مین چلنا بغیر کفارہ جائز ہی اور سایہ کرنے کا کفارہ ایک گوسفند ہی اور احوط یہ ہی کہ جس دن سایہ کیا ہو ہر دن کے عوض مین ایک گوسفند دے بیسوین[20] اپنے بدن سے خون کا نکالنا اور اگر یہ شخص جانتا ہو کہ کھجانے سے یا مسواک کرنے سے خون نکل آئیگا با انیمہ کھجائے یا مسواک کرے تو موجب کفارہ ہوگا اور وقت ضرورت خون کا نکالنا جائز ہی بعض علما نے کفارہ مین اسکے ایک گوسفند اور بعضون نے ایک مسکین کا اطعام تجویز کیا ہی اکیسوین[21] ناخن کاٹنا خواہ سارا ناخن کاٹے خواہ کوئی جزو اُسکا کاٹے اور جس صورت مین اذیت ہو مثل اسکے کہ ایک جزو ناخن کا ٹوٹ جائے اور باقیماندہ ایذا ہونچائے تو اُسے کاٹ ڈالے اور اُسکے فدیہ مین ایک مُد طعام دے اور فدیہ سارے ناخن کا بھی ایک ہی مُد ہی اور اگر کل ہاتھ یا نوُن کے ناخن ایک مجلس مین کاٹے تو ایک گوسفند لازم ہی اور اگر ایک مجلس مین ہاتھون کے ناخن کاٹے اور دوسری مجلس مین پانوُن کے ناخن کاٹے تو دو گوسفند لازم ہین بائیسوین[22] دانتون کا اُکھیڑنا اگرچہ خون نہ نکلے بعض علمانے فرمایا ہی کہ کفارہ اسکا ایک گوسفند ہی اور یہ احوط ہی تئیسوین[23] اُس درخت کا یا اُس گھانس کا اُکھیڑنا جو حرم مین اُگی ہو مگر جس صورت مین اُس شخص کی زمین مملوکہ یا اُسکے گھر مین اُگی ہو یا اُسنے خود اُس درخت یا گھانس کو بو یا ہو تو ایسی صورت مین

[illegible] درخت میوہ دار و درخت غیر [illegible] ہی اور اگر کوئی
شخص کسی درخت کو اُکھیڑے تو ایک جماعت علمانے فرمایا ہی کہ اگر وہ درخت بڑا ہو تو ایک گاے
اور اگر چھوٹا ہو تو ایک گوسفند کفارہ دے اور اگر کوئی شاخ وغیرہ توڑے تو قیمت اُسکی اُسکے
کفارہ مین دے اور گھانس کے اُکھیڑنے مین استغفار کافی ہی اور حرم مین اونٹ چرنے کو بھی چھوڑ
دینا جائز ہی مگر آپ اُسکے لیے گھانس نہ کاٹے اور اس حکم مین محرم مخصوص نہین ہی بلکہ ہر فرد بشر شامل
ہی اور اگر کوئی شخص بعنوانِ متعارف راہ چلے اور بعض اجزاے گیاہ کٹ جائین یا ٹوٹ جائین
تو کوئی قباحت نہین ہی چوبیسوین ہتھیار باندھنا مثل تلوار و نیزہ یا جو شے سامان حرب یا آلۂ حرب ہو
مگر وقت ضرورت اور بعض علمانے تصریح کی ہی کہ زرہ و خود یا جو مثل اُنکے آلات حفاظت سے ہون نہ آلات
دفع سے وہ بھی داخل اسلحہ ہین اور احوط یہ ہی کہ ہتھیار اپنے ہمراہ بھی نہ رکھے ہر چند اُنکو بدن پر نہ
لگائے واللہ العالم **فصل دوسری** بیان مین طواف عمرہ کے اور اس فصل مین تین مقصد ہین
**مقصد پہلا** بیان مین اُن اعمال مستحبہ کے کہ جنہین دخول مکہ و مسجد الحرام سے لیکر تا زمان
ارادۂ طواف بجا لانا چاہیے سنت ہی کہ جسوقت حرم مکۂ معظمہ تک پہونچے اونٹ سے اُترے
اور دخول حرم کیلیے غسل کرے پا برہنہ نعلین ہاتھ مین لیکر یہین ہیئت داخل حرم ہو
حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جو شخص حق تعالیٰ کیلیے من باب تواضع و فروتنی اس ہیئت کو
اختیار کرتا ہی خداوند عالم اُس شخص کے نامۂ اعمال سے لاکھ گناہ محو فرماتا ہی اور اُسکے لیے
لاکھ حسنہ لکھتا ہی اور لاکھ حاجتین اُسکی بر لاتا ہی اور حرم مین داخل ہونے کیوقت یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْ
تُوْكَ رِجَالاً وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَرْجُوْ
اَنْ اَكُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَفَجٍّ عَمِيْقٍ
سَامِعًا لِنِدَائِكَ وَمُسْتَجِيْبًا لَكَ مُطِيْعًا لِاَمْرِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَ
اِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا وَفَّقْتَنِيْ لَهٗ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ
وَالْقُرْبَةَ اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِيْ وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا
بِمَنِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّحَرِّمْ بَدَنِيْ عَلَى النَّارِ وَاٰمِنِّيْ

مِنْ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اور جب [illegible]
تو مکۂ معظمہ مین داخل ہونے کیلیے دوسرا غسل کرے اور جسوقت داخل ہو تو بآرام بدن واطمینان
قلب داخل ہو اور چاہیے کہ جو راہ بالاے مکۂ معظمہ واقع ہے اُس راہ سے داخل ہو مگر بعض علما نے فرمایا
ہے کہ اُس راہ سے داخل ہونا مخصوص اُن لوگون کیلیے ہے جو مدینۂ منورہ سے جاتے ہین اور بعض علما نے
مسجد حرام مین بھی داخل ہونے کیلیے غسل ذکر کیا ہے اور چاہیے کہ در بنی شیبہ سے داخل ہو اور ر
زبان زد خلائق ہے کہ وہ در فی الحال باب السلام کے برابر واقع ہے اور چاہیے کہ جسوقت
باب السلام سے داخل ہو تو سیدھا ستونون تک چلا جائے اور بکمال خضوع وخشوع
آرام بدن واطمینان قلب کے در مسجد پر کھڑا ہو اور یہ کلمات جو حدیث صحیح مین وارد ہوے
ہین زبان پر جاری کرے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى
اللّٰهِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ
لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَاءِ
اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ
بَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ
وَعَلٰى اَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ فِيْ طَاعَتِكَ
وَمَرْضَاتِكَ وَاحْفَظْنِيْ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ جَلَّ ثَنَاءُ

وجهك الحمد لله الذی جعلنی من وفده وزواره وجعلنی ممن يعمر
مساجده وجعلنی ممن يناجيه اللهم انی عبدك وزائرك فی بيتك
وعلی كل ماتی حق لمن اتاه وزاره وانت خير ماتی واكرم مزور فاسئلك
يا الله يا رحمن بانك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شريك لك وبانك
واحد احد صمد لم تلد ولم تولد ولم يكن لك كفوا احد وان محمدا عبدك
ورسولك صلی الله عليه وعلی اهل بيته يا جواد يا كريم يا ماجد يا جبار يا
كريم اسئلك ان تجعل تحفتك ايای بزيارتی اياك اول شیء تعطينی فكاك
رقبتی من النار بعد اسکے تين مرتبہ کہے اللهم فك رقبتی من النار پھر کہے واوسع
علی من رزقك الحلال الطيب وادرء عنی شر شياطين الانس والجن وشر
فسقة العرب والعجم بعد اسکے داخل مسجد ہو اور کہے بسم الله وبالله وعلی ملة رسول
الله صلی الله عليه واله بعد اسکے ہاتھوں کو اٹھاوے اور کعبہ کیطرف منہ کرے اور یہ دعا پڑھے
اللهم انی اسئلك فی مقامی هذا فی اول مناسكی ان تقبل توبتی وان تتجاوز
عن خطيئتی وان تضع عنی وزری الحمد لله الذی بلغنی بيته الحرام اللهم
انی اشهدك ان هذا بيتك الحرام الذی جعلته مثابة للناس وامنا مباركا
وهدی للعالمين اللهم العبد عبدك والبلد بلدك والبيت بيتك جئت
اطلب رحمتك واؤم طاعتك مطيعا لامرك راضيا بقدرك اسئلك
مسئلة الفقير اليك الخائف لعقوبتك اللهم افتح لی ابواب رحمتك
واستعملنی بطاعتك ومرضاتك پھر کعبہ کیطرف خطاب کرے اور کہے الحمد
لله الذی عظمك وشرفك وكرمك وجعلك مثابة للناس وامنا مباركا
وهدی للعالمين اور جسوقت حجر الاسود کو دیکھے منہ اسکی طرف کرکے کہے الحمد لله الذی
هدانا لهذا وما كنا لنهتدی لولا ان هدانا الله سبحان الله والحمد لله
ولا اله الا الله والله اكبر الله اكبر من خلقه والله اكبر مما اخشی و
احذر لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد

يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا
صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ
سَلَامٌ عَلَى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُوْمِنُ
بِوَعْدِكَ وَاُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَاَتَّبِعُ كِتَابَكَ اور آہستہ آہستہ چلے اور خوف الٰہی کر
قدم چھوٹے اُٹھاوے اور جسوقت حجراسود کے نزدیک پہونچے ہاتھون کو بلند کرے اور حمد وثنا
الٰہی بجا لاوے اور محمدؐ اور آل محمدؐ پر صلوات بھیجے اور کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ اور ہاتھون
کو اور منھ کو اور بدن کو حجراسود سے مس کرے اور اُسکا بوسہ لے اور بوسہ لینا ممکن نہو تو
حجراسود سے اپنے ہاتھ کو مس کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اشارہ کرے اور یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اَمَانَتِيْ اَدَّيْتُهَا وَمِيْثَاقِيْ تَعَاهَدْتُهُ لِتَشْهَدَ لِيْ بِالْمُوَافَاةِ اَللّٰهُمَّ
تَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَعَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ
بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَعِبَادَةِ الشَّيْطَانِ وَعِبَادَةِ كُلِّ نِدٍّ يُدْعٰى
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اگر ساری دعا نہ پڑھ سکے تو جسقدر ممکن ہو اُسی قدر پڑھے اور یہ کہے
اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدِيْ وَفِيْمَا عِنْدَكَ عَظُمَتْ رَغْبَتِيْ فَاقْبَلْ سَعْيِيْ
وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْيِ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ **مقصد دوسرا** واجبات طواف اور بعض احکام طواف
مین جو شخص عمرۂ تمتع کا مکلف ہو بعد دخول مکۂ معظمہ اُسے واجب ہے کہ طواف خانۂ کعبہ
سے ابتدا کرے اور طواف عمرہ ایک رکن ہے جو شخص عمداً اُسے ترک کرے یہان تک کہ قبل
از وقوف عرفات طواف بجا نہ لائے تو عمرہ اُسکا باطل ہے خواہ عالم مسئلہ ہو خواہ جاہل
مسئلہ ہو اور ظاہرا ترک طواف سے حج اُسکا حج افراد ہو جائیگا اور سال آئندہ
قضاے حج قوی معلوم ہوتا ہے مگر جس شخص کا حج تمتع بسبب عذر مبدل بحج افراد ہو
تو وہ معذور ہے تفصیل اسکی آگے مذکور ہوگی اور اگر کسی نے سہواً ترک طواف

دعاے نزدیک حجر اسود

مقصد دوسرا بیان واجبات طواف

تو اُسپر لازم ہی کہ جسوقت ممکن ہو طواف کو بجالائے اور اگر سعی کر چکا ہو تو سعی کا بھی اعادہ کری
اور مریض کیلئے اگر ممکن ہو تو کسی کے کندھے پر سوار ہو کر طواف کرے اور اگر کندھوں پر ممکن نہ ہو تو
اپنی طرف سے نائب معین کرے اور جاننا چاہیے کہ طواف مین بارہ امر واجب ہین پانچ امر خارج شرط طواف
ہین اور سات امر واجب داخل طواف ہین پہلے اُن مین سے طہارت ہی حدیث کی پس محدث کو طواف

شرائط طواف

واجب جائز نہین ہی اور اگر اُسنے غفلۃً طواف کیا ہو تو باطل ہی اور اگر اثناے طواف مین محدث
ہو پس اگر بعد تجاوز نصف طواف محدث ہوا ہو تو اُس طواف کو قطع کرے اور طہارت کرکے جس مقام
سے قطع کیا ہی اُسی مقام سے پھر شروع کرکے اُس طواف کو تمام کرے اور اگر نصف طواف سے
قبل محدث ہوا ہے تو طہارت کرکے از سر نو طواف کرے اور اگر بعد حدث شک ہو کہ آیا طہارت
کی یا نہین کی یا بعد طہارت شک ہو کہ حدث صادر ہوا یا نہین ہوا خواہ وہ شک قبل طواف
واقع ہو یا بعد طواف یا اثناے طواف مین تو حکم اس شک کا حرف بحرف مثل حکم اُس شک کی
ہی جو طہارت نماز مین واقع ہوتا ہی اور طواف کنندہ اگر غسل و وضو سے معذور ہو تو اُسپر واجب
ہی کہ طواف مباح ہونے کیلئے تیمم کرے جس طرح سے نماز مباح ہونے کے لیے تیمم مقرر ہی اور اگر
پانی یا وہ چیز کہ جس پر تیمم جائز ہے ممکن نہ ہو تو حکم اُسکا مثل اُس شخص کے ہوگا جو طواف پر قادر
نہ ہو یعنی جب اپنے طواف سے مایوس ہو تو اپنی جانب سے نائب مقرر کریگا مگر احوط یہ ہی کہ خود بھی
طواف کرے اور اسی طرح اگر جنب نے تیمم سے طواف کیا ہو تو مقتضاے احتیاط یہ ہی کہ بعد
طواف اپنی طرف سے نائب بھی کرے دوسری شرط یہ ہی کہ بدن اور لباس طاہر ہو بلکہ مقتضاے
احتیاط یہ ہے کہ جو نجاست نماز مین مثل خون کمتر از درہم و خون جروح و قروح معفو ہے
وہ بھی بدن و لباس مین نہ ہو اس لیے کہ بعض علما مطلق نجاست کا مسجد مین داخل کرنا حرام
جانتے ہین اور اگر کوئی شخص طواف کرے اور بعد طواف نجاست پر مطلع ہو تو اظہر یہ
ہے کہ طواف اُسکا صحیح ہوگا اور اگر اثناے طواف مین نجاست پر مطلع ہو تو بعض علما کا یہ
مختار ہی کہ طواف کو قطع کرے اور نجاست دور کرکے جس مقام سے قطع طواف کیا ہی اُسی
مقام سے پھر شروع کرکے طواف کو تمام کرے اور احوط یہ ہی کہ بعد اتمام از سر نو طواف
کو بجالائے خصوصًا جس صورت مین چار شوط کامل نہ ہوے ہون اور ایسا فعل کثیر کرے

موجب قطع طواف ہو واقع ہوا ہو اور اگر حالت طواف مین بدن یا لباس نجس ہو جاوے تو
اُسکا بھی حکم مثل حکم سابق کے ہو مگر اس حالت مین اظہر یہ ہو کہ اتمام طواف کافی ہوگا اور اگر کوئی شخص
نجاست کو بھول گیا ہو اور اُسی حالت سے طواف کرے تو اقوی و احوط یہ ہے کہ اُس طواف کا اعادہ
کرے تیسری شرط مردون کے لیے ختنہ کرنا ہو پس جس شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو طواف اُسکا باطل ہوگا اور
نسوان کی نسبت یہ شرط نہین ہو اور بنا بر احتیاط ثبوت اس شرط کا لڑکون کے لیے بھی پایا جاتا ہو پس
اگر بدون ختنہ لڑکا طواف کرے یا کوئی شخص لڑکون کو طواف کرائے تو طواف نسا اُنکا باطل ہوگا اور
نسوان اُنکے لیے بعد بلوغ حلال نہ ہونگے مگر جبکہ خود جاکر طواف نساء بجا لائین یا اپنی جانب سے نائب
معین کرین چوتھی شرط بنا بر احوط بلکہ اقوی ستر عورت ہو لیکن جس پکڑے سے ستر عورت کیا جائے اُسکا
مباح ہونا لازم ہو بلکہ احوط یہ ہو کہ جمیع شرائط لباس مصلی ملحوظ رہین بسبب اسکے کہ حدیث مین
وارد ہے کہ طواف حکم نماز مین ہو پانچوین شرط نیت چاہیے کہ نیت اسطرح کرے کہ سات دورے طواف
خانہ کعبہ کے بجالاتا ہون طواف عمرۂ تمتع فرض حجۃ الاسلام سے بجہت اطاعت و فرمانبرداری
خداوند عالم اور وہ واجبات کہ داخل حقیقت طواف ہین پہلے اُنمین سے ابتدا کرنا ہو حجر اسود
سے اس نہج پر کہ تمام بدن طواف کنندہ کا تمام حجر اسود پر مرور کرے مگر چونکہ تحقیق اسکا بروجہ
حقیقت بہت مشکل ہو بلکہ متعذر لہذا اسقدر کافی ہوگا کہ اول اجزاے بدن اول اجزای حجر اسود
کے مقابل واقع کرے بالجملہ علمانے تعین مین اُس جزو کے جو انسان مین جملہ اجزاے بدن پر مقدم
ہو کلام فرمایا ہو اب دیکھنا چاہیے کہ آیا وہ جزو طرف بینی ہے یا دونون پانون کے انگوٹھون کے
سرے ہین یا وہ جزو مقدم مختلف ہو جاتا ہے اشخاص مین جیسا بعض لوگون مین بسبب بزرگی
شکم جزو اول اُن کا ایک جزو شکم ہوتا ہو اور حجر اسود کا جزو مقدم چاندی کے پتر کے نیچے پوشیدہ
ہو اس حالت مین یہ ظاہر ہے کہ مراعات محاذات نہایت مشکل ہو گی خصوصًا بسبب ازدحام شدید
وسنی کہ طواف کیلیے مجتمع ہوتے ہین حالانکہ دو پتھر نصب کیے ہین کہ بسبب اُنکے طواف کنندہ کو علم
یا مظنۂ محاذات حجر اسود حاصل ہوتا ہو لہذا علماے متاخرین رحمہم اللہ نے رفع اس مشقت و حرج
کا مختلف وجوہ سے کیا ہو پہلے واجب نہ ہو ابتدا کرنے مین اول حجر اسود سے بلکہ جسقدر واجب ہے
ابتدا کرنا حجر سے ہو نہ یہ کہ اول حجر سے دوسری وجہ یہ ہو کہ محاذات عرفیہ کفایت کرتی ہو یعنی اتنا کافی

که عرف مین نہین که طواف کننده مقابل اول حجر ہی تیسری وجه یه که شخص مکلف کسی قدر مقدم ہونیکی
رعایت رکھکر محاذات حجر سے طواف کرے اور یه قصد کرے که ابتدا دورهٔ واجب کی محاذی حجر اسود
سے ہوگی اور انتہا اُس دورے کی اُسی مقام محاذی پر ہوگی اور جو کچھ اس دورے مین زائد ہوگا وہ
من باب مقدمهٔ علمیه ہوگا اور جب تک حجر اسود کے محاذی ہو اس قصد کو اپنے ذہن مین رکھے اور
اگر قلب مین اس قصد کے استدامت بھی دشوار ہو تو اسکی بھی حاجت نہین ہی بسبب اسکے که نیت
ایک اراده ہی که قلب سے تعلق رکھتا ہی اور باعث عمل کا ہوتا ہی اور تیسری وجه اقوی و احوط ہی
اور جناب رسالت مآب کا سوار ہوکر طواف بجالانا که حدیث صحیح سے پایا جاتا ہی اس وجه پر محمول
ہوسکتا ہی دوسرے ختم کرنا ہر دورے کا حجر اسود پر اور اُسکا تحقق نہین ہوسکتا مگر جبکه آخر
طواف مین جزو اول بدن کے محاذات جزو اول حجر سے حاصل ہو اور اس مقام پر بھی اگر
بنظر اسکے که یقین حاصل ہو که دوری حجر اسود پر تمام ہوگی کسی قدر دورے سے بڑھ جائے اور
یه اراده کرے که زیادتی من باب مقدمه ہی اور داخل دوره نہین ہی بلکه مقصود یه ہی که محاذات
کا یقین حاصل ہوجائے تو کافی ہوگا تیسرے یه که طواف کے ہر حال مین خانهٔ کعبه کو دست چپ کی
جانب رکھے پس اگر طواف کننده بعض اجزاے طواف مین ارکان کے بوسه لینے کو مثلاً خانهٔ
کعبه کیطرف منه کرے یا یه که وقت ازدحام حاجتون کے ریلون کیوجه سے خانهٔ کعبه کیطرف منه یا پشت
ہوجائے اُتنا جزو دورے کا طواف مین محسوب نه ہوگا اور اعاده اُس جزو کا واجب ہی اور
اس مقام پر اُسوقت که جب طواف کرنے والا دروازون سے حجر اسمٰعیل کے گذرتا ہی ایک
اشکال واقع ہوتا ہی اور وہ اشکال یه ہی که مثلاً یه شخص حجر اسود کیطرف سے چلا آتا ہی اور
خانهٔ کعبه اُسکے بائین شانے کیطرف ہی اب اگر باب حجر اسمٰعیل سے جسطرح که آتا ہی اُسی طرح
سیدھا گذر جائے تو وقت محاذات باب حجر خانهٔ کعبه بائین شانے کے مقابل نه رہیگا بلکه پشت
کیجانب پڑیگا اگرچه حجر اسمٰعیل بائین شانے پر پڑیگا مگر وہ خانهٔ کعبه کا مصداق نہین ہی اسوجہ سے
بعض محتاطین باب حجر تک پہونچنے سے پہلے تھوڑا سا اپنے بدن کو اپنی بائین جانب کج
کرلیتے ہین که شانهٔ چپ اُنکا خانهٔ کعبه سے منحرف نه ہو اور اسی طرح دوسرے باب حجر تک
پہونچنے سے قبل بدن اپنا تھوڑا سا داہنی جانب کج کرلیتے ہین تا شانهٔ چپ خانهٔ کعبه سے

منحرف نہ ہو اور اسی وقت کو اُسوقت جب ارکان پر پہونچتے ہین ملحوظ رکھتے ہین اسلیے کہ
اگر انسان اُسی خط مستقیم پر کہ خانۂ کعبہ کے گوشون تک پہونچا ہو وہان سے جب آگے بڑھا
تو خانۂ کعبہ اُسکے بائین شانے کے مقابل نہ رہیگا اور یہان پر زیادہ اشکال ہو لیکن ان
دقتون کا ملحوظ رکھنا کلمات علماے نہین نکلتا بلکہ اُنکے ظاہر کلمات سے معلوم ہوتا ہو کہ
طواف بخط مستقیم جمیع اجزاے مطاف مین کفایت کرتا ہو اور احادیث سے بھی یہی
مستفاد ہوتا ہو خصوصًا اُس حدیث سے کہ جسمین حضرت رسالت پناہؐ کا اپنے اونٹ پر
سوار ہو کر طواف کرنا منقول ہے اور اگر حجر اسمٰعیل داخل خانۂ کعبہ قرار دیا جائے جیسا
کہ مشاہیر علما کیطرف نسبت دی جاتی ہو تو اس صورت مین اشکال اول اصل ہی سے رفع
ہو جائیگا چوتھے حجر اسمٰعیل کا طواف مین داخل کرنا کہ یہ مقام مدفن جناب ہاجرہ مادر
حضرت اسمٰعیل و دیگر انبیا علی نبینا و آلہ وعلیہم السلام کا ہے اور چاہیے کہ حجر اسمٰعیل کے
گرد دورہ واقع ہو اور داخل ہو کر دورہ نہ کرے پس اگر اثناے طواف مین داخل حجر اسمٰعیل
ہو جائیگا تو وہ دورہ تمام باطل ہو اور تدارک اُسکا اُس مقام سے کہ جہان سے داخل حجر ہوا
ہو کافی نہ ہو گا بلکہ تمام دورہ از سر نو کرنا چاہیے چنانچہ ایک جماعت علما نے اس باب مین
تصریح کی ہو بلکہ بعض علما نے اس طواف کا باطل ہونا نقل فرمایا ہو اور ظاہر بعض اخبار کا بھی
یہی ہو لہذا بعد اتمام اعادہ کل طواف کا احوط ہو پانچوین واقع ہونا طواف کا درمیان
خانۂ کعبہ و مقام حضرت ابراہیمؑ ہر جانب سے باین معنی کہ دیکھا جاتا ہو کہ مسافت درمیان
خانۂ کعبہ و مقام حضرت ابراہیمؑ تخمینًا ساڑھے چھبیس ہاتھ ہو لہذا ملاحظہ اس مقدار کا ہر جانب
سے ملحوظ ہے یعنی کسی جانب مین وقت طواف اس مقدار سے زیادہ دور نہ ہو بلکہ اس مقدار
کے اندر رہے پس اگر طواف کنندہ بعض حالت طواف مین مقدار مذکور سے خانۂ کعبہ سے زیادہ
دور ہو جائے تو اُتنا طواف کہ جتنا مقدار مذکور سے دور تر واقع ہوا ہے باطل ہو گا اور
حجر اسمٰعیل کی مقدار تخمینًا بیس ہاتھ ہو اور یہ حجر بنابر احوط بلکہ اظہر شامل مقدار مذکور ہے
پس حجر کے علاوہ محل طواف ساڑھے چھ ہاتھ سے زیادہ نہین ہو اگر اس مقدار معین سے
کوئی شخص حجر سے دور ہو جائے تو مطاف سے خارج ہو جائیگا اور اسقدر طواف کا

در بیان طواف

در بیان مطاف طواف

جو خارج مین واقع ہوا ہے اعادہ کرنا مطاف کے اندر احوط بلکہ اظہر ہو کا جسمین خروج
طواف کنندہ خانۂ کعبہ سے اور جو کچھ خانۂ کعبہ مین محسوب ہی اُس سے کہ وہ بطور چھوٹے سی چبوتری کے گرد
خانۂ کعبہ بنا ہوا ہی اور نام اُسکا شاذروان ہی پس اگر بعض حالتون مین طواف کنندہ اُس چبوتری پر
راہ چلے تو وہ جزو طواف کا باطل ہوگا اور اعادہ اُس جزو کا لازم ہوگا اور اسی طرح اگر اثنائے
طواف مین دیوار حجر اسمٰعیل پر چڑھ جائے تو بھی اعادۂ طواف لازم ہی بلکہ احوط یہ ہی کہ اثنائے
طواف مین شاذروان کی طرف سی خانۂ کعبہ کی دیوار کی جانب اپنی ہاتھ کو ارکان وغیرہ سے مس کرنے
کیلئے بھی بلند نہ کرے اور دیوار و حجر پر بھی ہاتھ نہ رکھے ساتوین یہ کہ سات شوط یعنی سات دورے
طواف کے کرے نہ کم ہون نہ زیادہ پس اگر کسی شوط کو عمداً کم یا زیادہ بجالاوے تو در صورت
کمی اگر افعال کثیر واقع نہ ہوا ہو کہ جس سے موالات فوت ہوئی ہو تو اُس شوط کا اتمام واجب ہی اور
اگر موالات فوت ہوئی ہی تو یہ صورت قطع طواف مین داخل ہی اور حکم قطع طواف کا آگے مذکور ہوگا
اور اگر کوئی شخص از روے سہو طواف مین کمی کرے تو اُس حالت مین تفصیل مشہور ہی یعنی اگر نصف
طواف سے تجاوز کیا ہی تو اُسے تمام کریگا اور اگر نصف طواف سے کم کیا ہی تو اُس طواف کو از سر نو
بجالاویگا اور اگر کسی شخص کو اپنے طواف کی کمی وطن مین پہونچکر یاد آئے تو اُسے چاہیے کہ اپنی جانب
سے نائب معین کرے اور بعض علمانے اس نہج پر تفصیل کی ہی کہ اگر طواف کنندہ ایک شوط بھولا
ہی تو اُس شوط کو بجا لائیگا اور اگر ایک سے زیادہ بھولا ہی تو از سر نو طواف کریگا اور یہ قول احوط
ہی اور اس سے زیادہ احوط یہ ہی کہ جو کمی واقع ہوئی ہی اُسے تمام کرکے ساتون شوط از سر نو بجالاوے
اور اگر ایک طواف بجالاکر ایک شوط یا کم یا زیادہ بقصد جزئیت طواف دیگر یا بقصد لغویت
زیادہ بجالائے تو کسی قسم کا طواف مین ضرر نہ ہوگا چاہے یہ قصد اول مین ہو چاہے اثنائے
طواف مین چاہے سات شوط کے بعد ہوا اور اگر اُس طواف کی جزئیت کا قصد کرے پس اگر
ابتدائے طواف مین قصد جزئیت کیا تھا پہلے ہی سے بلا اشکال وہ طواف باطل ہی اور اگر
اثنائے طواف مین یہ قصد کریگا تو جسوقت سے کہ یہ قصد کیا ہی اُسوقت سے طواف باطل ہوگا
اور اگر آخر مین یہ قصد کریگا تو بھی مشہور بطلان طواف ہی اور مثال اُسکی یہ ہی کہ جیسے کوئی
شخص نماز مین کسی رکعت کو زیادہ کردے اور اگر سہواً کسی مقدار کو زیادہ بجالائے پس

دربیان طواف

دربیان سہو و کمی طواف

اگر ایک شوط سے کم ہی تو اُسے قطع کریگا اور ایک شوط ہی یا ایک شوط سے زیادہ ہی تو
بھی طواف واجب صحیح ہو گا مگر طواف کنندہ کو مستحب ہی کہ بقصد مطلق قربت اُس دوری کے
بھی ساتون شوط تمام کرے اور اولی یہ ہی کہ اگر سہوًا زیادتی ہوئی ہو تو بھی طواف کا اعادہ
کرے اور اگر طواف کنندہ شوطہاے طواف کے عدد مین شک کرے پس اگر بعد فراغ طواف
شک عارض ہو تو اُس شک کا اعتبار نہ ہو گا اور اگر اثناے طواف مین واقع ہوا ور وہ
شک دائر ہوا تمام اور زیادتی مین مثل اسکے کہ آخر شوط مین شک کرے کہ یہ شوط ساتوان
ہی یا آٹھوان تو شک اُسکا معتبر نہوگا اور اگر اثناے شوط مین شک واقع ہو کہ آیا یہ شوط ساتوان
ہی یا آٹھوان تو بعض علمانے فرمایا ہی کہ طواف اُسکا باطل ہی اور یہ قول احوط ہی اور اگر طواف
کنندہ اس بات کا یقین کرے کہ سات شوط سے زیادہ نہین ہوے تو اشہر یہ ہی کہ جملہ شک
کی صورتون مین طواف از سرنو کرنا لازم ہو گا اور ایک جماعت علما نے فرمایا ہی کہ بنا اقل پر
رکھیگا مگر قول اول قوت سے خالی نہین ہی حالانکہ فی الجملہ احوط بھی ہی اور اس سے زیادہ
احوط یہ ہی کہ اقل پر بنا کرکے طواف کو تمام کرے اور پھر از سرنو طوف بجالاے اور جاننا
چاہیے کہ طواف واجب کا قطع کرنا احوط ہی یعنی یہ نہ چاہیے کہ طواف مین کچھ باقی رہجاے
مگر اُسکو دوسرے وقت زیادہ فاصلے سے بجالائے غرض یہ ہی کہ ساتون شوط تمام کرے اور بلا
عذر بمحض خواہش نفس موالات عرفیہ طواف مین فوت نہ ہونے پائے اس لیے کہ بعض علما نے قطع
طواف کو تصریحًا منع فرمایا ہے اور اگر مرتکب قطع طواف ہو تو احوط بلکہ اقوی یہ ہی کہ از سرنو طواف
کرے ہرچند چار شوط بجالا چکا ہو لیکن اگر عذر عارض ہو کہ مانع اتمام طواف ہو مثل مرض یا حیض یا
حدث بے اختیار پس ایسی صورت مین مشہور تفصیل ہی یعنی اگر چار شوط کر چکا ہو تو جس جگہ سے قطع
طواف کیا ہی پھر وہین سے شروع کرکے تمام کرے اور اگر چار شوط نہین بجالایا تو از سرنو طواف
کریگا اور اگر طواف کنندہ اتمام پر قادر نہ ہو تو احوط یہ ہی کہ صبر کرے یہان تک کہ وقت طواف
تنگ رہ جائے اور جس صورت مین قادر نہ ہو تو اُسے کاندھے پر سوار کرکے طواف کرایا جائے
اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اُسکی طرف سے اتمام طواف کیلیے نائب کیا جائیگا **مقصد تیسرا**

اُنھین ترک کرے اور بسند معتبر جناب رسولخدا سے مروی ہو کہ جو شخص وقت زوال سر برہنہ خانۂ کعبہ کا
طواف کرے اور قدم چھوٹے اُٹھائے اور نا محرم پر نظر نہ کرے اور کسی شخص کے عورتین کو نہ دیکھے اور اپنے
ہاتھ اور بدن کو ہر شوط مین حجر اسود سے مس کرے بے اسکے اس مس کرنے مین لوگون کو آزار پہونچے اور
ذکر خدا زبان پر جاری رکھے تو حق تعالی اُس شخص کیلیے عوض مین ہر قدم کے ستر ہزار حسنہ لکھیگا اور
اُس شخص سے ستر ہزار گناہ محو کریگا اور بہشت مین ستر ہزار درجہ اُسکے لیے بلند فرمائیگا اور ستر ہزار بندی
آزاد کرنے کا ثواب کہ ہر بندے کی قیمت دس ہزار درہم ہون اُسکے نامۂ عمل مین لکھیگا اور اُس شخص کو
ستر ہزار آدمی کہ اُسکے اہل بیت سے ہونگے اُنکا شفیع قرار دیگا اور اوس شخص کی ستر ہزار حاجتین
برلائیگا خواہ حوائج دنیویہ کا طالب ہو خواہ حوائج اخرویہ کا خواہان ہو اور سنت ہو کہ حالت طواف

دعاء حالت طواف

مین یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِیْ يُمْشٰى بِهٖ عَلٰى ظُلَلِ الْمَاءِ كَمَا يُمْشٰى بِهٖ
عَلٰى جَدَدِ الْاَرْضِ وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِیْ يَهْتَزُّ لَهٗ عَرْشُكَ وَاَسْئَلُكَ
بِاِسْمِكَ الَّذِیْ تَهْتَزُّ لَهٗ اَقْدَامُ مَلٰٓئِكَتِكَ وَاَسْئَلُكَ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰى
مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَلْقَيْتَ عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِّنْكَ وَاَسْئَلُكَ
بِاِسْمِكَ الَّذِیْ غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ عَلَيْهِ
نِعْمَتَكَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا اور حاجت اپنی حق تعالی سے طلب کرے اور سنت ہو کہ حال

دعا حال طواف

طواف مین یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ وَاِنِّیْ خَائِفٌ مُسْتَجِيْرٌ فَلَا تُغَيِّرْ
جِسْمِیْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ اور ہر شوط مین جسوقت در خانۂ کعبہ پر پہونچے صلوات محمد و آل محمد
پر بھیجے اور اس دعا کو پڑھے سَائِلُكَ فَقِيْرُكَ مِسْكِيْنُكَ بِبَابِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ
اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ الْمُسْتَجِيْرِ
بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِیْ وَوَالِدَیَّ وَاَهْلِیْ وَوُلْدِیْ وَاِخْوَانِی الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ النَّارِ يَا جَوَادُ
يَا كَرِيْمُ اور جسوقت حجر اسمعیل تک پہونچے ناوُدان طلائی پر نگاہ کرے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِی
الْجَنَّةَ وَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِیْ مِنَ السُّقْمِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنَ الرِّزْقِ
الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَاْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

اور جسوقت حجر سے گذر جائے اور پشت خانۂ کعبہ پر پہونچے تو یہ دعا پڑھے یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ
یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَامِ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور جسوقت رکن یمانی پر پہونچے تو ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا پڑھے یَا اَللّٰهُ یَا
وَلِیَّ الْعَافِیَةِ وَخَالِقَ الْعَافِیَةِ وَرَازِقَ الْعَافِیَةِ وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِیَةِ وَالْمَنَّانَ
بِالْعَافِیَةِ وَالْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِیَةِ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
وَرَحِیْمَهُمَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْزُقْنَا الْعَافِیَةَ وَتَمَامَ الْعَافِیَةِ وَشُکْرَ الْعَافِیَةِ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پس خانۂ کعبہ کیطرح سر اُٹھا کرکے اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَکِ وَعَظَّمَکِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِیًّا وَجَعَلَ عَلِیًّا
اِمَامًا اَللّٰهُمَّ اهْدِ لَهٗ خِیَارَ خَلْقِکَ وَجَنِّبْهُ شِرَارَ خَلْقِکَ اور جسوقت درمیان
رکن یمانی اور حجر اسود کے پہونچے تو یہ دعا پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور جسوقت ساتوین شوط مین مستجار تک پہونچ
کر یہ خانۂ کعبہ کی پشت پر نزدیک رکن یمانی مقابل در خانۂ کعبہ کھڑے ہوکر ہاتھون کو کھولکر
خانۂ کعبہ کیطرف منہ کرکے اور پیٹ اپنا کعبہ تک پہونچا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ الْبَیْتُ
بَیْتُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ مِنْ
قِبَلِکَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِیَةُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْهُ
لِیْ وَاغْفِرْ لِیْ مَا اطَّلَعْتَ عَلَیْهِ مِنِّیْ وَخَفِیَ عَلٰی خَلْقِکَ اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰهِ
مِنَ النَّارِ اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِنْدِیْ اَفْوَاجًا مِّنْ ذُنُوْبٍ
وَّاَفْوَاجًا مِّنْ خَطَایَا وَعِنْدَکَ اَفْوَاجٌ مِّنْ رَّحْمَةٍ وَّاَفْوَاجٌ مِّنْ مَّغْفِرَةٍ یَا
مَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْغَضِ خَلْقِهٖ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اسْتَجِبْ لِیْ
پس حاجت اپنی طلب کرے اور دعا مین بہت مبالغہ کرے اور جن گناہون کو جانتا ہے
اُنکا مفصلاً اور جنھین نہین جانتا ہے اُنکا مجملاً اقرار کرے اور اُن گناہون کے عفو کی
دعا کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ سب بخشے جائینگے بعد اسکے جسوقت حجر اسود تک
پہونچے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور جب

کہ اس بارے مین نہایت اہتمام کرے کہ جسوقت اثناے طواف سے حجر اسود کے بوسہ دینیکو جائے یا ارکان سے ہاتھ مس کرنے کو یا مستجار سے بدن مین مس کرنے کو جاوے تو ہرگز اُس مقام پر نشان کرے اور جب مس وغیرہ سے فارغ ہو تو اپنے مقام پر جاکر وہانسے چلے کہ طواف مین کمی وزیادتی حاصل نہو

## فصل تیسری نماز طواف کے بیان مین

واجب ہے کہ بعد طواف عمرہ دو رکعت نماز طواف مثل نماز صبح بجالائے اور یہ بھی واجب ہے کہ ان دونون رکعت کو قربت مقام ابراہیمؑ بجالائے اور احوط یہ ہے کہ بعد طواف اس نماز کے پڑھنے مین جلدی کرے اور مقتضاے احتیاط یہ ہے کہ مقام ابراہیمؑ کی پشت پر اس نماز کو پڑھے اور اگر قریب مقام ممکن نہ ہو اور اسقدر دوری ہو جائے کہ قریب کا اطلاق نہ رہے اور اُس مسافت کو بعید کہین تو ایسی حالت مین مقام ابراہیمؑ کی دونون جانبون سے ایک جانب اس نماز کو بجالائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جانب پشت مقام ابراہیم یا دونون پہلوون کے رعایت قربت جسقدر ہو سکے ملحوظ رکھ کر نماز بجالائے لکن نماز طواف مستحب مین اختیار ہے تمام مسجد الحرام مین جہان چاہے بجالائے بلکہ علمانے فرمایا ہے کہ نماز طواف مستحب کو ترک کر سکتا ہے اور اگر کوئی شخص نماز طواف کو بھول جائے تو جسوقت یاد آئے قریب مقام بجالائے یا مسجد مین قربت مقام پر بقدر امکان ملحوظ رکھ کر بجالائے اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر سعی وغیرہ اس شخص نے کی ہے اُسکا اعادہ بھی لازم نہ ہوگا اگرچہ احوط یہ ہے کہ بعد نماز اعادہ بھی کرے اور بعض علمانے فرمایا ہے کہ نماز طواف و افعال باقیماندہ مین ترتیب واجب ہے یعنی اعمال عمرہ بعد نماز طواف واقع ہون پس جو شخص واجبات نماز مثل قراءت وغیرہ نہ جانتا ہو تو عمرہ اُسکا باطل ہوگا اور اسی طرح حج بھی اُسکا باطل ہوگا پس حجۃ الاسلام سے بری الذمہ نہوگا لہذا مکلف کو لازم ہے کہ ہر حال مین خصوصاً وقت ارادۂ حج بیت اللہ الحرام اپنی نماز کی تصحیح کرلے اور اگر ممکن ہو تو نماز طواف مقام ابراہیم مین بجماعت پڑھے کہ قراءت حمد وسورہ کے دغدغہ سے فارغ ہو جائیگا اور جو شخص کہ نماز طواف بھول گیا ہو اگر اُسے مسجد الحرام تک حاضر ہونا دشوار ہو تو جس مقام پر یاد آوے اُسی مقام پر بجالائے گو کسی اور شہر مین بھی چلا جائے مگر احوط یہ ہے کہ اگر دشوار نہ ہو تو حرم مین حاضر ہو کر نماز طواف قریب مقام ابراہیمؑ بجالائے

اور حالت عذر مین بعض علمانے نائب کا مسجد الحرام مین بھیجنا لازم جانا ہی پس بنا براس قول
کے احوط یہ ہی کہ جس مقام پر نماز یاد آئے اُسی مقام پر بقصد قضا نماز طواف ادا کرے اور
اپنی طرف سے نائب بھی معین کرے تاکہ وہ نائب ان دونون رکعتون کو قریب مقام ابراہیم
بجالائے اور اگر یہ شخص مرجائے تو اُسکے ولی کو قضاے نماز طواف مثل قضاے نمازہاے یومیہ
وغیرہ کہ جو میت سے فوت ہوئی ہون واجب ہوگی اور نماز طواف مین مستحب ہی کہ پہلی رکعت مین
سورہ قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت مین سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور جسوقت
نماز سے فارغ ہو حمد و ثناے الٰہی بجالائے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجے اور حق سبحانہ و
تعالیٰ سے اعمال کے مقبول ہونے کی دعا کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَلَا تَجْعَلْہُ
اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنِّیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِمَحَامِدِہٖ کُلِّھَا عَلٰی نِعْمَائِہٖ کُلِّھَا حَتّٰی یَنْتَھِیَ الْحَمْدُ اِلٰی مَا یُحِبُّ
وَیَرْضٰی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَزَکِّ عَمَلِیْ اور
بعض رواایتون مین ہی کہ یہ کہے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِطَوَاعِیَتِیْ اِیَّاکَ وَطَوَاعِیَتِیْ رَسُوْلَکَ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ اَنْ اَتَعَدّٰی حُدُوْدَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَیُحِبُّ
رَسُوْلَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَمَلٰٓئِکَتَکَ وَعِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ پس سجدہ مین
جائے اور کہے سَجَدَ لَکَ وَجْھِیْ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ حَقًّا حَقًّا اَلْاَوَّلُ قَبْلَ
کُلِّ شَیْءٍ وَّالْاٰخِرُ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ وَّھَا اَنَا ذَا بَیْنَ یَدَیْکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ فَاغْفِرْ لِیْ
اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ غَیْرُکَ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنِّیْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَلَا یَدْفَعُ
الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ غَیْرُکَ **فصل چوتھی** بیان کیفیت سعی مین اس فصل مین تین مقصد ہین
**مقصد پہلا** کیفیت آداب سعی ما بین صفا و مروہ اور بیان مستحبات مین کہ جنہین قبل سعی بجالانا
چاہیے جسوقت سعی کا ارادہ کرے سنت ہی کہ حجر اسود کے قریب جاکر اُسے بوسہ دے اور ہاتھون کو یا بدن کو
حجر اسود سے مس کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو اشارہ ہی کرے بعد اسکے چاہ زمزم پر جاکر ایک ڈول یا دو ڈول پانی
کے اُس ڈول سے کہ جو مقابل مین حجر اسود کے ہی اپنے ہاتھ سے کھینچے اور وہ پانی سر اور پشت و شکم
پر ڈالے اور اُسی پانی مین سے تھوڑا پی لے اور اس دعا کو پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ
رِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ وَّسُقْمٍ بعد اسکے اُس در سے کہ جو حجر اسود کے مقابل واقع

فصل چوتھی کیفیت سعی مین

[illegible] صفا پر تشریف لی
جائے یہانتک کہ خانہ کعبہ نظر آئے اُسوقت رکن یمانی کیطرف مُنھ کرکے حمد وثنائے الٰہی بجالائے
اور نعمتہائے الٰہیہ کا دل مین اپنے خیال کرے اور سات مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سات مرتبہ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ اور سات مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور تین مرتبہ کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بعد اسکے محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجے اور تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُ اَكْبَرُ
عَلٰى مَا هَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ
الدَّائِمِ اور تین بار یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ لَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اور تین بار
کلمات کو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِيْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
پھر تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
بعد اسکے سو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سو مرتبہ
سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے اور یہ دعا پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَهٗ
وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَحْدَهٗ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ فِيْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ
بعد اسکے اپنے دین و نفس کو اور اہل و مال کو خدا کے سپرد کرنے مین نہایت مبالغہ کرے اور یہ
دعا پڑھے اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ دِيْنِيْ وَنَفْسِيْ
وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِيْ عَلٰى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى
مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِيْ مِنَ الْفِتْنَةِ بعد اسکے تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر دو مرتبہ دعاء سابق
کو پڑھے پھر ایک مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور اس دعا کو پھر پڑھے بعد اسکے تمام عمل کو دوبارہ
بجالائے اور اگر نہ ہوسکے تو جسقدر ممکن ہو اُسی قدر بجالائے اور مستحب ہے کہ اس دعا کو بھی
پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ قَطُّ فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَيَّ بِالْمَغْفِرَةِ

فَاِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ
تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ تَرْحَمْنِيْ وَاِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَ
اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَيَا مَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰى رَحْمَتِهٖ ارْحَمْنِيْ اَللّٰهُمَّ لَا
تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ تُعَذِّبْنِيْ وَلَمْ تَظْلِمْنِيْ اَصْبَحْتُ
اَتَّقِيْ عَدْلَكَ وَلَا اَخَافُ جَوْرَكَ فَيَا مَنْ هُوَ عَدْلٌ لَا يَجُوْرُ ارْحَمْنِيْ بعد اسکے
کہے يَا مَنْ لَا يَخِيْبُ سَائِلُهٗ وَلَا يَنْفَدُ نَائِلُهٗ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعِذْنِيْ
مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ اور حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص چاہی کہ مال اُسکا زیادہ ہو
تو چاہیے کہ صفا پر توقف کو طول دے اور دیر تک کھڑا رہے اور پایہ چہارم پر کعبہ کیطرف منہ کرکے
یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهٖ وَغُرْبَتِهٖ
وَوَحْشَتِهٖ وَظُلْمَتِهٖ وَضِيْقِهٖ وَضَنْكِهٖ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ فِيْ ظِلِّ عَرْشِكَ
يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ بعد اُسکے اُس پایے سے نیچے اُترے اور پشت اپنی برہنہ کرے اور کہے
يَا رَبَّ الْعَفْوِ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ هُوَ اَوْلٰى بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُّثِيْبُ عَلَى الْعَفْوِ الْعَفْوَ
الْعَفْوَ الْعَفْوَ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ يَا قَرِيْبُ يَا بَعِيْدُ اُرْدُدْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ
وَمَرْضَاتِكَ **مقصد دوسرا** وجوب سعی اور بیان واجبات اور بعض احکام متعلق سعی مین
واجب ہی بعد نماز طواف سعی کرنا یعنی درمیان صفا و مروہ جانا اور آنا اور یہ دونون مقام قریب
مسجد الحرام واقع ہین اور سعی بھی مثل طواف ایک رکن ہی جو شخص عمداً یا سہواً اسے ترک کرے حکم اُسکا وہی
ہی جو بحث طواف مین مذکور ہو چکا مگر طہارت حدث اور نجاست سے یا ستر عورت سعی مین معتبر نہین ہی
لیکن مقتضاے احتیاط یہ ہی کہ رعایت طہارت حدث سے ملحوظ رہے اور واجب ہی کہ بعد طواف و
نماز طواف سعی بجالائے اور اگر طواف کو بھول جائے اور پہلے سعی بجالائے تو احوط یہ ہی کہ سعی
کا اعادہ کرے اور جاہل مسئلہ کا بھی یہی حکم ہی اور واجب ہی کہ سعی مین جز اول صفا سے ابتدا کرے
یعنی پانون کی ایڑی کو جز اول مسافت سے چسپیدہ کرکے سعی شروع کرے اور یہ بھی احوط ہی
کہ اول صفا سے چار درجے تک اوپر جائے اور نیت کرے اور اُس نیت کو اُن درجون سے
اُترنے کیوقت تک مستمر رکھے اور یہ نیت کرے کہ مین درمیان صفا و مروہ سات مرتبہ سعی

مقصد دوسرا در واجبات سعی مین

[illegible] قربت خدا کے لیے بعد اسکے خواہ پیادہ
خواہ کسی جانور پر سوار ہو کر خواہ آدمی کے کاندھے پر چڑھ کر روانہ ہو یہانتک کہ مروہ مین پہونچے
لیکن چاہیے کہ پاؤن کی انگلیان اُن دونون درجون سے کہ جن درجون سے مروہ کے اوپر جاتے ہین
چسپیدہ کرے اور فقط اس جانے کا ایک شوط محسوب ہوگا اور احوط یہ ہی کہ درجات مروہ کے اوپر
بھی جائے اور وہان سے اسی نہج پر پھرے کہ جسطرح صفا سے ابتدا کی تھی اور مروہ کو صفا تک اس
طور پر آئے کہ جسطرح کہ مروہ مین ختم کیا تھا پس ہر مرتبہ آنے اور جانے مین دو شوط حاصل ہونگے اور ساتوان
شوط مروہ مین ختم ہوگا اور واجب ہی کہ جو راہ متعارف ہی اُسی راہ کو آئے اور جائے پس اگر مثلاً مسجد الحرام
سے ہو کر یا سوق اللیل کیطرف سے مروہ جائے یا صفا مین آئے تو جائز نہوگا اور واجب ہی کہ جانیکے وقت
رُخ مروہ کی جانب ہو اور ہنگام مراجعت مُنھ صفا کیجانب ہو پس اگر کوئی شخص الٹے پاؤن چلیگا اور
پشت کے رُخ چل کر مسافت طے کریگا تو جائز نہ ہوگا ہان داہنی جانب یا بائین جانب یا کبھی پشت
کیطرف دیکھ لینا مضائقہ نہین رکھتا اور اگر دم لینے کو صفا یا مروہ پر بیٹھ جائے تا کسی قدر راحت حاصل
ہو تو جائز ہی اور احوط یہ ہی کہ مابین صفا و مروہ بدون عذر نہ بیٹھے اور تاخیر کرنا سعی مین بعد طواف
دفع خستگی و کمی حرارت آفتاب کیلئے جائز ہی لیکن اگر دوسرے دن تک تاخیر کرے تو جائز نہین ہی
مگر تا وقت شب بنا بر اقوی جائز ہی اور احوط یہ ہی کہ بدون عذر شب تک بھی تاخیر نہ کرے اور سعی
مین عمداً سات شوط سے زیادہ کرنا مبطل سعی ہی جیسا کہ بحث طواف مین مذکور ہوا اور اگر سہواً زیادہ
کریگا پس اگر ایک شوط سے کم ہو تو اُسے قطع کریگا اور سعی اُسکی صحیح ہوگی اور اگر ایک شوط سے زیادہ ہو تو
بھی سعی صحیح ہی اور ایک جماعت علما نے فرمایا ہی مستحب ہی کہ سات شوط معین پر جو زیادتی واقع ہوئی
ہی اُسکے بھی سالوتن شوط بجا لائے تا دوسری سعی ہو جائے اور اس قول کے مطابق ایک حدیث
صحیح بھی وارد ہوئی ہی اور اگر سہواً کوئی شوط کم ہو جائے تو واجب ہی کہ جسوقت یاد آئے اُسے بجا لائے
اگر اپنے شہر مین جا کر یاد آئے تو بشرط امکان مراجعت کرے اور سعی اتمام کو پہونچائے ورنہ اپنی طرف
سے نائب معین کرے اور مقتضائے احتیاط یہ ہی کہ اگر چار شوط کامل نہ ہوئے ہون تو سعی از سر نو بجا لائے
اور اس شخص پر وہ چیزین کہ جو احرام سے حرام ہوئی ہین جب تک سعی نہ بجا لائیگا حلال نہ ہونگی اور
ایک جماعت علما نے ذکر کیا ہی کہ اگر بعض اجزائے سعی بھول گیا ہو اور یہ شخص عمرۂ تمتع مین ہو اور

اتمام اعمال عمرۂ تمتع کا گمان کر کے اپنے تئین محل سمجھے اور لنسوان سے مجامعت کرے تو اُسپر واجب ہو
کہ ایک گائے کفارہ مین ذبح کرے اور سعی کو تمام کرے اور مطابق اس مضمون کے ایک حدیث
معتبر بھی ہو بلکہ ایک جماعت علمانے حکم جماع مین ناخنون کا کاٹنا بھی شامل کیا ہو اور اسکی بھی
مؤید ایک حدیث ہو لیکن اس قول پر عمل کرنا احوط ہو اور اگر اعداد شوط مین شک واقع ہو تو
بعد ختم سعی اُس شک کا اعتبار نہ ہوگا اور اگر اثنائے سعی مین شک ہو پس اگر یقین رکھتا ہو کہ یا
سات شوط بتمامہ کیے ہین یا زیادہ اور یہ بات متصور نہین ہو سکتی مگر اُس وقت مین کہ یہ شخص اپنے
تئین مقام مروہ مین پائے اور یہ نہ جانتا ہو کہ آیا سات شوط ہوے ہین یا نو تو شک اُسکا معتبر
نہوگا بنا تمام پر کریگا اور اگر درمیان مین شوط کے شک واقع ہو ظاہرا سعی اُسکی باطل ہو اور
اگر شک متعلق کمی سے ہو یعنی شک ہو سات شوط سے کم مین تو سعی باطل ہو چاہیے کہ از سر نو
بجالاوے **مقصد تیسرا** استحبات سعی مین سنت ہو کہ وقت سعی پیادہ یا ہو وے اور چاہیے کہ
صفاے منارہ تک رفتار اُسکی نہ تیز ہو نہ آہستہ اور منارہ سے تا بازار عطاران مثل رفتار
شتر دوڑتا ہوا جائے اور اگر سوار ہو تو اپنے مرکب کو اُچکاتا ہوا لے چلے مگر اُس حالت مین یہ رفتار
اختیار کرے کہ لوگون کو اذیت نہ پہونچے اور وہان سے مروہ تک نہ تیز چلے نہ آہستہ رفتار میانہ
روی اختیار کرے اور لنسوان کو ہرولہ کی ضرورت نہین ہو اور جسوقت قریب منارہ پہونچے تو یہ دعا
پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ
عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِيْ وَبِكَ حَوْلِيْ وَقُوَّتِيْ تَقَبَّلْ
مِنِّيْ عَمَلِيْ يَا مَنْ يَّتَقَبَّلُ عَمَلَ الْمُتَّقِيْنَ پس دوسرے منارہ تک دوڑتا ہوا جائے جب اُس
منارہ سے گذرے تو یہ دعا پڑھے يَا ذَا الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنَّعْمَاءِ وَالْجُوْدِ اغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اور جسوقت مروہ پر پہونچے وہ دعائین کہ صفا پر
پڑھی تھین اُنھین پڑھے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُّحِبُّ الْعَفْوَ يَا مَنْ
يُّعْطِيْ عَلَى الْعَفْوِ يَا مَنْ يَّعْفُوْ عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبَّ الْعَفْوِ الْعَفْوَ الْعَفْوَ الْعَفْوَ اور حالت
سعی مین روتا جائے اور اپنے تئین رونے پر آمادہ رکھے بلکہ متصل گریہ کرتا رہے اور دعا مین

نہایت مبالغہ کرے اور حال سعی مین اس دعا کو پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُسْنَ الظَّنِّ
بِکَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَصِدْقَ النِّیَّۃِ فِی التَّوَکُّلِ عَلَیْکَ اور اگر دوڑ کر چلنا بھول جائے تو
جس مقام پر یاد آئے وہین سے اُلٹے پانون پشت کیطرف چلے اور اُس مقام پر کہ جہان کو دوڑنا
بھولا تھا اپنے تئین پہونچائے اور پھر دوڑتا ہوا چلے **فصل پانچوین** بیان تقصیر مین بعد فراغ
سعی تقصیر کرنا یعنی کسی قدر ناخنون کا یا شارب کا کاٹنا واجب ہی اور یہ نیت کرے کہ تقصیر کرتا ہون
مین محل ہونے کے لیے عمرۂ تمتع سے کہ فرض حجۃ الاسلام سے ہی بہ جہت اطاعت فرمان خدا اور عوض مین
تقصیر کے بالون کا مونڈنا کافی نہ ہوگا بلکہ حرام ہی اور اگر کوئی شخص تقصیر کو اُسوقت تک بھولا رہے کہ
احرام حج اُسکا منعقد ہو تو عمرہ اُسکا ختم ہو جائیگا اُسے چاہیے کہ بنا بر احتیاط ایک گوسفند فدیہ دے
اور اگر عمدًا ترک کرے یہانتک کہ محرم بہ حج ہو تو ایک جماعت علما نے تصریح کی ہی کہ عمرۂ تمتع اسکا
فاسد ہی اور حج اُسکا حج افراد ہو جائیگا بعد اسکے وہ شخص عمرۂ مفردہ بجا لائیگا اور بعض علما نے
تصریح فرمائی ہے کہ سال آیندہ اُس حج کا اعادہ کرنا چاہیے اور بعض احرام ثانی کو باطل جانتے
ہین اور جس صورت مین حج تمتع بجالانے کے لیے وسعت وقت حاصل ہو تو تقصیر کو اُس شخص پر لازم
جانتے ہین اور محرم کے لیے بعد تقصیر سوائے سر منڈانے کے وہ چیزین کہ بہ سبب احرام حرام
ہوئی تھین حلال ہو جاتی ہین بنا بر اسکے کہ درمیان علماے امامیہ رضوان اللہ علیہم یہ امر
مشہور ہی کہ طواف نسا حج اور عمرۂ غیر تمتع کے لیے مخصوص ہی اور عمرۂ تمتع مین طواف نسا
مشروع نہین ہی اگرچہ شیخ شہید قدس سرہ نے بعض اصحاب سے طواف نسا کا واجب ہونا نقل
کیا ہی مگر اس قول کے قائل کی تصریح نہین فرمائی ہی اور علامہ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اس
مسئلہ مین مجھے اختلاف نہین معلوم ہوتا مگر چونکہ مظنۂ خلاف ہی اور بعض احادیث ضعیفہ اسکے
وجوب طواف پر دلالت کرتی ہین پس بلاشبہہ امر دین مین مقتضاے احتیاط یہ ہی کہ طواف نسا
مع نماز بعد تقصیر بجا لانا چاہیے اور اگر مکلف کو عمرۂ تمتع بجالانا ممکن نہو بہ سبب اسکے کہ وقت
تنگ مین وارد مکہ ہوا ہی یا نسوان کو بہ سبب حیض عمرۂ تمتع بجالانا ممکن نہ ہو کہ اگر وہ پاک
ہونیکا انتظار کرین تو وقت وقوف مشعر و عرفات گذر جائے تو اس حالت مین احرام عمرہ
اگر تمتع کیلیے باندھا ہے تو نیت کو بدل کر نیت حج افراد کرنا چاہیے و الآئمہ معظمہ سے احرام

باندھنا چاہیے اور عرفات و مشعر و منی کیطرف جانا اور پھر مکہ معظمہ کیطرف مراجعت کرنا چاہیے اور
طواف و سعی در حج اور طواف نسا بجالانا چاہیے بعد اسکے عمرۂ مفردہ بجالانا چاہیے کہ اسقدر اُس مکلف
کو کہ جسپر حج تمتع واجب تھا کافی ہوگا مگر مکہ معظمہ کا محل احرام حج تمتع ہونا محتاج تامل ہے اور اگر اس
شخص نے اختیاراً اپنے عمر کو ایسے وقت مین کہ اعادہ کا زمانہ باقی نہو باطل کیا ہے تو بھی ظاہر اً حج اسکا
حج افراد ہو جائیگا اور بعد اسکے یہ شخص عمرۂ مفردہ بجالائیگا لیکن برائت ذمہ کیلیے کافی ہونا اس حج
افراد کا اس شخص کے نسبت جو مکلف بحج تمتع ہو محل تامل ہے چنانچہ اشارہ اس مطلب کا فصل طویل مین ہو چکا ہے

## بابِ دوسرا افعل حج کے بیان مین

اس باب مین سات فصلین ہین فصل پہلی بیان مین احرام حج تمتع کی اس فصل مین دو
مقصد مین مقصد پہلا بیان وجوب احرام حج اور احکام احرام مین جسوقت معلوم ہو کہ آدمی
بعد تقصیر کے محل ہو جاتا ہے یعنی سب چیزین جو بسبب احرام کے حرام ہوگئی تہین وہ حلال ہو جاتی
ہین تو اسوقت مکلف پر دوسرا احرام حج تمتع کیلیے واجب ہوتا ہے اور وقت اُسکا وسیع ہے اگرچہ
احوط یہ ہے کہ قبل روز ترویہ یعنی ذیحجہ کی آٹھوین تاریخ کے پہلے مکہ سے باہر نہ جائے اور اس
احرام کا وقت اُس ہنگام مین تنگ ہو جاتا ہے کہ جب وقت وقوف عرفات ذیحجہ کی نوین تاریخ
تنگ ہو جائے یعنی جب تاخیر کرنے سے وقوف عرفات فوت ہو جائے تو اُسوقت وقت احرام
بھی تنگ ہو جاتا ہے اُس حالت مین فوراً احرام باندھنا واجب ہے اور مستحب ہے بلکہ احوط ہے کہ روز
ترویہ ہشتم ماہ ذیحجہ کو احرام باندھے اسواسطے کہ بعض علمانے روز ترویہ احرام کو واجب جانا ہے
اور نیت اسطرح کرے کہ احرام باندھتا ہون مین یعنی اپنی نفس کو محرمات معینہ سے باز رکھتا
ہون حج تمتع مین بہ سبب اطاعت فرمان خدا اور کیفیت احرام حج کی مثل احرام عمرہ کے ہے
اور جو چیزین کہ اس احرام سے حرام ہوتے ہین وہی ہین جنکا بیان بحث احرام عمرہ مین ہو چکا
ہے اور وہ مقام احرام حج مکہ معظمہ ہے جس مقام مین چاہے مکہ مین احرام باندھے اگرچہ مستحب
ہے کہ خاص مسجد الحرام مقام ابراہیم مین یہ احرام باندھے یا حجر اسماعیل مین باندھے اور
اگر کوئی شخص احرام بھول جائے یہانتک کہ منیٰ یا عرفات مین وارد ہو تو مکہ معظمہ مین احرام
باندھنے کیلیے پھر آنا لازم ہوگا اور اگر بسبب ضیق وقت کے یا کسی اور عذر کیوجہ سے مراجعت

ممکن نہو تو اسی مقام سے احرام باندھے اور اگر تا فراغ کل افعال احرام یاد ہی نہ آئے تو بظاہر حج
صحیح ہوگا چنانچہ یہی قول مشہور بھی ہے اور اگر بعد گذر جانے وقت وقوف عرفات و وقوف مشعر یا قبل
فراغ حج کسی مقام پر احرام یاد آئے تو احتیاط یہ ہے کہ حج کو تمام کرے اور سال آیندہ پھر دوبارہ
حج بجالائے اور جاہل مسئلہ کا بھی وہی حکم ہے جو سہو کنندہ کا حکم ہے البتہ اگر کوئی عمداً احرام ترک
کرے یہانتک کہ وقت وقوف عرفات و مشعر جاتا رہے تو حج اسکا باطل ہے **مقصد دوسرا**
بیانمین مستحبات احرام حج کے تا وقت وقوف عرفات جو شخص کہ حج تمتع بجالائے اُسکے لئے بعد
فراغ عمرۂ تمتع افضل اوقات احرام روز ترویہ ہے چاہیے کہ بعد نماز ظہر اور اگر بعد نماز
ظہر نہ ہوسکے تو بعد نماز عصر احرام باندھے اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو اور کسی نماز واجب بعد احرام
باندھے اگرچہ وہ نماز قضا ہو اور اگر کسی شخص پر نماز قضا نہ ہو تو نماز احرام کے بعد احرام باندھے
اور اقل نماز احرام دو رکعت ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور حج تمتع کرنے والے کو تمام مکہ مین افضل مقام
احرام مسجد الحرام ہے اور مسجد الحرام مین افضل حجر اسماعیل یا مقام ابراہیم ہے پس وہان نیت احرام
کرے جیسا کہ بیان ہو چکا بعد اسکے تلبیہ کہے جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا اور جب ابطح دکھائی دے تو تلبیہ
باواز بلند کہے اور جب متوجہ منیٰ ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ اَرْجُوْا وَاِيَّاكَ اَدْعُوْا فَبَلِّغْنِيْ اَمَلِيْ
وَاَصْلِحْ لِيْ عَمَلِيْ اور باآرام تمام تن و آرام دل تسبیح و تقدیس و ذکر حق تعالیٰ کرتا ہوا چلے
جب منیٰ مین پہونچے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقْدَمَنِيْهَا صَالِحًا فِيْ عَافِيَةٍ وَبَلَّغَنِيْ
هٰذَا الْمَكَانَ پس کہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًى وَهِيَ مِمَّا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَيْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ
فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ
اور سنت ہے کہ شب عرفہ کو منیٰ مین بسر کرے اور مشغول عبادت رہے اور بہتر یہ ہے کہ جملہ عبادات
کو خصوصاً نمازین مسجد خیف مین بجالاوے اور بعد نماز صبح طلوع آفتاب تک مشغول دعا
و تعقیب ہے بعد اسکے جانب عرفات روانہ ہو اور بعد طلوع صبح بھی روانہ ہوسکتا ہے لیکن
سنت بلکہ احوط یہ ہے کہ قبل طلوع آفتاب وادی محسر سے تجاوز نہ کرے اور قبل صبح عرفہ
عرفات کی طرف جانا مکروہ ہے بلکہ بعض علمائے حرام جانا ہے مگر جب کوئی ضرورت ہو مثل بیماری
یا خوف از دحام خلق تو اس صورت مین مضائقہ نہین رکھتا اور جب متوجہ عرفات ہو

تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ صَمَدْتُ وَاِیَّاکَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْھَکَ اَرَدْتُ اَسْئَلُکَ
اَنْ تُبَارِکَ فِیْ رِحْلَتِیْ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَتِیْ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ تُبَاہِیْ بِہِ الْیَوْمَ مَنْ
هُوَ اَفْضَلُ مِنِّیْ اور تلبیہ کہتا جائے یہانتک کہ عرفات پہونچے اور جب عرفات مین پہونچے تو خیمہ اپنا
نمرہ مین نصب کرے کہ وہ ایک مقام ہی متصل عرفات مگر مقام عرفات سے خارج ہی **فصل دوسری**
وقوف عرفات مین وقوف عرفات واجب ہی اور عرفات کے حدود معین اور معروف ہین اور مراد وقوف
سے یہ ہی کہ مقام عرفات مین رہے خواہ سواری پر خواہ پیادہ خواہ چلتے پھرتے خواہ بیٹھے بیٹھے بسر کرے البتہ
اگر تمام مدت وقوف مین سوتا رہیگا یا بیہوش رہیگا تو وقوف اسکا باطل ہوگا اور بنا بر احوط واجب ہی کہ
زوال کے بعد سے تا وقت غروب شرعی کہ جو وقت افطار اور وقت نماز مغرب ہی عرفات مین رہے پس
تا وقت عصر مثلاً عرفات مین رہنا کافی نہ ہوگا اور واجب ہی کہ نیت وقوف کی اسطرح کرے کہ وقوف عرفات
کرتا ہون یعنی رہتا ہون مقام عرفات مین آجکے دن ظہر سے تا شام فرمانبرداری خدا کیلئے کہ یہ وقوف
ایک امر واجب ہی حج تمتع مین حجۃ الاسلام سے اور اس مقدار مدت تک عرفات مین رہنا واجب ہی
مگر رکن نہین ہی پس اگر کوئی شخص اس مقدار مدت تک عرفات مین نہ رہے اور اثنا مین مثلاً کہین چلا جائے
تو ترک واجب کیا اور گناہگار رہوا لیکن حج اسکا صحیح ہی باطل نہ ہوگا ہان مسمی وقوف کا یعنی بعض
مدت عرفات مین رہنا رکن ہی اگر یہ بھی عمداً ترک کریگا تو حج اسکا باطل ہوگا اور اگر وقوف عرفات
بالکل بھول گیا تو اس صورت مین اگر وقوف مشعر بعد اسکے کیا ہی تو بھی حج صحیح ہوگا اور اگر اسکو بھی
سہو کیا تو حج باطل ہی اور اس مقام مین چند مسئلہ ہین **مسئلہ پہلا** جو شخص وقوف مین وقت ظہر سے
تاخیر کرے یعنی ظہر سے دیر کرکے حاضر عرفات ہو تو بنا بر قول احوط گناہگار ہوگا جیسا کہ مذکور ہو **دوسرا**
**مسئلہ** اگر کوئی شخص عرفات سے عمداً قبل غروب کوچ کرے اور حد عرفات سے نکل جائے پس اگر پشیمان
ہو کر عرفات مین پھر آئے تو اس صورت مین بھی کفارہ دینا احوط ہی اور اگر مراجعت نہ کرے تو کفارہ واجب ہی
اور کفارہ اسکا یہ ہی کہ ایک شتر مکہ معظمہ مین رضاے خدا کیلیے بروز عید نحر کرے اور اگر قدرت نہ رکھتا ہو تو
اٹھارہ دن متوالی روزہ رکھے اور اگر عرفات سے از روے سہو کوچ کرے پس اگر یاد آجائے تو عرفات مین
پھر چلا آئے اور جو شخص یاد آنے پر بھی نہ پھرے تو حکم اسکا ظاہراً مثل اس شخص کے ہی جو عمداً چلا جائے اور اگر
**تیسرا مسئلہ** جو شخص

عمداً وقوف ترک کرے حج اسکا باطل ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور اُسکے حق مین وقوف شب عید قربان
کافی نہ ہوگا اور شب عید وقوف کرنا حق مین اُس شخص کے جو وقوف کو بھول جائے تو وقوف اضطراری
ہی مگر یہ وقوف کافی ہی جیسا کہ آیندہ بیان ہوگا **چوتھا مسئلہ** اگر کسی شخص نے بہ سبب کسی عذر کے
مثل نسیان یا تنگی وقت وقوف عرفہ بالکل نہ کیا ہو تو عرفات مین شب عید کسی وقت کا بھی
رہنا کافی ہوگا اگرچہ تھوڑی دیر رہی اسکو وقوف اضطراری عرفات کہتے ہین اور جو شخص اس
وقوف اضطراری کو عمداً ترک کرے ظاہرا مثل اُسکے ہی کہ جسنے وقوف اختیاری کو عمداً ترک کیا
یعنی دونون صورتون مین حج اُسکا باطل ہی اگرچہ وقوف اُسکو مل جائے **پانچوان مسئلہ** جو
شخص وقوف عرفات وقت اختیاری مین بھی اور اضطراری مین بھی سہو کرے تو اُسی زمانۂ اختیار
مین صحت حج تمتع کیلئے وقوف مشعر الحرام کافی ہوگا چنانچہ اسکا ذکر آگے آئیگا **چھٹا مسئلہ**
اگر قاضی اہل سنت کے نزدیک ہلال ثابت ہو جائے اور وہ ثبوت ہلال کا حکم دے اور شیعون
کے نزدیک ہلال ثابت نہ ہو اور اہلسنت عرفہ اُس روز قرار دین جو شیعون کے نزدیک آٹھوین
تاریخ ہی پس اگر عرفات جانے مین اُنکی مخالفت اسطرح ممکن ہو کہ وہ آٹھوین کو جائین اور شیعہ
نوین کو جائین یا یہ ہو سکے کہ شیعہ آٹھوین کو سنیونکے ہمراہ داخل عرفات ہون اور عرفات
مین دوسرے دن تک رہجائین تاکہ وقوف عرفات کرین یا اُنکے ساتھ آٹھوین کو جائین پھر دوبارہ
دوسرے دن عرفات جا سکین بہرحال اگر وقوف اختیاری عرفات کا ممکن ہو تو بجا لائین اور
اگر ممکن نہ ہو تو وقوف اضطراری کرین یعنی بعد غروب آفتاب روز عرفہ شب عید عرفات مین رہین
پھر مشعر مین جائین تا وقوف مشعر ہاتھ آئے اور اعمال عید منی مین بجا لائین اور اگر وقوف
عرفہ اصلا ممکن نہ ہو تو اختیاری نہ اضطراری تو وقوف مشعر پر اکتفا کرین یعنی اگر وقوف
مشعر بجا لائین تو کفایت کرتا ہی حج صحیح ہوگا اور اگر وقوف مشعر بھی میسر نہ ہو تو حج اُس سال کا
فاسد ہی اور تقیہ اس مقام مین بنابر اقول احوط موجب صحت عمل نہ ہوگا واللہ العالم

**مقصد دوسرا مستحبات** وقوف عرفات مین سنت ہی کہ وقت وقوف باطہارت ہو اور
غسل کرے اور جو چیزین کہ موجب پریشانی خاطر ہون اور اُنکی جہت سے حواس پراگندہ پریشان
ہون اُنکو دور کرے تاکہ دل جناب اقدس الٰہی کیطرف متوجہ ہو اُسوقت نماز ظہر و عصر اول وقت

ایک اذان دو اقامت سے بجا لاوے اور پہاڑ کی بائین جانب یعنی جو شخص مکہ سے آتا ہو اُسکی
بائین طرف جو میدان واقع ہی اُسمین وقوف کرے اور بائین کوہ زمین ہموار و مساوی مین
متوقف ہو اور اپنے اصحاب کیساتھ رہے اور بعد نماز کھڑا ہو اور مشغول دعا ہو اور پہاڑ
کے اوپر جانا اور حال وقوف مین سوار رہنا اور بیٹھنا باوجود قدرت قیام مکروہ ہی اور اگر
کھڑے رہنے پر قدرت نہ ہو تو جسقدر ممکن ہو کھڑا رہی اور چاہیے کہ روبقبلہ ہو اور دل
کو حق سبحانہ و تعالی ٰ کیطرف متوجہ کرے اور حمد و ثناے خدا اور تمجید و تہلیل بجا لاوے
اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ سو مرتبہ کہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سو مرتبہ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ سو مرتبہ
اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سو مرتبہ اور آیۃ الکرسی سو مرتبہ اور صلوۃ محمدؐ اور آل محمدؐ پر سو مرتبہ اور
سورۂ توحید اور انا انزلناہ سو سو مرتبہ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سو مرتبہ پڑھے اور
جو دعا چاہے کرے کہ حق تعالی ٰ مستجاب فرمائیگا اور دعا مانگنے مین سعی و کوشش کرے
کہ یہ دن خدا سے دعا مانگنے اور سوال کرنیکا ہی اور شیاطین کو اس امر سے زیادہ تر کوئی شے
خوشتر نہین معلوم ہوتی کہ تجھے جناب قدس الہی سے غافل کر دین پس خداے شر شیاطین کی پناہ کا
خواستگار ہو اور زنہار لوگونکی طرف نظر نہ کر اور اپنے حال کا متوجہ رہ اور دل سے اور زبان
سے استغفار کر اور گناہون کو اپنے شمار کر او رگریہ و زاری کر اور اگر رونا نہ آوے تو اپنے
تئین گریہ پر آمادہ رکھ اور پدر و مادر و برادران ایمانی کیلئے دعا کر اور کم سے کم یہ ہے کہ
چالیس برادران مومن کیلیے دعا کر حدیث مین ہی کہ ایک فرشتہ خدا کیطرف سے معین ہی کہ
جو شخص برادران مومن کیواسطے کوئی چیز خدا سے طلب کرتا ہی وہ فرشتہ خدا سے لاکھ برابر اُسی چیز
کیواسطے اس دعا کرنے والیکے طلب کرتا ہو اور تمام زمانۂ وقوف کو دعا و استغفار و ذکر الہی مین
صرف کر اس واسطے کہ بعض علما قائل وجوب ہین اور چاہیے کہ دعا ہاے منقول کو پڑھے خصوصاً
دعاے حضرت سید الشہداؑ اور دعاے حضرت امام زین العابدینؑ اور سنت ہی کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ عَبْدُکَ فَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنْ اَخْیَبِ وَفْدِکَ وَارْحَمْ مَسِیْرِیْ اِلَیْکَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِیْقِ
اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ کُلِّھَا فُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلَالِ
وَادْرَاْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَۃِ الْجِنِّ اَللّٰھُمَّ لَا تَمْکُرْ بِیْ وَلَا تَخْدَعْنِیْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِیْ اَللّٰھُمَّ

إِنِّي أَسْئَلُكَ بِجَلَالِكَ وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَمَنِّكَ وَفَضْلِكَ يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ
النَّاظِرِينَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ
تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا اور حاجت اپنی بیان کرے پس ہاتھ آسمان کیطرف بلند کرے اور یہ کہے
اَللّٰهُمَّ حَاجَتِي إِلَيْكَ الَّتِي إِنْ أَعْطَيْتَنِيهَا لَمْ يَضُرَّنِي مَا مَنَعْتَنِي وَإِنْ مَنَعْتَنِيهَا
لَمْ يَنْفَعْنِي مَا أَعْطَيْتَنِي أَسْئَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَمِلْكُ
يَدَيْكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ وَأَجَلِي بِعِلْمِكَ أَسْئَلُكَ أَنْ تُوَفِّقَنِي لِمَا يُرْضِيكَ عَنِّي
وَأَنْ تَسَلَّمَ مِنِّي مَنَاسِكِيَ الَّتِي أَرَيْتَهَا خَلِيلَكَ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَدَلَلْتَ
عَلَيْهَا نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيتَ عَمَلَهُ
وَأَطَلْتَ عُمْرَهُ وَأَحْيَيْتَهُ بَعْدَ الْمَوْتِ حَيٰوةً طَيِّبَةً پھر کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ وَفَوْقَ مَا
يَقُولُ الْقَائِلُونَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَلَكَ بَرَاءَتِي وَبِكَ حَوْلِي
وَمِنْكَ قُوَّتِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَمِنْ شَتَاتِ
الْأَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ خَيْرَ الرِّيَاحِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
تَجِيءُ بِهِ الرِّيَاحُ وَأَسْئَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا
وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي لَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَعُرُوقِي
وَمَقْعَدِي وَمَقَامِي وَمَدْخَلِي وَمَخْرَجِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا يَا رَبِّ
يَوْمَ أَلْقَاكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور جہانتک ہوسکے اس دن نیکی اور تصدق
مین کمی نہ کرے بالخصوص بندہ آزاد کرنا سنت مؤکدہ ہے اور پھر رو بقبلہ ہو اور کہے
سُبْحَانَ اللّٰهِ سو مرتبہ اور اَللّٰهُ أَكْبَرُ اور مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سو مرتبہ پس یہ آیات اول سورہ بقرہ پڑھے یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيمِ الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ۝ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ
عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پھر قل ہو اللہ احد تین مرتبہ پڑھے
اور آیۃ الکرسی اور آیہ سخرہ جو سورۂ اعراف مین ہو یعنی اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی اللَّیْلَ النَّهَارَ
یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھے پھر معوذتین یعنی سورۂ فلق اور سورۃ الناس پڑھے
اور نعمتہاے خدا جو معلوم ہون از قبیل اہل و اولاد و مال وغیرہ اور دور ہونا بلاؤن
کا ایک ایک چیز کو شمار کر کے کہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی نَعْمَآئِكَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی
بِعَدَدٍ وَّلَا تُكَافِیْ بِعَمَلٍ اور حمد خدا کرے اور تکبیر کہے اور تہلیل بجا لائے اُس حمد سے
اور تکبیر اور تہلیل سے جو خداوند عالم نے قرآن مجید مین اپنی ذات مقدس کیلیے تجویز فرمائی ہو
یعنی آیات تحمید و تکبیر و تہلیلات قرآن مجید سے پڑھے اور بکثرت محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجے اور
خدا کو اُن اسماے مقدسہ سے یاد کرے جو قرآن مین ہین اور اُن اسماے جو اس شخص کو
معلوم ہون اور اُن اسما سے یاد کرے جو آخر سورۂ حشر مین ہین اور کہے اَسْئَلُكَ یَا
اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ وَاَسْئَلُكَ بِقُوَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَعِزَّتِكَ وَ
جَمِیْعَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَبِاَرْكَانِكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ رَسُوْلِكَ صَلَوٰتُكَ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَبِاسْمِكَ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ وَبِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ مَنْ دَعَاكَ بِهٖ كَانَ
حَقًّا عَلَیْكَ اَنْ لَّا تَرُدَّهٗ وَاَنْ تُعْطِیَهٗ مَا سَئَلَكَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ فِیْ جَمِیْعِ
عِلْمِكَ فِیَّ اور جو حاجت کہ رکھتا ہو طلب کرے اور دعا کرے کہ سال آیندہ خدا توفیق حج
دے اور ہر سال حج سے مشرف فرمائے اور ستر مرتبہ کہے اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ اور ستر مرتبہ کہے
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ پھر اس دعا کو پڑھے جو جبرئیلؑ نے اس مقام مین
حضرت آدمؑ کو قبول توبہ کیلیے تعلیم کی تھی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ
اَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ

سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
اور جب آفتاب غروب ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَتُّتِ الْاَمْرِ وَمِنْ
شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسٰى ظُلْمِیْ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ وَاَمْسٰى خَوْفِیْ
مُسْتَجِيْرًا بِاَمَانِكَ وَاَمْسٰى ذُلِّیْ مُسْتَجِيْرًا بِعِزَّتِكَ وَاَمْسٰى وَجْهِیَ الْفَانِیْ مُسْتَجِيْرًا
بِوَجْهِكَ الْبَاقِیْ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰى يَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ جَلِّلْنِیْ
بِرَحْمَتِكَ وَاَلْبِسْنِیْ عَافِيَتَكَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ پس مشعر الحرام کیطرف
بآرام بدن روانہ ہو اور استغفار کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ
وَارْزُقْنِیَ الْعَوْدَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِیْ وَاقْلِبْنِیَ الْيَوْمَ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِیْ مَرْحُوْمًا
مَغْفُوْرًا لِیْ بِاَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِی
الْيَوْمَ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَاَعْطِنِیْ اَفْضَلَ مَا اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ
وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَبَارِكْ لِیْ فِيْمَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلٍ اَوْ مَالٍ
اَوْ قَلِيْلٍ اَوْ كَثِيْرٍ وَبَارِكْ لَهُمْ فِیَّ اور بہت کہے اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ **فصل تیسری**
بیان وقوف مشعر الحرام مین اور اسمین دو مقصد ہین **پہلا مقصد** بیان واجبات وقوف مین جسوقت
بعد عرفات شب عید قربان مشعر الحرام مین آئے تو اُس مقام پر تمام شب ہے اور بعض علما شب کو مشعر مین
رہنا واجب جانتے ہین اور یہ احوط ہے اور نیت اسطرح کرے کہ شب عید بسر کرتا ہون مین مشعر الحرام مین واسطے
رضاے الٰہی کے اور جب طلوع فجر ہو تو نیت وقوف مشعر اسطرح کرے کہ مین طلوع آفتاب تک
وقوف مشعر الحرام کرتا ہون کہ یہ وقوف اعمال واجبۂ حج تمتع مین سے ہے قربۃً الی اللہ اور بنابر قول
مشہور و احوط مشعر مین طلوع آفتاب تک رہنا واجب ہے پس اگر عمدًا قبل از طلوع آفتاب مشعر
سے باہر چلا جائے اور وادی محسر سے بھی تجاوز کر جائے تو گنہگار ہوگا اور بعض علما نے کفارہ
بھی اسکے ایک گوسفند ذبح کرنا واجب جانا ہے اور اس بحث مین چند مسئلہ ہین **مسئلہ پہلا**
یہ کہ وقوف مشعر الحرام رکن ہے اور تمام وقوف واجب ہے پس اگر کوئی شخص وقوف کو بالکلیہ
ترک کریگا تو حج اُسکا باطل ہے لیکن وقوف مشعر کبھی اس سے کہ جنے مشعر مین بقصد وقوف شب
بسر کی ہو اور اُسیر بعد طلوع فجر مشعر مین رہنا مثل عورتون اور مردان ضعیف و مسن اور

بیمارون کے کہ بہ سبب کثرت خلائق وشدت مشقت دشوار ہو یا وہ لوگ جنکو کوئی کام ضروری ہو تو
ساقط بھی ہو جاتا ہی پس ان سبکو چاہیے کہ قبل طلوع فجر مشعر سے منی کیطرف روانہ ہون اور جو حضرات
کسی طرح کا عذر نہین رکھتے اُنکے حق مین اختلاف ہی بعض علماء نے فرمایا ہی کہ قبل از طلوع فجر اگر
کوئی شخص بلا عذر مشعر سے چلا جائے بشرطیکہ شب کو مشعر مین رہا ہو اور وقوف عرفہ بھی اُس سے فوت نہ ہوا
ہو تو حج اُسکا صحیح ہی لیکن کفارہ مین اُسکے ایک گوسفند اُسپر لازم ہوگا اور احوط یہ ہی کہ اس صورت مین
بھی حج فاسد سمجھا جائے اور یہ شخص اعادۂ حج کرے **دوسرا مسئلہ** جس شخص کو وقوف مشعر وقت
مذکور مین دستیاب نہ ہو تو اُسکے حق مین کافی ہی کہ قبل زوال تھوڑی دیر مشعر مین رہی کہ یہ مشعر کا وقوف اضطراری
ہوگا پس معلوم ہوا کہ وقوف مشعر کیلیے تین وقت مین ایک شب عید اُن اشخاص کیلیے جو مشعر مین بعد طلوع
فجر نہین رہ سکتے جیسا کہ مذکور ہوا اور دوسرے طلوع صبح آفتاب کے درمیان مین تیسرے طلوع آفتاب
سے زوال تک **تیسرا مسئلہ** سابق کے بیان سے معلوم ہوا کہ وقوف عرفات دو طرح کا ہی ایک اختیاری
دوسرا اضطراری اور وقوف مشعر بھی دو طرح کا ہی ایک اختیاری دوسرا اضطراری پس حاجیون
کی باعتبار اسکے کہ دونون وقوف اختیاری اُنکو ہاتھ آئین یا دونو اضطراری یا ایک اختیاری دوسرا
اضطراری یا مطلقاً وقوف نہ کرین یہ سب نو قسمین ہونگی پہلے یہ کہ وقت اختیاری مین دونون وقوف
بجالائین تو اس صورت مین کوئی اشکال صحت حج مین نہین ہی دوسرے یہ کہ کسی وقوف کو نہ بجالائے
ہون نہ وقت اختیاری مین نہ اضطراری مین پس بطلان حج مین کوئی اشکال نہین معلوم ہوتا چاہیے کہ
اُسے احرام حج سے عمرۂ مفردہ بجالائین یعنی طواف اور نماز اور سعی اور تقصیر اور طواف النساء اور
اُسکی نماز بجالائین کہ اُسکو عمرۂ مفردہ کہتے ہین کہ احرام سے محل ہو جائینگے یعنی جو چیزین حرام تھین
حلال ہو جائینگی اور اگر کوئی شخص گوسفند ہمراہ رکھتا ہو تو ذبح کریگا اور مستحب ہی کہ حجاج کے
ساتھ منی مین رہی اور جب مکہ معظمہ جائے تو افعال عمرہ بجالائے اور سال آیندہ اگر شرائط وجوب
حج پائے جائین تو حج کرے تیسرے یہ کہ وقوف عرفہ کو وقت اختیاری مین بجالائے اور وقوف
مشعر وقت اضطراری مین بجالائے چوتھے اسکے برعکس یعنی وقوف عرفہ وقت اضطراری مین
بجالائے اور وقوف مشعر وقت اختیاری مین بجالائے تو دونون صورتون مین حج صحیح ہی اور
اور علماء نے ان دونون صورتون مین حج کے صحیح ہونے پر دعوی اجماع کیا ہی پانچوین یہ کہ

دونون وقوف اضطراری کیے ہون اس صورت مین اختلاف ہر کہ آیا حج صحیح ہو گا یا صحیح نہ ہو گا مگر
صحت حج بعید نہین ہر لیکن سال آیندہ اگر شرائط وجوب حج پائے جائین تو اعادۂ حج احوط ہر چھٹے یہ کہ
فقط وقوف مشعر وقت اضطراری مین بجالائے اور وقوف عرفہ نہ وقت اختیاری مین کیا ہو اور نہ اضطراری
مین اسصورت مین بھی اختلاف ہر اور عدم صحت حج یہان اقوی واشہر ہر ساتوین یہ کہ فقط وقوف عرفہ وقت
اختیاری مین بجالائے اور وقوف مشعر نہ وقت اختیاری مین کیا ہو اور نہ اضطراری مین اس صورت مین
قول مشہور یہ ہر کہ حج صحیح ہر آٹھوین یہ کہ وقوف مشعر وقت اختیاری مین بجالائے اور وقوف عرفہ بالکل
نہ کیا ہو نہ وقت اختیاری مین اور نہ اضطراری مین ظاہرا اس صورت مین بھی حج صحیح ہو گا اور اس باب مین
ظاہرا اختلاف نہین ہر نوین یہ کہ وقوف عرفہ وقت اضطراری مین بجالائے اور وقوف مشعر بالکل نہ کرے
تو اس صورت مین حج صحیح نہو گا **مقصد دوسرا** بیان وقوف مشعر الحرام مین سنت ہر با آرام
بدن و آرام دل مشعر کی طرف متوجہ ہو اور استغفار کرے اور جب تل سرخ تک پہونچے کہ داہنی
جانب راہ کے واقع ہر تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِيْ وَزِدْ فِيْ عَمَلِيْ وَسَلِّمْ لِيْ
دِيْنِيْ وَتَقَبَّلْ مَنَاسِكِيْ اور اونٹ کو تیز نہ لے چلے تا کسی کو اذیت نہ پہونچے اور اَللّٰهُمَّ
اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ مکرر کہتا جائے اور نماز مغرب وعشا مین مشعر پہونچنے تک تاخیر
کرے اگرچہ ثلث شب بھی گذر جائے تو بھی مشعر ہی مین جاکر دونون نمازین پڑھے اور اگر
ثلث شب سے قبل پہونچنے مین کسی قسم کا مانع ہو تو نماز پڑھ لے اور نماز مغرب و عشا ایک اذان
و دو اقامت سے پڑھے اور نافلہ مغرب بعد مغرب نہ پڑھے بلکہ بعد نماز عشا بجالائے اور احوط یہ
ہے کہ جب مشعر الحرام مین آئے تو اس طرح نیت کرے کہ مین مقام مشعر الحرام مین شب کو
بسر کرتا ہون رضائے خدا کیلیے اور مشعر الحرام مین میرا شب بسر کرنا ایک عمل ہر حج
تمتع منی سے چنانچہ سابق مین بیان ہوا کہ اظہر واحوط یہ ہر کہ شب بسر کرنا مشعر الحرام مین واجب
ہر اور مستحب ہر کہ وسط وادی مین راہ کی داہنی جانب اترے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِسْئَلُكَ
اَنْ تَجْمَعَ لِيْ فِيْهَا جَوَامِعَ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْيِسْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ سَئَلْتُكَ اَنْ
تَجْمَعَهُ لِيْ فِيْ قَلْبِيْ ثُمَّ اَطْلُبُ مِنْكَ اَنْ تُعَرِّفَنِيْ مَا عَرَّفْتَ اَوْلِيَائَكَ فِيْ مَنْزِلِيْ
هٰذَا وَاَنْ تَقِيَنِيْ جَوَامِعَ الشَّرِّ اور جہانتک ہو سکے اُس شب کو صبح تک عبادت و

طاعت الٰہی مین بسر کرے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ اس شب کو آسمان کے دروازے بند نہین
ہوتے اور آوازین مومنون کی بلند ہوتی ہین اور خداوند عالم فرماتا ہی کہ مین تمھارا خدا ہون اور تم میرے بندے ہو
تم نے میرا حق ادا کیا مجھ پر بھی لازم ہی کہ مین تمھاری دعائین قبول کرون پس خداوند عالم بعض حاجیون کے تمام گناہ
بخشتا ہے اور بعضون کے بعض گناہ بخشتا ہی اور سنت ہی کہ مشعر سے اُسی شب کو رمی الجمرات کے واسطے ستر کنکریان
اُٹھائے اور سنت ہی کہ غسل کرے اور وقت وقوف مشعر الحرام باوضو ہو اور جو دعا منقول ہی المہ کو
پڑھے اور حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اور یہ دعا بھی پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكَّ رَقَبَتِي مِنَ
النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوبٍ اِلَيْهِ وَخَيْرُ مَدْعُوٍّ وَغَيْرُ مَسْئُولٍ وَكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ
فَاجْعَلْ جَائِزَتِي فِي مَوْضِعِي هٰذَا اَنْ تُقِيلَنِي عَثْرَتِي وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتِي وَاَنْ تَتَجَاوَزَ عَنْ
خَطِيئَتِي ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰى مِنَ الدُّنْيَا زَادِي وَتَقْلِبَنِي مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِي بِاَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ
بِهِ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَزُوَّارِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ اور اپنے لیے اور اپنے مان باپ اور بھائیون کیلیے اور
اہل اور مال اور فرزندون کیلیے دعا مانگے چنانچہ بعض علما قائل ہوئے ہین کہ دعا مانگنا واجب ہی اور
بہتر یہ ہی کہ قبل طلوع آفتاب سوائے امام کے تمام حاجی مشعر الحرام سے روانہ ہون لیکن جبتک
آفتاب طلوع نہ ہو اُسوقت تک وادی محسر سے آگے نہ بڑھے اور جب شعاع آفتاب کوہ ثبیر پر
پڑے تو سات مرتبہ اپنے گناہون کا اقرار کرے اور سات مرتبہ استغفار کرے اور جب روانہ ہو تو با سکون
و وقار ذکر خدا اور استغفار کرتا جائے اور جب وادی محسر مین پہونچے تو ہرولہ کرتا ہوا چلے یا جو جانور
پر سوار ہو اُسے تیز ہانکے اور اگر ہرولہ یعنی دوڑنا بھول جائے تو وادی محسر مین پھر آئے اور ہرولہ کر
راہ طے کرے اور وقت ہرولہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَهْدِي وَاقْبَلْ تَوْبَتِي وَاَجِبْ
دَعْوَتِي وَاخْلُفْنِي فِيمَنْ تَرَكْتُ بَعْدِي اور کہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ **فصل چوتھی** بیان واجبات منٰی مین مشعر الحرام سے کوچ کر
کے بعد مقام منٰی مین پھر آنا واجب ہی اور منٰی مین پہونچکر تین امر بجا لانا واجب مین پہلا واجب
رمی جمرہ عقبہ ہی لیکن کنکریون کا جمرہ کی طرف پھینکنا اور جمرہ نام ایک مقام کا ہی اور وقت
اسکا روز عید طلوع آفتاب کے بعد سے غروب آفتاب تک ہی اور اگر اُس دن بھول جائے تو ذیجہ کی

بترھوین کو رمی کرسکتا ہی اور اگر یاد نہ آئے تو دوسرے سال رمی جمرہ کرے یا کسی کو نائب معین کرے
کہ وہ رمی بجالائے اور شرطین اُسکی یہ ہین کہ جن کنکریون کو پھینکے اُنپر اسم سنگریزے کا صادق آتا ہو اور
لازم ہی کہ وہ کنکریان حرم کی ہون اور حرم مین جس مقام سے چاہی اُٹھا سکتا ہی لیکن مستحب ہی کہ شب عید
مقام مشعر سے اُٹھائے اور یہ بھی شرط ہی کہ وہ سنگریزے مستعمل نہ ہون یعنی کسی اور نے جمرہ کیطرف بطور صحیح اُن
سنگریزون کو نہ پھینکا ہوا اور رمی جمرہ مین چند امر واجب ہین پہلے نیت پس چاہیے کہ نیت اس نہج پر کرے کہ مین
سات سنگریزے جمرۂ عقبہ کیطرف پھینکتا ہون کہ یہ امر حج تمتع مین واجب ہی قربۃً الی اللہ دوسرے اُن
سنگریزون کا پھینکنا پس اگر سنگ کو جمرہ پر رکھدے اسطرح کہ رمی صادق نہ آوے تو کافی نہ ہوا تیسرے یہ کہ
اگر سنگریزہ پھینکے تو چاہیے وہ جمرۂ عقبہ تک پہونچے پس اگر وہ سنگریزہ کسی اور انسان یا حیوان کی اعانت
سے پہونچیگا تو کافی نہ ہوگا اور اگر سنگریزے کے پہونچنے اور نہ پہونچنے مین شک واقع ہو تو از سر نو پھینکے
چوتھے عدد معین ہو یعنی سات کنکریان ہون پانچوین یہ کہ ان کنکریون کو ایکدفعہ نہ پھینکے بلکہ واجب ہی
کہ ایک ایک کرکے پھینکے اور مستحب ہی کہ کنکریان سرمئی رنگ کی یا اور کسی رنگ کی ہون اور نقطہ دار
ہون اور ایک ایک کرکے چنی ہون اور نرم ہون سخت نہ ہون اور بقدر بند انگشت ہون اور مستحب
ہی کہ کنکریان پھینکنے کیوقت پیادہ ہو سوار نہو اور باوضو ہو اور بعضے علما باطہارت ہونا واجب
جانتے ہین اور جب کنکریان ہاتھ مین ہون تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ حَصَيَاتِیْ
فَاَحْصِهِنَّ لِیْ وَارْفَعْهُنَّ فِیْ عَمَلِیْ اور جب کنکری پھینکے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ
ادْحَرْ عَنِّی الشَّيْطَانَ اَللّٰهُمَّ تَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَعَلٰی سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَعَمَلًا مَقْبُوْلًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَذَنْبًا
مَغْفُوْرًا اور چاہیے کہ سنگریزہ پھینکنے والے اور جمرۂ عقبہ کے درمیان مین دس ہاتھ کا یا پندرہ
ہاتھ کا فاصلہ ہو اور منھ جمرہ کیطرف کرے اور پشت بقبلہ ہو اور سنت ہی کہ کنکری کو انگوٹھی پر رکھے اور
انگشت شہادت کے ناخن سے پھینکے اور جبکہ منی مین اپنے مقام پر آئے تو سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِيْرُ
دوسرا واجب اجبات منی کا یہ ہی کہ ہدی کو ذبح کرے اور جو شخص حج تمتع بجالائے اُنپر کہ ہر فرد پر
ایک ہدی کا ذبح کرنا واجب ہی پس بنابر اشہر و اظہر و احوط کئی آدمیون کیطرف سے ایک ہدی کافی

نہ ہوگی اور اگر ہدی مول لینے پر قادر نہ ہو تو اُسکے عوض مین دس روزی رکھے تین روزی حج مین رکھے
اور سات روزی اپنے شہر مین پہونچکر رکھے اور اگر ہدی دستیاب ہو تو قیمت اُسکی کسی معتمد پاس رکھوادے
کہ وہ شخص تا آخر ماہ ذیحجہ جسوقت ہدی ملے مول لیکر ہدی کو ذبح کرے اور اگر تمام سال دستیاب نہ ہو
تو سال آئندہ مین لیکر ذبح کرے مگر احوط یہ ہی کہ اس صورت مین دس روزی بھی رکھے اور ہدی بھی
ذبح کرے اور اگر روز عید ہدی کا ذبح کرنا بھول جائے یا بہ سبب کسی عذر کے ہدی ذبح نہ کی ہو تو
تیرھوین تاریخ بلکہ آخر ذیحجہ تک تاخیر جائز ہے اور ہدی مین واجب ہی کہ خواہ شتر ہو خواہ گائے ہو
خواہ دُنبہ اگر شتر ہو تو اُسے پانچ برس تمام ہوکر چھٹا برس شروع ہوا ہو اور اگر گائے ہو تو احوط
یہ ہی کہ اُسے دو سال تمام ہوکر تیسرا شروع ہوا ہو اور اقسام گوسفند مین اگر بھیڑ ہو تو سات مہینے
اُسکے تمام ہو چکے ہون اور آٹھوان مہینہ شروع ہوا ہو اور احوط یہ ہی کہ ایک سال تمام ہوکر دوسرا
سال شروع ہوا ہو اور اگر بکری ہو تو احوط یہ ہی کہ اُسے دوسرا سال تمام ہوکے تیسرا سال شروع ہوا
اور یہ بھی شرط ہی کہ ہدی مین کسی قسم کا نقصان نہ ہو سب عضو اُسکے سالم ہون پس اگر جانور اندھا یا
لنگڑا یا بیمار ہوگا تو کافی نہین ہی بلکہ اگر ذرا سا بھی کان کٹا ہو یا اُسکے سینگون مین اندر یا باہر کسی
قسم کا نقصان ہو تو بھی کافی نہ ہوگا اور چاہیے کہ جانور دُبلا بھی نہ ہو اور علمائے امامیہ مین یہ مشہور
ہی کہ اگر گوسفند کے گردون مین چربی ہوگی تو ذبح اسکا مجزی ہوگا اور احوط یہ ہی کہ ایسا جانور ہو
کہ جسے عرف مین دُبلا نہ کہین اور اگر جانور کا کان درمیان سے شگافتہ ہو یا کان مین سوراخ ہو
تو کچھ مضائقہ نہین ہی مگر احوط یہ ہی کہ جس جانور کا کان شگافتہ ہو یا کان مین سوراخ ہو یا جس جانور
کی اصل خلقت مین سینگ نہون یا کان یا دُم نہ ہو تو اُسے بھی نہ لے اور جس جانور کے خصیتین کچل
ڈالی ہون اُسے ذبح نہ کرے اور اظہر واشہر یہ ہی کہ جانور خصی کا ذبح کرنا کافی نہوگا اور اگر
کوئی شخص اس خیال سے کہ جانور بے عیب ہی مول لیکر ذبح کرے اور بعد اسکے معلوم ہو کہ جانور مین
نقصان تھا تو ذبح کرنا اُس جانور کا بھی کافی نہین ہی اور اگر پہلے سے یہ گمان ہو کہ جانور فربہ ہی مگر
ذبح کے بعد دُبلا نکلا تو ذبح اُسکا کفایت کرتا ہی اور اگر اس گمان سے ذبح کرے کہ یہ جانور
دُبلا ہی مگر امید ہی کہ فربہ ہوگا اور مطلوب حق تعالی کے موافق ہوگا اور بعد اُسکے وہ جانور فربہ نکلا تو
کافی ہوگا لیکن اگر یہ شخص پہلے ہی اُس جانور مین فربہ ہونے کا احتمال نہ کرے یا فربہ ہونے کا احتمال کرے

... نہ کیا ہو بلکہ از راہ بے پروائی جانور
لیکر ذبح کر ڈالے اور اگر اتفاقاً فربہ نکلے تو ظاہرا کافی نہوگا اور احوط یہ ہے کہ کسی قدر ذبیحہ کو خود کھائے اور
کسی قدر بطور ہدیہ دے اور کسی قدر صدقہ کرے اور احتیاط یہ ہے کہ ایک ثلث ہدیہ کرے اور ایک ثلث
فقراے مومنین کو بطور صدقہ دے اور فی الحال منیٰ مین جو ذبیحہ ہوتے ہین اور اُنھین غالبًا بلکہ دائم مردمان
طائفہ سوڈان کہ جو حوالی منیٰ مین رہتے ہین لیجایا کرتے ہین تو انکو دینا جائز نہین ہے اسوجہ سے کہ ایمان بلکہ اسلام
اس طائفہ کا معلوم نہین ہے لہذا چاہیے کہ پہلے تھوڑا سا گوشت اپنے لیے رکھے اور تیسرا حصہ ذبیحہ کا مجلس مین
سے کسی فقیر مومن کو دے اور ایک ثلث اپنے بعض برادران ایمانی کو ہدیہ دے اور اگر حصۂ فقرا و حصۂ برادران ایمانی جدا
کر چکا ہو بعد اسکے صاحبان صدقہ ہدیہ اپنا اپنا حصہ سوڈان کو دیدین تو کچھ مضائقہ نہین ہے اور اگر قبل
ان احتیاطون کے اتفاقاً طائفہ سوڈان ذبیحہ چرا کر یا لوٹ کر لیجائین تو باعث بطلان ذبح ہدی اور
سبب وجوب اعادہ نہوگا ہان اگر خود سے کوئی شخص اُس طائفہ کو دیدے تو بنابر احتیاط حصۂ فقرا کا یہ شخص
ضامن رہیگا اور جو شخص ذبح ہدی پر قادر نہوئے چاہیئے کہ دس روزے رکھے تین دن ایام حج مین کہ
اور سات روزے بعد گھر پہونچنے کے پس تین روزے تو ساتوین سے نوین تک پے درپے حالت حج مین رکھے
اور اگر ساتوین کو روزہ رکھنا ممکن نہو تو آٹھوین نوین تاریخ روزہ رکھے اور ایک روزہ منیٰ سے جب رجعت کرے
اُسوقت رکھے لیکن احوط یہ ہے کہ اس صورت مین علاوہ ہفتم و نہم کے بعد مراجعت منیٰ تین روزے پے درپے رکھے یعنی جس
روز منیٰ سے کوچ کرے اُس روز اور دو دن بعد اسکے روزہ رکھے اور یہ قصد کرے کہ ان پانچ روزون مین
تین روزے جو کہ مطلوب خدا ہون وہی بدل ہدی ہین اور اگر آٹھوین تاریخ روزہ نہ رکھے تو اس صورت مین
نوین کو بھی نہ رکھے بلکہ تا مراجعت منیٰ صبر کرے اور منیٰ سے آکر تینون روزے پے درپے رکھے مگر
احوط یہ ہے کہ ان تین روزون کے رکھنے مین تعجیل کرے اگرچہ اشہر یہ ہے کہ ماہ ذی الحجہ مین جس وقت چاہے
اُسوقت ان روزون کو رکھ سکتا ہے اور وہ سات روزے کہ جو مکان پر پہونچکر رکھنا چاہیے احوط یہ ہے
کہ انکو بھی پے درپے رکھے ہر چند وجوب اسکا معلوم نہین ہوتا اور اگر ان تین روزون کے بعد ذبح
ہدی پر قادر ہو تو احوط یہ ہے کہ ہدی کو ذبح کرے اور مستحب ہدی یہ ہین کہ ہدی مین پہلے اونٹ کو
اختیار کرے بعد اُسکے گائے بعد گائے کے گوسفند اور چاہیے کہ ہدی نہایت فربہ ہو اور اگر اونٹ
... کہ اگر شتر کو نحر کرے تو چاہئے کہ شتر کو

کھڑا کرکے اُسکے دونون ہاتھ زانون سے باندھدے اور داہنی جانب خود کھڑا ہو اور چھری یا نیزہ یا خنجر اُسکے گودال گلو مین مارے اور وقت نحر یا ذبح یہ دعا پڑھے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّمُسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پس نحر یا ذبح کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ اور سنت ہے کہ خود قربانی کرے اور اگر ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو جو شخص کہ ذبح کرتا ہے اُسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھدے تیسرا واجب سر منڈوانا یا تقصیر کرنا ہے اور تقصیر کسی قدر سر کے بال منڈانے یا شارب لینے یا ناخن کاٹنے کو کہتے ہین مگر عورت اور خنثہ کو سر منڈانا جائز نہین ہے اور جس شخص نے گوند یا شہد یا کسی اور چیز سے اپنے سر کے بال جوون کیوجہ سے جما لیے ہون یا وہ شخص کہ جسنے سر کے بالون کو یکجا کرکے باندھ لیا ہو یا گوندلیا ہو یا جسنے پہلے پہل حج کیا ہو تو احوط یہ ہے کہ وہ تمام سر منڈائے اور تقصیر پر اکتفا نہ کرے اور یہ نیت کرے کہ مین سر منڈاتا ہون یا ناخن کاٹتا ہون کہ یہ بھی ایک فریضہ ہے فرائض حج تمتع مین سے قربۃً الی اللہ اور بہتر ہے کہ جو شخص سر مونڈنے والا ہو یا ناخن کاٹنے والا ہو وہ بھی نیت کرے اور جسوقت حاجی حلق یا تقصیر کرتا ہے تو اُسپر وہ چیزین حلال ہوجاتی ہین کہ جو بسبب احرام حرام ہو گئی تھین مثل شکار و بوے خوش اور بنابر اشہر و اظہر رمی و ذبح اور سر منڈانے مین ترتیب لازم ہے اور اگر کوئی شخص مخالفت کرے اور ذبح کو رمی پر مقدم کرے یا سر منڈانیکو ذبح یا رمی پر مقدم کرے پس اگر از روے فراموشی ایسا کیا ہے تو مضائقہ نہین رکھتا ہے اور اگر عمداً ایسا کیا ہے تو بھی بنابر مشہور اعادہ واجب نہین ہے مگر اسکی دلیل مین کلام ہے اگر ممکن ہو تو احتیاطاً اعادہ کرے اور جس صورت مین عید کے دن سر منڈانے یا تقصیر کرنے کو بھول جائے اور منیٰ سے روانہ ہوچکا ہو تو اُسے سر منڈانے یا تقصیر کرنے کیلیے مراجعت واجب ہے اور اگر مراجعت ممکن نہ ہو تو جس مقام پر وارد ہے وہین سر منڈائے اور بشرط امکان بالون کو منیٰ مین بھیجدے اور جس صورت مین منیٰ کیطرف مراجعت کرے تو بعد حلق اعادہ طواف واجب ہے اور مستحب ہے کہ سر منڈانے کیوقت رو بقبلہ ہو اور جانب راست پیشانی کیطرف سے ابتدا کرے اور اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور سنت ہے کہ سر کے بالون کو منیٰ مین اپنے خیمہ کے مقام پر دفن کردے اور احوط ہے کہ اطراف سر و ریش و شارب سے بھی بال منڈائے اور ناخن بھی کٹوائے

**فصل پانچوین** بیان مین اُن امور کے جو بعد ادائے مناسک منیٰ واجب یا مستحب ہین اس فصل مین دو مقصد ہین مقصد پہلا بیان واجبات مین پس

اور سعی اور طواف نسا اور نماز طواف نسا کے لئے منیٰ
سے مکہ مین آنا واجب ہی اور جسنے حج تمتع کیا ہو اُسے گیارھوین تک مراجعت مین تاخیر کرنا جائز ہی اور
گیارھوین سے زیادہ تاخیر مین اختلاف ہی احوط یہ ہی کہ گیارھوین سے زیادہ تاخیر نہ کرے اگرچہ جواز
تاخیر تیرھوین تک بلکہ آخر ذیحجہ تک بعید نہین ہی اور عرفات و مشعر و منیٰ پر طواف و سعی کا مقدم کرنا جائز
نہین ہی مگر جسے بعد از مراجعت مکہ معظمہ طواف و سعی کا بجالانا ممکن نہ ہو اُسے جائز ہی کہ سعی و طواف قبل
عرفات و مشعر و منیٰ بجالائے مثل اسکے کہ نسوان کو حیض و نفاس کا گمان ہو یا جسوقت حجاج منیٰ پر
پھرین تو بسبب ازدحام طواف نسا مرد پیر پر دشوار ہو ایسی صورت مین اظہر یہ ہی کہ طواف و سعی کی
تقدیم وقوف عرفات و مشعر و منیٰ پر ہو سکتی ہی مگر بعض علما اس حالت مین بھی تقدیم کو منع فرماتے ہین
پس احوط یہ ہی کہ اگر صاحب عذر تقدم سعی و طواف کرے تو بشرط امکان اس طواف و سعی کا ایام تشریق
مین اعادہ کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو آخر ذیحجہ تک جب ممکن ہو سکے اعادہ کرے اور اگر جانتا ہو کہ تا
آخر ذیحجہ طواف و سعی ممکن نہ ہوگی تو بلا اشکال تقدیم واجب ہی مگر احوط یہ ہی کہ اپنی طرف سے نائب بھی مقرر کرے
اور کیفیت زیارت و نماز و سعی بحث عمرہ مین مذکور ہو چکی ہی اور بعد بجالانے اس طواف کے مع نماز اور
بجالانے سعی کے مابین صفا و مروہ اُس شخص پر جو کچھ بعد حلق محرمات سے باقی رہا تھا اُسمین سے خوشبو حلال
ہو جاتی ہی مگر صید و نسوان حرام رہین گے اور بعض علمانے فرمایا ہی کہ بمجرد طواف اور نماز طواف خوشبو
حلال ہو جاتی ہی لیکن مرعات قول اول احوط و اقوی ہی اور بعد طواف نسا و نماز طواف نسا کا اس
طواف کی بھی کیفیت مثل طواف سابق کے ہی عورت حلال ہو جاتی ہی اور وہ صید کہ بسبب حرام حرام
ہوا تھا حلال ہو جاتا ہی مگر چونکہ حرمت صید حرم کی بنفسہ ہی اور بسبب احرام یہ صید حرام نہین
ہوتا ہی اسکی حرمت بدستور رہیگی اور احوط یہ ہی کہ قبل طواف النسا خوشبو سے اجتناب کرے اگرچہ
اقوی جواز ہی پس حج کنندہ حج تمتع کو تین مرتبہ مین بتدریج محرمات احرام حلال ہوتے ہین پہلی
مرتبہ بعد سر منڈانے کے دوسری مرتبہ بعد سعی مابین صفا و مروہ تیسری مرتبہ بعد نماز طواف النسا اور
طواف النسا اگرچہ واجب ہی اور بے طواف کے عورت اسپر حلال نہین ہوتی مگر علما مین مشہور ہی کہ
یہ طواف ارکان حج سے نہین ہی پس ترک اس طواف کا عمداً مثل ترک طواف زیارت یا طواف عمرہ

بجالائے اور جب اس طواف کو نہ بجالائیگا عورت اُسپر حلال نہ ہوگی یہانتک کہ بنابر احوط عقد کرنا
یا عقد پر گواہی دینا بھی جائز نہ ہوگا **مقصد دوسرا** بیان مستحبات طواف زیارت و سعی و طواف
نسا مین بہتر یہ ہی کہ بشرط امکان روز عید بعد اعمال منیٰ مکہ معظمہ مین مراجعت کرے اور اگر نہ ہوسکے تو
گیارھوین کو مراجعت کرے اور احوط یہ ہی کہ گیارھوین تاریخ سے زیادہ بدو عذر تاخیر نہ کری اور
سنت ہی کہ غسل کرکے متوجہ مسجد الحرام ہو اور ذکر خدا زبان پر جاری رکھے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات
بھیجے اور جسوقت در مسجد پر پہونچے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی نُسُکِیْ وَسَلِّمْنِیْ لَہٗ وَسَلِّمْہُ
لِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِہٖ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ
وَاَنْ تُرْجِعَنِیْ بِحَاجَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ بَلَدُکَ وَالْبَیْتُ بَیْتُکَ جِئْتُ
اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَکَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِکَ رَاضِیًا بِقَدَرِکَ اَسْئَلُکَ
مَسْئَلَۃَ الْمُضْطَرِّ اِلَیْکَ الْمُطِیْعِ لِاَمْرِکَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِکَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِکَ
اَنْ تُبَلِّغَنِیْ عَفْوَکَ وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ بعد اسکے حجر اسود کے قریب جاکر حجر اسود
سے ہاتھ مس کرے اور حجر اسود کو بوسہ دی اور جو اعمال طواف عمرہ مین بجالایا **تھا** انھیں
بجالائے اور تکبیر کہے اور نیت کرے جس طرح پر طواف عمرہ مین مذکور
ہوچکا ہے اُسی آداب سے سات شوط طواف بجالائے اور کیفیت اسمی طواف
اور نماز کی اور سعی اور طواف نسا کی اُسی نہج پر ہے جو سابق مین ازین
طواف و سعی عمرہ مین مذکور ہوچکی ہی **فصل چھٹی** بیانمین اسکے کہ شبہای ایام تشریق
منیٰ مین رہنا چاہیے جسوقت حاجی مکہ معظمہ مین بروز عید طواف و سعی کیلیے جائے تو اُسپر واجب ہی
کہ گیارھوین اور بارھوین شب رہنے کیلیے منیٰ مین پھر آئے اور جس شخص نے احرام مین صید یا عورت
سے پرہیز نہ کیا ہو اُسے تیرھوین شب بھی منیٰ مین رہنا واجب ہی اور جسنے صید و عورت سے پرہیز
کیا ہو اُسے بارھوین تاریخ بعد زوال شمس منیٰ سے کوچ کرنا جائز ہی اور اگر اتفاقاً بارھوین
تاریخ بعد زوال شمس منیٰ سے کوچ کرنا جائز ہی اور اگر اتفاقاً بارھوین تاریخ کوچ نہ کری اور
تیرھوین شب آجاوے تو اُس شب کو رہنا بھی واجب ہوجائیگا اور تیرھوین تاریخ رمی بھی لازم
ہوگی اور جسوقت رات ہوجائے تو منیٰ کی نیت کرنا واجب ہی اور مقدار حد یعنی جسقدر منیٰ مین شب

بسر کرنا لازم ہی یہ کہ تا بعد نصف شب منی مین رہی پس اگر بعد نصف شب منی سے کوچ کری تو مضائقہ نہین ہی اور احوط یہ ہی کہ قبل طلوع صبح داخل مکہ نہ ہو اور جو شخص منی مین شب کا رہنا ترک کری اُسی بعوض ہر شب ایک گوسفند کفارہ مین ذبح کرنا واجب ہی اور احوط یہ ہی کہ جو شخص منی مین شب کا رہنا بھول جائے یا بہ سبب جاہل مسئلہ ہونے کے ترک کری تو حکم اُسکا مثل اُس شخص کے ہی کہ جو عمدًا ترک کری پس اس شخص کو چاہیے کہ ایک گوسفند کفارہ مین ذبح کرے اور اسی طرح احوط ہی کہ جو شخص منی مین رہنے سے معذور ہو وہ بھی کفارہ دی ہر چند جو معذور ہی وہ گنہگار نہ ہو گا اور معذور وہ شخص ہی کہ خود بیمار ہو یا کسی دوسرے کا تیماردار ہو یا خوف تلف مال رکھتا ہو یا شبان یعنی دُنبیان چرانے والا ہو یا صاحب سقایت ہو یعنی حجاج کو پانی پلاتا ہو مگر علمانے ان دونون یعنی شبان اور صاحب سقایت پر ظاہرا فدیہ واجب نہین جانتے اور اسی طرح جو شخص منی مین نہ رہی مگر مکہ معظمہ مین تمام شب عبادت مین بسر کری اور بجز کار ضروری مثل کھانا کھانے یا پانی پینے یا تجدید وضو یا غیر از عبادت کسی امر مین متوجہ نہو تو اُسپر بھی فدیہ لازم نہین ہی اور مستحب ہی کہ جسوقت مکہ سے منی جانے لگے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

**فصل ساتوین** بیان وجوب رمی جمرات اور کیفیت اعمال مستحبہ کہ جنھین منی مین بجالانا سنت ہی اور اس فصل مین دو مقصد ہین **پہلا مقصد** بیان واجبات مین وہ ایام کہ جنکی شب کوچ کرنے والے پر منی مین رہنا واجب ہی چاہیے کہ دن کو رمی جمرات ثلاثہ بترتیب بجالاوے یعنی پہلے رمی جمرۂ اولی کرے بعد اسکے جمرۂ وسطی بعد اسکے جمرۂ عقبہ اور اگر ترتیب مین فرق واقع ہو تو جسقدر فرق ہوا اُسکا اعادہ کرے ہان اگر چار سنگریزے جمرہ پر مار چکا ہو بعد اسکے مشغول رمی وسطی ہو تو مانع ترتیب نہو گا بلکہ بعد فراغ رمی جمرہ وسطی تین سنگریزے اور لگا دی اگرچہ مقتضای احتیاط یہ ہی کہ اعادہ کری اور واجبات رمی مناسک منی مین مذکور ہو چکے ہین اور اگر کوئی شخص رمی جمرات بھول جای تو اُسکو چاہیے کہ مکہ معظمہ سے پھر منی مین آکر رمی جمرات بجالائے اور اگر یاد نہ آئے یہانتک کہ مکہ سے چلا جائے تو سال آیندہ چاہیے کہ خود یا نائب اُسکا بجالائے اور جو شخص مریض ہوا اور اُسے مایوسی ہو کہ تا بقاے وقت رمی پر قدرت نہ ہو گی تو اُسکی طرف سے دوسرا شخص رمی کر سکتا ہی اور بعد صحت اعادہ لازم نہین ہی لیکن احوط یہ ہی کہ اگر صحیح ہو جائے اور وقت رمی باقی ہو تو اعادہ کری اور اگر ممکن ہو تو

یہ صورت کری کہ مریض سنگریزہ اپنے ہاتھ مین لے اور دوسرا شخص اسکے عوض کو لگادی اور اگر کوئی شخص عمداً ترک رمی کرے تو بنابر اشہر و اقوی حج اُسکا فاسد ہوگا اور بعض علمانے فرمایا ہے کہ سال آیندہ قضاے حج احوط ہے اور شب کو روز گذشتہ یا روز آیندہ کیلیے رمی کرنا جائز نہین ہے مگر اُس شخص کو جائز ہو کہ جسکو کسی قسم کا عذر ہو کہ دنکو اُسے رمی ممکن نہ ہو تو وہ شب کو رمی کر سکتا ہے اور اگر کوئی شخص دوسرے دن تک رمی بھولا رہے تو اُسکو چاہیے کہ پہلے قضاے رمی سابق بجالائے پھر اُس دن کی رمی واجب بجالائے **مقصد دوسرا بیان مستحبات** منیٰ مین مستحب ہے کہ تین دن یعنی گیارھوین[۱۱] بارھوین[۱۲] تیرھوین[۱۳] تک منیٰ مین رہے اور منیٰ سے نہ نکلے یہانتک کہ طواف مستحب کیلیے بھی نہ جائے اور جسوقت جمرۂ اول و دوم کو رمی کرے تو روبقبلہ ہو اور جمرہ دست راست کیطرف ہو اور حمد و ثناے الٰہی بجالائے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوٰت بھیجے پس تھوڑا سا آگے بڑھے اور دعا کرے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ بعد اسکے تھوڑا سا آگے بڑھے اور دعاے سابق وقت رمی جمرہ پڑھے اور جسوقت سنگریزے لگاے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور وقت رمی جمرۂ عقبہ چاہیے کہ پشت قبلہ کیطرف ہو اور منیٰ مین تکبیر کہنا بنابر مذہب مشہور مستحب ہے مگر بعض علما واجب جانتے ہین پس احوط یہ ہے کہ منیٰ مین ہو یا کسی اور مقام پر ہو تکبیر کہنا ترک نہ کرے اور چاہیے کہ منیٰ مین بعد پندرہ نمازون کے ابتداے ظہر روز عید سے تکبیر کہے اور بنابر مشہور تکبیر مذکور یہ ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَلَهُ الْحَمْدُ عَلٰى مَا اَوْلَانَا وَرَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ اور بعض روایتون مین اسطرح وارد ہے کہ بعد تکبیر سوم کے وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ کہے اور بعض روایتون مین یہ زیادتی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلَانَا وارد ہوا ہے اور اگر بارھوین تاریخ منیٰ سے کوچ کرے تو سنت ہے کہ اکیس سنگریزے منیٰ مین دفن کرے اور مستحب ہے کہ ان ایام کی نمازہاے واجبی و سنتی مسجد خیف مین پڑھے اور حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص مسجد خیف مین سو رکعت نماز پڑھے قبل اسکے کہ وہان سے باہر نکلے حق تعالیٰ ستر برس کی عبادت کا ثواب اُسکو عطا فرماتا ہے اور جو شخص ستر مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے اُسکے نامۂ عمل مین ایک بندہ آزاد کرنیکا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو شخص سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو ثواب اُسکا مثل اُس شخص کے ہے کہ جسنے ایک آدمی زندہ کیا ہو اور جو شخص سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو ثواب اُسکا مثل اُس شخص کے ہے جسنے خراج عراقین راہ خدا مین تصدق کیا ہو **خاتمہ کیفیت طواف وداع اور بیان مستحبات مکہ**

طواف نسا پہلے بجا لایا ہو تو منی سے مکہ معظمہ مین طواف وداع کیلئے اسکی مراجعت کرنا مستحب ہو اور
چاہیئے کہ قبل از کوچ مسجد خیف مین چھ رکعت نماز بجا لائے اور جسوقت مکہ مین پہونچے تو سنت ہی کہ خانۂ
کعبہ مین داخل ہو خصوصًا وہ شخص کہ جسنے پہلی پہل حج کیا ہو اور حدیث مین وارد ہی کہ خانۂ کعبہ
مین داخل ہونا رحمت خدا مین داخل ہونا ہی اور خانۂ کعبہ سی نکلنا گناہون سی باہر نکلنا ہی اور خداے
عالم اس شخص تمام عمر گناہون سی محفوظ رکھتا ہی اور گناہان گذشتہ اُسکے بخشدیتا ہی اور سنت ہی کہ
خانۂ کعبہ مین داخل ہونیکے لئے غسل کرے اور پابرہنہ داخل خانۂ کعبہ ہو اور قبل داخل ہونیکے دونون حلقۂ
در پکڑ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَ الْعَبْدُ عَبْدُكَ وَ قَدْ قُلْتَ وَ مَنْ دَخَلَهٗ
كَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ وَ اَجِرْنِيْ مِنْ سَخَطِكَ بعد اسکے داخل ہو اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ
اِنَّكَ قُلْتَ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ عَذَابِ النَّارِ پس درمیان دونون ستون
کے سنگ سرخ پر دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت مین بعد سورۂ حمد سورۂ حم سجدہ پڑھے اور دوسری رکعت
مین بعد حمد بعدد آیات سورۂ حم سجدہ آیات قرآن کی تلاوت کرے اور گوشہ ہای کعبہ مین بھی نماز پڑھے
بعد اسکے اُس رکن پر آئے کہ جسمین حجر اسود ہی اور اپنے شکم کو اُس رکن سی مس کرے اور ستون کے گرد پھرے
اور اپنے پیٹ کو اور اپنی پیٹھ کو ستونون سی مس کرے اور جب خانۂ کعبہ سی نکلے نیچے آدمی تو سیڑھی کی داہنی
جب کیجانب رکھ کر قریب خانۂ کعبہ دو رکعت نماز پڑھے اور مستحب ہی کہ جبتک مکہ مین رہے مکرر طواف کیا کرے
اور حجاج کیلیے نماز نافلہ سے طواف افضل ہی اور برادران ایمانی کیجانب سی طواف کرنیکا بہت ثواب ہے
اور بہ نیابت جناب رسالتمآبؐ وجناب رسیدۂ اور بارہ امامؑ طواف کرنا ثواب عظیم رکھتا ہی اور حدیث
صحیح مین وارد ہوا ہی کہ آدمی کو مستحب ہی کہ مکہ مین تین سو ساٹھ طواف بقدر ایام سال بجا لائے اور اگر
تین سو ساٹھ طواف نہ ہو سکین تو تین سو ساٹھ شوط بجا لائے کہ یہ اکاون طواف اور تین شوط
ہوتے ہین اور ان شوطون کو بعدد ایام سال تمام کرکے چار شوط اور بجا لائے کہ باون طواف
پورے ہو جائین اور مکہ معظمہ مین ختم قرآن کرنا بھی مستحب ہی چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ
جو شخص مکہ معظمہ مین ختم قرآن کرے وہ دنیا سے نہ جائیگا مگر یہ کہ پیغمبر خداؐ کی زیارت سی مشرف ہوگا
[illegible] سی مشرف ہونا کہ جہان حضرت

رسالتمآبؐ پیدا ہوے ہین مستحب ہے اور جناب خدیجہ کے مکان کی زیارت بھی مستحب ہے اور زیارت قبر
حضرت ابی طالبؑ اور جانا اُس غار مین کہ جسمین جناب رسولخداؐ ابتداے بعثت مین عبادت فرماتے
تھے اور زیارت کرنا اُس غار کی کہ جسمین حضرت چھپے تھے کہ وہ غار کوہ ثور مین واقع ہے مستحب ہے
اور جو شخص مکۂ معظمہ مین رہتا ہے اُسکے لئے مستحب ہے کہ عمرۂ مفردہ بجا لائے اور فصل کے بارہ مین کہ
ایک عمرہ سے دوسرے عمرے تک کسقدر فاصلہ ہونا چاہیئے باہم علما مین اختلاف ہے ایک جماعت کثیر
اسکی قائل ہے کہ فاصلے کی احتیاج نہین ہے اور کچھ علما ایک مہینہ کے فاصلہ کو لازم جانتے ہین
اور بعض علما ایک سال کا فاصلہ تجویز فرماتے ہین اور بعض دس روز کے فاصلہ کو کافی جانتے
ہین اور مقام احرام عمرۂ مفردہ کا وہ ہے کہ جو اطراف حرم مین مکۂ معظمہ سے قریب تر ہے اور وہ
مقام فی الحال مشہور و معروف ہے اور بعد احرام چاہیے کہ طواف اور نماز طواف اور سعی و تقصیر کرے کہ اس
شخص پر سواے عورت کے سب چیزین حلال ہوجاینگی اور جسوقت طواف نسا بجا لائیگا تو عورت بھی
اسپر حلال ہوجائیگی اور جب مکۂ معظمہ سے جانے لگے تو سنت ہے کہ غسل کرے اور طواف وداع بجالائے
اور ہر شوط مین ہاتھ یا بدن حجر اسود اور رکن یمانی سے مس کرے اور جسوقت مستجار پر پہونچے دعاہاے
سابق پڑھے پس حجر اسود کے قریب آکر شکم اپنا خانۂ کعبہ سے مس کرے اور ایک ہاتھ حجر اسود پر رکھے اور
دوسرا ہاتھ خانۂ کعبہ کیطرف اُٹھاکر حمد و ثناے الٰہی بجا لائے اور محمدؐ و آل محمد پر صلوٰت بھیجے اور سنت ہے
کہ باب حناطین سے نکلے کہ یہ دروازہ رکن شامی کے مقابل واقع ہے اور چاہیئے کہ مکۂ معظمہ مین پھر آنے
کا قصد رکھے اور خدا سے طلب توفیق مراجعت کرے اور بسبب اس احتمال کے کہ از روے غفلت حالت احرام مین
بعض محرمات مثل جون اور لشپہ مارنیکے صادر ہوے ہون مکۂ معظمہ سے وقت روانگی ایک درم کے خرمے لیکر
فقرا کو تقسیم کرے اور از جملۂ مستحبات موکدہ یہ ہے کہ اپنے وطن راہ مدینہ سے جائے تا زیارت رسالت پناہؐ و
ائمۂ بقیعؑ سے مشرف ہو اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ترک زیارت جناب ختمی مآبؐ بعد حج حضرت پر باعث
جفا ہے **مؤلف** کہتا ہے اس مقام مین کچھ آداب زیارت مدینۂ منورہ بطور اختصار رسالۂ حج آخوند
مجلسی علیہ الرحمہ سے لکھے جاتے ہین اُس رسالہ مین مذکور ہے کہ زیارت جناب رسولخداؐ مستحب موکد ہے اور چاہیئے
زیارت جناب سیدہ علیہا السلام بھی تین مقام پر بجالائے ایک زیارت اُن معصومہ کی دولتسرا مین
کہ جہان حضرت کا مزار شریف متصل ضریح جناب رسولخداؐ کے واقع ہے دوسرے درمیان روضہ و منبر

... اور زیارت اسکی بھی مستحب ہولذا

اور حدیث مین وارد ہی کہ ابتدا کرو مکہ معظمہ سے بعد اسکے ہماری قبور کی زیارت کو آؤ اور منقول ہی کہ جو
شخص کہ امام واجب الاطاعۃ کی زیارت کرتا ہی تو بہشت اُسپر واجب ہوجاتا ہی اور ثواب حج مقبول
کا اُسے ملتا ہی اور حدیثین تاکید زیارت مین اور فضائل زیارت مین بہت ہین کہ احصا اُنکا نہین
ہوسکتا اور جب داخل مدینہ منورہ ہو تو بقصد ورود مدینہ غسل کرے اور بعد اسکے بقصد زیارت
جناب رسولخدا صلعم دوسرا غسل کرے اور باب جبرئیل ع سے داخل مسجد ہو اور جب مسجد مین داخل ہو تو
کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِينَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ
وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَهُ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ اَفْضَلَ مَا
جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ پس کے ستون تک جانب راست
قبر مطہر نزدیک سر انور آکر قریب گوشہ قبر شریف روبقبلہ کھڑا ہووے اور دوش چپ بنا قبر کیطرف
کرے اور دوش راست منبر کیطرف کرے اور یہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ
اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ
لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ حَقَّ عِبَادَتِهٖ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ
وَدَعَوْتَ اِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَدَّيْتَ الَّذِي
عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ فَبَلَّغَ
اللّٰهُ بِكَ اَفْضَلَ وَاَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكْرَمِينَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ
الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَصَلَوَاتِ مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ
وَعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَاَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَاَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِينَ وَمَنْ
سَبَّحَ لَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ
... وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ

اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا
رَحِيْمًا وَاِنِّيْ اَتَيْتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوْبِيْ وَاِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ
رَبِّيْ وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو تو منھ قبلہ کیطرف اور ہاتھ
اپنے جانب آسمان بلند کرکے اپنی حاجت خداسے طلب کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ برآویگی اور اس حال مین
یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَلْجَأْتُ اَمْرِيْ وَاِلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَسْنَدْتُ ظَهْرِيْ وَالْقِبْلَةَ الَّتِيْ رَضِيْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اسْتَقْبَلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ خَيْرَ مَا اَرْجُوْ لَهَا
وَلَا اَدْفَعُ عَنْهَا شَرَّ مَا اَحْذَرُ عَلَيْهَا وَاَصْبَحَتِ الْاُمُوْرُ بِيَدِكَ فَلَا فَقِيْرَ
اَفْقَرُ مِنِّيْ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ اَللّٰهُمَّ ارْدُدْنِيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ
فَاِنَّهُ لَا رَادَّ لِفَضْلِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ تُبَدِّلَ اسْمِيْ اَوْ تُزِيْلَ
نِعْمَتَكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ كَرِّمْنِيْ مِنْكَ بِالتَّقْوٰى وَزَيِّنِّيْ بِالنِّعَمِ وَاغْمُرْنِيْ بِالْعَافِيَةِ
وَارْزُقْنِيْ شُكْرَ الْعَافِيَةِ پس مقام جبرئیلؑ پر آوے زیر ناؤدان اور کہے اَیْ جَوَادُ
اَیْ كَرِيْمُ اَیْ قَرِيْبُ اَیْ بَعِيْدُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَ
اَسْئَلُكَ اَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ اور جو عورت مبتلا بخون استحاضہ ہو یعنی اکثر اسے اِستحاضہ
آیا کرتا ہو تو جب اس دعا کو پڑھیگی تو البتہ خدا اسکو اس مرض سے نجات دیگا پس نزدیک
منبر آوے اور آنکھین اور منھ اپنا رمانہاے منبر پر ملے کہ آنکھین مرض رمد سے محفوظ رہینگی بعد
اسکے قریب منبر کھڑا ہو اور حمد و ثناے الٰہی بجا لاوے اور حاجت اپنی خداسے طلب کرے اور حضرت
پر اور انکی آل اطہار پر صلوات بھیجے جب زیارت سیدہ کونینؑ بجا لاوے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا سَيِّدَةَ نِسَاۤءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ الْحُجَجِ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ حَقَّهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا
الصِّدِّيْقَةُ الطَّاهِرَةُ الْمَظْلُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِضْعَةَ النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمَتِكَ وَ ابْنَةِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَصِيِّ
نَبِيِّكَ صَلٰوةً تُزْلِفُهَا فَوْقَ زُلْفٰى عِبَادِكَ الْمُكْرَمِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرَضِيْنَ
پس جو حاجت رکھتا ہو خدا سے طلب کرے اور جب بقیع مین جاوے تو چاہیے پاک ہنین اور بخضوع و
خشوع متوجہ ہووین اور غسل زیارت کرین اور رخصت طلب کرین پس اگر گریان ہووین تو داخل
حرم ہووین والا صبر کرین یہانتک کہ اُسے رقت آئے پس جب داخل حرم ہو تو داہنا پانون آگے رکھے
اور اپنے تئین ضریح مقدس تک پہونچاوے اور ضریح کا بوسہ لیوے اور برابر قبر ائمہ کھڑا ہو اور کہے اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ التَّقْوٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمُ الْحُجَجُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمُ الْقُوَّامُ فِى الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الصَّفْوَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
اَهْلَ النَّجْوٰى اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِى ذَاتِ اللّٰهِ وَكُذِّبْتُمْ وَاُسِىْٓءَ
اِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ وَ اَشْهَدُ اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ وَاَنَّ طَاعَتَكُمْ
مَفْرُوْضَةٌ وَاَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ وَ اَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجَابُوْا وَاَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطَاعُوْا
وَ اَنَّكُمْ دَعَائِمُ الدِّيْنِ وَاَرْكَانُ الْاَرْضِ وَلَمْ تَزَالُوْا بِعَيْنِ اللّٰهِ يَنْسَخُكُمْ فِىْ اَصْلَابِ
كُلِّ مُطَهَّرٍ وَيَنْقُلُكُمْ مِنْ اَرْحَامِ الْمُطَهَّرَاتِ لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجَاهِلِيَّةُ الْجَهْلَاۤءُ وَلَمْ
تُشْرَكْ فِيْكُمْ فِتَنُ الْاَهْوَاۤءِ طِبْتُمْ وَطَابَ مَنْبَتُكُمْ مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنَا دَيَّانُ الدِّيْنِ
فَجَعَلَكُمْ فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَجَعَلَ صَلٰوتَنَا عَلَيْكُمْ
رَحْمَةً لَنَا وَكَفَّارَةً لِذُنُوْبِنَا اِذِ اخْتَارَكُمْ لَنَا وَطَيَّبَ خَلْقَنَا بِكُمْ وَبِمَا مَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا
مِنْ وِلَايَتِكُمْ وَكُنَّا عِنْدَهٗ مُسَلِّمِيْنَ بِفَضْلِكُمْ مُعْتَرِفِيْنَ بِتَصْدِيْقِنَا اِيَّاكُمْ وَهٰذَا مُقَامُ
مَنْ اَسْرَفَ وَ اَخْطَاَ وَ اسْتَكَانَ وَاَقَرَّ بِمَا جَنٰى وَرَجَا بِمَقَامِهِ الْخَلَاصَ وَاَنْ يَسْتَنْقِذَهٗ
بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكٰى مِنَ الرَّدٰى فَكُوْنُوْا لِىْ شُفَعَاۤءَ فَقَدْ وَفَدْتُ اِلَيْكُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ
اَهْلُ الدُّنْيَا وَاتَّخَذُوْا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا
يَسْهُوْ وَدَائِمٌ لَا يَلْهُوْ وَمُحِيْطٌ بِكُلِّ شَىْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِىْ وَعَرَّفْتَنِىْ بِمَا اَقَمْتَنِىْ
عَلَيْهِ اِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهِلُوْا مَعْرِفَتَهٗ وَاسْتَخَفُّوْا بِحَقِّهٖ وَمَالُوْا اِلٰى

طلاق الحمد اذ کنت عندک فی مقامی ھذا مذکورا مکتوبا ولا تحرمنی مارجوت ولا تخیبنی فیما دعوت بعد اسکے واظہار خسارہ اپنا قبر پر رکھی اور تضرع و زاری سی دعا کری بعد اسکے اپنی بائین رخسار کو قبر پر رکھے اور حق سبحانہ وتعالیٰ سی سوال کری کہ حق تعالیٰ اُن حضرات کو روز قیامت اس شخص کا شفیع گردانے پس آٹھ رکعت نماز پڑھی ہر امام کیلئے دو دو رکعت نماز ہدیہ کری اور بعد نماز کے دعا ہا منقول پڑھی وگرنہ جو دعا کری بہتر ہی اور جب دعا کری تو مومنین کو اپنی دعا مین شریک کرلے اور بعد اسکے قرآن مجید پڑھی اور ثواب اسکا آئمہ بقیع کی ارواح طاہرہ کو ہدیہ کری اور یہ خیال کری کہ اس ہدیہ کا ان حضرات سی مجھ کو نفع حاصل ہوگا اور اُن حضرات کو مجھ سی کسی قسم کے نفع کی احتیاج نہین ہی پس جو حاجت کہ ہووے خدا سی طلب کری انشاء اللہ بر آویگی

## باب آٹھوان بیان نکاح اور متعہ مین ہی

اور اس باب مین پانچ مطلب ہین مطلب پہلا بیان مین فضائل تزویج کے کتاب حلیۃ المتقین مین حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ دوست رکھنا عورتون کا (یعنی اُن سی عقد کو پسند کرنا) اخلاق انبیا سی ہے اور حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ جو عورت کو اپنی عقد مین لاتا ہی اپنی نصف دین کی حفاظت کرتا ہی دوسری نصف مین احتیاط کرنا چاہیے اور حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ دو رکعت نماز کتخدائی اُس ناکتخدائی عبادت سی کہ تمام راتون کو نمازین پڑھے اور دنون کو روزہ رکھے بہتر ہی اور حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ تین عورتین کہ خدمت حضرت رسولؐ مین آئین ایک نے کہا شوہر میرا گوشت نہین کھاتا دوسری نے کہا شوہر میرا خوشبو نہین سونگھتا تیسری نے کہا شوہر میرا عورتون سی نزدیکی نہین کرتا حضرت باہر تشریف لائی اور غصہ سی ردای مبارک زمین پر کھنچے جاتے تھے بعد اسکے حضرت منبر پر تشریف لیگئے اور حمد وثنای خدا بجا لائے اور فرمایا کہ کس واسطے جماعت میرے اصحاب کی گوشت نہین کھاتی اور خوشبو نہین لگاتی اور نزدیک عورتون کے نہین جاتی حالانکہ مین گوشت کھاتا ہون اور خوشبو بھی سونگھتا ہون اور نزدیک عورتون کے بھی جاتا ہون جو میرے طریقہ کا خواہان نہین ہی وہ شخص مجھ سے نہین ہی اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک عورت خدمت حضرت رسولؐ مین حاضر ہوئی اور اُسنے شکایت کی کہ شوہر میرا مجھ سی نزدیکی نہین کرتا حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے تئین خوشبو کرتا کہ وہ تیری پاس آئی اُسنے عرض کی مین نے کوئی خوشبو نہین چھوڑی اور ہر طرح کی خوشبو سی اپنے تئین خوشبو کیا مگر وہ مجھ سے دوری کرتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ جانتا کہ تیری پاس آنے مین کیا ثواب ہی تو وہ تجھ سے دوری نہ کرتا اور کتاب جمال الصالحین مین منقول ہی

کہ جو شخص بسبب خوف پریشانی ترک تزویج کرتا ہی تو گویا وہ شخص نسبت بخدا بدگمانی رکھتا ہی حالانکہ حقتعالی
ارشاد فرماتا ہی کہ اگر پریشان حال بھی ہو تو نکاح کرو کہ مین تمھین غنی کر دونگا اور جو شخص اپنی اقربا سی کسی عزیز کا
واسطے رضای خدا اور صلۂ رحم کے بیاہ کرے تو خدا تاج ملک و بادشاہی اُسکے سر پر رکھیگا اور جو کوئی کسی
غریب کا بیاہ کری تو اوس جماعت مین سی ہو گا کہ جن لوگون پر حقتعالی روز قیامت نظر رحمت فرمائیگا اور جو شخص
مفارقت زن و شوہر مین کوشش کری تو لعنت و غضب خدا مین گرفتار اور دوزخ مین معذب ہوگا اور جو شخص اصلاح
زن و شوہر مین قدم اُٹھائیگا اور جو کلمہ کہیگا تو کاتبان اعمال اُسکے لیی ہر قدم اور ہر کلمہ کے عوض مین ایک برس کی اُس
عبادت کا ثواب جسمین دن روزہ مین اور شب نماز مین بسر کری لکھینگے اور حدیث صحیح مین حضرت صادق سی
منقول ہی کہ جو شخص حسن و جمال یا زر و مال کیلیے نکاح کرنیکا ارادہ کریگا تو وہ دونون سی محروم رہیگا اور اگر اصلاح دین
کیلیے چاہیگا تو خدا مال و جمال اُسکو عنایت فرمائیگا اور حدیث حلیۃ المتقین کا حاصل مضمون یہ ہی کہ حضرت امیر المومنین
سی منقول ہی کہ ایسی عورت سی نکاح کرو کہ گندم گون اور فراخ پیشانی اور سیاہ چشم اور میانہ قد ہو اور احادیث سی
ثابت ہوتا ہی کہ ایسی عورت اختیار کرو کہ مثل تمھاری ہو اور گردن اُسکی خوشبو ہو اور روشن رخ ہو اور شوہر کی دوست
ہو اور صاحب عفت ہو اور اپنی اقربا مین عزیز ہو اور اپنی شوہر کیلیے زینت اور اُسکے سامنے اظہار بشاشت کری اور
غیر مردون سے شرم کری اور جو کچھ شوہر اُس سی کہی اُسے سنی اور کچھ فرمائش کری اُسے بجا لائے اور خلوت مین شوہر جس امر کا
طالب ہو اُس سی انکار نہ کری اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ بدترین عورت تمھاری عورتون مین سی وہ عورت ہی کہ اپنی قوم
مین ذلیل ہو اور شوہر پر مسلط ہو اور بچہ نہ جنے اور کینہ ور ہو اور اعمال قبیحہ کی پروا نہ کری اور جب شوہر نہ ہو تو بناو کری
اور اپنے تئین اورون کو دکھائے اور جب شوہر آئے تو اپنے تئین چھپائے اور بات اُسکی نہ سنے اور اطاعت اُسکی
نہ کری اور جب شوہر اُس سی خلوت چاہی تو مثل ناقۂ بد کے انکار کری اور شوہر کا عذر قبول نہ کری اور اُسکی تقصیر سے
درگذر نہ کری اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ سنت ہی کہ رات کو تزویج واقع ہو **مطلب دوسرا** احکام نکاح دائمی مین
نکاح دو قسم پر ہی ایک نکاح دائم دوسرا منقطع جسکو متعہ کہتے ہین اور عقد دائم لفظ اَنْکَحْتُ اور زَوَّجْتُ
دونون سی واقع کر سکتا ہی لیکن دونون لفظون سی اجرای صیغہ اولی ہی اور لفظ نکاح اور تزویج قرآن مجید
اور احادیث اور کتب لغت مین متعدی بنفس بے توسط حرف جار وارد ہی اور قرآن مین لفظ تزویج متعدی با کے
ساتھ اور احادیث مین متعدی من کیساتھ بھی آیا ہی کمال رعایت احتیاط یہ ہی کہ ان سب صورتون سی اجرای صیغہ
کری اگرچہ اقوی یہ ہی کہ تعدیہ بنفس یعنی بے واسطہ حرف جار بلا دغدغہ کافی ہی اور کچھ اشکال اسمین نہین ہی اور اگر عورت

بالغہ عاقلہ رشیدہ کا ولی یعنی باپ دادا موجود ہو اُسکو اپنے اختیار سے عقد کرنا محل اختلاف ہے احوط یہ ہے کہ بے اجازت
ولی عقد نہ کرے بلکہ عورت اور ولی دونون کی رضامندی سے عقد واقع ہو اور مخفی نہ رہے کہ عقد نکاح بلکہ اور
عقود مین بھی مثل بیع و اجارہ وقوع ایجاب و قبول لفظ ماضی سے لازم ہے اور ہر عقد مین تقدیم ایجاب احوط
ہے اور بشرط امکان عقد نکاح اور متعہ زبان عربی مین ہونا چاہیے اور بغیر عربی بھی حالت عذر مین جب امکان نہو
تو جائز ہے پس اگر ایک شخص عربی جانتا ہو تو وہ عربی مین صیغہ جاری کرے اور اگر دوسرا شخص عربی نہین جانتا تو اُسے
عبارت صیغہ تعلیم کردے اور صیغہ قبول کا فوری کہنا ضرور ہے تا کوئی دوسرا کلام ایجاب و قبول کے درمیان مین آئے
اور نہ سکوت طویل چاہیے لیکن تنفس اور سرفہ اور مثل اسکے مضائقہ نہین رکھتا اور قبل تمام ہونے صیغہ ایجاب کے
صیغہ قبول کا کہنا شروع نہ کرے اور صیغہ مین قصد انشا لازم ہے باین معنی کہ تلفظ صیغہ اَنْکَحْتُ سے عقد واقع کرتا ہے
اور ضرور ہے کہ جو شخص وکیل ہو اعراب و رمد اور مخارج حروف کو بطور صحیح ادا کرے اور الفاظ غلط نہ کہے اور اگر صیغہ
ایک حرف بھی عمدًا یا سہوًا غلط کہے تو عقد باطل ہے اور چاہیے کہ وکیل نابالغ اور بیہوش اور مجنون اور سفیہ اور
محرم نہ ہو اور وکیل کرنے مین استعمال اُس لفظ کا جو تعیین وکیل پر دلالت کرے کافی ہے خواہ کہے کہ مین نے تجھ کو
وکیل مقرر کیا خواہ کہے تو ہمارا وکیل ہے یا مثل ان الفاظ کے جو چاہے کہے اور الفاظ کا عربی ہونا ضرور نہین ہے اور وکیل کو
صیغہ قبول وکالت زبان پر جاری کرنا لازم نہین ہے فعلیت کافی ہے اور عقد دائم مین تعیین مقدار مہر ضرور نہین ہے
لیکن مستحب ہے اور اگر تعیین نہ کرین تو مہر مثل قرار پائیگا اور اگر وقت اجرای صیغہ مہر معین کرین اور مختلف قسم کے سکے رائج
ہون تو تعیین سکہ بھی کرلین اور وکیل ہونیکے وقت اور نکاح کیوقت گواہون کی حضوری لازم نہین ہے اور واضح
ہو کہ ہند کی عورتین خصوصًا دیہات مین بسبب افراط شرم تعیین وکیل مین زبان سے اقرار نہین کرتین پس اگر باکرہ ہون
تو سکوت اُنکا کافی ہوگا اور اگر علم حاصل ہو کہ باکرہ نہین ہین تو صیغہ فضولی بدون وکالت ہوسکتا ہے پس اگر
بعد اجرای صیغہ رضا واقع ہو اور عورت و مرد کو صیغہ فضولی جاری ہونیکا حال بھی معلوم ہو تو یہ صیغہ کافی
ہوگا اور اگر در صورت عدم رضا بیکار ہوگا اور مستحب ہے کہ قبل صیغہ پڑھنے کے خطبہ پڑھے اور لا اقل اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِبَیْتِہِ الطَّاھِرِیْنَ کہنا کافی ہے اور نکاح کے خطبے بہت ہین از انجملہ ایک خطبہ
یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِہٖ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِخْلَاصًا لِوَحْدَانِیَّتِہٖ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ بَرِیَّتِہٖ وَعَلَی الْاَصْفِیَاءِ مِنْ عِتْرَتِہٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ کَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ
عَلَی الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاھُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَہٗ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصَّالِحِیْنَ

مِن عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ اور
اجرای نکاح کے شقوق بہت ہین ذکر سب صیغون کے شقوق کا موجب تطویل ہی اُنمین سی بعض شقوق بیان کرتے ہین
پہلی شق یہ ہی کہ اگر مرد اور عورت دونون بالغ ہون تو وکیل عورت کا مرد کے وکیل کیساتھ صیغہ جاری کری
اور اس شق کو چند صورتون سی پڑھنا جائز ہی اگرچہ احوط یہ ہی کہ سب صورتون سی پڑھے اور بعض صورتین بقدر کفایت بیان کی
ہوتی ہین **پہلی صورت** یہ ہی کہ عورت کا وکیل کہے اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر
وکیل مرد بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ **دوسری صورت** وکیل عورت
کا کہے اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَكَ مُوَكِّلَتِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ وکیل مرد کا کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي
عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ **تیسری صورت** وکیل عورت کا کہے اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ هٰذَا عَلَى
الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي هٰذَا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ **چوتھی صورت**
عورت کا وکیل کہے اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ وَكَالَةً عَنْهَا وَعَنْ اَبِيهَا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ **پانچوین صورت** عورت کا
وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ
لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ **چھٹی صورت** عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَكِّلَكَ مُوَكِّلَتِي
عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ **ساتوین
صورت** عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد کا
وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ **آٹھوین صورت** عورت کا
وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِي مِنْ مُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ
لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ **نوین صورت** عورت کا وکیل کہے اَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِي
مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
**دسوین صورت** عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ وَاَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ
الْمَعْلُومِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ وَالنِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ **صیغہ فضولی**
مین بدون وکالت عورت کیطرف سی کہے اَنْكَحْتُ فُلَانَةَ فُلَانًا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد کیطرف سے
کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِفُلَانٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر عورت کیطرف سی کہے زَوَّجْتُ فُلَانَةَ

فُلَانًا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور مرد کیطرف سے کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِفُلَانٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
اور احوط یہ ہے کہ عورت کیطرف سے کہنے والا ایک شخص ہو اور مرد کیطرف سے قبول کرنیوالا دوسرا
شخص ہو اور اس احتیاط کو تا بامکان ترک نہ کرے۔ **شق دوسری** یہ ہے کہ خود عورت
اور مرد صیغہ جاری کریں پہلے عورت کہے اَنْكَحْتُكَ نَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر مرد کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِيْ عَلَى
الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ **تیسری شق** یہ ہے کہ وکیل عورت کا خود مرد کے مقابلہ مین صیغہ پڑھے پس وکیل عورت کا کہے اَنْكَحْتُكَ
مُوَكِّلَتِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اسکے جواب مین مرد کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور اگر اسکا
عکس ہو یعنی عورت خود صیغہ پڑھ سکتی ہو اور مرد کا کوئی وکیل ہو تو عورت کہے اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَكَ نَفْسِيْ اور وکیل
مرد کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ لیکن یہ صورت کم ہوتی ہے **چوتھی شق** یہ ہے کہ عورت اور مرد دونون نابالغ ہون
اور باذن ولی عقد واقع ہو تو وکیل عورت کے ولی کا کہے اَنْكَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِيْ وَلَدَ مُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ
الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد کے ولی کا کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِوَلَدِ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ **پانچوین شق** یہ ہے
کہ اگر عورت نابالغہ اور مرد بالغ ہو تو وکیل عورت کے ولی کا کہے اَنْكَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِيْ مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد کا کہے قَبِلْتُ
النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ **چھٹی شق** یہ ہے کہ عورت بالغہ اور مرد نابالغ ہو تو وکیل عورت کا مرد کے ولی کے وکیل
سے کہے اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ وَلَدَ مُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کے ولی کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ
لِوَلَدِ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ **ساتوان شق** یہ ہے کہ اگر کسی مقام مین دو شخص صیغہ پڑھنے والے
ممکن نہ ہون تو ایک شخص دونون کا وکیل ہو پہلے عورت کی وکالت سے کہے اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلِيْ
عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وہی شخص مرد کی وکالت سے بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ
الْمَعْلُوْمِ لیکن احوط یہ ہے کہ اس صورت مین صیغۂ ایجاب و قبول بطور عقد فضولی بھی پڑھ دے اور
جب دو شخص عقد پڑھ دینے والے ممکن ہو جائین تو پھر سے عقد پڑھا جائے اور بہتر یہ ہے کہ شخص واحد
معلوم ایسی حالت مین صرف عورت کا وکیل ہو جائے اور مرد سے کہے کہ وہ خود صیغۂ قبول پڑھے
اور مرد اگر محض قَبِلْتُ بھی کہیگا تو کافی ہے اور سب صورتون کے صیغون مین تنہا لفظ قَبِلْتُ اور بجائے
عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ کے عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ کہنا جائز ہے **مطلب تیسرا** بیان متعہ مین متعہ مستحب ہے
اور موجب ثواب ہے اور آیۂ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ اسکے حلال ہونے پر دلیل قاطع ہے اور کوئی آیت نسخ
کرنے والی اس آیہ کی نازل نہین ہوئی اور حلال ہونا متعہ کا سنیون کے کتب سے بھی مثل مسند احمد حنبل وصحیح

بخاری و صحیح مسلم وغیرہ ثابت ہی اور متعہ کے حلال ہونیکی دلیل یہی ہی کہ خود خلیفہ ثانی عمر بن خطاب نے کہا ہی مُتْعَتَانِ
کَانَتَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ اَنَا اَنْهٰی عَنْهُمَا یعنی دو متعہ پیغمبر خدا کے زمانہ مین حلال تھے اور انکو حرام
کرتا ہون اور جلال الدین سیوطی نے تاریخ خلفا مین فصل ولیات عمر مین لکھا ہی کہ عمر پہلا وہ شخص ہی کہ جسنے ماہ
رمضان مین تراویح پڑھنا مقرر کیا اور پہلا وہ شخص ہی کہ جسنے متعہ کو حرام کیا اس عبارت سی ثابت ہوتا ہی کہ آخر
عہد ابو بکر تک تراویح نہ تھی اور متعہ حلال تھا کس واسطے کہ اگر عہد رسول اللہ مین متعہ حرام ہو گیا ہوتا تو عمر پہلے
حرام کرنے والے نہ ٹھہرتے اور تمام عہد ابو بکر اور بعض عہد عمر مین جاری کیونکر رہتا مخفی نہ رہی کہ متعہ مین
مدت کا معین کرنا کہ اتنے دن یا اتنے مہینے یا اتنے سال کیلیے متعہ کیا جاتا ہی اور تعیین مہر اور عورت کا مسلم ہونا
لازم ہی پس زن کافرہ و بت پرست و دشمن اہل بیت سی متعہ کرنا حرام ہی اور زن فاحشہ سی متعہ کرنا مکروہ ہی اور بکر
سے بھی بلا اجازت پدر متعہ نہ کری اور صیغہ متعہ لفظ اَنْكَحْتُ یا زَوَّجْتُ یا مَتَّعْتُ سی منعقد ہوتا ہی پس اگر
مرد و زن خود صیغہ پڑھین تو عورت کہی مَتَّعْتُكَ نَفْسِیْ لِلْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ مرد کہے
قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِیْ اور اگر دونون طرف وکیل ہون تو عورت کا وکیل کہے مَتَّعْتُ مُوَكِّلَتِیْ
مُوَكِّلَكَ لِلْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ اور مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِیْ اور اگر
عورت کیطرف وکیل ہو اور مرد اصالۃً پڑھے تو عورت کا وکیل کہی مَتَّعْتُكَ نَفْسَ مُوَكِّلَتِیْ لِلْمُدَّةِ
الْمَعْلُوْمَةِ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور اگر کسی جگہ صرف
ایک ہی شخص موجود ہو تو وہ شخص عورت کیطرف سی وکیل ہوکر مرد سی کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسَ مُوَكِّلَتِیْ لِلْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ
عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ کہے اور مرد اگر صرف قَبِلْتُ کہی تو کافی ہی **مطلب چوتھا** نکاح کنیز مین مخفی نہ رہی کہ غیر کی
کنیز نکاح سی حلال ہوتی ہی اس نکاح مین ایجاب و قبول اور اجازت مالک کنیز شرط ہی اور اذن مالکہ کنیز بھی ضرور ہی
اور بعض علما فرماتے ہین کہ لونڈی سے نکاح جائز نہین مگر اُس صورت مین جائز ہو جائیگا کہ زن آزاد میسر نہو
اور بہ سبب ترک جماع خوف وقوع زنا ہو لیکن چاہیے کہ ایک لونڈی سے زیادہ عقد نہ کری اور یہی قول احوط
بلکہ اقوی ہی اور جس کنیز کو خرید کری وہ بلا نکاح حلال ہی عدد کی بھی تعیین ضرور نہین ہی جسقدر چاہی لونڈیان خرید کر
اُنسے جماع کری جائز ہوگا **بیان تحلیل کا** تحلیل مالک سی کنیز اُس شخص پر کہ جسے مالک حلال کر دی حلال
ہو جائیگی اور صیغہ **تحلیل** یہ ہی کہ مالک کنیز اُس شخص سی کہ جسپر حلال کرتا ہی یہ کہے اَحْلَلْتُ لَكَ وَطْیَ
اَمَتِیْ هٰذِهٖ یعنی حلال کیا مین نے تیرے لیے جماع کرنا اس لونڈی سی اور وہ شخص جواب مین کہی قَبِلْتُ

اور شرط تحلیل یہ ہو کہ جو شخص تحلیل کرے چاہیے کہ دیوانہ اور لڑکا اور مست اور نائم اور بیہوش
نہ ہو اور وہ شخص کہ جسکو تحلیل کرے وہ مومن ہو اور اس قسم مین تعیین مدت بھی شرط نہین ہو اور اگر مالک
نے مساس کرنا یا خدمت لینا حلال کیا ہو تو جماع کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر جماع کرنا حلال کیا ہو تو بوسہ و
مساس بھی حلال ہو لیکن خدمت لینا حلال نہین ہو **مطلب پانچوان** مسائل متفرقہ نکاح و متعہ مین
جانو کہ اگر نفس اس شخص کا اسمرتبہ پر مشتاق ہو کہ اگر نکاح نہ کرے تو زنا واقع ہونے کا خوف ہو تو اسصورت مین
نکاح واجب ہو جائیگا اور اگر خوف زنا ہو اور مہر و نفقہ پر قادر ہو تو سنت ہوگا اور مرد آزاد کو چار عورتون سے
زیادہ نکاح دائمی کرنا حرام ہو اور متعہ کیلئے عدد معین نہین اور اگر کنیز سے نکاح کرے تو ایک سے زیادہ
عقد مین نہ لائے بشرائط مذکورہ بالا اور کافرہ سے بھی نکاح حرام ہو اور زن مومنہ کا مرد سنی سے نکاح حرام
ہو اور بالعکس یعنی مرد شیعہ کا سنی عورت سے عقد جائز ہے **مسائل متفرقہ** مرد کو زن نامحرم کا دیکھنا
اور عورت کو مرد اجنبی کا دیکھنا دونون حرام ہین اور مرد کو اپنے بدن کا چھپانا با استثناے عورتین واجب
نہین ہو اور عورت کو اپنا بدن چھپانا واجب ہو اور نگاہ کرنا زن نامحرم کے منھ پر بقصد لذت ہو یا خوف فتنہ
رکھتا ہو تو قطعاً حرام ہو اور اگر نظر ان دونون امرونسے خالی ہو تو احتیاط شدید ترک مین ہو اور
جو لڑکی تمیز دار ہو گئی ہو اُسے بھی بنابر احتیاط نہ دیکھنا چاہیے **مسئلہ** نکاح دائم مین شوہر پر نفقہ
اور کپڑا اور مکان سکونت دینا واجب ہو بشرطیکہ قدرت رکھتا ہو اور زوجہ بھی اطاعت کرے اور اگر باوجود
قدرت شوہر نفقہ واجب دیگا تو زوجہ کا قرضدار رہیگا اور اگر زوجہ اُن امور مین کہ جن مین شوہر کی
فرمانبرداری لازم ہو اطاعت نہ کریگی تو شوہر سے نفقہ ساقط ہو جائیگا مگر جسوقت سے زوجہ اطاعت مین
معروف ہوگی اُسوقت سے پھر نفقہ لازم ہو جائیگا اور متعہ مین نفقہ واجب نہین ہو لیکن مہر مین مقدار
نفقہ بڑھا دینا بہتر ہو **مسئلہ** نکاح دائم مین زن و شوہر ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہین اور
متعہ مین جانبین کو ترکہ نہ ملیگا **مسئلہ** اگر مرد دو زن آزاد رکھتا ہو تو چار شبون مین ایک ایک
شب ہر ایک کے پاس رہنا چاہیے اور باقی کی دو شبون مین مرد کو اختیار ہو جہان چاہے رہے اسیطرح
اگر دو عورتون سے زیادہ ہون پس اگر چار عورتین رکھتا ہو تو ہر شب ایک کے پاس رہنا چاہیے
اور اگر عورت اطاعت نہ کرے تو یہ حق بھی ساقط ہو جائیگا **مسئلہ** اگر عورت بے اذن شوہر گھر سے
باہر چلی جائے یا شوہر کو بلا عذر مانع مقاربت ہو تو نفقہ وغیرہ سے محروم ہو جائیگی مگر مطالبہ مہر کرسکتی ہو

مسئلہ ترک مجامعت منکوحہ دائمیہ چار ماہ سے زائد جائز نہین ہو الا حالت عذر مین **مطلب چھٹا**

بیان مین اُن عورتون کے جو مردون پر حرام ہین اور نکاح اُنکے ساتھ صحیح نہین ہو یہ کئی قسم پر ہین **قسم**

**اول** محرمات نسبی وہ سات ہین پہلے مان اور مان کی مان یعنی نانی اور باپ کی مان یعنی دادی جہانتک

یہ سلسلہ باقی رہے دوسرے بیٹی اور اولاد اُسکی جہانتک سلسلہ منقطع نہ ہو تیسرے بہن پدری ہو یا مادری

ہو یا عینی ہو یعنی مان باپ ایک ہون یا ایک باپ ہو دو مائین ہون یا ایک مان ہو دو باپ ہون چوتھی بیٹی

کی اولاد خواہ بیٹی ہو یا نواسی ہو یا پوتی ہو پانچوین بہن کی بیٹی اور کل اولاد اُسکی چھٹے عمہ یعنی پھوپی خواہ

اپنی ہو یا مان کی یا باپ کی ہو ساتوین خالہ اپنی ہو یا مان باپ کی ہو **قسم دوسری** محرمات رضاعی

یعنی جو بسبب دودھ پلانے کے حرام ہو جائین اگر کوئی عورت کسی لڑکی کو بشرائط دودھ پلائے تو وہ اُس

لڑکی کی مثل مان کے ہوتی ہو اور شوہر اُسکا پدر رضاعی ہوتا ہو اور فرزندان صلبی اور رضاعی شوہر مرضعہ کے

بھائی اور بہن اُس شخص کے ہوتے ہین اور اسی طرح فرزندان شکمی مرضعہ بھی بھائی بہن اُس شخص کے ہوتے ہین

اور اسی طرح فرزندان شکمی مرضعہ بھی بھائی بہن اس رضیع کے ہوتے ہین اور بھائی اور بہن پدر رضاعی

کے چچا اور پھوپھی اس طفل کے اور بھائی بہن مرضعہ کے ماموں اور خالہ اس طفل کے ہوتے ہین یہ سب احکام

اُسوقت مین ہین کہ سب شرائط دودھ پلانے کے پائے جائین اور وہ چند شرطین ہین ایک یہ کہ مرضعہ

اور طفل حال حیات مین دودھ پیے دوسرے یہ کہ دودھ پستان پیا ہو پس اگر دودھ کسی ظرف مین دوھ

کر لڑکے کو پلائے تو رضاع کا اطلاق نہ ہوگا تیسرے شیر خالص ہو اگر لڑکے کے مُنھ مین کوئی چیز مثل

شکر وغیرہ ہو اور دودھ اُسمین مل کے شکم طفل مین جائے تو بھی رضاع صادق نہ آئیگا چوتھے دودھ

اُس عورت کا لڑکا ہونے کی وجہ سے ہو پس اگر بغیر حمل دودھ اُترا ہو تو بھی صدق رضاع نہ ہوگا۔

پانچوین یہ کہ دودھ عورت کا نکاح صحیح سے ہو پس اگر زنا سے دودھ حاصل ہوا ہو تو بھی رضاع نہوگا

چھٹے یہ کہ لڑکا بمقدار دودھ پیے کہ استخوان اُسکے اُس دودھ کی سخت ہو جائین اور اُس دودھ کو گوشت

پیدا ہو یا یہ کہ ایک شب و روز یا دس مرتبہ متوالی دودھ پیے اور قول مشہور یہ ہو کہ پندرہ مرتبہ متوالی ہو

پیے پس اگر اس مقدار سابق الذکر سے کم پیے تو بھی صدق رضاع نہ ہوگا اور دس مرتبہ یا پندرہ مرتبہ پینے

سے مراد یہ ہو کہ بچہ ہر مرتبہ سیر ہو کر پیے کہ خود سے چھوڑ دے اور متوالی سے مراد یہ ہو کہ کسی اور عورت نے

اس اثنا مین دودھ نہ پلایا ہو ...

علما نے فرمایا ہی کہ دودھ پلانے والی کا لڑ دو برس کا نہ ہوا آٹھوین یہ کہ اگر ایک عورت دو لڑکونکو دودھ
پلائے تو شرط یہ ہی کہ وہ دودھ ایک ہی شوہر کا ہو پس اگر ایک کرکے کو دس مرتبہ مثلاً دودھ پلاؤ اور
دوسرے لڑکے کو بھی دس مرتبہ پلائے مگر دونون دودھ دو شوہرون کی حاصل ہوئے ہون تو حکم رضاع
صادق نہ آئیگا اور بعض علما نے فرمایا ہی کہ حکم رضاع ہو جائیگا اور یہ قول محل احتیاط مین قابل
عمل ہی **تیسری قسم** محرمات مصاہرت ہین یعنی وہ عورتین کہ جو بہ سبب قرابت زوجیت حرام ہوتی جاتی
ہین اونمین سے پہلی ساس ہی یعنی زوجہ کی مان اور علاوہ اسکے جو درجۂ اعلیٰ مین حکم مادرین ہو یعنی
مثلاً زوجہ کی دادی یا نانی دوسری زوجہ مدخولہ کی بیٹی اور جو اولاد زوجہ مدخولہ کی ہو مثل پوتی اور نواسی
کے اور اگر کسی عورت سے عقد کیا ہو اور نوبت دخول کی نہ آئی ہو تو ہو سکتا ہی کہ اُسکو چھوڑ کر اوسکی دختر سے
عقد کرے تیسری زوجۂ پدر پس جس عورت سے باپ یا کسی نے سلسلۂ اجداد سے عقد کیا ہو یا اونکی کنیز مدخول
بہا ہو وہ بیٹے پر حرام ہی اور اسیطرح زوجہ پدر رضاعی بھی حرام ہی چوتھی زوجۂ فرزند اور جو سلسلہ
اولاد مین ہو زوجہ یا کنیز مدخول بہا انکے آبا پر حرام ہو جاتے ہین **مسئلہ** زوجہ کی بہن حرام مطلق نہین
ہی بلکہ جمع دونون بہنون مین حرام ہی اگر ایک بہن کو طلاق دی یا وہ مرجائے تو دوسری بہن سے عقد صحیح ہی اور
اور اگر زوجہ کی حیات مین اوسکی بھتیجی یا بھانجی سے عقد کرے تو اجازت زوجہ درکار ہوگی اور بلا اجازت زوجہ
عقد صحیح نہوگا **قسم چوتھی** وہ عورتین جو بسبب طلاق و زنا وغیرہ حرام ہو جاتی ہین یہ بھی متعدد ہین پہلی وہ
عورت جو شوہر رکھتی ہو یا عدہ شوہر مین ہو اوس سے کوئی شخص زنا کرے تو وہ حرام ابدی ہو جاتی ہی پھر اوسکے
ساتھ عقد نہین ہو سکتا ہان اگر بے شوہر عورت سے زنا واقع ہو تو باہم عقد ہو سکتا ہی دوسری وہ عورت جسکو شوہر
نے طلاق رجعی دی ہو اور عدہ باقی ہو اور عدہ کے اندر کوئی شخص اوس سے نکاح کرے تو وہ بھی حرام موبد ہو جاتی
ہی اگرچہ دخول بھی نکیا ہو بشرطیکہ جانتا ہو کہ شرع مین یہ امر حرام ہی اور اگر نادانستہ نکاح کیا ہی تو فقط عقد کرنے سے حرام
نہوگی بلکہ بشرط دخول حرام موبد ہو جائیگی تیسرے وہ عورت جسسے کوئی شخص حالت احرام حج مین عقد کرے حالانکہ
حکم مسئلہ سے واقف ہو اور اگر جاہل مسئلہ ہو اور نادانی سے عقد کرے اور دخول کی نوبت نہ آئی ہو عقد باطل ہوگا اور
وہ عورت حرام ابدی نہوگی چوتھی وہ عورت کہ شوہر نے اوسکے ساتھ لعان کیا ہو اور لعان اُسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص
اپنی زوجہ کی نسبت زنا کی نسبت کرے اور گواہ نہون کہ اُس زنا کو ثابت کر سکے تو حاکم شرع اون زن و
شوہر کو حکم فرماتا ہی کہ ایک دوسرے پر لعنت اور طریقہ اسکا بحث لعان مین بیان ہوگا پانچوین جو عورت

کہ گونگی یا بہری ہو اور شوہر اوس سے کہے کہ تونے زنا کیا وہ عورت بجرد اس کہنے کے حرام موبد ہو جاتی ہے چھٹی یہ کہ اگر کوئی
کسی شخص سے معاذ اللہ لواطہ کرے تو مان اور بہن اور بیٹی مفعول کی اس شخص فاعل پر حرام موبد ہو جاتی ہین مگر مان
اور بہن فاعل کی بھی مفعول پر حرام ہو جاتی ہے علی الاحوط ساتوین وہ عورت جسکو شوہر نے نو مرتبہ طلاق دیا ہو
اور تفصیل اسکی بحث طلاق مین بیان ہو گی آٹھوین وہ لڑکی کہ سن اوسکا نو برس سے کم ہو پس جبتک نو برس تمام نہون
مقاربت اوس سے شوہر کو حرام ہے اگر مقاربت کریگا اور مخرج حیض اور مخرج بول اوسکا ایک ہو جائیگا یا مخرج
بول و غایط ایک ہو جاے تو حرام موبد ہو جائیگی نوین اگر کوئی معاذ اللہ پھوپی یا خالہ سے زنا کا مرتکب ہو تو بیٹی اوسکی حرام ہو جاتی
ہے دسوین اگر کسی عورت سے زنا کی ہو تو بیٹی اوسکی زانی پر حرام ہو جاتی ہے اور برعکس اسکے اگر بیٹی سے زنا کرے تو مان حرام ہو جاتی ہے علی الاحوط

## باب نوان بیان طلاق مین

واضح ہو کہ طلاق دینا بالغ و عاقل کا بقصد و اختیار بلا جبر و اکراہ صحیح ہے پس اگر کوئی جبر کرے اور شخص بسبب
خوف و ضرر طلاق دے تو یہ طلاق شرعی نہین ہے اور چاہیے کہ صیغہ طلاق دو عادلون کے سامنے مجلس واحد مین جمع ہو دیا و کیل
اوسکا واقع کرے اور دونون عادل مجلس واحد مین متوجہ ہو کر سنین اور دونون سامع ہون پس اگر غصہ مین یا بیہوشی
مین یا بغیر قصد کے یا موجودگی مین ایک عادل کے یا ایک مجلس مین ایک عادل کے سامنے اور دوسری
مجلس مین دوسرے عادل کے سامنے یا فقط عورتون کے سامنے طلاق واقع ہو تو وہ طلاق صحیح نہو گی اور جس عورت کو
طلاق دی چاہیے کہ اوس عورت کو معین و مشخص کر دے اور وہ اوسکی زوجہ دائمی ہو اور حیض و نفاس سے پاک ہو اور پاک
ہونیکی شرط اوس صورت مین ہے کہ زوجہ مدخولہ ہو اور شوہر اوسکا اوس شہر مین حاضر ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ جس طہر مین
طلاق دی اوس طہر مین اوس سے مقاربت نہ کی ہو اور اگر مقاربت کی ہو تو جبتک حیض نہ آئے اور وہ پاک نہو طلاق
دینا صحیح نہین ہے اور اسیطرح اگر زن منکوحہ مدخولہ کو ایام حیض مین یا نفاس مین طلاق دے اور اوسی شہر مین شوہر
حاضر ہو تو یہ بھی طلاق صحیح نہین ہے اور اگر پے در پے تین مرتبہ طلاق دے کہ اوسکے درمیان مین رجوع نہ کی ہو تو
علمای امامیہ کے نزدیک ایک طلاق ہو گا اور موافق مذہب اہل خلاف تین طلاق ہونگی اور حقیقت مین یہ طلاق بدعت
ہے اور اگر غیر مدخولہ ہو یا شوہر غائب ہو کہ حال طہر و حیض سے واقف نہو سکے تو طلاق صحیح ہے اگرچہ ایام حیض و نفاس مین
واقع ہو اور آزاد کرنا مملوکہ کا یا بیع کرنا یا ہبہ کرنا یا تحلیل کرنا زن مملوکہ کا اور تمام ہونا مدت متعہ کا یا تحلیل
کا یا بخشدینا بقیہ مدت کا زن متمتع بہا مین بجاے طلاق کے ہے اور صیغہ طلاق یہ ہے زوجتی زینب طالق
یا ھذہ طالق یا انت طالق یا زوجتی طالق بشرطیکہ زوجہ ایک ہی ہو اور اشتباہ واقع ہو

والا جو لفظ تعیین پر دلالت کرے اُسکو کہے اور اگر کسی کا وکیل ہو تو اسطرح کہے زوجۃ موکلی ھٰذہ طالق یا زوجہ موکلی المعلومۃ طالق اور چاہیے کہ صیغہ طلاق انہین صیغہا ے مذکورہ کو واقع کرے اور تامقدور عربیت سے عدول نکرے اور باوجود قدرت زبان ہی سے کہے تحریر و اشارہ کافی نہوگا اور چاہیے کہ لفظ صریح سے طلاق دے پس اگر مہ وجتی طلاق یا من الطلقات تو ان الفاظ سے کہنا صحیح نہین ہی اور اسیطرح اگر راسک طالق یا مدرک طالق یا نصفک طالق یا ربعک طالق کہے تو بہی طلاق باطل ہی اور معلوم ہو کہ طلاق کی دو قسمین ہین **قسم اول** طلاق بدعت یعنی وہ طلاق کہ جو شرع مین روا نہین ہی وہ تین طلاق ہین پہلی یہ کہ شوہر حاضر ہو اور عورت مدخولہ کو حیض یا نفاس مین طلاق دے یا سفر مین گیا ہو اور آغاز زمانہ گذرا ہو کہ عورت طہر موافق عادت نکلے اور دوسری طہر مین داخل ہوئی ہو تو اِسصورتمین زن حائض کو طلاق دینا بدعت مین داخل ہی دوسرے عورت کا اُس طہر مین طلاق دینا کہ جس طہر مین دخول کیا ہو تیسرے برابر تین طلاق دینا یعنے اس طرح سے کہ بیچ مین رجوع نکی ہو اور محقق نے یہ تینون صورتین طلاق کی علی الاطلاق باطل کہے ہین لیکن آخر کی صورت کی مطلقات باطل ہونے مین تامل ہی **قسم دوم** طلاق سنت بمعنی عام یعنی وہ طلاق کہ مذہب شیعہ مین جائز ہی اوسکی دو قسمین ہین بائن اور رجعی **بائن** وہ طلاق ہی کہ جسمین رجعت نہو اور وہ پانچ عورتین ہین ایک زن غیر مدخولہ دوسرے وہ عورت کہ جو سن یاس کو پہونچی ہو یعنے حیض کے دیکھنے سے مایوس ہو گئی ہو اور سن یاس زن قریشی و نبطیہ مین ساٹھ برس کے بعد اور غیر قریشی و نبطی مین پچاس برس کے بعد ہوتا ہی تیسرے وہ لڑکی کہ سن حیض کو نہ پہونچی ہو چوتھی زن مختلعہ یا مباراۃ یعنی جو عورت کچھ دیکر اپنے شوہر سے طلاق لے پس جب تک کہ وہ عورت اس چیز کو نہ پھیر لے شوہر رجوع نہین کرسکتا پانچوین زن مطلقہ کہ جسکو طلاق دیکے رجوع کی ہو اور پھر دوسری مرتبہ بھی طلاق دیکے رجوع کی ہو پس اگر تیسری مرتبہ طلاق دیگا تو وہ زوجہ حرام ہو جائیگی جب تک کہ ایک شوہر اور نہ کرے اس شخص پر حلال نہوگی اور اس دوسرے شوہر کو محلل کہتے ہین مگر محلل مین نکاح دائمی اور مقاربت دونون شرط ہین پس جب شوہر ثانی بلاجبر و اکراہ بشرائط معتبرہ اوسکو طلاق دے اور عدہ طلاق گذر جاوے تب شوہر اول اوس سے نکاح کرسکتا ہی اور **طلاق رجعی** وہ ہی کہ جسمین شرعاً رجوع کرسکتا ہی خواہ رجوع کرے خواہ نکرے پس اگر زن مختلعہ نے جو کچھ خلع مین دیا تھا پھیر لیا تو وہ طلاق رجعی کہلائیگی اسواسطے کہ اب مرد رجوع کرسکتا ہی اور یہہ بائن بھی ہوسکتی ہی جبکہ عورت مال خلع کو واپس نہ لے اور عدہ منقضی ہوجاوے اور طلاق رجعی کے بہت اقسام ہین انجملہ **ایک طلاق** عدی یعنی وہ طلاق کہ جسمین شوہر اثنای عدہ مین

بیان طلاق

طلاق بدعت

طلاق بائن

رجوع اور وطی کرے پھر جسوقت چاہے بشرائط معتبرہ طلاق دیدے دوسرے طلاق سنت یعنی خاص اور وہ یہ ہی کہ عدہ مین رجوع نکرے بلکہ بعد از
عدہ عقد جدید کرے **تیسری قسم** یہ ہی کہ بشرائط معتبرہ طلاق دے اور اثناے عدہ مین رجعت اور مقاربت کرے پھر طہر موافقت مین نکلنے کی طلاق دے پھر رجوع اور
مباشرت کرے پھر دوسری طرح مین طلاق دے پس وہ زوجہ حرام ہو جائیگی اور احتیاج محلل کی ہوگی اور بعد محلل کے اگر شوہر
اول عقد کرے اور بطور سابق تین مرتبہ نوبت طلاق کی آئے تو پھر تیسری مرتبہ محلل کے حاجت ہوگی اور بعد طلاق
دینے محلل کے احتیاج پھر شوہر اول تین طلاق دے تو وہ عورت حرام موبد ہو جائیگی اور اس قسم کو محقق نے شرائع مین
طلاق عدی فرمایا ہی اور جسوقت عورت کو بشرائط مذکورہ طلاق رجعی دیا جائے اور وہ عورت علاوہ اون
عورتون کے ہو کہ جو طلاق بائن مین مذکور ہوے ہین تو اثناے عدہ مین رجوع کر سکتا ہی اور جبتک وہ عورت
عدہ تمام نکرے حکم زوجیت مین ہی یعنی مستحق نان و نفقہ کے ہی پس اگر اثناے عدے مین کوئی ان دونون مین مرجاے تو
باہمدیگر ایک دوسریکا وارث ہوگا اور رجوع اوسے کہتے ہین کہ شوہر اثناے عدہ مین اوسکو رجعت یا اوس سے مقاربت کرے یا
بوسہ لے یا شہوت سے مس کرے اور رجوع کرنا ایسے وقت مین کہ مقاربت اوس سے حرام ہو درست ہی مثل اسکے کہ زوجہ مطلقہ حائض ہو یا احرام
مین ہو اور جسطرح آگاہ کرنا زوجہ کا طلاق دینے مین ضرور نہین ہی اسیطرح رجوع مین بھی اطلاع ضرور نہین ہی پس اگر زوجہ غائبہ کو طلاق دے اور عدہ مین
رجوع کرے تو درست ہی اور گواہ کرنا رجوع مین ضرور نہین بلکہ مستحب ہی اور زوجہ کو بے رنجش کے اور حالت
مرض مین طلاق دینا مکروہ ہی اور جسوقت زوجہ کی طرف سے دلمین کھٹکا ہو یا اداے حقوق سے اوسکے عاجز
ہو یا آپسمین ایسی نزاع ہو کہ امید التیام اور موافقت باقی نرہے تو ایسی وقت مین طلاق دینا مستحب ہے
اور اگر ترک وطی کی ایک مدت تک قسم کہائی یا ظہار کرے تو بعد حکم حاکم شرع طلاق دینا واجب ہی اور
جبتک زوجہ عدۂ رجعی مین ہو تو نان و نفقہ اوسکا اوسکے شوہر پر واجب ہی بشرطیکہ نافرمانی نکرے اور
حرام ہی زن مطلقہ پر کہ جب تک ایام عدہ تمام ہو تو اپنے شوہر کے مکان سے کسی اور مقام پر جائے اور اگر کوئی
ضرورت داعی ہو تو بعد نصف شب کے جاوے اور قبل طلوع صبح چلی آئے اور عدۂ بائن مین جہان چاہے رہے اور
عدۂ رجعیہ مین نان و نفقہ مطلقہ کا شوہر پر واجب ہی اور نان و نفقہ بائن کا شوہر پر لازم نہین ہے
مگر یہ کہ حاملہ ہو پس نفقہ اوسکا واجب ہوگا اور جسطرح مطلقہ خانہ شوہر سے نکل نہین سکتی اوسیطرح
شوہر پر بھی واجب ہی کہ اُسکو گھر سے نہ نکالے مگر یہ کہ کوئی امر تازہ حادث ہو کہ وہ باعث ملال یا سبب
ایذاے اہل و عیال ہو **فصل دوسری** بیان عدہ مین عدہ اوس مدت کو کہتے ہین کہ عورت
کو اوسمین دوسرے شخص سے نکاح کرنا حرام ہی اور عدہ کی دو قسمین ہین ایک عدہ طلاق دوسرا عدۂ وفات

طلاق عدی

فصل عدہ

پس مخفی نرہے کہ جو عورت آزاد ہو اور مدخولہ شوہر اور صاحب عادت معین ہو تو طلاق اوسکا علی الاشہر تین
طہر ہین باین تفصیل کہ ایک طہر تو وہ ہی کہ جسمین اوسے طلاق دیا گیا ہو اگرچہ وہ طہر کامل نہو بلکہ بقیہ طہر ہو اور
پہر حیض کے بعد دوسرا طہر شروع ہو اور بعد دوسرے حیض کے تیسرا طہر ہو اور جب یہ تیسرا طہر بھی
کامل ہو جائے اور بعد اسکے اس عورت کو حیض آئے تو عدہ اوسکا تمام ہو جائیگا خواہ شوہر اوسکا آزاد
ہو خواہ غلام اور اگر عورت حائض نہوتی ہو باوجودیکہ سن یاس تک نہ پہونچی ہو تو عدہ طلاق اوسکا تین
مہینہ ہین مثلاً اگر چاند دیکھتی طلاق دی تو تین رویتون کا اعتبار کیا جائیگا اور اگر کچھ دن چاند کے
گذر گئے تھے تو اوسیقدر تیسرے چاند مین بھی حساب ملحوظ رہیگا **مسئلہ** جو عورت کہ یائسہ یا صغیرة
السن ہو تو بنابر مشہور اوسکے لیے عدہ نہین ہی اور بنابر قول سید مرتضی اور ابن زہرہ وغیرہ عدہ طلاق
ان دونون کا بھی تین مہینہ ہین اور یہ قول احوط ہی اور قابل ترک نہین ہی اور زوجہ غیر مدخولہ کے لیے عدہ
نہین ہی **مسئلہ** عدہ طلاق زن حاملہ کا زمانہ وضع حمل ہی خواہ لڑکا سالم پیدا ہو خواہ ناقص **مسئلہ** اگر زن
متمتع بہا مدخولہ کی مدت متعہ تمام ہو گئی ہو یا شوہر نے مدت ہبہ کر دی ہو تو اوسکا عدہ دو حیض ہین اور اگر حیض
نہ آتا ہو تو پینتالیس[۴۵] دن ہین اور اسی طرح کنیز منکوحہ مدخولہ اگر عادت معین رکھتی ہو تو عدہ طلاق اوسکا دو
حیض ہین خواہ شوہر اوسکا آزاد ہو خواہ غلام اور بعض روایات سے دو طہر ظاہر ہوتی ہین اور احتیاط اسمین ہی کہ
دو حیض کامل کا اعتبار کیا جاے کما فی شرح اللمعہ اور اگر کنیز حائض نہوتی ہو باوجودیکہ سن حائض رکھتی ہو تو
عدہ طلاق اوسکا پینتالیس[۴۵] دن ہین **مسئلہ** اگر اثناء عدہ مین کنیز آزاد ہو جاے تو مثل زن آزاد کی
ایام عدہ کو تمام کریگی **بیان عدہ وفات** یہ عدہ روز وفات شوہر سے شروع ہوتا ہی اور مدت اسکی
زن آزاد کیواسطے چار مہینہ دس دن ہی خواہ منکوحہ دائمی ہو یا متمتع بہا مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ صغیرہ ہو یا
کبیرہ یائسہ ہو یا غیر یائسہ عادت معین رکھتی ہو یا غیر معین شوہر اوسکا غلام ہو یا آزاد اور کنیز منکوحہ کا عدہ وفات
بنابر مشہور دو مہینہ پانچ دن ہی اور اگر ام ولد تھی یعنی اپنے آقا سے صاحب اولاد ہوے تھے اور اوسکا عقد
کسی دوسرے کو واقع ہوا اور شوہر مر گیا تو عدہ وفات اوسکا بھی چار مہینہ دس دن ہی اور عدہ وفات مین
بنابر مشہور ترک زینت واجب ہی یعنے اچھے کپڑے اور رنگین لباس نہ پہنے اور بعض علمانے فرمایا ہی کہ سرمئی رنگ
مضائقہ نہین رکھتا اسلیئے کہ سرمئی رنگ سے زینت منظور نہین ہوتی اور حق یہ ہی کہ رنگ مین بحث بیکار
ہی اور لباس سوگ کا مدار ترک زینت پر ہی اور زینت کا حال باختلاف زمان و بلاد مختلف ہوتا ہے اور

بیان عدہ وفات

بیان زینت

چاہیے کہ عورت خوشبو بھی نہ لگائے اور اگر بسبب ضعف بصر وغیرہ سرمہ کی حاجت ہو تو سرمہ لگانا جائز ہی پس
اگر شب کے لگانے اور صبح کی پونچھ ڈالنے سے ضرورت مرتفع ہو جاے تو ایسا ہی کرے اور اگر دن کے لگانے کی بھی
احتیاج ہو تو دن کو بھی بقدر ضرورت لگا سکتی ہی اور چاہیے کہ مہندی نہ لگائے اور جو چیز کہ عرفاً باعث
زینت ہو اوسکو بھی ترک کرے لیکن بالون مین کنگھی کرنا اور مسواک کرنا اور ناخن کاٹنا اور مکانات رفیع اور
نفیس مین رہنا اور اچھے فرش پر بیٹھنا حرام نہین ہی اور اسیطرح لڑکون اور خادمون کو آراستہ رکھنا بھی حرام نہین
ہی اور اس حکم مین سب ازواج برابر ہین صغیرہ وکبیرہ یائسہ وغیرہ یائسہ کنیز وحرہ مدخولہ سب کا ایک حکم ہی لکن کنیز
مملوکہ مین اختلاف ہی اور اگر زوجہ حاملہ ہو خواہ اُسے عقد دائمی ہو یا منقطع کنیز ہو یا آزاد تو عدہ وفات اوس کا
ابعد الاجلین ہی یعنے وضع حمل اگر پہلی ہو جائے پس اگر یہ عورت آزاد ہی تو چار مہینے دس دن تمام کرنیکا انتظار
کریگی اور اگر کنیز ہی تو دو مہینہ پانچ دن کا انتظار کریگی اور اگر کنیز ہی تو دو مہینہ پانچ دن کا انتظار کریگی اور
اگر یہ مدت وضع حمل سے پہلے گذر جائے تو وضع حمل کا انتظار کرے کہ بعد وضع حمل عدہ تمام ہوگا **مسئلہ** جس
عورت کا شوہر مفقود الخبر ہو جائے تو اوسکو بہر حال صبر اولی ہی لکن اگر کوئی نفقہ دینے والا نہو اور صبر بھی نکرسکے
تو حاکم شرع سے اپنا حال بیان کرے اگر حاکم شرع مبسوط الید ہی یعنے قدرت وتسلط رکھتا ہی تو ایسے وقت
مین زمان مرافعہ سے چار برس تک انتظار کا حکم دیگا اور اس مدت مین جس جانب وہ گیا تھا یا اگر کوئی جانب معین
نہین ہی تو چارون طرف اسکے شوہر کی تلاش کریگا پس اگر خبر صحیح نہ ملیگی تو اوسکے شوہر کی طرف سے طلاق دیگا اور اولی
یہ ہی کہ اگر اُسکے شوہر کا ولی موجود ہو تو اُس ولی سے بھی اجازت حاصل کرے اور وہ عورت بنا بر مشہور عدہ وفات
رکھیگی اور نان ونفقہ ایام انتظار کا بیت المال سے اُسے ملیگا پس اگر اثناے عدہ مین شوہر اُسکا آجائے تو وہ اولی
ہی اور اگر بعد انقضاے عدہ آئے تو زوجہ پر شوہر کو اختیار نہین ہی خواہ اُسنے دوسرا شوہر کیا ہو خواہ نہ کیا ہو۔
**مسئلہ** جب کوئی شخص کسی کنیز کا بطور خرید یا ہبہ یا میراث مالک ہو تو استبرا اوسکا واجب ہی یعنی اُس سے وطی
نہ کرے اور اگر اُس کنیز کو حیض آتا ہو تو اُسکے حیض کا انتظار کرے اور اگر حیض نہ آتا ہو باوجود یکہ سن حیض رکھتی
ہو تو پینتالیس دن تک منتظر رہے اور اگر کنیز مالک اول سے حاملہ ہو تو بنا بر قول شہید علیہ الرحمہ اُس سے وطی کرنا
حرام ہی اور باقی انواع تمتع مدت استبرا مین مباح اور درست ہین اور اگر دو عادل گواہی دین کہ مالک
اول نے استبرا کیا ہی یا یہ کہ دوسرا شخص ایام حیض مین مالک ہوا ہی یا وہ کنیز صغیرہ یا یائسہ یا غیر مدخولہ ہو یا
مالک اُس کنیز کی عورت ہو ایسے وقت مین مالک ثانی سے استبرا ساقط ہی **فصل تیسری** بیان خلع

مبارات مین اگر نزاع و بیزاری جانب زوجہ کے ہو اور زن بطور فدیہ دیکر شوہر سے طلاق لے تو اُسکو خلع کہتے ہین
اور اگر جانبین سے بیزاری ہو اور صیغۂ طلاق واقع کیا جائے تو اُسکو صیغۂ مبارات کہتے ہین اور خلع کا صیغہ
یہ ہی کہ مرد کہے خَلَعْتُكِ عَلىٰ كَذَا یا یہ کہے اَنْتِ مُخْتَلِعَةٌ عَلىٰ كَذَا اور صیغۂ مبارات یہ ہی بَارَأْتُكِ
عَلىٰ كَذَا اور کلمۂ مختلعہ مین بکسر لام اور فتح لام دونون کا احتمال ہی پس دونون طرح سے کہنا احوط ہی اور
لفظ بارات مین بعد را کے ہمزہ ہی اور جسوقت کہ عوض معلوم ہو تو بعد لفظ علی اُس عوض کا ذکر کرے مثلاً اگر
عوض مہر ہو تو کہے عَلىٰ عِوَضِ الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ اور تا مقدور عربیت ضرور ہی اور وکالت دونون طرف سے اور
ایک جانب سے بھی ہو سکتی ہی اور بعد صیغۂ خلع یا صیغۂ طلاق بھی واقع کرنا ضرور ہی یا نہ اس مین اختلاف ہی احتیاط یہ ہے
کہ صیغۂ طلاق بھی واقع ہو پس صیغۂ مذکور پر فَاَنْتِ طَالِقٌ اضافہ کرے اور بعد صیغۂ مبارات صیغۂ طلاق
علٰحدہ بھی واقع کرے اور چاہیے کہ خلع کو کسی شرط پر معلق نہ کرے مثل اسکے کہ اگر فلان مسافر سفر سے آئیگا تو
تو مختلعہ ہو جائیگی اور جو چیز ایسی ہو کہ مہر مین دینا اُسکا درست ہو تو عورت اُسے فدیہ مین دے سکتی ہی اور جو چیز مہر
مین نہین دی جا سکتی تو فدیہ مین بھی اُسکا دینا درست نہین ہی اور حد فدیہ کی مقرر نہین ہی جس مقدار پر تراضی
طرفین ہو وہی مقدار فدیہ قرار پائیگی لیکن مبارات مین زیادتی فدیہ مہر سے نہین جائز ہی اور معین و مشخص ہونا فدیہ کا
ضرور ہی اور چاہیے کہ شوہر بالغ و عاقل ہو اور بقصد و اختیار و مبارات واقع کرے اور جس صورت مین کہ زوجہ
مدخولہ غیر یائسہ کو خلع دے اور شوہر حاضر ہو تو بھی یہ شرط ہی کہ عورت حیض سے نہ ہو بلکہ جس طہر مین مباشرت کی تھی اُس
طہر سے نکل کے دوسرے طہر مین داخل ہوئی ہو جیسا کہ بیان طلاق مین مذکور ہوا اور کنیز مملوکہ اور زن متمتع بہا کی
خلع اور مبارات درست نہین ہی اور خلع مین کراہت جانب زوجہ سے اور مبارات مین کراہت طرفین سے ہونا
چاہیے پس باوجود انس و التیام اگر خلع یا مبارات واقع کرے تو صحیح نہین ہی اور اس صورت مین فدیہ بھی مملوک
زوج کا نہ ہوگا اور زوجۂ حاملہ کا خلع درست ہی اور ضرور ہی کہ دو شاہد عادل صیغۂ خلع و مبارات کو سنین اور
جب تک عورت اپنے فدیہ کو نہ پھیر لے شوہر رجوع نہین کر سکتا اگرچہ ایام عدہ مین ہو بلکہ احتیاج عقد جدید
کی ہی اور اگر درمیان عدہ کے احدہما مر جائے تو میراث ان دونون مین سے ساقط ہی بخلاف طلاق کے کہ اُس مین

زمان عدہ تک توارث فیما بین باقی رہیگا

## فصل چوتھی

بیان ظہار و ایلا و لعان مین پوشیدہ نرہی
کہ ظہار اُسے کہتے ہین کہ شوہر اپنی زوجہ کو اپنی مان کی پشت سے تشبیہ دے اور زوجہ سے یہ کلمہ کہے اَنْتِ
عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ تو یہ فعل حرام ہی اور جس صورت مین ایسا کریگا تو جب تک کفارۂ ظہارات نہ دیگا

وہ عورت اسپر حرام رہیگی اور اگر محارم نسبی یا رضاعی کی پشت سے تشبیہ دی مثل بہن اور پھوپھی کے تو اس مین
اختلاف ہی مشہور یہ ہی کہ اس صورت مین بھی ظہار واقع ہو جائیگا اور اگر سواے پشت مادر کے اور کسی عضو سے
تشبیہ دی تو اُس دو قول ہین ایک وقوع ظہار دوسرا عدم وقوع اور اول احوط ہی اور زوجہ متمتع بہا
اور کنیز مملوکہ سے ظہار واقع ہوتے مین اختلاف ہی ایک جماعت علما قائل ہے کہ اگر زوج بالغ و عاقل نے
بقصد و اختیار ظہار کیا ہو اور دو گواہ عادل نے مجلس واحد مین سنا ہو اور ایام حیض مین واقع نہ ہو بلکہ
اُس طہر مین واقع ہو کہ جسمین شوہر نے مقاربت نہ کی ہو اور شوہر حاضر بھی ہو اور وہ عورت حائض ہوتی ہو
یا سن مین اُن عورتون کے ہو کہ جو حائض ہوتی ہین تو ان قیود سے کنیز و متمتع بہا مین بھی ظہار واقع ہو جائیگا
اور جس صورت مین ظہار کو کسی شرط پر موقوف کرے تو آیا ظہار واقع ہو جائیگا یا نہین اکثر علما قائل ہین کہ
واقع ہو جائیگا اور حرام ہو جاتا ہے وطی کرنا زوجہ سے بمجرد ظہار کے جس صورت مین کہ ظہار کو معلق کسی
شرط پر نہ کیا ہو اور اگر مشروط کیا ہو تو بعد حصول شرط اُس عورت سے وطی حرام ہو جائیگی اور اگر قبل از
کفارہ وطی کرے تو دو کفارے اُسپر واجب ہو جائینگے اور کفارہ ظہار ایک بندہ آزاد کرنا ہو اور اگر نہ ہو سکے تو
دو مہینے پے در پے روزہ رکھے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلاوے **بیان ایلا** اگر قسم
کھائے کہ اپنی زوجہ سے وطی نہ کرونگا اور اس امر سے اپنی زوجہ کا ضرر مقصود ہو تو اسے ایلا کہتے ہین اور
ایلا مین شرط ہے کہ زوج بالغ و عاقل ہو اور قصد و اختیار رکھتا ہو اور حریت کی شرط نہین ہے پس مملوک
سے بھی ایلا صحیح ہی اور زوجہ مین شرط ہے کہ منکوحہ و مدخولہ ہو پس اپنی کنیز سے اور زن غیر مدخولہ سے ایلا صحیح نہین
ہی اور زن متمتع بہا مین اختلاف ہی مشہور علما مین یہ ہی کہ متعہ مین ایلا نہین ہوتا اور زمانہ ایلا کی تین صورتین ہین اول
یہ ہی کہ کسی طرح کی قید نہو اس طور پر کہ قسم کھا کر کہے کہ تجھ سے وطی نہ کرونگا دوسرے یہ کہ قسم کھائے کہ کبھی تجھ سے وطی
نہ کرونگا تیسرے یہ کہ مدت معین کرے یعنی اس طرح کہے کہ اتنی مدت تک وطی نہ کرونگا پس دونون صورتون مین اول
کی ایلا ہو جائیگا اور تیسری صورت مین اگر مدت چار مہینہ سے زیادہ ہو تو ایلا ہو جائیگا اور اگر چار مہینہ ہو یا چار
مہینہ سے کم ہو تو نہ ہوگا اور قسم مین یہ معتبر ہی کہ قسم شرعی ہو مثل واللہ یا باللہ اور صیغہ ایلا کا مختص زبان عربی مین ہونا
ضرور نہین ہی بلکہ جس زبان مین ترک وطی پر بشرائط مذکورہ قسم کھائے تو ایلا ہو جائیگا اور جسوقت مدت ایلا معین
ہو اور اثنائے مدت مین رجوع کرے تو کفارہ دیگا اور اگر بعد مدت کے رجوع کریگا تو کفارہ نہین ہی اور اگر شرائط ایلا
متحقق ہون اور عورت مرافعہ کرے تو حاکم شوہر کو چار مہینہ کی مہلت دیگا کہ اس مین یا کفارہ دیکر رجوع کرے

یا طلاق دے اور اگر انکار کریگا تو حاکم اُسپر تنگی کریگا اور کفارہ ایلا مثل کفارہ قسم ہے یعنے بندہ آزاد کرنا یا دس مسکینونکو کھانا کھلانا یا دس محتاجونکو لباس پہنانا اور اگر یہ تینون امر نہ ہو سکین تو تین روز پے درپے روزہ رکھنا

## بیان لعان

اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو تہمت زنا لگائے اور یہ کہے کہ مین نے خود مشاہدہ کیا ہے اور ارتکاب زنا کے گواہ نہ ہون یا وہ فرزند کہ جو پیدا ہوا ہے باوجود احتمال اس بات کے کہ شاید وہ فرزند اسی کا ہو مگر یہ شخص انکار کرے اور شرط ہے کہ یہ شخص بالغ و عاقل ہو اور وہ عورت بھی بالغہ عاقلہ منکوحہ دائمی ہو اور مشہور بہ زنا نہ ہو بلکہ عفیفہ ہو اور گونگی اور بہری بھی نہ ہو پس حد شرعی ساقط ہونے کیلئے اور لڑکے کو نسب سے خارج کرنے کیلیے احتیاج لعان کی ہوتی ہے اور وہ عورت بعد لعان اُس شخص پر حرام ہو جائیگی اور اگر گونگی یا بہری ہوگی تو بمجرد تہمت کے حرام ہو جائیگی اور احتیاج لعان کی نہ ہوگی اور آیا لعان مین مدخولہ ہونا بھی زوجہ کا شرط ہے یا نہین اسمین تین قول ہین اول یہ ہے کہ مدخولہ ہونا شرط نہین ہے دوسرا قول یہ ہے کہ مدخولہ ہونا شرط ہے تیسرا قول یہ ہے کہ اگر لعان بقذف ہو تو غیر مدخولہ سے بھی ہو سکتا ہے اور اگر بسبب انکار ولد ہو تو مدخولہ ہونا زوجہ کا شرط ہے

## کیفیت لعان

حدیث صحیح مین صاحب جواہر الکلام وغیرہ نے ابن بابویہ علیہ الرحمہ سے اور ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے عبدالرحمٰن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ عباد بصری نے خدمت جناب صادقؑ مین عرض کی اور مین اُسوقت حاضر تھا کہ مرد عورت کو لعان کسطرح کرے حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد مسلمان خدمت جناب رسولخداؐ مین حاضر ہوا اور اوسنے عرض کی کہ ایک شخص اپنے گھر مین گیا اُسنے دیکھا کہ اُسکی عورت سے ایک شخص ہمبستر ہے ایسی حالتمین یہ شخص کیا کرے حضرت نے اُسکی طرف سے مُنہ پھیر لیا وہ شخص چلا گیا اور یہ امر اُسی شخص پر گذرا تھا جناب صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ ان دونون کا حکم جانب خدا سے نازل ہوا پس جناب رسولخداؐ نے اُس شخص کو بلوایا اور کہا کہ تو نے اپنی عورت کیساتھ کسی مرد کو خود مشاہدہ کیا تھا اُسنے عرض کی کہ ہان حضرت نے فرمایا جا اور اپنی زوجہ کو لا کہ حکم خدا تیرے اور اُسکے باب مین نازل ہوا ہے وہ شخص گیا اور اپنی زوجہ کو لایا حضرت نے اُن دونون کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور شوہر سے فرمایا کہ چار مرتبہ خدا کو گواہ کر کہ تو اس امر مین سچا ہے جناب صادقؑ فرماتے ہین کہ اُسنے اداے شہادت کی پھر حضرت نے فرمایا کہ ٹھہر اور اُسے پند و نصیحت کی پھر حضرت نے فرمایا پانچوین مرتبہ کہہ کہ لعنت خدا ہو تجھ پر اگر تو کاذب ہے اُسنے یہ کہا پھر حضرت نے اُسے مامور فرمایا کہ ہٹ جا اور حضرت نے عورت سے ارشاد کیا کہ تو چار مرتبہ خدا کو گواہ کر کہ زوج تیرا اس امر مین کاذب ہے حضرت صادقؑ فرماتے ہین کہ اُسنے یہ کہا پھر حضرت نے اُسے امر سکوت فرمایا اور نصیحت کی اور اُس سے ارشاد کیا کہ غضب خدا اشدید ہے غضب خدا سے خوف کر پھر فرمایا کہ پانچوین مرتبہ کہہ کہ غضب خدا ہو تجھ پر اگر شوہر تیرا سچا ہو اُس امر مین کہ جسمین تجھ کو اُسنے متہم کیا ہے اوسنے یہ کہا پھر حضرت نے اُن دونون مین تفرق کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ تمنے ایک دوسرے پر

لعنت کی اب تم دونون آپس مین کبھی نکاح نہین کرسکتے اور صورت شہادت یہ ہی کہ مرد پہلے کہے اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اِنِّی لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ فِیْمَا رَمَیْتُ بِهٖ زَوْجَتِیْ مِنَ الزِّنَا وغیرہ پھر کہے پانچوین مرتبہ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ کَانَ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ اور اگر ولد کی بھی نفی کرتا ہی تو اتنی عبارت پانچوین مرتبہ زیادہ کرے وَاَنَّ هٰذَا الْوَلَدَ الَّذِیْ وَلَدَتْهُ مِنَ الزِّنَا مَا هُوَ مِنِّیْ پھر عورت چار مرتبہ کہے اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْکَاذِبِیْنَ فِیْمَا رَمَانِیْ بِهٖ مِنَ الزِّنَا پھر پانچوین مرتبہ کہے اِنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ کَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ اور واجب ہی کہ وقت لعان مرد و عورت دونون حاکم شرع کے سامنے کہ جو حاکم شرع کیطرف سے منسوب ہے کھڑے ہون اور صیغہ لعان زبان عربی مین جس ترتیب سے کہ بیان ہوا ہی ادا کرین اور پہلے مرد لعان کرے پھر عورت لعان کرے اور شوہر کو چاہیے کہ اگر عورت متعدد رکھتا ہو تو زوجہ کا نام و نسب معین کرے اور اگر اُسکی طرف اشارہ بھی کرے تو بہتر ہی اور اگر ایک زوجہ ہی تو زوجتی کہنا کافی ہی اور مستحب ہی کہ وقت لعان حاکم شرع پشت بقبلہ بیٹھا ہو تا کہ منھ ان دونون کا قبلہ کیطرف ہو اور مرد حاکم کے سامنے داہنی طرف اور عورت حاکم کے بائین جانب مرد کے داہنی جانب ہو اور اُس مجلس مین اور لوگ بھی ہون تا کہ سُنین اور حاکم شرع مرد کو بعد ادائے شہادت اور قبل صیغہ لعنت اور عورت کو قبل صیغہ غضب اور بعد شہادت نصیحت کرے پس جس لڑکے کا مرد نے انکار کیا ہے وہ اُسکا وارث نہ ہوگا اور نہ یہ اُسکا وارث ہوگا مگر یہ کہ اگر بعد لعان پھر اقرار کرے تو لڑکا اُسکا وارث ہوگا اور وہ لڑکے کا وارث نہ ہوگا پس اگر مرد اثناے لعان مین اپنے دعوی کی تکذیب کرے یعنی کہے کہ مین نے غلط کہا تھا تو حد قذف اُسپر جاری ہوگی اور حد قذف اسّی تازیانہ ہین اور اگر عورت امتناع کرے تو اُسپر حد زنا جاری ہوگی کہ وہ سَو تازیانہ ہین اور باقی احکام اسکے کتب بسوط مین مرقوم ہین ۔

## باب دسوان کفارات کے بیان مین

### فصل پہلی

اکثر مطالب اسمین کتاب زاد المعاد سے لکھے گئے ہین کہ مطابق احتیاط ہین اس باب مین دو فصلین ہین اقسام کفارہ مین ایک قسم کفارات احرام حج و عمرہ کی ہی کہ بیان اسکا باب حج مین ہو چکا ہی اور باقی اقسام کفارہ سولہ ہین اول کفارۂ افطار ماہ رمضان ہی کہ اگر حلال سے روزہ افطار کیا ہو تو ایک روزہ کے عوض مین ایک بندہ آزاد کرے یا دو مہینہ برابر روزہ رکھے یا ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلادے اور بعض علما ترتیب کے قائل ہین یعنی پہلے بندہ آزاد کرنا واجب ہی اگر یہ نہ ہو سکے تو دو مہینہ روزہ رکھے جب یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینونکو کھانا کھلادے اور یہ قول احوط ہی اور اگر حرام سے افطار کرے تو بنا بر قول احوط لازم ہی کہ تینون کفارہ دے دوسرے کفارۂ افطار روزۂ قضاے ماہ رمضان اگر بعد زوال افطار کرے تو بنا بر مشہور دس مسکینونکو کھانا دے اگر اسپر قادر نہو تو تین دن برابر روزہ رکھے تیسرا کفارۂ ظہار کے

جیسا کہ بحث مین ظہار کی بیان ہوا چوتھے کفارۂ ایلا ہی یعنی کوئی شخص قسم کھائے کہ مین اپنی زوجہ سی صحبت نہ کرونگا کفارہ
اُسکا کفارۂ قسم ہی جیسا کہ بحث ایلا مین مذکور ہوا پانچوین کفارہ خلاف قسم کرنیکا کہ ایک بندہ آزاد کری یا دس مسکینونکو
طعام دی یا کپڑا پہنائے اور اگر ان تینون امورونسے عاجز ہو تو تین روزہ رکھی چھٹے کفارہ خلاف نذر کرنیکا ہی اور وہ
علی الاشہر مثل کفارۂ روزۂ ماہ رمضان ہی ساتوین کفارہ خلاف عہد کرنیکا ہی اور وہ علی الاشہر مثل کفارۂ نذر ہی
آٹھوین کفارہ اُس قسم کا ہی کہ جو خدا و رسولؐ اور ائمہ معصومینؑ سی بیزاری کی قسم کھائے ایسی قسم کھانا حرام ہی اور کفارہ
اس قسم کا بنا بر احوط یہ ہی کہ استغفار کری اور کفارۂ ظہار دی اور احوط یہ ہی کہ بمجرد قسم کفارہ دی خواہ جھوٹ ہو خواہ سچ
ہو خواہ مخالف اُس قسم کی کری خواہ نہ کری نوین اگر عورت کسی مصیبت مین اپنی بالون کو کاٹے تو قول احوط یہ ہی کہ بندہ آزاد کری
یا دو مہینے پے درپے روزہ رکھے یا ساٹھ مسکینون کو کھانا دی اور اگر عورت کس مصیبت مین بالون کو نوچی اور منھ مین
خراش ڈالے یا مرد مصیبت فرزند یا مصیبت زوجہ مین اپنی کپڑے پھاڑی تو کفارہ اسکا کفارۂ قسم ہی دسوین اگر کوئی مرد
اپنی زوجۂ منکوحہ یا متمتع بہا یا کنیز کے ساتھ ایام حیض مین جماع کرے تو کفارہ اُسکا یہ ہی کہ اگر اول حیض مین جماع کیا
ہی تو ایک دینار کہ وہ ایک مثقال طلائی سکہ دار ہی دے اور اگر وسط حیض مین جماع کیا ہو تو نصف دینار اور اگر آخر
حیض مین جماع کیا ہو تو ربع دینار دی اور ایک مثقال بقدر ایکدرم اور تین سبع درہم کے ہوتا ہی اور ایک مثقال بحساب
اس دیار کے تین ماشہ دو سرخ تخمیناً ہوتا ہی گیارھوین اگر کوئی شخص بے نماز عشا پڑھے سو رہی اور آدھی رات گذر جائے تو
کفارہ اُسکا یہ ہی کہ اُس دن روزہ رکھی ہر چند وجوب صوم ثابت نہین لیکن احوط ہی بارھوین اگر کسی مومن کو عمداً قتل کری تو ایک بندہ
آزاد کری اور دو مہینہ کے روزے پے درپے رکھے اور ساٹھ مسکینون کو کھانا دی تیرھوین اگر کوئی شخص ناوانستہ کسی مومن کو قتل کری
اور ارادہ اسکی قتل کا نرکھتا ہو مثلاً کسی شخص از روی غفلت کوئی امر صادر ہو کہ اُسکی وجہ سی کوئی شخص مر جائی جسطرح کہ معلم تعلیم کیلیے لڑکے
کو ماری اور وہ لڑکا مر جائی یا آہو کیطرف تیر لگائے اور وہ تیر کسی دوسری کے لگے اور وہ مرجائے تو کفارہ ان سب امور کا مثل
کفارۂ ظہار ہی چودھوین اگر کوئی شخص ایسی عورت سی کہ جو دوسرے کے عدہ مین ہو نکاح کری تو فوراً کفارہ کرنا اُس عورت کو
واجب ہی اور کفارہ اُسکا یہ ہی کہ پانچ صاع آٹا صدقہ مین دی پندرھوین یہ کہ اگر کوئی شخص کسی غلام یا لونڈی کو اُس سے
زیادہ کہ جسکا سزاوار تھا ماری تو کفارہ اُسکا یہ ہی کہ اُسکو آزاد کردی مگر آزاد کرنا بعض علما مستحب جانتے ہین سولھوین اگر کوئی
شخص روزہ ماہ مبارک رمضان بیماری مین افطار کری اور بعد اُسکے روزہ رکھنی پر قادر ہو اور بغیر کسی عذر کے اُسوقت تک
تاخیر کری کہ دوسرا ماہ رمضان آجاوی تو کفارہ اُسکا یہ ہی کہ عوض مین ہر روز کیلیے ایک مُد یا دو مُد طعام دی اور بعد ماہ رمضان
قضا روزہ واجب ہی اور مدکا وزن باب زکوۃ مین مذکور ہوچکا ہی اور اگر دوسرے رمضان تک بیمار ہی تو قضا ساقط ہی لیکن بجاے

[illegible] کفارات ہین وہ چند چیزین ہین پہلی یہ کہ اگر کوئی شخص دستاہ
ظالم سے کسی منصب کو لے تو کفارہ اُسکا یہ ہے کہ برادران ایمانی کی حاجتین برلاے دوسرے یہ کہ اگر کوئی شخص بہت ہنسے تو
کفارہ اُسکا یہ ہے اَللّٰھُمَّ لَا تَمْقُتْنِیْ کہے یعنی خداوندا مجھے دشمن نرکھ تیسرے یہ کہ اگر کسی شخص نے کسی کی غیبت کی
ہو تو کفارہ اُسکا یہ ہے کہ اُس شخص کیلیے استغفار کرے اور تفصیل اس مسئلہ کی بحث غیبت مین آئیگی انشاء اللہ تعالی
چوتھی یہ کہ اگر کوئی شخص نماز کسوف یا خسوف کو عمداً ترک کرے اور اگر گہن تمام قرص مین لگا ہو تو کفارہ اُسکا یہ ہے کہ جب اس
نماز کی قضا بجالائے تو پہلے غسل کرے پانچوین یہ کہ اگر کوئی شخص اس طرح پر قسم کھائے کہ مجھکو قسم ہے اپنے باپ کے حق کی یا اپنے
باپ کی زندگی کی تو کفارہ اوسکا یہ ہے کہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چھٹی کفارہ مجلس ہے کہ اُٹھنے کیوقت سُبْحَانَ
رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہے **فصل**
**دوسری** احکام کیفیات کفارات مین اور وہ پانچ ہین اول کفارہ مین جس بندہ کو آزاد کرین چاہیے کہ وہ
مسلمان بلکہ احوط یہ ہے کہ مومن ہو اور طفل کا بھی آزاد کرنا کافی ہے بشرطیکہ وہ مسلمان کا لڑکا ہو اور کفارہ قتل مین احوط
یہ ہے کہ بالغ ہو اور مرد ہو اور سوائے کفارہ قتل کے عورت کا بھی آزاد کرنا کافی ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ وہ بندہ ایسا
عیب نہ رکھتا ہو کہ جس سے خود بخود آزاد ہو جاتا ہے مثل اسکے کہ اندھا ہو یا زمین گیر ہو دوسری یہ کہ اگر کفارہ ماہ رمضان
مین دو مہینے روزہ رکھے پس اگر ایک ماہ اور ایکدن پے درپے روزے رکھے ہون تو کافی ہے بعد اسکے اگر پے درپے
نرکھے گا تو احتیاج اعادہ کی نہین ہے مگر احوط ہے کہ باقی روزہ بھی بعد اسکے متصل درپے رکھے اور اگر
اکتیس روز بغیر کسی عذر کے متصل نرکھے ہون تو چاہیے کہ پھر سے شروع کرے اور اگر کسی عذر کیوجہ سے مانند حیض و
نفاس و بیہوشی اور دیوانگی اور بیماری اور سفر ضروری درمیانین روزون کے فصل ہو گیا ہو تو بعد زوال عذر
باقی روزہ رکھے اور احتیاج شروع سے رکھنے کی نہین ہے تیسرے یہ کہ جس مقام مین کھانا کھلانا واجب ہے چاہیے
کہ اسقدر کھلاوے کہ کھانیوالا سیر ہو جاے اور اگر مسکین کو طعام دے تو لازم ہے کہ مُد سے کم نہو اور دو مُد کا دینا
احوط ہے اور طعام کے ساتھ نان خورش مثل گوشت یا دال دینا اولی ہے چوتھی یہ کہ جس کفارہ مین کپڑا پہنانا واجب ہے
اگر عورت کو پہناوے تو احوط یہ ہے کہ پیراہن اور مقنعہ دے اور اگر مرد کو پہناوے تو پیراہن اور قبا یا پیراہن اور
زیر جامہ یا قبا اور بالاپوش دے پانچوین اگر کوئی شخص بندہ آزاد کرنے مین عاجز ہو اور روزہ رکھنا شروع
کرے اور بعد اسکے بندہ آزاد کرنے پر قادر ہو جاے تو اُسوقت مین بہتر ہے کہ روزہ ترک کرکے بندہ آزاد
کرے اور جب کفارہ مین ماہ رمضان کے دو مہینے کے روزہ سے عاجز ہو تو ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلاوے اور اگر

اس سے بھی عاجز ہو تو اٹھارہ دن پے در روزہ رکھے اور جب یہ بھی نہو تو بقدر وسعت و طاقت تصدق کرے
اور جب یہ بھی نہو سکے تو استغفر اللہ بقصد توبہ کہے اور اکثر علمانے فرمایا ہی کہ جس شخص پر کسی کفارہ یا نذر
کیوجہ سے دو مہینے برابر روزے رکھنا واجب ہون اور وہ روزے رکھنے سے عاجز ہو تو چاہیے کہ اٹھارہ روزے رکھے اور اگر یہ
نہو سکے تو عوض مین ہر روزہ کے ایک مُد مسکین کو طعام دے اور اگر اسکی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو استغفار کرے اور
اشہر اور اقوی یہ ہے کہ جس کفارہ کے دینے مین عاجز ہو تو استغفار کرے مگر کفارہ ظہار مین جبتک کفارہ نہ دیگا عورت سے وطی
کرنا حلال نہوگا ہر چند عاجز ہو اور اگر عاجزی اوسکی بعد استغفار زائل ہو جاے تو احوط یہ ہے کہ بروقت قدرت کفارہ دے

## باب گیارھوان گناہان کبائر و صغائر مین

اور اس باب مین ایک مقدمہ اور چوبیس فصلین ہین **مقدمہ** بیان شمار معاصی مین علیین مکان سید العلما جناب
سید حسین صاحب مرحوم رسالہ گناہان کبیرہ مین لکھتے ہین کہ معنی کبیرہ مین احادیث و اقوال علما مین اختلاف کثیرہ ہی
بعضے کہتے ہین کبیرہ کا طلاق اُس گناہ پر ہے کہ جسکے ارتکاب کیوجہ سے خدانے قرآن مین وعدہ عذاب کیا ہو اور بعض کہتے ہین کبیرہ
وہ گناہ ہے کہ شارع نے جسکے لیے حد مقرر کی ہو یا وعدہ عذاب اُسکے لیے ہوا ہو اور بعضے کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ جس گناہ
کرنے والے کے بی اعتنائی دین کیطرف معلوم ہو اور بعضے کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ حرام ہونا اوسکا بدلیل قطعی معلوم
ہوا ہو اور بعضے کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے جسکے ارتکاب کی وجہ سے قرآن یا احادیث مین وعید شدید ہوا اور کسی طرح کبائر کی شمار
مین بھی اختلاف کثیرہ ہے بعضے سات کہتے ہین بعضے بیس بعضے چونتیس اور بعضے چالیس اور بعضے اسی شمار کرتے ہین اور
مجموع ان سب کا بیاسی گناہ ہوتے ہین منجملہ اُنکے چھبیس گناہ بصراحت قرآن سے ثابت ہین یہ سب اجمالاً لکھی جاتی ہین **بیان**
**اون گناہ کبیرہ کا** کہ جو قرآن سے ثابت ہین اول شرک بخدا اور یہ سب گناہان کبیرہ سے عظیم تر ہے اور سب عقائد باطلہ
اسکے حکم مین داخل ہین ۲ کسی مومن کو ناحق قتل کرنا ۳ زنان شوہردار کو زنا کی نسبت دینا ۴ مال یتیم ظلم و ستم سے کھاجانا ۵ زنا
کرنا خواہ زن شوہر دار سے اور محرمات سے مثل ماں اور بہن اور بیٹی کے یا علاوہ اُنکے ۶ جہاد مین معرکہ جہاد سے بھاگ جانا ۷ حقوق والدین اور
نافرمانی اونکی اور بعض حدیثون مین بھی سات گناہ کبیرہ وارد ہین اور حصر انہین سات مین ظاہرا محمول تقیہ پر ہے ۸ سود دینا اور
لینا مگر کافر سے جو نفع زائد لیا جائے وہ سود نہین ہے ۹ سحر یعنی جادو ۱۰ جھوٹی قسم کھانا ۱۱ شراب پینا ۱۲ جوا کھیلنا ۱۳ آنحضرت
رسولخدا اور ائمہ ہدیٰ سے بیعت و عہد کر کے اس بیعت و عہد کا توڑنا ۱۴ حرم مکہ مین وہ امور کرنا کہ جنھین شارع نے منع کیا ہو
مثل شکار وغیرہ ۱۵ رحمت خدا سے ناامید ہونا ۱۶ عذاب خدا سے بے پروائی کرنا اور اپنے تئین مامون سمجھنا ۱۷ خرید
فروخت مین کم دینا اور زیادہ لینا ۱۸ غنا یعنی گانا ۱۹ لواط اور عذاب اُسکا شدید ہے ۲۰ وہ مال جو کہ مجاہدین جہاد

[illegible] کرنا ۲۱ غیبت مومنین سوا اُن مقامات کے جو کہ مستثنیٰ ہین ۲۲ ترک
فرائض کا ترک کرنا کہ جنکا واجب ہونا قرآن سے ثابت ہی مثل نماز وغیرہ ۲۳ اسراف یعنی بیجا مال کا صرف کرنا ۲۴
دروغ نسبت بخدا و رسول بلکہ ہر قسم کا دروغ ۲۵ مرے ہوئے حیوان کا اور سور کے گوشت کا اور اُن حیوانکے
گوشت کا بلا ضرورت کھانا کہ جو سوا نام خدا کے ذبح کیا گیا ہو ۲۶ گواہی حق کا چھپانا **بیان ان گناہون کا جنکا**
کبیرہ ہونا احادیث اور اقوال بعض علمائے دین سے ثابت ہوتا ہی ۲۷ مال کو حرام مین صرف کرنا ۲۸ جو شخص دیار کفر سے بلاد
اسلام مین آکر مقیم ہوا ہو ایسے شخص کا بلاد اسلام سے پھر دیار کفر مین جاکے رہنا اور دور نہین ہی کہ اس زمانہ مین ایسے شہرون مین مقیم ہونا کہ جسمین
کوئی عالم نہو کہ اُس سے مسائل دین دریافت کئے جائین اسی حکم مین شامل ہو ۲۹ گناہان صغیرہ پر اصرار کرنا ۳۰ گناہان صغیرہ کو
حقیر سمجھنا اور سب سنتونکو خفیف جانکے ترک کرنا ۳۱ کعبہ معظمہ کا خفیف سمجھنا ۳۲ مسلمانون پر ظلم کرنا ۳۳ لہو و لعب مین
مثل دف و طنبور و نای وغیرہ مشغول ہونا ۳۴ رشوت لینا ۳۵ ظالمونکو ظلم کرنے مین مدد کرنا ۳۶ لوگونکے مال مین چوری کرنا
۳۷ لوگون سے خلاف عہد کرنا ۳۸ قطع رحم یعنے عزیزون سے میل ترک کرنا ۳۹ کہانت یعنی امور آئندہ کی بسبب تسخیر جن وغیرہ خبر دینا
۴۰ اُس سال مین کہ استطاعت ہو جاے بدون عذر حج نکرنا ۴۱ مست کرنیوالی چیز کا کھانا یا پینا اگرچہ غیر شراب ہو ۴۲ کسی شخص
پر بہتان و افترا کرنا ۴۳ مباح یا نیکا لوگونکو نہ لینے دینا ۴۴ پیشاب سے احتراز نہ کرنا ۴۵ ایسا کام کرنا کہ جسکے سبب کر
کسی شخص کے مان اور باپ کو گالی دین ۴۶ ایسی وصیت کرنا کہ جسمین وارثون کا ضرر ہو ۴۷ قضاے خدا سے کراہت
رکھنا اور قضاے الٰہی کے شکایت کرنا ۴۸ تقدیرات خدا پر اعتراض کرنا ۴۹ تکبر اور غرور کرنا ۵۰ حسد ۵۱ مومنون سے
عداوت کرنا اور انہین ڈرانا ۵۲ سخن چینی کرنا ۵۳ کسی مومن کا ناحق کوئی عضو قطع کرنا ۵۴ حرام کاری مین واسطہ ہونا
۵۵ بری باتون کا حکم کرنا اور اچھی باتونسے منع کرنا ۵۶ خلاف وعدہ کرنا بغیر کسی عذر شرعی کے ۵۷ مومنون پر لعنت کرنا
اور انہین گالیان اور آزار دینا ۵۸ مومنون پر گمان بدلے جانا ۵۹ مومنون کو سرزنش بیجا کرنا ۶۰ مومنونکے
چھپے ہوئے عیبونکا تجسس کرنا ۶۱ مومنونکا حقیر جاننا ۶۲ غلام اور لونڈیکو اُس حد سے کہ جسکے مستحق ہون زیادہ سزا دینا
۶۳ شارع عام یعنے مسلمانون کا راستہ بند کرنا ۶۴ اپنے عیال کو ضائع کرنا اور اونکی خبرگیری نہ کرنا ۶۵ امر ناحق مین
دست کو دخل دینا ۶۶ امر دین مین بدعت پیدا کرنا ۶۷ امر معروف اور نہی منکر ترک کرنا یعنی اگر کوئی شخص واجبات
ترک کرے مثل نماز وغیرہ تو خلق پر واجب ہے کہ اس سے کہین کہ نماز پڑہ اور اگر نمانے تو اُسپر شدت کرین اور اسی طرح اگر کوئی
شخص کسی معصیت کا مرتکب ہو تو اوس معصیت سے منع کرنا بھی واجب ہی اور امر دین مین نصیحت سے سکوت کرنا دران
حالیکہ شرائط وجوب پائے جائین گناہ کبیرہ ہی ۶۸ مجلس شراب مین بیٹھنا ۶۹ اہل بدعت کیساتھ ہمنشینی کرنا

۷۔ جھوٹی گواہی دینا ۱ ۷ باوجود مقدرت حق مردم نہ دینا ۲ ۷ فحش زبان پر جاری کرنا ۳ ۷ دو زبان ہونا ۴ ۷ خون پینا ۵ ۷ زکوٰۃ واجب کا نہ دینا ۶ ۷ داخل نسب اور خارج نسب ہونا یعنی اپنی قوم بدلکر دوسری قوم مین داخل ہونا یا اپنے حقیقی باپ کو چھوڑکر غیر شخص کو اپنا حقیقی باپ ظاہر کرنا ۷ ۷ حرام چیزونکا اور کل نجاستونکا کھانا ۸ ۷ ماہ رمضان کے روزے نہ رکھنا ۹ ۷ مسلمانونکو فریب دینا ۸۰ اپنے شہر کے اور اپنی قوم و قبیلہ کے بدلوگون کو شہر غیر اور محلہ اور قوم غیر کے نیکوں سے بہتر جاننا ۸۱ غیبت کا سننا ۸۲ عبادت مین سمعہ و ریا کرنا۔

## فصل پہلی سود کھانے کے عقاب مین

واضح ہو کہ سود کھانا اکبر کبائر سے قرآن مین کئی مقام پر حق تعالیٰ ربا کی مذمت فرماتا ہی اور حدیثین مذمت ربا مین کثرت سے وارد ہین چنانچہ کافی مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک درہم ربا گناہ و عقوبت مین ستر زنا سے زیادہ ہی جو کہ محرم سے واقع ہو مثل مان اور بہن کے اور حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ سود کھانے والا اور کھلانے والا اور لکھنے والا اور گواہ سود کا سب برابر ہین اور ایک حدیث مین ان سب پر لفظ لعنت وارد ہے اور دوسری حدیث معتبر مین سود خوار کے حق مین وارد ہوا ہی امامؑ فرماتے ہین کہ اگر خدا مجھے قدرت و تمکین دے تو مین سود خوار کے سر کو جدا کرون اور مذمت ربا مین احادیث کثیرہ وارد ہین اس سے زیادہ کیا مذمت ہو گی کہ ایک درہم ربا ستر زنا سے جو زنان محرم سے واقع ہو بدتر ہے اور احادیث مذمت کے بہت ہین معاذ اللہ من ذلک ور ربا کے معنی یہ ہین کہ جب کسی جنس کو اُسی جنس کی عوض مین بیع یا قرض دے یا کسی اور معاملہ مین دے اور وہ جنس پیمانہ سے بکتی ہو یا وزن اُسکا کیا جاتا ہو تو جسقدر دیا ہے اس سے زیادہ لینا سود ہے اور جب جنس مختلف ہوئے تو پھر زیادتی اور کمی مین اختیار ہے پس اگر تولہ بھر چاندیکو دو تولہ سونیکے عوض مین بیع کرین تو یہ بیع صحیح ہے مگر جب روپیہ کو روپیہ کے ساتھ بیع کرین یا معاوضہ کرین یا قرض دین تو عوض مین اُسکے ایک روپیہ زیادہ نہین لے سکتا اگر ایک روپیہ قرض دے اور دو روپیہ لے تو دو روپیہ لینا سود ہو جائے گا پس جو چیزین کہ تولنے کی نہین اور پیمانہ سے بھی انکا حساب نہیں تا ہو مثل کپڑے اور لباس کے تو اُسمین سود نہین ہے یعنی ایک جامہ کو دو جامہ سے اور ایک گز کپڑے کو دس گز سے بیع کرنا درست ہے اور واضح ہو کہ جب ایسی معاملہ کی ضرورت ہے کہ جسمین سود لازم آتا ہے تو سود کے بچنے کیلئے یہ ہے کہ دو جنس سے معاملہ کرے مثلاً ایک ایک من گندم اور ایک من برنج کو دو من گندم اور دو من برنج سے بیع کرے کہ بیع گندم بعوض برنج اور بیع برنج بعوض گندم قرار پائیگی اور قرض مین ربا سے نجات پانیکا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ زیادتی کو ہبہ کر دے یا بعوض کسی کم قیمت شے کے قرار دے مثلاً زید نے سو روپیہ کسی ہندو کو قرض بوقت ادا کے سو روپیہ اوسکو اوسکے قرض کے دے اور دس روپیہ کر دے یا دس روپیہ کے عوض مین ایک تختہ کاغذ کا مول لیا اور ایک طریقہ یہ ہے کہ ہندو سو روپیہ بعوض ایک

یا رومال کے دے اور رومال یا نگینہ مول لے بعد اُسکے اُس رومال کو اُسی شخص بالغ کے ہاتھ پھر ایک سو دس روپیہ کو بیع کردے کہ وہ شخص اب مشتری ہو جائیگا اب اگر چار مہینے کے بعد وہ شخص ایک سو دس روپیہ ہندہ کو دیگا قیمت مین اوس رومال یا نگینہ کے تو جائز ہے **مسئلہ** گیہون اور گیہونکا آٹا اور روٹی سب ایک حکم مین ہین یعنی سیر بھر آٹا تین پاؤ روٹی سے بیع کرنا صحیح نہین ہے اگر آٹے کو روٹی کے عوض مین دے تو چاہیے کہ سیر بھر آٹے کے عوض مین سیر بھر روٹی بھی دے اور جسوقت دودھ کو بالائی سے یا دہی سے بیع کرے تو چاہیے کہ مساوی ہو اور اسی طرح مسی ظروف کو اگر پیسہ سے بیع کرے مثلاً چار آنہ یا آٹھ آنہ سے تو چاہیے کہ ظروف اور پیسہ مساوی ہون اور چاندی سے کرنا بہتر ہے کہ پھر اشکال نرہیگا **مسئلہ** درمیان مسلم اور کافر کے ربا نہین ہے یعنی اگر مسلم کافر سے زیادہ لے تو جائز ہے اور اگر کافر کو سود دے تو جائز نہین ہے **مسئلہ** درمیان پدر و پسر کے اور درمیان زن و شوہر کے بھی ربا نہین ہے یعنے ہر ایک کو دوسرے سے زیادہ لینا جائز ہے اور درمیان دادا اور پوتی کے سود جائز نہین ہے اور اگر اسی طرح مان اور بیٹا ایک دوسرے سے معاملہ مین زیادہ نہین لے سکتا اسواسطے کہ حدیث مین اجازت خاص پدر و پسر کے باب مین وارد ہوئی ہے

## فصل دوسری مذمت غیبت مین

حقتعالی قرآنمجید مین فرماتا ہے یا ایها الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرهتموه واتقوا الله ان الله تواب رحیم یعنی اے گروہ مومنین پرہیز کرو اور ترک کرو بہت گمانونسے تحقیق کہ بعضے گمانون سے گناہ ہے تجسس اور تفحص عیوب کا آدمیونکی نہ کرو اور غیبت نہ کرین بعض لوگ تم مین سے بعض لوگونکی یعنی آپس مین ایک دوسری کی غیبت نکرو آیا دوست رکھتا ہے کوئی شخص تم مین سے کہ اپنے برادر مومن مردہ کا گوشت کھائے حالانکہ اپنے برادر مردہ کے گوشت کھانے سے کراہت رکھتے ہو پس غیبت سے بھی کراہت رکھو یہی حال غیبت کا بھی ہے اور ڈرو اور پرہیز کرو عذاب الٰہی سے بہ تحقیق کہ حقتعالی زیادہ قبول کرتا ہے توبہ کو اور زیادہ مہربان ہے اور کتاب عین الحیوۃ مین منقول ہے کہ جناب رسولخدا نے ابوذر غفاری رض سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر تم اپنے تئین غیبت سے باز رکھو بہ تحقیق کہ غیبت زنا سے سخت تر ہے ابوذر رض نے عرض کی مان باپ میرے فدا ہون آپ پر یا رسول اللہ غیبت زنا سے کس لئے سخت تر ہے حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اگر آدمی زنا کرتا ہے اور بعد اُسکے توبہ کرتا ہے تو خدا اُسکی توبہ کو قبول فرماتا ہے اور گناہ غیبت اُسوقت تک نہین بخشا جاتا جبتک وہ شخص عفو نہ کرے کہ جسکی غیبت کی ہے اے ابوذر گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اُسکا کفر اور کھانا اُسکے گوشت کا گناہان الٰہی سے ہے اور حرمت اُسکے مال کی مثل اُسکی خون کی حرمت کے ہے ابوذر نے عرض کی یا رسول اللہ غیبت کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا یاد کرنا اپنے برادر مومن کو ساتھ ایسی چیز کے کہ جس سے وہ مکروہ جانے ابوذر رض نے عرض کی یا رسول اللہ اگر اُس شخص مین وہ وصف کہ جو ذکر کیا جاوے موجود ہو تو بھی غیبت کا اطلاق ہوگا حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے برادر مومن کو اُس چیز کیساتھ یاد کرو کہ جو اُسمین موجود ہو تو بہ تحقیق کہ تم نے اُسکی غیبت کی اور جسوقت کہ تم اُسکو ساتھ اُس خصلت کے یاد کرو کہ جو اُسمین نہ ہو تو وہ بہتان ہے اے ابوذر جو شخص کہ اپنے برادر مسلمانکی

غیبت کو رد کرے خدای عز و جل پر واجب ہی کہ اُسے آتش جہنم سی آزاد فرمائے ای ابوذر جس شخص کے سامنے اُسکی برادر مسلمان
کی غیبت کیجائے اور وہ شخص اُس برادر مسلم کی نصرت کری تو خدا تعالی اُسکی دنیا اور آخرت مین نصرت و مدد کریگا اور
اگر یہ شخص باوجود استطاعت نصرت نہ کری تو خدا دنیا و آخرت مین اُسے ذلیل و خوار کریگا اور بعضے علمانے تعریف غیبت
اس عبارت سی کی ہی کہ یاد کرنا مومن کا اُسکی حالت غیبت مین اس عنوان سی کہ اگر وہ سنے تو ناخوش اور آزردہ ہو اور اکثر
علما رضوان اللہ علیہم نے اس طور پر تعبیر کی ہی کہ آگاہ کرنا حالت غیبت مین انسان معین کے اُس امر پر کہ اگر وہ امر اُسکے
روبرو بیان کیا جائے تو اُسکو بُرا اور مکروہ معلوم ہو اور جو کچھ بیان ہو وہ اُس شخص مین پایا بھی جائے اور وہ امر عرف
مین نقص اور عیب سمجھا جائے اور قید انسان معین کی اسواسطے ہی کہ اگر شخص معین نہ ہو تو غیبت نہین ہی مثلاً کوئی
شخص بیان کرے کہ ایک شخص اس شہر کا فلان عیب رکھتا ہی تو اطلاق غیبت نہوگا ہان اگر اس طور سی کہے کہ سامع قرینہ سے
سمجھ جائے تو البتہ غیبت ہو جائیگی ہر چند نام نہ لے اور یہ قید کہ عیب اُس شخص مین پایا جائے اس واسطے ہی کہ اگر وہ صفت
جو بیان ہوئی اُس شخص مین نہو تو غیبت نہین ہی بلکہ بہتان ہی پس غیبت وہ ہی جو سچ ہو اور آگاہ کرنیکی لفظ اسواسطے
ہی کہ اگر زبان سے نہ کہے بلکہ نقل اُسکے چلنے کی یا کلام کی یا لباس وغیرہ کی کری تو یہ بھی غیبت ہی یا خط مین کسی عیب کو لکھ دے یا
آنکھ سے اور ابرو سی اشارہ کرے تو بھی غیبت ہی اور یہ قید کہ وہ امر عرف مین عیب سمجھا جائے اسواسطے ہی کہ اگر کوئی شخص
کسی کی تعریف کری اور وہ بُرا مانے تو یہ غیبت نہین ہی اور جو عیب کہ ذکر اُسکا باعث آزردگی مومن ہو تو وہ غیبت ہی
خواہ وہ عیب خلقت مین ہو مثلاً کہو کہ بہرا یا لنگڑا یا کانا خواہ وہ عیب اعمال و افعال مین مثلاً کہے کہ فلان شخص فاسق ہی
یا بہت بُرا آدمی ہی یا کاذب یا بخیل ہی خواہ وہ عیب نسب کا ہو مثلاً کہے کہ نسب اُسکا رذیل ہی یا یہ جولاہہ کا بیٹا ہی یا قوم کا
پاجی ہی اور بسند معتبر حضرت صادق ع سے معنی غیبت اسطرح منقول ہین کہ حضرت نے فرمایا غیبت وہ ہی کہ شان مین کسی برادر
مومن کی وہ امر کہے کہ خدا نے اُسکو پوشیدہ رکھا ہو اور بہتان وہ ہی کہ حق مین کسی کے وہ بات کہے کہ اُسمین نہ ہو اور کبھی
اطلاق غیبت کا اُن معنون پر ہوتا ہی کہ جو شامل بہتان ہی چنانچہ روایت معتبرہ مین منقول ہی کہ راوی نے حضرت صادق ع
سی پوچھا کہ غیبت کی تعریف کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ غیبت وہ چیز ہی کہ مومن کو تم بدی کی نسبت دو کہ وہ بُرائی اُسمین
نہو یا یہ کہ وہ بُرائی اُسکی ظاہر کرو کہ خدا نے اُسکو پوشیدہ رکھا ہو اور وہ بُرائی حاکم شرع کے سامنے گواہی سے
ثابت نہ ہو تاکہ حد اُسپر جاری کی جائے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہی کہ جو شخص کسی
برادر مومن کی غیبت کرے بغیر اسکے کہ درمیان مین ان دونون کے عداوت ہو تو شیطان اُسکے نطفہ
مین شریک ہی اور پھر بسند معتبر جناب امیر ع سے منقول ہی کہ پرہیز کرو غیبت مسلمانون سی بتحقیق کہ مسلمان

اپنے برادر مسلمان کی غیبت نہین کرتا اسلئے کہ خدا نے قرآن مجید مین غیبت کی ممانعت فرمائی ہے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق
سے منقول ہے کہ خدا تعالیٰ خانۂ پُر از گوشت اور گوشت فربہ کو دشمن رکھتا ہے بعض اصحاب نے عرض کی یا ابن رسول اللہ ہم گوشت کو
دوست رکھتے ہین ہمارے گھر گوشت سے خالی نہین رہتے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ مراد نہین ہے جو تم سمجھے ہو بلکہ مراد خانۂ پُر از گوشت سے
وہ گھر ہے جسمین آدمیون کا گوشت غیبت سے کھاتے ہین یعنی اہل اُس مکان کے لوگون کی غیبت کرتے ہین اور گوشت فربہ سے متکبر مراد ہے کہ چلنے مین
تبختر کرے بسند معتبر جناب رسولخدا سے منقول ہے کہ آدمیون پر گمان بد لیجانے سے پرہیز کرو بتحقیق کہ گمان بد بدترین دروغ ہے اور راہ خدا مین باہم بھائی
برادری کرو جیسا کہ خدا نے تمھین حکم فرمایا ہے اور بُرے نام و لقب سے لوگون کو یاد نہ کرو اور اُنکے عیبون کا تجسس اور تفحص کرو اور باہم فحش
اور غیبت اور تنازع اور دشمنی اور حسد نہ کرو ہر آئنہ حسد ایمان کو کھا جاتا ہے جسطرح آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی ہے اور بسند معتبر حضرت
صادق سے منقول ہے کہ اپنے برادر مومن کو اُسکی غیبت مین بہ نیکی اور اُن اوصاف سے یاد کرو کہ جن اوصاف کو تم غائبانہ اپنی نسبت مین چاہتے
ہو اور دوسری حدیث مین ارشاد فرمایا کہ کوئی ورع اور پرہیزگاری اس امر سے نافع تر نہین ہے کہ انسان محارم الٰہی و ایذا رسانی اور
غیبت مومن سے پرہیز کرے اور حدیث مین وارد ہے کہ حقتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علی نبینا کو وحی فرمائی کہ صاحب غیبت اگر توبہ کریگا
تو سب اہل بہشت کے آخر مین داخل بہشت ہوگا اور اگر توبہ نہ کریگا تو سب اہل جہنم سے پہلے داخل جہنم ہوگا اور بسند معتبر حضرت رسولخدا
سے منقول ہے کہ روزہ اُسوقت تک عبادت خدا مین ہے کہ جب تک کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے **بیان غیبت سننے کا** واضح
ہو کہ اگر غیبت سننے والا اُس غیبت کی تصدیق کرے یا از روے خواہش غیبت مومن کان لگا کر سنے تو علما مین قول مشہور یہ ہے کہ وہ
بھی مثل غیبت کرنیوالے کے ہوگا چنانچہ حضرت امیر المومنین سے منقول ہے کہ غیبت سننے والا بھی مثل غیبت کرنے والے کے ہے اور ظاہر بعض
احادیث معتبرہ اور کلام اکثر علما کا یہ ہے کہ جبتک ممکن ہو چاہئے کہ سامع رد غیبت کرے اور منع کرے اور اپنے برادر مومن کی مدد کرے
اور اگر نہو سکے تو اُس جگہ سے اُٹھ جائے اور اگر اُٹھ جانے پر بھی قادر نہ ہو تو دل سے کراہت رکھے اور اُس غیبت پر راضی نہو جیسا کہ روایت
معتبرہ مین حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی برادر مومن کی کسی مومن کے سامنے غیبت کرے اور یہ شخص اُس دوسرے
مومن کی نصرت و یاری کرے تو خدا تعالیٰ اُسکی دنیا و آخرت مین مدد کریگا اور جو شخص باوجود قدرت مدد نہ کرے اور رد غیبت
نہ کرے تو خدا اُسکو دنیا و آخرت مین پست کریگا **بیان کفارۂ غیبت** مومن کو لازم ہے کہ غیبت سے پرہیز کرین اور توبہ
کرین چونکہ غیبت حق الناس ہے چاہیے کہ جس شخص کی ہتک کی ہے جہانتک ممکن ہو اُسکو ذکر خیر یاد کرین اور اُن معائب کو اُسکی ذات
سے دور کرین اور کفارۂ غیبت یہ ہے کہ اس شخص سے کہ جسکی غیبت کی ہے بخشوائین اور عفو اور بحل کرائین چنانچہ حدیث ابوذر
اور دوسری حدیث سے جو حضرت رسولخدا سے منقول ہے معلوم ہوتا ہے کہ غیبت زنا سے بدتر ہے اور خدا غیبت کنندہ کی توبہ قبول نہین کرتا
یہانتک کہ صاحب حق اُس شخص کو حلال کر دے اور بعض حدیثون سے ثابت ہوتا ہے کہ کفارۂ غیبت اُس شخص کے واسطے کہ جسکی [illegible]

غیبت کی ہی استغفار کرتا ہی چنانچہ بسند معتبر حضرت صادقؑ سی منقول ہی کہ کسی نے جناب رسولؐ سے پوچھا یا حضرت کفارہ غیبت کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ جسوقت تو اُسکو یاد کرے تو حقتعالی سی اُسکے لیے استغفار کر جناب آخوند مجلسیؒ فرماتے ہین کہ جمع ان حدیثون کی اسطرح ہو سکتی ہی کہ اگر صاحب حق نے سنا ہو اور ابراء ذمہ اس کا ممکن ہو تو برائت ذمہ اُس سی طلب کرنا چاہیے اور اگر نہ سنا ہو یا اگر سنا ہو مگر ابراء ذمہ اُس سی نہین کر سکتا باین وجہ کہ وہ مرگیا ہو غائب ہو تو اُسکے لیے استغفار کرنا چاہیے اور احتیاط یہ ہی کہ اگر اُسنے نہ سنا ہو تو بھی اُس سی بخشوالے مگر یہ کہ باعث اُسکی آزردگی اور ایذا کا ہو اور اس صورت مین مجمل طور پر اگر اُس سی ابراء ذمہ کر سکے تاکہ وہ آزردہ نہ ہو تو احوط یہ ہی کہ با جمال استغفار چاہیے اور اسی ترک نکرے واللہ اعلم بالصواب

## بیان اُن مقامات کا جہان غیبت جائز ہی

مخفی نہ رہے کہ علمانے چند مقام مین غیبت کو مستثنیٰ کیا ہی پہلے یہ کہ اگر کسی شخص نے کسی پر ظلم کیا ہو اور وہ مظلوم کسی شخص کے پاس آئے اور اظہار کرے کہ فلان شخص نے مجھپر ظلم کیا ہی تاکہ وہ شخص کچھ تدبیر دفع ظلم کرے اور اگر وہ شخص قدرت رکھتا ہو کہ اُس ظلم کو دور کرے تو اُسوقت مین کہنا اور سننا دونون جائز ہین دوسرے بروقت مشورہ نصیحت کرنا یعنی اگر کوئی شخص کسی سے از راہ مشورہ پوچھے کہ زید کیسا شخص ہی بد معاملہ ہی یا نیک ہی ہمین منظور ہی کہ زید کیساتھ عقد کیا جاوے یا کچھ معاملہ اُس سے منظور ہی تو لازم ہی کہ مشورہ نیک دے اور اگر بدی زید کی معلوم ہو تو بیان کرے تیسرے بدعت اہل بدعت کی ہی جو لوگ فریب خلائق کو دیتے ہین اور ضرر دین مین پہونچاتے ہین مثلاً وعظ مین یا مجمع خلائق مین مضامین باطلہ اور دروغ ذکر کرتے ہین پس واجب ہے لوگون پر خصوصاً علما پر کہ اظہار و اعلان اُنکی بدعت و دروغ کا کرین چوتھے اگر کوئی شخص مشہور ساتھ کسی صفت کے ہو اور وہ صفت ظاہر ہو مثلاً اسکے کہ نابینا ہی یا لنگڑا ہی تو بعض علما فرماتے ہین کہ اُس صفت کا بیان کرنا جائز ہی اور بعض فرماتے ہین کہ اُسصورت مین جائز ہی کہ جب تمیز و پہچان اُس آدمی کی اس صفت خاص سے ہو اور جناب آخوند مجلسیؒ فرماتے کہ احتیاط یہ ہی کہ جبتک ممکن ہو اُس عبارت سے بیان نہ کرین کہ وہ شخص سنے تو آزردہ ہو اور عرفاً موجب نقصان ہو مثلاً کہین کہ فلان شخص اندھا یا کانا آیا تھا بلکہ اس عبارت کی جگہ اور عبارت سے تعبیر کرین مثلاً کہین کہ فلان بزرگ جو آنکھ سے معذور ہین وہ تشریف لائے تھے مگر بعض حدیثون سے ثابت ہوتا ہی کہ عیب ظاہر کا بیان کرنا جائز ہی جیسا کہ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ غیبت وہ ہی کہ برادر مومن کے حق مین ایسی بات کہے جو خدانے پوشیدہ کی ہو مگر جو چیز کہ اُس شخص مین ظاہر ہو مثلاً تیزی اور غصہ اور جلدی وغیرہ تو یہ غیبت نہین ہی اور بہتان وہ ہی کہ جو چیز اُس شخص مین نہو اُسے بیان کرے پانچوین مستثنیٰ ہی غیبت اُس جماعت کی جو علانیہ مرتکب گناہ ہوتے ہین اور اظہار گناہون کا کرتے ہین مثل اہل منصب ظلم کہ منصب اُنکا عین فسق ہی اور علانیہ مرتکب اُسکے ہوتے ہین پس اگر اُن گناہون کو جو علانیہ کرتے ہین اور سب لوگ جانتے ہین کوئی شخص بیان کرے تو غیبت نہین ہی مثلاً کہے کہ فلان شخص فلان شہر کا حاکم ظالم ہی یا فلان شخص فلان حاکم ظالم کے پاس منشی ہی اور اگر کوئی مجمع خلق مین گناہ کرتا ہی اور اخفا نہین کرتا مثلاً داڑھی منڈاتا ہی یا گانا

موارد غیبت

بکتا ہی یا قمار بازی کرتا ہی یا محفل رقص و سرود مین شریک ہوتا ہی یا خود امور کا اُس محفل مین مرتکب ہوتا ہی لیکن اگر
گناہ کو اُسکے ذکر کرتے ہین تو وہ آزردہ ہوتا ہی تو یہ بھی غیبت نہین ہی پس اگر ایسی شخص کی مذمت کرین تو جائز ہی
اور جو گناہ اور عیب ایسی شخص کا مخفی ہو پس اگر اُسکو ظاہر کری تو اسمین اختلاف ہی بعض علما فرماتے ہین کہ مذمت اُسکی
اُس گناہ پر کہ جو گناہ علانیہ کرتا ہی اگرچہ جائز ہی لیکن گناہان مخفی کا ذکر نہ کرنا اَدنی اور احوط ہی لیکن حق یہ ہی کہ
جو شخص بہ سبب کسی گناہ کے ہتک حجاب شریعت کری اُسکا ہر ایک عیب خواہ مخفی ہو خواہ ظاہر بیان کرنا جائز ہے
اور استثنا مین اس فرد کی احادیث بکثرت وارد ہین جناب صادق سے بسند معتبر منقول ہی کہ جب فاسق علانیہ فسق اور گناہ
کری تو اُسکا کچھ احترام نہین ہی اور غیبت اُسکی حرام نہین ہی اور امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ تین آدمیونکی حرمت نہین ہے
اول اہل بدعت کہ اپنی طرف سے دین مین کوئی بدعت پیدا کری اور دوسرے امام جائر اور تیسرے فاسق کہ جو علانیہ فسق
کرتا ہو اور بسند معتبر جناب صادقؑ سے منقول ہی کہ حرمت فاسق کی سب سے کمتر ہے **فصل تیسری** مذمت بہتان اور تہمت
مومن اور نسبت برادران مومن گمان بد کرنے مین بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ جو شخص کسی
مومن یا مومنہ پر اُس چیز سے بہتان کری کہ جو اُسمین نہ ہو تو حقتعالی اُس شخص کو طینت خبال مین رکھیگا تاکہ اپنے عہدہ کو
پورا کری اصحاب نے حضرت سے استفسار کیا کہ طینت خبال کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ طینت خبال وہ چرک ہی کہ
جو فرج زن زناکار سے نکلتی ہی اور بسند معتبر حضرت رسولؐ سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مومن یا مومنہ پر بہتان
کری اور اُسکے حق مین وہ بات کہی کہ جو اُسمین نہو تو خدائے تعالی روز قیامت اُسکو ایک آتش کی ٹیلے پر بٹھائیگا
تاکہ اپنے عہدۂ سخن کو پورا کری اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ لوگون پر گمان بد لیجانے سے پرہیز کرو گمان بد
بدترین دروغ ہی اور بسند معتبر منقول ہی کہ جناب امیر المومنینؑ سے کسی نے سوال کیا کہ درمیان حق و باطل کسقدر فاصلہ ہی
حضرت نے فرمایا کہ چار انگشت کا بعد ازان حضرت نے چار انگلیونکو مابین آنکھ اور کان کے رکھا اور فرمایا کہ جو کچھ تو
اپنی آنکھ سے دیکھے وہ حق ہی اور جو کچھ اپنے کان سے سنے اکثر باطل ہی اور بسند معتبر اُنھین حضرت سے منقول ہی کہ جو شخص برادر مومن پر
اتہام کری تو اُسکے دلمین ایمان اسطرح گھل جاتا ہی کہ جسطرح نمک پانی مین گھل جاتا ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جو شخص
اپنے برادر دینی کو متہم کری تو اُس سے حرمت ایمانی زائل ہو جاتی ہی اور بسند معتبر جناب امیر المومنینؑ سے منقول ہی کہ اپنے برادر مومن
کے امور محل نیک پر حمل کرو تا وقتیکہ دوسرا محل نہ پاؤ اور گمان بد نہ لیجاؤ اُس کلمہ سے کہ جو تمھارے برادر مومن سے صادر ہو
جبتک کہ تمھارے لیے کوئی محل نیک حاصل ہو اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ اپنے برادر مومن کے امور کیواسطے کوئی عذر
ڈھونڈھو پس اگر کوئی عذر نہ ملے تو پھر تلاش کرو شاید کہ محل نیک پایا جائے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ جناب

مذمت بہتان

ستیعونکی نسبت بدی کا علم کرنے مین جلدی کرو کہ اگر ایک قدم اُنکا لغزش کھاتا ہی تو دوسرا قدم ثابت رہتا ہی اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق ؑ سی منقول ہی کہ نزدیکترین احوال آدمی کا بکفر یہ ہی کہ کسی شخص سی دین مین برادری رکھتا ہو اور اُسکے عیوب اور لغزشون کو یاد رکھی تا ایک روز اُسکو اُن عیوب پر ملامت کری اور بسند معتبر حضرت رسول ؐ سی منقول ہی کہ جو شخص کسی مومن کا گناہ فاش کرتا ہی تو مثل اسکی ہی کہ خود اُسنے گناہ کیا اور جو کسی مومن کو کسی گناہ پر سرزنش کری تو نہ مریگا یہان تک کہ اُس گناہ کا خود مرتکب ہو اور دوسری حدیث مین منقول ہی کہ حضرت صادق ؑ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو ملامت اور سرزنش کری تو خدا اُسکو دنیا و آخرت مین سرزنش و ملامت کریگا اور مراد سرزنش اور ملامت سی وہ ہی جو خودی و تکبر سی یا شماتت و ایذادہی کیلیے ہو اور اگر بطور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہو تو مضائقہ نہین ہی بشرطیکہ یہ شخص اُسکے قابل ہو

## فصل چوتھی

مذمت حسد مین کہ غیبت کا منشاء اصلی اکثر آدمیون مین یہی ہوتا ہی مخفی نہ رہی کہ حسد بدترین صفات ذمیمہ نفس سی ہی اور پہلا گناہ خدا تعالی کا جو روی زمین پر واقع ہوا گناہ شیطان تھا کہ باعث اُس گناہ کا حسد ہوا تھا اور مشہور یہ ہی کہ اظہار حسد گناہان کبیرہ سی ہے اور منافی عدالت ہی اور اصل اُسکے گناہان قلب اور امراض نفس سی ہے اور آدمی اسی خصلت سی دنیا مین تکلیف و عذاب مین مبتلی رہتا ہی اور حسد اوسکو کہتی ہین کوئی شخص چاہی کہ دوسری شخص سی زوال نعمت ہو جائی اور اُسکا عیش و راحت مین رہنا اسی ناگوار ہو یعنی شخص معین جو کچھ قسم علم یا مال سی رکھتا ہی وہ اوسکی پاس سی جاتا رہا ہو اور اگر اپنی واسطے بھی چاہی کہ مثل دوسری شخص کی اسے بھی علم یا مال حاصل ہو جای اور اُس شخص کے پاس بھی رہے تو یہ غبطہ ہے اور غبطہ اگر صفات نیک مین ہو تو ممدوح ہی اور حاسد چونکہ محسود سے زوال نعمت چاہتا ہی یعنی جس شخص کو کسی نعمت مین دیکھتا ہی تو آزردہ خاطر ہوتا ہی کہ یہ نعمت اسکو کیون حاصل ہی اور یہ ممکن نہین ہی کہ نعمت خدا کل آدمیون سی زائل ہو جای لہذا وہ ہمیشہ اپنی عادت بد سی شکنجہ محنت مین گرفتار رہتا ہی اور اسی طرح حریص چاہتا ہی کہ کل مال دنیا میری قبضہ مین آجای اور ہرگز یہ مطلب اوسکو میسر نہین ہوتا اسی وجہ سی ہمیشہ رنج مین مبتلا رہتا ہی اور صاحب خلق بد ہمیشہ خلق اللہ کیساتھ منازعہ کرتا ہی اور یہ ہو نہین سکتا کہ وہ ہمیشہ غالب ہو لہذا رنج و تعب مین مبتلا رہتا ہی اور کل اخلاق ذمیمہ اسی طور پر ہین اور حاسد کو چاہیے کہ تفکر کرے اور سوچے کہ اہل نعمت نے اسکی تقدیر سی کچھ کم نہین کیا جس خدا نے ان نعمتونکو اُن لوگون کو عطا فرمایا کہ وہ قادر ہی کہ دو چند اُن نعمتونکا اسے بھی دے بے اسکے کہ اُنکے نعمتون سی کچھ کم کری اور یہ خیال کری کہ خدا نے مجھے نعمت جو عنایت نفرمائی تو اس واسطے ہے کہ میری خیر اسی مین ہی اگر نعمت دیتا تو میرے لیے وبال ہوتا اور فکر کری کہ حسد کرنا اور غم و غصہ کھانا میرا محسود کے حق مین کچھ ضرر نہین پہونچاتا اور ضرر دنیا و آخرت کا خود اسی شخص کیواسطے ہوتا ہی اور ان تفکرات سے خداوند تعالی سی متوسل ہو اور اپنے نفس سے مجادلہ کرے تا حقتعالی اُسکو ان صفات ذمیمہ سی نجات بخشے کہ کوئی صفت اندو

عقل نے اس سے بدتر نہین ہے چنانچہ بسند ہائے معتبر حضرات ائمہ طاہرین سے منقول ہے کہ حسد ایمان کو کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ مومن غبطہ کرتا ہے حسد نہین کرتا اور منافق حسد کرتا ہے غبطہ نہین کرتا

**فصل پانچوین** سخن چینی اور چغلی کھانے اور مومنین مین عداوت ڈالنے کی مذمت مین

عین الحیوۃ مین منقول ہے جناب رسالتمآب نے فرمایا ہے ابوذر صاحب نمیمہ اور سخن چین راحت نہین پاتا عذاب خدا سے آخرت مین اور سخن چین اسکو کہتے ہین کہ ایک شخص کی بات دوسرے سے نقل کرے تاکہ درمیان مین انکے عداوت پیدا ہو اور بسند صحیح حضرت رسول مقبول سے منقول ہے کہ حضرت نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ مین تمکو خبر دون ان لوگون سے کہ جو تم مین بدترین مردم ہین اصحاب نے عرض کی ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ بدترین مردم وہ جماعت ہے کہ لوگون مین رفتار سخن چینی اختیار کرتے ہین اور دوستون مین باہم دیگر جدائی ڈالتے ہین اور اس جماعت کے خواہان عیب ہوتے ہین کہ جو عیوب سے پاک ہین اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ چار آدمی داخل بہشت نہونگے کاہن کہ جو باعانت جن خبر دے اور منافق اور جو شخص کہ مداومت کرے شراب پینے مین اور سخن چینی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حضرت موسیٰ جسوقت خداوند تعالیٰ سے مناجات کرتے تھے انھون نے ایک شخص کو زیر عرش الٰہی دیکھا عرض کی پروردگارا یہ کون ہے کہ عرش تیرا اسپر سایہ کئے ہے خطاب ہوا کہ یہ شخص نیکوکار تھا اپنے ماں اور باپ کی نسبت مین اور سخن چینی نہین کرتا تھا اور حضرت صادق سے منقول ہے کہ تین آدمی داخل بہشت نہونگے جو خون کرے یا شراب پئے یا سخن چینی کرے اور بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ شب معراج مین نے ایک عورت کو دیکھا کہ سر اسکا مثل سر خوک کے تھا اور بدن اسکا مانند بدن خر کے تھا اور ہزار ہزار طرح کے عذابون مین معذب تھی صحابہ نے عرض کی کہ عمل اس عورت کا کیا تھا کہ مستحق ایسے عذاب کی ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ سخن چینی اور دروغگو تھی

**فصل چھٹی** مذمت افشائے راز مومن مین

واضح ہو کہ آداب ہمنشینی اور مصاحبت کے بہت ہین اور عمدہ آداب مجلس یہ ہے کہ راز اہل مجالس فاش نکرین کہ اسپر بڑے بڑے مفاسد مرتب ہوتے ہین اور ہمنشینون مین امور مخفی اکثر زبان پر آتے ہین پس مین ایک دوسرے کی دوستی اور آشنائی پر اعتماد کرکے اپنا راز مخفی نہین رکھتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اظہار اور ذکر اس راز کا باعث قتل نفوس اور تلف اموال اور عداوت عظیم ہوتا ہے اور یہ بھی ایک قسم سخن چینی کی ہے اور جو راز کہ برادر مومن اس شخص کو سپرد کرے وہ اسکے ایک امانت ہے اور نقل کرنا اسکا بدترین خیانت ہے اسواسطے کہ جسطرح تونے برادر مومن کا راز دوسرے سے بیان کیا وہ دوسرا تیسرے سے کہیگا اسی طرح تیرے برادر مومن کا راز اسکے دشمن تک پہونچے گا اور فاش ہو جائیگا ہان اگر غرض دینی اور دنیوی اسکے اظہار سے متعلق ہو تو نقل کرنا اسکا جائز ہے چنانچہ حضرت رسولخدا سے منقول ہے کہ جو کچھ مجالس مین گذرتا ہے امانت ہے مگر تین مجلسون کا ذکر امانت نہین ہے اول وہ مجلس کہ جسمین خونریزی ہو اور دوسرے وہ مجلس کہ جسمین فرج حرام کو حلال کیا جائے تیسرے وہ مجلس کہ کسی کا مال کو بنا بر حق و حرام لینا

اور حضرت امام موسی کاظمؑ سے منقول ہے کہ تین آدمی سایۂ عرش آلہی مین ہونگے جس روز کہ سوائے سایۂ عرش کوئی سایہ نہوگا ایک تو وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کو کد خدا کرے دوسرے وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کو خادم ہدیہ کرے تیسرے وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کا راز پوشیدہ کرے اور واضح ہو کہ جسطرح اسرار مومن کا چھپانا لازم ہے اُسی طرح اپنے راز کا بھی اخفا لازم ہے اور لوگون کو اپنے اون امور مخفی پر کہ جنکا اظہار باعث خوف و ضرر ہو مطلع نکرنا چاہیے اور ہر دوست پر اعتماد کرنا بھی خلاف مقتضائے عقلمندی ہے

## فصل ساتوین

مذمت ترک ملاقات مومن مین حضرت رسالتمآبؐ نے ابوذرؓ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذرؓ اعمال اہل دنیا خدائے عزوجل کے سامنے روز دوشنبہ و پنجشنبہ عرض کئے جاتے ہین جو کچھ کہ اہل دنیا ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک عمل مین لاتے ہین پس ہر بندہ مومن کے گناہ بخشے جاتے ہین مگر اُن دو شخصون کے گناہ نہین بخشے جاتے کہ جو دو برادر ایمانی مین باہم دیگر عداوت و کینہ رکھتا ہو پس حکم ہوتا ہے کہ ان دونون کے اعمال چھوڑ دیے جائین یہانتک کہ یہ آپس مین صلح کرین اور ان دونون کے درمیان سے کینہ برطرف ہوائے ابوذرؓ اپنے برادر مومن سے بسبب آزردگی دوری اختیار نکر تحقیق کہ برادر مومن سے دوری اختیار کرنیکی وجہ سے اعمال مقبول نہین ہوتے اے ابوذر مین تجھے کنارہ کشی برادر مومن سے منع کرتا ہون اگر تو کسی برادر مومن سے بمجبوری دوری اختیار کرے تو وہ تیری دوری تین دن تک ہنو اور جو شخص اپنے برادر مومن سے تین روز تک بخشم و غضب کنارہ کرے اور اس اثنا مین مرجائے تو وہ سزاوار آتش جہنم ہے اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ مین تمکو اُن لوگون سے مطلع کرون کہ جو بدترین مردم مین اصحاب نے عرض کی ہان یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا بدترین مردم وہ شخص ہے کہ جو لوگون کو دشمن رکھے اور لوگ اُسے دشمن رکھین اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھکو وصیت کی کہ زنہار لوگون سے مخاصمہ و منازعہ نکرو کہ یہ امر عیوب کو ظاہر کرتا ہے اور عزت کو زائل کرتا ہے اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ اگر دو مسلمان ایک دوسرے سے دوری اختیار کرین اور تین روز اُسی حال پر باقی رہین اور صلح نکرین تو اسلام سے نکل جاتے ہین اور اُن دونون مین محبت برطرف ہو جاتی ہے اور جو اُنمین سے بات کرنے مین اپنے برادر مومن سے سبقت کرے تو قیامت مین جلد تر داخل بہشت ہوگا اور بسند معتبر جناب صادقؑ سے منقول ہے کہ شیطان اُسوقت تک خوشحال رہتا ہے جبتک دو مسلمان ایک دوسرے سے کنارہ کش رہتے ہین اور جسوقت ہم آپسمین ملاقات کرتے ہین تو زانوہائے شیطانیں لرزہ و رعشہ ہوتا ہے اور بند اور جوڑ اوسکے ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہین اور فریاد کرتے ہین کہ وائے ہو مجھپر یہ کیا مصیبت ہے کہ جو مجھکو درپیش ہوئی اور دوسری حدیث مین ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک دو آدمیون مین اصلاح کرانا بہتر ہے اس امر سے کہ مین دو دینار تصدق کرون

## فصل آٹھوین

مذمت عقوق یعنی نافرمانی والدین مین واضح ہو کہ رعایت حرمت والدین عمدۂ شرائع دین سے ہے اور والدین کا راضی رکھنا عبادت عظیمہ ہے والدین کا عاق ہونا اور اُنکو آزردہ رکھنا گناہ کبیرہ

ذکر مذمت ترک ملاقات مومن

ہے اور حقتعالیٰ قرآن مجید مین جا بجا احسان والدین کا حکم فرماتا ہے اور اُنکے نسبت مین اُف کہنے کو منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
وَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ اور دوسرے مقام پر ارشاد کرتا ہے کہ اگر مان باپ کافر ہون اور تجھسے کہین کہ کافر ہو جا تو اُنکا کہنا
نہ مان لیکن دنیا مین اُنکے ساتھ سلوک نیک کرو اور کتاب حلیۃ المتقین مین مذکور ہے کہ ایک شخص خدمت حضرت رسولخدا مین حاضر
ہوا اور اُسنے عرض کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ مین تجھسے وصیت کرتا ہون کہ نسبت بخدا شرک نکر ہر چند تجھکو آگ مین
جلائین اور اگر کوئی کلمہ بمجبوری تیری زبان پر جاری ہو تو چاہیے کہ دل تیرا ایمان پر ثابت ہو اور تجھکو وصیت کرتا ہون کہ
مان باپکی اطاعت کر اور اُنکے ساتھ نیکی کر خواہ زندہ ہون خواہ مردہ ہون اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب
رسولخدا سے پوچھا کہ حق باپ کا فرزند پر کیا ہے حضرت نے فرمایا اُسکا نام نہلے اور آگے اُسکے نچلے اور قبل اسکے کہ وہ بیٹھے نہ بیٹھے اور ایسا کام
نکرے کہ لوگ اُسکے باپکو گالیان دین اور حضرت صادق نے فرمایا کہ تمھین اپنے مان باپکے ساتھ احسان کرنے سے خواہ زندہ ہون خواہ
مردہ کون سا امر مانع ہے بعد انتقال اُنکے لئے نماز پڑہو اور روزہ رکھو اور اُنکی طرف سے حج کرو تو ثواب سکا اونکو ملیگا اور بسبب اسکے کہ تمنے
اپنے مان باپکے ساتھ احسان کیا تمھین بھی جزا ملیگا دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ ایک شخص خدمت حضرت رسولخدا مین حاضر ہوا
اُسنے عرض کی یا رسول اللہ مجھے جہاد کا نہایت شوق ہے حضرت نے فرمایا راہ خدا مین جہاد کر اگر مارا جائیگا تو حق تعالیٰ کے نزدیک زندہ
ہے تجھکو بہشت سے روزی ملیگی اور اگر مر جائیگا تو اجر اسکا خدا پر ہے اور اگر تو زندہ پھریگا تو گناہون سے نکل جائیگا مثل اُس روز کے
کہ اپنی مانکے شکم سے متولد ہوا اُسنے عرض کی کہ میری مان باپ پیر ہین اور مجھسے اُنس کہتے ہین اور وہ نہین چاہتے کہ مین اُنسے جدا ہون
حضرت نے فرمایا تجھے سزاوار ہے کہ تو اپنے مان باپکے پاس رہ مجھے قسم ہے اُس خدا کی کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ تیری مان باپکا
تجھسے ایک شب و روز اُنس کرنا بہتر ہے اس امر سے کہ تو سال بھر راہ خدا مین جہاد کرے اور حضرت امام محمد باقر نے فرمایا کہ مان
باپکا حق کوئی فرد بشر ادا نہین کر سکتا مگر دو چیزون مین اول یہ کہ باپ بندہ ہو اور فرزند اُسکو لیکر آزاد کردے دوسری یہ کہ مان
باپ پر قرض ہو اور فرزند اوسکو ادا کرے اور دوسری حدیث مین فرمایا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرزند مان باپکے زندگی مین اونکے
ساتھ نیکی کرتا تھا اور بعد اُنکے مرنیکے قرض انکا ادا نکیا اور اونکے لیے عمل خیر و استغفار نہ کیا پس خدا اوسکو مان باپکا عاق لکھتا ہے
اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرزند مان باپ کی حیات مین عاق ہوتا ہے اور جب والدین مرجاتے ہین تو قرض اُنکا ادا کرتا ہے اور اُنکے لئے
استغفار کرتا ہے پس خدا اُسکو نیکوکار لکھتا ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ تین چیزین ہین کہ حقتعالیٰ نے کسی عالمین اُنکی اجازت نہین دی
پہلی امانت کا ندینا خواہ وہ امانت بدکار کی ہو خواہ نیکوکار کی ہو دوسری اپنے عہد و پیمان پر وفا کرنا خواہ وہ عہد و پیمان نیک
شخص سے کیا ہو خواہ بد سے کیا ہو تیسری مان باپ کیساتھ نیکی نکرنا خواہ وہ نیکوکار ہون خواہ بدکار ہون اور ایک حدیث مین
فرمایا کہ جب قیامت برپا ہوگی تو ایک پردہ بہشت کھولا جائیگا پس ہر جاندار اُسکی خوشبو سونگھیگا اگرچہ پانسو برس کی راہ پر بھی ہو

نگر جو کہ عاق پدر و مادر ہی وہ بوئے بہشت سی محروم رہیگا اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جو شخص مان باپ کو اوس حالین کہ
جسوقت وہ اُسپر ظلم و ستم کرتے ہون نگاہ غیظ سی دیکھی تو خدا کوئی نماز اوسکی قبول نکریگا اور حدیث مین وارد ہی کہ
والدین کیطرف نگاہ تیز سے دیکھنا بھی عقوق مین داخل ہی اور حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی
حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو دیکھا کہ بیٹا اُسکا اُسکے ساتھ چلتا تھا اور اُسکی ہاتھ
پر تکیہ کئے تھا حضرت نے اُس لڑکے سے تا زمانۂ حیات کبھی کلام نہین کیا اور حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ اپنے پدر سے نیکی کرو تاکہ تمہارے
فرزند تمسے نیکی کرین اور فرمایا کہ جو شخص چاہی کہ سکرات موت اُسپر آسان ہو تو چاہیے کہ اپنے اقارب سے احسان کرے اور اپنے مان باپ سے
نیکی کرے اگر ایسا کریگا تو موت کی سختیان اُسپر آسان ہونگی اور زندگی مین اُسکو پریشانی نہ ہوگی اور حدیث صحیح مین حضرت امام
محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ چار خصلتین ہین کہ جس مومن مین وہ خصلتین جمع ہون تو حقتعالی اُسکو اعلیٰ علیین بہشت مین اور غرفۂ عزت و
شرف مین جگہ دیتا ہی ایک تو یہ کہ کسی یتیم کو پناہ دے اور اُسکے احوال کیطرف مانند پدر متوجہ رہے دوسرے یہ کہ کسی فقیر شکستہ حال پر رحم
کرے اور اُسکی اعانت کرے اور اُسکے کامونکا متکفل رہے تیسرے یہ کہ اپنے مان باپکے مصارف کا متحمل ہو اور اُنسے مدارات کرے اور
اُنکے ساتھ نیکی کرے اور اونکو کبھی آزردہ نکرے اور ایک یہ کہ اپنے غلام کی اعانت کرے اور سفاہت و تندی اس سے نکرے اور اُسکی اعانت
کرے اُن خدمتون مین جو اُسے متعلق کرتا ہی اور کار دشوار کی اُسکو تکلیف نہ دے اور حضرت رسولؐ سے منقول ہی کہ جو فرزند نیکوکار از روے
شفقت و مہربانی اپنی مان باپ پر نظر کرے تو ہر نظر پر ثواب ایک حج مقبول کا اُسکے لیے لکھا جاتا ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ
اگرچہ ہر روز سو دفعہ نظر کرے تو بھی ہر نظر مین ایک حج مقبول کا ثواب لکھا جائیگا حضرت نے فرمایا کہ خدا بزرگتر ہی اور کریم تر ہی اور
دوسری حدیث مین وارد ہی کہ نظر کرنا روے عالم پر عبادت ہی اور نظر کرنا امام عادل پر عبادت ہی اور نظر کرنا پدر و مادر پر از راہ
مہربانی و ترحم عبادت ہی اور نظر کرنا برادر مومن پر کہ اُس برادر مومن کو رضائے خدا کیلیے دوست رکھتا ہو عبادت ہی اور
حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا کہ اُسکو جریح کہتے تھے وہ اپنے صومعہ مین متصل عبادت کرتا تھا
ایکدن مان اُسکی آئی وہ مشغول نماز تھا مان نے آواز دی اُسنے جواب دیا دوسری مرتبہ مان اُسکی آئی اور اُسکو بلایا وہ مشغول
نماز رہا اور جواب دیا پھر تیسری مرتبہ مادر جریح آئی اور اُسنے جریح کو پکارا لیکن اُسنے اپنی مان کے پکارنے پر التفات نہ کیا اور اُسکو
جواب دیا اور مشغول نماز رہا اُسکی مان نے کہا کہ مین خدا سے چاہتی ہون کہ تجھ سے اس گناہ کا مواخذہ فرمائے دوسرے دن ایک زناکار آئی
اور اُسکے صومعہ کے پاس آکے بیٹھی اُس مقام پر اُسی زناکار کے یہان ایک لڑکا پیدا ہوا اُسنے بیان کیا کہ یہ لڑکا جریح کا ہی کہ وہ میرے
ساتھ مرتکب زنا ہوا تھا یہ امر بنی اسرائیل مین مشہور ہوا لوگ کہتے تھے کہ جو تمام خلق کو زنا سے منع کرتا تھا وہ خود مرتکب زنا ہوا بادشاہ
نے حکم دیا جریح کو سولی دی جائے جب یہ خبر مادر جریح نے سنی تو وہ آئی اور پیٹنے لگی جریح نے کہا کہ اے مادر خاموش رہ کہ

یہ بلا تیری عابد کی بددعا سے مجھپر نازل ہوئی جب لوگون نے یہ سنا تو اس واقعہ کا سبب پوچھا جریح نے جو واقعہ گذرا تھا اُسکو بیان کیا
لوگون نے کہا ہمین کسطرح معلوم ہو کہ تو سچ کہتا ہے جریح نے کہا اُس لڑکے کو لاؤ جب اُس لڑکے کو لائے تو جریح نے پوچھا کہ تو کسکا فرزند ہے
بحکم الٰہی طفل گویا ہوا اور اُسنے بیان کیا کہ مین فلان شخص کا فرزند ہون کہ وہ فلان شخص کی بکریان چراتا ہے پس جریح نے قتل سے
نجات پائی اور قسم کھائی کہ جبتک زندہ ہون ماں کی خدمت کرونگا اور ماں سے جدا نہ ہونگا

## فصل نوین مذمت کذب مین

اخبار کثیرہ اور کلام بعض اصحاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے اور اخبار متعددہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جھوٹ بولنا
غیر مزاح و خوش طبعی اور خوش طبعی و ہزل مین یہ دونون حرام ہین اور مذمت اور حرمت کذب مین آیات و احادیث بکثرت وارد
ہین منجملہ اُنکے یہ حدیث ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا اے ابوذر جو شخص خاموش رہا اُسنے نجات پائی اور اگر تم کلام کرو تو چاہیے کہ سچ
بیان کرو اور زبان پر کبھی حرف دروغ جاری نہ کرو حضرت ابوذر فرماتے ہین کہ مین نے عرض کی یا رسول اللہ کیا توبہ ہے اُس شخص کیلئے جو عمداً
جھوٹ بولے حضرت نے فرمایا کہ استغفار اور نماز ہای پنجگانہ اس گناہ کو محو کرتے ہین حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ دروغ شراب سے بدتر
ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا ہے کہ دروغگوئی باعث خرابی ایمان ہے حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا جھوٹ
بولنا خدا اور رسول پر گناہان کبیرہ سے ہے اور بسند معتبر حضرت امیر المومنین سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کوئی بندہ ایمان کا ذائقہ
نہین پاتا جب تک جھوٹ کو مزاح مین ترک نہ کرے اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت عیسی علی نبینا نے فرمایا کہ جو شخص
زیادہ جھوٹ بولتا ہے خوبی اُسکی اور حُسن اُسکا برطرف ہو جاتا ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حقتعالی جھوٹون کو بلائے فراموشی مین مبتلا
کرتا ہے تاکہ جلد رسوا ہون جناب آخوند مجلسی عین الحیوۃ مین فرماتے ہین کہ منجملہ اشیاء مذموم بلکہ مشتمل بر عذر حرمت نقل کرنا قصہائے
دروغ کا ہے مثل داستان امیر حمزہ اور اسی طرح جملہ قصص دروغ آمیز چنانچہ حضرت رسول سے منقول ہے کہ بدترین روایت روایت
دروغ ہے بلکہ قصص راست کہ لغو اور باطل ہین مثل شاہنامہ وغیرہ یا مثل قصص مجوس و کفار تو انکی نسبت مین بعض علما فرماتے ہین
کہ اسطرح کے قصے بھی بیان کرنا حرام ہین کتب معتبرہ امامیہ مین حضرت امام محمد تقی سے منقول ہے اور حضرت جناب رسالتمآب سے روایت
کرتے ہین کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ یاد کرو علی ابن ابیطالب کا عبادت ہے اور منافق کی علامت یہ ہے کہ ذکر علی سے گریز کرے اور متنفر ہو
اور قصہائے دروغ اور افسانہای مجوس کو سنے بعد اسکے امام نے اس آیہ کو پڑھا اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ لوگون نے حضرت سے اس آیہ
کی تفسیر دریافت کی حضرت نے فرمایا کہ آیا تم نہین جانتے کہ پیغمبر نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنی مجلسون مین ذکر فضائل علی ابن ابیطالب بیان
کیا کرو بدرستیکہ یاد کرنا علی ابن ابیطالب کا میرا یاد کرنا ہے اور میرا یاد کرنا خدا کا یاد کرنا ہے پس جو لوگ کہ بھاگتے ہین اور دل اُنکے
ذکر علی ابن ابیطالب سے منقبض ہوتے ہین اور اُنکے غیر کے ذکر سے خوش ہوتے ہین تو یہ لوگ آخرت کا ایمان نہین رکھتے اور اُنکو واسطے
عذاب خوار کنندہ سے تہدید واضح ہے

اختیار کرے اور واقع کے خلاف کوئی بات نہ کہے لیکن بعض مواقع ایسے درپیش آتے ہیں جن میں حقیقت حال کا اظہار جائز نہیں ہوتا اور پوشیدہ
کرنا امر واقعی کا ضروری ہوتا ہے مثلاً حاکم ظالم کسی مومن کی جان یا مال یا آبرو کا خواہان ہے اور اُسپر ظلم کرنا چاہتا ہے اور ہمسے اُس مومن کو یا اُسکے
مال کو یا عیال کو دریافت کرتا ہے یا کوئی ایسی بات کہلوانا چاہتا ہے کہ جس سے اُسکے ظلم میں اعانت ہو تو ہمیں ہرگز اظہار حقیقت حال
جائز نہیں ہے پس ایسے وقت میں ہمیں لازم ہے کہ ہم بطریق توریہ ایسا کلام کہیں جس سے ارتکاب کذب سے بھی بچیں اور مومن مذکور کا حال بھی پوشیدہ
رہے اور اُسکو ضرر نہ پہونچے اسی طرح اصلاح ذات البین یعنی دو مومنوں کے درمیان میں صلح کرانے کیلئے بھی توریہ کرنا چاہیے اور ایسا کلام حکیمانہ کہنا
چاہیے کہ راست ہو اور اُسکی وجہ کردونوں مومنوں کے دل ایک دوسرے صاف ہوجائیں واللہ الموفق

## فصل دسوین عقاب زنا اور

مقدمات زنا میں زن نامحرم کے حقتعالی فرماتا ہے لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا کتاب عین الحیوۃ میں مذکور
ہے کہ زنا گناہان کبیرہ سے ہے اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی اپنے رحم میں نطفہ حرام کو قرار دے تو اُسکے لیے بروز قیامت وہ عذاب ہے
کہ جو بدترین مردم کا عذاب ہوگا اور حضرت امام موسی کاظمؑ سے منقول ہے کہ زنا سے پرہیز کرو اسواسطے کہ زنا روزی کو زائل کرتا ہے اور دین کو
باطل کرتا ہے اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ زناکار چھ عذابوں میں عذاب دنیا کے اور تین عذاب آخرت کے عذاب دنیا تو یہ ہیں کہ چہرہ
زانی کا نور جاتا رہتا ہے اور وہ فقر میں مبتلا ہوتا ہے اور اُسکی فنا نزدیک ہوتی ہے اور عذاب آخرت یہ ہیں اول غضب پروردگار ہے دوم
دشواری حساب ہے سوم ہمیشہ نار جہنم میں رہتا ہے اور حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ جب بعد میری امت میں زنا کی کثرت ہوگی تو مرگ مفاجات
زیادہ ہو جائیگی جناب صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت یعقوبؑ اپنے بیٹے سے فرماتے تھے کہ اے فرزند زنا نہ کر کہ اگر مرغ زنا کریگا تو پر اُسکے گر جائینگے اور دوسری
حدیث میں فرمایا کہ حواریین خدمت حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام میں حاضر ہوئے اور اُنھوں نے عرض کی اے معلم خیرات ہمیں ہدایت فرمائیے حضرت عیسیؑ نے
فرمایا کہ تمکو حضرت موسیؑ نے حکم کیا ہے کہ خدا کی قسم دروغ نہ کھاؤ اور میں حکم کرتا ہوں کہ نہ سچ قسم کھاؤ نہ جھوٹ قسم کھاؤ اور تمھیں موسیؑ
پیغمبر خدا نے حکم کیا ہے کہ زنا نہ کرو اور میں حکم کرتا ہوں کہ خیال زنا اپنے دل میں بھی نہ لاؤ چہ جائیکہ زنا کرو بہ تحقیق کہ جو شخص خیال زنا
اپنے دل میں لاتا ہے تو مثال اسکے ہے کہ کسی خانہ مزین بطلا میں آگ روشن کرے اور دھوان اُس آگ کا اُس گھر کے نقوش اور زینت کو
زائل کردے اگرچہ وہ گھر نہ جلے اور حضرت صادقؑ نے مفضل سے فرمایا کہ اے مفضل تو جانتا ہے کہ یہ کسواسطے کہا ہے کہ جو شخص کسی کی حرمت
کیساتھ زنا کرے تو لوگ ایک روز اُسکی حرمت کیساتھ بھی زنا کرینگے مفضل نے عرض کی یا ابن رسول اللہ میں نہیں جانتا حضرت نے فرمایا کہ
بنی اسرائیل میں ایک مرد اور ایک عورت زن زانیہ تھی وہ مرد اکثر بقصد زنا اُس عورت زناکار کے پاس جاتا تھا ایک روز جب اُس عورت
کے پاس گیا تو خدا نے اُس عورت کی زبان پر جاری کیا کہ جب تو اپنے گھر جائیگا تو ایک شخص کو اپنی عورت کے پاس دیکھیگا وہ مرد حالت تشویش
میں اُس عورت زانیہ کے مکان سے نکلا اور خلاف وقت یکایک اپنے گھر میں داخل ہوا ناگاہ ایک شخص کو اپنی عورت کیساتھ بستر پر دیکھا
دونوں کو حضرت موسیؑ کے پاس لیگیا اُسی وقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور اُنھوں نے بیان کیا کہ جو شخص زنا کرتا ہے ایک روز اُسکی حرمت کے

ساتھ بھی لوگ زنا کرتے ہین پس حضرت موسیٰؑ نے حضار کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ مردمان غیر کی عورتون سے عفت اختیار کرو تاکہ تمھاری عورتین باعفت رہین اور حضرت رسولخداؐ نے فرمایا کہ بوی بہشت دماغ مردم مین ہزار برس کی راہ سے پہونچتی ہو لیکن عاق پدر و مادر اور قاطع رحم اور پیر مرد زناکار بوی بہشت سے محروم رہتا ہے اور حضرت رسولخداؐ سے منقول ہو کہ جو شخص کسی عورت سے جماع حرام کرے یا کوئی مرد کسی لڑکے سے اغلام کرے تو خداوند کریم بروز قیامت اُسے مردار سے گندیدہ تر محشور فرمائیگا کہ مردم اُسکی بو سے متاذی ہونگے یہانتک کہ وہ شخص جہنم مین داخل ہو اور اُس سے کوئی عمل قبول نہ فرمائیگا اور اُسکے تمام اعمال حبط کریگا اور اُسکو ایک تابوت مین داخل کریگا اور فرمائیگا کہ اس شخص کو میخہای آہن سے اُس تابوت مین چسپیدہ کردین اور اُسکو ایسا عذاب ہوگا کہ اگر ایک رگ اُسکی رگون مین سے چار لاکھ آدمیون پر رکھی جائے تو ہر آئنہ سب ہلاک ہوجائین اور اُس شخص پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا اور جو شخص زن یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا مسلمان سے زنا کرے خواہ آزاد ہو خواہ بندہ خدای عزوجل اُسکی قبر پر تین لاکھ در جہنم کھولیگا کہ اُن درون سے سانپ اور بچھو اور شہاب آتشین اُسکی قبر مین داخل ہونگے اور وہ قیامت تک جلا کریگا اور جب محشور ہوگا تو اہل قیامت اُسکو فرج کی بدبو سے متاذی ہونگے تاوقتیکہ وہ جہنم مین داخل ہو اور جو شخص کسی ہمسایہ کے گھر مین نظر کرے اور نظر اوسکی کسی مرد کے اندام نہانی پر یا کسی عورت کے گیسو یا اوسکے بدن پر پڑے تو خدا تعالیٰ اوسکو اُن منافقین کیساتھ داخل جہنم کریگا کہ جو مسلمانونکے مخفی امر کا تفحص کرتے تھے اور دُنیا سے نہ اُٹھیگا جبتک رسوا نہوگا اور آخرت مین عیوب اُسکے فاش ہونگے اور جو شخص کسی عورت یا کسی کنیز پر کہ اُسپر حرام ہو قدرت بہم پہونچائے اور خوف الٰہی سے اُسے ترک کرے تو خداوند کریم آتش جہنم اُسپر حرام کریگا اور اُسکو خوف قیامت سے ایمن کریگا اور اُسکو داخل بہشت فرمائیگا اور جو شخص بہ حرام کسی عورت پر ہاتھ رکھے تو جب صحرای محشر مین آئیگا تو ہاتھ اُسکا اُسکی گردن مین بندھا ہوگا اور جو شخص کسی نامحرم عورت سے خوش طبعی کرے تو حقتعالیٰ ہر کلمہ پر ہزار برس تک اُسے محشر مین حبس کریگا اور اگر کوئی عورت راضی ہو کہ مرد اُس سے بوس و کنار کرے یا بہ حرام اُس سے ملاقات کرے یا اُسکے ساتھ خوش طبعی کرے تو اُس عورت پر بھی اُس مرد کا گناہ ہوگا اور اگر مرد اُسکو مجبور کرے تو اُس عورت کا گناہ بھی اس مرد پر ہوگا اور جو آنکھ بھرکے کسی عورت کو بحرام دیکھے تو خداوند قہار قیامت مین اُسکی آنکھون پر میخ ٹھوکیگا اور اُسکی آنکھ آگ سے بھریگا تاوقتیکہ حساب خلائق سے فارغ ہو بعد اسکے فرمائیگا کہ اسے جہنم مین لیجاؤ اور جو شخص کسی شوہردار عورت سے زنا کرے تو فرج زن و مرد سے پیپ نالہ جاری ہو کہ ریم کا پانچسو برس کی راہ تک جاری ہوگا اور سب اہل جہنم اُسکی بدبو سے متاذی ہونگے اور غضب الٰہی اُس عورت پر شدید ہو کہ شوہردار ہو اور نامحرم کیطرف نظر کرے اور اگر ایسا کریگی تو خدا اُسکے اعمال کا ثواب حبط کریگا اور اگر کوئی عورت مرد بیگانہ کو فرش شوہر پر سُلاوے تو خدا کو لازم ہو کہ اُسکو آگ مین جلائے بعد اسکے کہ قبر مین عذاب فرمائے

**فصل گیارھوین عقاب لواط و سحق مین**

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہو فرمایا حضرت نے کہ حرمت اور گناہ اغلام کا زنا کرنے زیادہ ہو اسواسطے

عذاب زنا و اغلام

کہ حقتعالی نے بسبب اغلام ایک امت کو ہلاک کیا اور بسبب تا دنیا مین کسی امت کو ہلاک نہین فرمایا جناب سو محمد امی منقول ہو کہ
جو شخص لڑکے سو جماع کرے تو روز قیامت جنب محشور ہوگا اور دنیا کا پانی اُسے پاک نکریگا اور خدا اُسپر غضب نازل کریگا اور
اُسکو لعنت کریگا اور اُسکے لئے جہنم کو مہیا کریگا اور جہنم اُسکے لئے بدترین محل بازگشت ہو اور حضرت امام محمد باقر نے ارشاد
کیا کہ خداوند عالمیان فرماتا ہو مین اپنی عزت وجلال کی قسم کھاتا ہون کہ فرش استبرق وحریر بہشت پر وہ شخص نہ بیٹھیگا کہ
جسکے ساتھ لوگون نے وطی کی ہو اور حضرت صادق نے فرمایا کہ جسوقت قیامت ہوگی تو اُن عورتون کو لائینگے کہ جنھون نے عورتونکے
ساتھ مساحقہ کیا ہو حالت اُنکی یہ ہوگی کہ اُنکے بدن مین آگ کا لباس ہوگا اور اُنکے سر پر مقنع آتشین ہوگا اور آگ کے زیر جامے پہنے ہونگی
اور عمود آتشین اُنکے جوف فرج مین داخل کرکے اُنھین جہنم مین لیجائینگے اور حضرت امیر المومنین سے منقول ہو کہ لواطہ یہ ہو کہ بیچ دُبر کے مرد سے
مباشرت کرے اور دُبر مین مباشرت کرنا کفر ہو **فصل بارھوین** نامحرم کیطرف نظر کرنے اور نامحرم سے مساس کرنیکے
عقاب مین واضح ہو کہ نفس انسان مین اس آنکھ سے مفاسد عظیمہ راہ پاتے ہین بلکہ اکثر معاصی کا دروازہ آنکھ ہو اور اکثر معاصی
نفس مین اسی آنکھ کیوجہ سے پیدا ہوتے ہین اور نامحرم کیطرف نظر کرنا حرام ہو اور اسی طرح پسر سادہ رو زلف دار پر بہ لذت وشہوت
نظر کرنا بھی حرام ہو چنانچہ بسند معتبر امام محمد باقر سے اور امام جعفر صادق سے منقول ہو کہ کوئی آدمی نہین ہو مگر یہ کہ زنا سے بہرہ ونصیب حاصل کرتا ہو
چنانچہ آنکھ کا زنا نامحرم پر نظر کرنا اور منھ کا زنا بوسہ لینا اور ہاتھ کا زنا نامحرم کو مس کرنا ہو خواہ فرج ان اعضا کی تصدیق کرے خواہ
تکذیب کرے یعنی زنا فرج کا ہو یا نہ ہو اور بسند معتبر حضرت رسول سے منقول ہو کہ حضرت نے ارشاد فرمایا حذر اور پرہیز کرو نظر کرنے
اغنیا اور بادشاہون کے لڑکون پر اور اُنکے ساتھ صحبت کرنے سے کہ فتنہ ان لڑکون کا دختران پردہ نشین سے بدتر ہو اور حضرت صادق
نے ایک حدیث مین ارشاد فرمایا کہ مکرر نظر کرنا دل مین شہوت بوتا ہو اور فتنہ اور فریفتہ ہونے کیلیے یہی نظر کرنا کافی ہو اور دوسری
حدیث مین ارشاد فرمایا کہ نخوف نہو وہ جماعت کہ جو لوگون کی عورتون پر نگاہ کرتی ہو اس بات سے کہ اور لوگ بھی انکے عقب مین انکی
عورتون پر نظر کرینگے اور منجملہ نظر ہای بد کہ جو مورث فساد ہوتی ہو اور دل مین خواہش زینت ہای دنیا پر نظر کرنا ہو کہ باعث میل دنیا اور انکا
محرمات ہوتی ہو **فصل تیرھوین** مذمت ظلم اور چوری اور خیانت اور غصب حقوق مین واضح ہو کہ ظلم وتعدی بندگان خدا پر
گناہ عظیم ہو اور کسی مومن کا قتل کرنا یا مال اُسکا لے لینا یا اذیت پہونچانا یا آبرو اُسکی ضائع کرنا وہ گناہ ہو کہ خدا اُس سے درگذر نکریگا
جبتک کہ وہ مظلوم راضی نہو کتاب عین الحیوۃ مین منقول ہو کہ جو شخص کسی شخص پر ظلم کرتا ہو خدا اُسکو بسبب اُس ظلم کے کسی بلا مین مبتلا فرماتا ہو
خواہ وہ بلا جان مین ہو خواہ مال مین ہو خواہ اولاد مین ہو اور منقول ہو کہ تین گناہ ہین کہ عقوبت اُنکی دنیا مین بہت ملتی ہو ایک نافرمانی والدین
دوسرے خلق خدا پر ظلم کرنا تیسرے کفران نعمت خدا وخلق خدا کرنا اور حضرت صادق سے منقول ہو کہ جو شخص صبح کرے اور اپنے دلمین کسی شخص
کی نسبت ارادہ ظلم نہ رکھتا ہو تو خدا اُسکے اُس دن کے گناہ بخشدیتا ہو مگر یہ کہ وہ خون ناحق کرے یا کسی یتیم کا مال بہ حرام کھائے اور مکرر

[illegible] مظلوم ظالم کی نسبت قبول ہوتی ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جسقدر ظالم مظلوم کا مال لے لیتا ہے اس سے
زیادہ مظلوم کو دین ظالم سے بہرہ اور نصیب حاصل ہوتا ہے یعنی ظالم کا نقصان دینی نقصان مظلوم سے زیادہ ہوتا ہے اور حدیث معتبر
مین وارد ہے کہ جب مومن مارا جاتا ہے تو سب گناہون سے پاک ہو جاتا ہے اور سب گناہ اُسکے قاتل کی گردن پر لکھے جاتے ہین اور جو شخص
کہ مومن کو طمانچہ مارے یا کوئی امر مکروہ اُسکی نسبت واقع کرے تو جبتک کہ اُس مومن کو راضی نہ کر لے اور توبہ و استغفار نہ کرے تو ملائکہ
اُسپر لعنت کرتے ہین اور جو شخص کہ مومن کو طمانچہ مارے تو خدا استخوان اُسکے بروز قیامت جدا کریگا اور حضرت صادق سے منقول ہے کہ
جو شخص کسی مومن کو بہ قصد ایذا رسانی اپنی حکومت و غلبہ سے ڈرائے تو جگہ اُسکی جہنم مین ہوگی اور اگر ڈرائے اور ایذا بھی پہونچائے
تو جہنم مین فرعون و آل فرعون کیساتھ رہیگا اور دوسری حدیث مین مذکور ہوا ہے کہ جو شخص کسی مومن کے ضرر پہونچانے مین اعانت کرے
اگرچہ بنصف کلمہ ہو تو قیامت کیدن جسوقت اُٹھیگا تو اُسکی آنکھون کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ شخص ہماری رحمت سے نا امید ہے
اور پھر منقول ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ جو میرے بندۂ مومن کو ذلیل کرتا ہے مثل اسکے ہے کہ اُسنے علانیہ مجھ سے جنگ کی بسند
صحیح حضرت صادق سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کا مال بظلم تصرف مین لاوے اور اُسے واپس نکرے تو اُس شخص نے اپنے لئے روز قیامت
آتش جہنم کو مہیا کیا اور امام محمد باقر سے منقول ہے حضرت رسولخدا فرماتے ہین کہ جو شخص کسی مومن کے مال پر متصرف ہو تو خداوند کریم بہشت کیطرف
اپنا روی رحمت اُس سے پھیر لیگا اور اُسکے اعمال کو دشمن رکھیگا اور اُسے اُسکے اعمال خیر پر ثواب دیگا تا وقتیکہ توبہ نکرے اور اُس مال کو مالک
کیطرف روانہ کرے اور رسولخدا فرماتے ہین کہ جو شخص کسی مسلمان کے حق کو حبس کرے اور مالک کو نہ دے تو حقتعالی روزی کی برکت اسپر حرام
کرتا ہے اور حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس کسی کا حق ہو اور مالک اُسے طلب کرے اور یہ شخص نہ دے یا دینے مین تاخیر کرے تو ہر روز اُس شخص پر
عشار کا گناہ لکھا جاتا ہے اور عشار اُسے کہتے ہین کہ جو مال مسلمین سے بظلم دہ یکی لیتا ہو اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص
حق مومنین حبس کرے تو خداوند کریم بروز قیامت اُسے پانسو برس تک کھڑا رکھیگا یہانتک کہ اُسکے عرق کی نہرین جاری ہون اور جانب
رب جلیل سے منادی ندا کریگا کہ یہ وہ ظالم ہے کہ جسنے حق خدا کو حبس کیا ہے پس چالیس دن اُسکو ملامت کیجائیگی بعد اسکے اُسکو جہنم مین لیجائینگے

**فصل چودھوین** مزدوری نہ دینے اور ہمسایہ کی زمین لے لینے کے عقاب مین من لایحضرہ مین منقول ہے کہ جو شخص مزدور پر ظلم کرے
اور مزدور کی مزدوری نہ دے تو خدا اُسکے اعمال کا ثواب حبط کرتا ہے اور بوی بہشت اُسپر حرام فرماتا ہے باوجود اسکے کہ بوی بہشت پانسو برس
کی راہ سے آتی ہے اور جو شخص کہ ہمسایہ کی ایک بالشت زمین مین خیانت کرے اور اپنے گھر مین داخل کرے تو بروز قیامت حقتعالی اوسی زمین کو
ساتوین طبقہ تک اُس شخص کی گردن مین طوق بنا کر ڈالیگا اور وہ شخص اُسی شکل سے مقام حساب مین آئیگا اور حضرت رسولخدا نے فرمایا ہے
جسوقت چار چیزین اہل خانہ مین ہون تو وہ گھر آباد نہین ہوتا خیانت کرنا اور چوری کرنا اور شراب پینا اور زنا کرنا

**فصل پندرھوین** مذمت شراب مین خداوند عالم قرآن مین شراب کی مذمت فرماتا ہے اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شراب

پینا بدترین معاصی ہی جو شخص ایک جرعۂ شراب پیئے تو خدا اُسپر لعنت کرتا ہی اور ملائکہ وانبیاء اُسپر لعنت کرتے ہین اور کافی مین
منقول ہی کہ رسولخدا نے شرابپر لعنت کی اور شراب کے نچوڑنے والے پر اور جس شخص کیواسطے نچوڑی جائے اُسپر اور شراب کے بیچنے
والے اور مول لینے والے اور پلانیوالے اور اُسکی قیمت کھانیوالے اور پینیوالے اور اُس شخص پر کہ جو شرابکو اُٹھائے اور جسکیواسطے
اوٹھا کر لیجاوین ان سب پر لعنت کی ہی اور حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مسکر کو یعنی نشہ کرنیوالی چیز کو پیئے تو خدا تعالی
نماز اوسکی چالیس دن قبول نفرمائیگا اور اگر وہ شخص چالیس دن کے اندر مرجاے تو موت اوسکی جاہلیت کی موت ہوگی اور اگر
توبہ کریگا تو خدای عزوجل اُسکی توبہ کو قبول فرمائیگا اور حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ شراب جامع ہی ہر برائی اور شر کی کلید ہی جو لوگ
دنیا مین کسی نشہ کرنیوالی چیز سے سیراب ہوتی ہین تو وہ پیاسے مرتے ہین اور پیاسے محشور ہوتے ہین اور پیاسے داخل جہنم ہوتے ہین اور حضرت
صادقؑ سے منقول ہی کہ رسولخدا نے ارشاد فرمایا کہ قسم بخدا میری شفاعت اُس شخص کو نصیب نہین ہوتی کہ جو نشہ کرنیوالی چیز کو پیئے قسم بخدا
کہ وہ شخص ہرگز وارد حوضِ کوثر نہوگا اور حضرت رسولؐ سے منقول ہی کہ شراب پر مداومت کرنیوالا خدا سے جسدن ملاقات کریگا تو کفر کی حالت
سے حاضر بارگاہ رب العزت ہوگا اور دوسری حدیث مین حضرت صادقؑ سے وارد ہی کہ شراب خوار مثل بت پرست کی ہی **فصل سولہوین**
گانے اور بجانے کی مذمت مین عین الحیوۃ مین جناب صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا جس گھر مین غنا ہوگا وہ گھر نزول
بلاہای دردناک سے محفوظ رہیگا اور دعا اُس مقام پر مستجاب نہوگی اور فرشتے وہان نازل نہونگے اور جناب صادقؑ سے تفسیر مین آیۂ فاجتنبوا
الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور کی یعنی اجتناب کرو رجس و پلید سے کہ وہ بت ہین اور اجتناب کرو قول زور اور گفتار باطل سے
منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مراد قول زور سے غنا ہی اور دوسری حدیث مین حضرت نے فرمایا کہ لہو و غنا کا سننا دل مین نفاق پیدا
کرتا ہی جسطرح پانی سبزہ کو روئیدہ کرتا ہی اور حضرت صادقؑ سے استفسار کیا گیا مول لینا کنیزان غنا کنندہ کا کیسا ہی حضرت نے فرمایا خریدنا
اور بیچنا کنیزان مغنیہ کا حرام ہی اور تعلیم کرنا کفر ہی اور گانا سننا باعث نفاق ہی اور ایک حدیث مین فرمایا کہ غنا کرنیوالی عورت ملعون ہی
اور جو اُسکو اپنے مکان مین رکھے ملعون ہی اور جو اُسکی کمائی کھائے وہ بھی ملعون ہی اور حضرت امام رضاؑ سے بسند معتبر منقول ہی کہ جو شخص اپنے نفس کو گانے سے
پاکیزہ اور باز رکھے اور غنا نہ سنے اوسکا ثواب یہ ہی کہ بہشت مین ایک قسم کے درخت ہین کہ خدا ہوا کو حکم فرمائیگا کہ ان درختونکو حرکت دے پس ان
درختون سے ایسی آواز خوش سنیگا کہ کبھی نسنی ہوا اور جسنے غنا کو سنا ہی وہ شخص اس آواز کے سننے سے محروم رہیگا حق الیقین مین جناب آخوند مجلسیؒ فرماتے
کہ حرام ہونے مین استعمال آلات لہو مثل طنبور و عود و نای و دف وغیرہ کے اتفاق علما ہی اور جناب مجلسیؒ کے کلام سے یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ان چیزونکا
غنا سے شدید تر ہی اور احادیث مذمت مین ان آلات کی بکثرت ہین چنانچہ کتاب من لایحضرہ الفقیہ مین وارد ہی کہ جسکے گھر مین چالیس دن طنبور بجے تحقیق
وہ گھر سزاوار غضب الہی ہوگا **فصل سترھوین** جوا کھیلنے کی اور شطرنج اور نرد بازی کے عقاب مین جوا کھیلنے کی سب قسمین حرام
ہین اور قرانمجید مین متعدد مقام پر میسر کی مذمت وارد ہی اور احادیث مین منقول ہی کہ جن چیزون پر شرط لگائی جاے وہ سب میسر ہین اور احادیث

معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ مسابقت اور شرط لگانا جائز نہین ہی مگر گھوڑے اور اونٹ اور تیر اندازی مین اور احادیث مذمت اقسام قمار مین
بکثرت وارد ہین چنانچہ کافی مین حضرت صادقؑ سی منقول ہی کہ جناب رسول خداؐ نے شطرنج سے اور نرد بازی سے ممانعت فرمائی اور حضرت صادقؑ سے
روایت کی ہی کہ کسی شخص نے حضرت سے شطرنج کا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ مجوسیت مجوس کیلیے رہنے دو کہ حق سبحانہ تعالی مجوسیت پر لعنت فرماتا
ہی اور امام موسی کاظمؑ سے روایت ہی کہ کسی شخص نے اہل بصرہ مین سے حضرت سے عرض کی کہ مین حضرت پر فدا ہون مجھے ایک جماعت کے ہمراہ بیٹھنے کا اتفاق ہوتا ہے
کہ وہ شطرنج کھیلتے ہین اور مین نہین کھیلتا مگر دیکھتا ہون حضرت نے فرمایا تجھے اُس صحبت سے کیا کام ہی کہ جس صحبت کے لوگون پر حقتعالی نظر رحمت
نہین کرتا اور حدیث مین حضرت صادقؑ سی منقول ہی کہ شطرنج بیچنا حرام ہی اور قیمت اُسکی کھانا حرام ہی اور اُسکی حفاظت کفر ہی اور اُسکا
کھیلنا شرک ہی اور جو شخص کہ شطرنج کھیلے اُسپر سلام کرنا گناہ ہی اور شطرنج کبیرہ مہلکہ ہی جو شخص اسمین ہاتھ ڈالے مثل اسکی ہی کہ اُسنے گوشت خوک مین
ہاتھ ڈالا جبتک ہاتھ نہ دھوے نماز اُسکی مقبول نہوگی اور جو شخص کہ نرد و شطرنج کو دیکھے مثل اسکی ہی کہ اُسنے اپنی ماں کی فرج پر نظر کی اور جو شخص شطرنج
کھیلتے دیکھے اور جو کھیلتا ہو اُسپر سلام کرے تو یہ دونون گناہ مین برابر ہین اور جو شخص مجلس شطرنج مین کھیلنے کے قصد سے بیٹھے تو اپنی جگہ جہنم مین مہیا
سمجھ لے اور یہ زندگانی اُسکیلیے بروز قیامت باعث حسرت ہوگی حضرت فرماتے ہین اُن لوگون کیساتھ ہرگز ہمنشینی اختیار نہ کر کہ جو اس عمل
سے مغرور ہین اسوجہ سے کہ مجلس شطرنج اُن مجالس مین سے ہی کہ اہل اُسکے ہر ساعت منتظر غضب الہی رہتے ہین اور واضح ہو کہ افراد قمار و لہو و لعب مین چوسر
اور توتیری اور پچیسی اور سولہ گٹی اور شیر بکری اور دس گھڑا اور گاو بند وغیرہ سب شامل ہین اور کل اقسام گنجیفہ کے بھی داخل قمار ہین بلکہ نظر بآیہ
ماهذه التماثیل التی انتم لها عاکفون جسکو جناب امیرؑ نے مذمت شطرنج مین تلاوت فرمایا ہی چونکہ تاش اور گنجیفہ مین بھی تصویرین ہوتی ہین
لہذا بعض ارباب تحقیق نے گنجیفہ اور تاش سے اجتناب مین تاکید شدید فرمائی ہی اور اُسکو مثل شطرنج کے قرار دیا ہی نیز واضح ہو کہ بعض اشخاص نافہم
جو اس قسم کے کھیلونکو بغیر بازی لگانے کے اختیار کرتے ہین اور اُسکو سبک سمجھتے ہین وہ دھوکا شیطان رجیم کا کھاتے ہین اور بعض جہال جو معاذ اللہ بے شرط کے
ان کھیلونکو جائز سمجھتے ہین قریب بکفر ہو جاتے ہین اور ایسے اشخاص اگر جواز پر ان کھیلونکے مصر ہین تو اُنکے ساتھ اکل و شرب و معاشرت سے احتراز لازم ہی
واللہ العاصم **فصل اٹھارھوین** مذمت غش اور مذمت تطفیف مین واضح ہو کہ غش حرام ہی اور معنی غش یہ ہین کہ ادنی چیز کا اعلی چیز مین چھپا
یعنی کھوٹی چیز کا کھری چیز مین ملانا مثلاً پانی کا دودھ مین ملا دینا اور احادیث اسکی مذمت مین متواتر وارد ہین کتاب مکاسب مین باسناد معتبر
حضرت رسالت پناہؐ سے منقول ہی کہ لیس من المسلمین من غشهم یعنی مسلمین سے نہین ہی وہ شخص کہ جو غش کرے اور مسلمانونکو فریب دے اور حضرت نبویؐ نے ارشاد
فرمایا ہی کہ جو شخص مسلمان سے غش کرے یا اُسے فریب دے یا مسلمان سے مکر کرے تو وہ شخص ہمین سے نہین ہی اور عقاب الاعمال مین انہین حضرت سے منقول ہے
کہ جو شخص کسی مسلمان سے خرید یا فروخت مین غش کرے وہ ہمین سے نہین ہی اور وہ بروز قیامت قوم یہود کیساتھ محشور ہوگا اسلیے کہ جو شخص غش دیگر کرے
وہ مسلمان نہین ہی یہانتک کہ اسی حدیث مین ارشاد فرمایا ہی کہ جو شخص اپنے برادر مومن سے غش کرے یا اُسکو فریب دے تو خداوند عالم اُسکے رزق سے برکت اٹھا لے
کردیگا اور در معیشت اُسپر مسدود فرمادیگا اور اُسکے امور مین متوجہ نہوگا اور حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرت نے ایک مرد سے ارشاد فرمایا

اہل مین حشر کیا جائیگا اور واضح ہو کہ تطفیف حرام ہے اور تطفیف سے مراد یہ کہ بائع کا مشتری ہونا یعنی ناپ یا تولنے مین کم دینا اور
خداوند عالم نے قرآن مجید مین ایک سورۂ خاص اس گناہ کی مذمت مین نازل کیا ہے جسکی ابتدا مین فرمایا ہے ویل للمطففین الآیہ
**فصل انیسوین** حرمت سحر مین سحر حرام ہے کتاب مکاسب مین شیخ مرتضی نجفی روایت کرتے ہین کہ معصوم نے ضمن مین ایک
حدیث کے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص سحر کو سیکھے خواہ کم ہو خواہ زیادہ تحقیق کافر ہے اور حضرت رسولخدا سے روایت کی ہے کہ تین شخص
داخل جنت نہونگے اول شرابخوار دوسرے ساحر تیسرے قاطع رحم **فصل بیسوین** عقاب ترک نماز مین یہ مضمون باب صلوٰۃ مین
مذکور ہو چکا ہے کچھ مختصر اس باب مین بھی تاکیداً لکھا جاتا ہے کافی مین حضرت رسولخدا سے منقول ہے کہ جو شخص نماز کی تحقیر کرے وہ میری
شفاعت سے محروم رہیگا اور حوض کوثر پر وارد نہوگا من لا یحضر مین منقول ہے کہ کسی نے حضرت صادق سے سوال کیا کہ کیا سبب
ہے کہ آپ زانی کو کافر نہین کہتے اور تارک الصلوٰۃ کو آپ کافر کہتے ہین اس امر پر کیا دلیل ہے حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ زانی اور مثل زانی کے بسبب خواہش
نفس کے گناہ کرتے ہین اور تارک الصلوٰۃ ترک نماز نہین کرتا مگر یہ کہ نماز کو حقیر سمجھتا ہے **فصل اکیسوین** زکوٰۃ و خمس نہ دینے کے عقاب مین
واضح ہو کہ زکوٰۃ نہ دینا فقراے مومنین پر ظلم ہے اور احادیث مذمت ظلم کے بیان ہو چکے ہین دہی کافی ہین علاوہ اسکے اور احادیث
زکوٰۃ نہ دینے کے عقاب مین بحث زکوٰۃ مین بیان ہوے اور احادیث مین وارد ہے کہ حفاظت اموال زکوٰۃ سے ہے اور جو مال کہ تلف ہوتا ہے
وہ زکوٰۃ نہ دینے کیوجہ سے تلف ہوتا ہے اور اگر لوگ زکوٰۃ دیا کرین تو کوئی مسلمان فقیر و محتاج نہ رہے اور زکوٰۃ دینا باعث قبول نماز ہے اور خمس
حق اہلبیت و حق سادات ہے لہٰذا خمس نہ دینا بدترین اقسام ظلم ہے اور احکام خمس سابقاً بیان ہو چکے ہین **فصل بائیسوین** عقاب
ترک حج مین ہدایۃ الامۃ مین جناب رسولخدا سے منقول ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مرجائے اور اُس شخص نے باوجود استطاعت و تندرستی
حج نہ کیا ہو تو وہ شخص اُس جماعت سے ہے کہ جنکے حق مین خدا نے فرمایا ہے ونحشرہ یوم القیمۃ اعمی یعنی ہم محشور کرینگے اسکو بروز قیامت اندھا
اور کتاب غیبت نور مین منقول ہے کہ حضرت رسولخدا فرماتے ہین کہ یا علی جو شخص حج کے بجالانے مین تاخیر کرے یہانتک کہ مرجائے تو پروردگار عالم
بروز قیامت اس شخص کو یہودی یا نصرانی کیحالت سے اُٹھیگا اور بعض احادیث اس مضمون کے بحث حج مین بیان ہوے ہین۔

---

**صورۃ توثیق حضرت سرکار شریعتمدار آیۃ اللہ فی العالمین و حجتہ علی الجاحدین صدر المحققین نجم الملۃ والدین**
**ابوالفضل شمس العلماء آقا ناصر حسین صاحب قبلہ دام ظلہم العالی علی رؤس المومنین والموالی**

سبحانہ تعالے

الحمد للہ کما اہلہ وکما ینبغی لکرم وجہہ وعز جلالہ وصلی اللہ علی سیدنا ابی القاسم محمد والہ الامجاد بعد ارباب ایمان و
اصحاب ایقان پر مخفی نہ رہے کہ مدت سے اکثر مومنین بالیقین طالب تھے کہ کتاب تحفۂ احمدیہ اسطرح درست کردی جائے کہ وہ اُسپر وثوق
کیساتھ عمل کرسکین الحمد للہ کہ فی الحال بعض جناب اطیاب ادام اللہ برکاتہم نے اس امر مہم کیطرف توجہ فرمائی اور اسکو تمام تحقیق کیساتھ مہذب و منقح فرمایا وجو مسائل
اسمین مذکور تھے انکو اس نحیف کے فتاوی و احتیاطات کے موافق فرما دیا امید ہے کہ انشاء اللہ تعالی یہ نسخہ مصححہ مومنین موفقین کیلئے کثیر النفع
ثابت ہوگا اور اسپر عمل کرکے وہ ثواب جلیل و اجر جزیل حاصل فرمائینگے و آخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین وصلی اللہ علی حبیبہ وآلہ الاکرمین۔ ناصر حسین الموسوی کان اللہ
لہ و اصلح اعمالہ

| مہر |
| --- |
| لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین ۱۳۰۰ |
| عبدہ ناصر حسین ابن العلامۃ |
| السید حامد حسین الموسوی النیشاپوری |

الحمد للہ۔ تحفۂ احمدیہ جلد اول باہتمام محمد صادق بن آغا محمد باقر پروپرائٹر صادق پریس لکھنؤ رکابگنج مین چھپکر شائع ہوئی

# فہرست کتب صادق پریس کا بجنج و صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| عقائد شیعہ | ۴/ |
| علی بند مع ناد علی کبیر | ۱/ |
| مظلومۂ کربلا سوانح حضرت صدیقۂ طاہرہ زینب نہایت مشرح بدلائل سندہی سادی زبان مین درج ہین | ۱۰/ |
| ذخیرۂ آخرت حقیقت مین آخرت کا ذخیرہ ہے اسمین تمام اعمال ماہ وسال نہایت خوبی سے درج ہین مصدقہ باقر العلوم مولانا السید محمد باقر صاحب قبلہ مرحوم علی اللہ مقامہ | عہ/ |
| مجموعہ مناقب اسمین شعرائے نامی لکھنؤ کے مناجات و مناقب درج ہین | ۲/ |
| زینت العروس المعروف موتیونکا ہار تعلیم نسوان کا مایہ ناز رسالہ مع اضافہ مسائل دستخطی شمس العلما مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ اسمین امور خانہ داری وکفایت شعاری تہذیب اخلاق ولذیذ کھانون کی ترکیبین درج ہیں | ۸/ |
| مراۃ العروس برائے نسوان مصنفہ ڈپٹی نذیر احمد مرحوم | ۶/ |

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| شام غم واقعات دردو علم دردِ احوال مظلوم کربلا | ۱۰/ |
| تذکرۃ الشہدا | ۹/ |
| دہ مخزن | ۷/ |
| ترجمہ روضۃ الشہدا | ۵/ |
| سفر کربلائے معلی | عہ/ |
| زاد الزائرین - اردو زائرین عتبات کیلئے | ۸/ |
| شرعۃ المصائب مصنفہ مولوی قاسم علی مرحوم | ۸/ |
| نزہۃ المصائب حدیث کی نایاب کتاب | ۴ع/ |
| تاریخ اعثم کوفی اردو | للعہ/ |
| تذکرۃ الطاہرین مقاتل امام حسینؑ کے بچے اور تحقیقی روایات کا مجموعہ | ۴ع/ |
| لواعج الاحزان جلد اول | ے/ |
| ایضاً جلد دویم | ۶/ |
| الزہرا | ۶/ |
| سراج المبین حصہ اول | للعہ/ |
| ایضاً حصہ دوم | ع/ |
| سرو چمن حالات امام حسنؑ | عہ/ |
| ذبح عظیم حالات امام حسینؑ | ے/ |
| صحیفہ عابدین حالات امام چہارمؑ | |
| آثار باقریہ حالات امام پنجمؑ | ۱۲/ |

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| **حفاظت کے مجرب تعویذ!** | |
| حمائل تعویذی عکسی لاکٹ مع شیشہ آئی گلاس قد ایک انچ لمبا - چوڑا پون انچ وزن دو یا تین ماشہ بچونکے گلے کیلئے | ۶ع/ |
| حمائل تعویذی ہشت پہل چاندی کی ڈبیہ مین رکھنے والا | ۸/ |
| حمائل تعویذی عکسی بخط جلیہ | ۱۲/ |
| حرز چہاردہ معصومین بر پوست آہو ہے | ے/ |
| حرز جوادؑ اس تعویذ کے پاس رکھنے سے ہر قسم کی آفتون اور جادو سے حفاظت رہتی ہے | ۱/ |
| دعائے ام الصبیان برائے حفاظت اطفال و دفع مرض جمو گرہ و محافظ حمل ہے | ۱/ |
| ہفت ہیکل برائے مفید ہر ساعت | ۱/ |
| دعائے طاعون | ۱/ |
| دعائے دفع سحر ونظر بد | ۱/ |
| " حل مشکل برائے حفاظت | ۱/ |
| تعویذ حسنین نما بیت مجرب تجربہ کیا | ۱/ |
| جوشن حفاظت کا مشہور | ۱/ |
| دعائے نور در حلقہ سوز حسن | ۱/ |
| " سوسن برائے حفاظت و شہرت | |
| نقش چہاردہ معصومینؑ | ۱/ |

# صادق جنتری

یہ جنتری سنہ ۱۹۲۳ عیسوی سے اپنے وقت پر برابر
شائع ہو رہی مفید مضامین کیوجہ سے ہر طبقہ مین
کافی شہرت حاصل کر چکی ہے خصوصاً پیروان
حضرت آئمہ اثنا عشر کے لئے بیحد مفید ہے۔
ہمارا دعویٰ ہے کہ مضامین کے لحاظ سے
یہ جنتری بےمثل ہے اس سے بہتر مذہبی یا غیر
مذہبی کوئی جنتری آپکو نہ ملے گی۔

قیمت مع محصولڈاک ۲؍

## نرخنامہ اشتہار

ایک صفحہ ١٢؍ نصف کالم [illegible] چہارم کالم [illegible]

ٹیٹل پیج فی صفحہ ١٦؍

المشتہر محمد کاظم آزاد منیجر صادق پریس رکابگنج لکھنؤ

23.10.41

تحفۂ احمدیہ
جلد اوّل